اضافہ شدہ نیا ایڈیشن

اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ

مؤلف و محقق: نعیم اختر سندھو

Marfat.com

اسلام اور مسیحیت

میں

غلط فہمیوں کا اِزالہ

مُحقق، مرتب، مُؤلف

نعیم اختر سندھو

DATA ENTERED

M-29634

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب	اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا ازالہ
ترتیب و تحقیق	نعیم اختر سندھو
ناشر	سپر فینسی پبلشرز
سرورق	علی گرافکس
کمپوزنگ	سموئیل صادق
اشاعت اول	جون 2015ء
اشاعت دوم اضافہ شدہ	جون 2017ء
تعداد	1000
پرنٹرز	نشان منزل پریس
قیمت	800روپے

70 ن
159990

مُحقق، مرتب، مُولف
نعیم اختر سندھو

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	8
2	حروف ثانی	23
3	اظہار خیال	26
4	''معاشرتی ہم آہنگی'' ایک سنجیدہ علمی و تحقیقی کاوش	28
5	حرف چند	30
6	سیر حاصل معلومات	32
7	اپنے حصے کی شمع	34
8	روشنی	39
9	اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ	41
10	ایک زبردشت کوشش	45
11	نعیم اختر سندھو کی تحقیقی کاوش	46

Marfat.com

فہرست ابواب

پہلا باب (50)

قرآن مجید اور بائبل مقدس کا موازناتی جائزہ

1- قرآن مجید اور بائبل مقدس کا موازناتی جائزہ 50

2- قرآن مجید اور بائبل مقدس میں آسمانوں کی تخلیق 79

3- بائبل مقدس اور قرآن مجید میں تخلیق کائنات 87

4- قرآن مجید اور بائبل مقدس میں چرند پرند کی تخلیق 94

5- قرآن مجید اور بائبل مقدس میں آدم اور حوا کی تخلیق 98

6- قرآن مجید اور بائبل مقدس میں شیطان اور جنوں کی تخلیق 118

دوسرا باب (129)

قرآن مجید اور بائبل مقدس کے انبیاء کا موازناتی جائزہ

1- قرآن مجید کے حضرت نوحؑ اور بائبل مقدس میں نوح 129

2- قرآن مجید کے حضرت الیاسؑ اور بائبل مقدس میں ایلیاہ نبی 165

3- قرآن مجید کے حضرت یونسؑ اور بائبل مقدس میں یوناہ نبی 179

4- قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ اور بائبل مقدس میں ایوب نبی 191

UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

تیسرا باب (204)

قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ اور بائبل مقدس میں ابرہام
کا موازناتی جائزہ

چوتھا باب (259)

قرآن مجید کے حضرت لوطؑ اور بائبل مقدس میں لوط
کا موازناتی جائزہ

پانچواں باب (279)

قرآن مجید کے زکریا نبیؑ اور انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن
کا موازناتی جائزہ

چھٹا باب (299)

قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ اور انجیل مقدس میں یوحنا نبی
کا موازناتی جائزہ

Marfat.com

ساتواں باب (317)

قرآن مجید کے فرشتہ جبریلؑ اور بائبل مقدس میں جبرائیل کا موازناتی جائزہ

آٹھواں باب (332)

قرآن مجید کی حضرت مریم اور انجیل میں مقدسہ مریم کا موازناتی جائزہ

1- قرآن مجید کی حنہ والدہ حضرت مریم اور انجیل مقدس میں حناہ والدہ مریم 332
2- قرآن مجید کی حضرت مریم اور انجیل مقدس میں مقدسہ مریم 341
3- قرآن مجید میں حضرت مریم اور انجیل مقدس میں مریم پر تہمت 363
4- حضورؐ کی جنتی ازواج مطہرات، آسیہ، کلثم اور مریم اور انجیل میں مقدسہ مریم 373

نواں باب (381)

قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کا موازناتی جائزہ

1- قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح 381
2- قرآن مجید میں عیسیٰؑ کے حواری اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کے شاگرد 414
3- قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کے معجزات 428

Marfat.com

4- قرآن کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کے صلیبی واقعات 448

5- قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کا مدفن 465

6- قرآن مجید کے عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کا آسمان پر اُٹھایا جانا 471

7- قرآن کے عیسیٰؑ اور انجیل میں یسوع کی قیامت سے پہلے آسمان سے واپسی 477

8- اسلام اور مسیحیت میں نبی اور رسول کا موازناتی جائزہ 492

9- قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل میں یسوع مسیح کے خُدائی دعوے 503

دسواں باب (519)

قرآن مجید اور بائبل مقدس میں قیامت، جنت، دوزخ کا موازناتی جائزہ

1- قرآن مجید اور بائبل مقدس میں قیامت کا منظر 519

2- قرآن مجید اور بائبل مقدس میں جنت 537

3- قرآن مجید اور بائبل مقدس میں دوزخ کا منظر 566

4- فہرست کُتب 573

Marfat.com

پیش لفظ

معزز قارئین! باہمی گفتگو کے ''منفی، نقصان دہ، گمراہ کن اور پریشان کن پہلوؤں'' میں سے ایک ''غلط فہمی'' ہے۔

غلط فہمی کا مطلب یہ ہے کہ متکلم کے کلام میں سے اُس کے بیان اور مدعا کے خلاف مفہوم لے لیا جائے۔ یا جو بات وہ کہنا نہیں چاہتا وہ اُس سے منسوب کر دی جائے یا سننے والا اپنی ''کم علمی، کم فہمی یا بدنیتی'' کی وجہ سے اِس کا کچھ اور مفہوم نکال لے۔

غلط فہمی گفتگو کرنے اور سننے والے دونوں کے لیے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے گفتگو میں ''غلط فہمی'' کا تعلق متکلم اور مخاطب دونوں سے ہے۔ اِس لیے اِن دونوں کی ذمہ داری ہے کہ گفتگو میں ''غلط فہمی'' پیدا نہ ہونے دیں۔ گفتگو میں ابہام اور الجھاؤ کا موقع نہیں ہونا چاہیے۔ اِسی طرح ''تحریر'' بھی اِیسی واضح اور صاف ہو کہ جس سے کسی قسم کی ''غلط فہمی'' اور شکوک و شبہات کا امکان پیدا ہی نہ ہو سکے۔ صاف گوئی اِنسان کو بے شمار غلطیوں اور رنجشوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

''سیکھنے کی بات یہ ہے کہ لکھے ہوئے اور سُنے ہوئے سے تجاوز نہ کریں'' اور ایک کی تائید میں دوسرے کے خلاف شیخی نہ بگھاریں۔ گفتگو کو ''غلط فہمی'' سے بچانے میں اہم کردار اور ذمہ داری، مخاطب اور سامع کی بھی ہے۔

غلط فہمی کے نتیجے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اخلاقی خرابیوں میں ''غلط فہمی'' سے ''جھوٹ، بہتان، الزام تراشی اور غیبت'' جیسی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے دو فریقوں یا دو گروہوں کے درمیان جھگڑے اور فساد رُونما ہوتے ہیں اور ہر فریق بات کی اپنی اپنی توجیہہ اور تاویل پر ڈٹ جاتا ہے۔ اور فریقین کے درمیان ناراضگی اور دشمنی پیدا ہو جاتی

Marfat.com

ہے، بعض اوقات ''مار کٹائی، خوں ریزی یا قتل'' تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مذاہب کے درمیان اکثر و پیشتر اختلاف خود ساختہ اور اِنسانی ذہنوں کی پیداوار ہیں۔ اکثر اختلافات مقدس کتابوں کے مختلف الفاظ کو اپنی مرضی کے معنی پہنانا۔

معزز قارئین! آج دُنیا بین المذاہب ہم آہنگی کے دھوکے میں مبتلا ہے۔ اور جانتے بوجھتے ہوئے اِس مفروضے پر اربوں روپے ضائع کر رہی ہے۔ جس کا نتیجہ ہمیشہ کی طرح صفر + صفر = صفر ہے۔

معزز قارئین! بین المذاہب ہم آہنگی ایک غلط مفروضہ ہے۔ کیونکہ دُنیا میں کوئی بھی مذہب اپنے مذہبی عقائد یا اپنے مذہبی نظریات کو قیامت تک کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ''ہم آہنگ'' نہیں کرسکتا اور نہ ہی یہ ہوسکتا ہے۔

اٹھارویں صدی میں ہندوپاک میں اکبر بادشاہ نے ''دِین الٰہی'' مذہب بنانے کی کوشش کی اور وہ بُری طرح ناکام ہی نہیں ہوا بلکہ اُس کا آج وجود تک نہیں۔ آج بھی اُسی طرح کی سوچ کے حامل لوگ مذہبی ہم آہنگی کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ جبکہ یہ ممکن ہی نہیں بلکہ جو یہ سوچتے ہیں وہ مذاہب سے ناواقف اور بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ''اِس خیال کا نام ہونا چاہیے''۔

بنی نوعِ اِنسان کی معاشرتی سوچ میں ہم آہنگی نہ کہ بین المذاہب ہم آہنگی

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دُنیا کے سارے مذاہب میں قیامت تک مذہبی ہم آہنگی نہیں ہوسکتی۔

دُنیا کی نصف سے زیادہ آبادی تین توحید پرست مذاہب، یہودیت، مسیحیت اور اسلام، ایمان کے وسیلے سے ابرہام کے داعی ہیں۔ جتنے یہ تینوں مذاہب آپس میں مربوط ہیں، اِن میں سے کوئی بھی ہندومت، بدھ مت، جین مت، سکھ مت، زرتشت، شنٹوازم، تاؤازم اور کنفیوشس ازم مذاہب کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔

Marfat.com

اِسلام اور مسیحیت کا موازناتی جائزہ

معزز قارئین! محقق دو قریب قریب مذاہب ''اِسلام اور مسیحیت'' کا صرف موازناتی جائزہ پیش کر رہا ہے جس کے مطالعہ کے بعد فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے۔

آج سے سینکڑوں برس پہلے خلیل جبران نے اپنی کتاب میں لکھا کہ ہر سو سال میں ایک مرتبہ لبنان کے پہاڑوں کے درمیان ایک باغ میں ''یسُوع مسیح ناصری'' کی ملاقات ''عیسائیوں کے مسیح'' سے ہوتی ہے۔ اور وہ دونوں دیر تک باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر مرتبہ ''یسُوع مسیح ناصری'' ''عیسائیوں کے مسیح'' سے کہتے ہیں میرے دوست مجھے اندشہ ہے کہ ہم دونوں ''ابدالآباد'' تک ایک دوسرے سے ''متفق'' نہ ہوسکیں گے۔

(کلیات خلیل جبران: ص: ۱۰۲۴)

معزز قارئین! یہ بات مسلمہ اور حقیقت پر مبنی ہے کہ اِسلام اور مسیحیت دو جُدا جُدا دین ہیں اور اِنکی اصطلاحات بھی معنی و مفہوم کے لحاظ سے الگ الگ ہیں۔ یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں بہت سی الٰہیاتی اصطلاحات مشترک ہیں۔ مثلاً گناہ، نجات، معافی، فضل، فرشتگان، بدارواح، موت کے بعد زندگی قیامت، جہنم، جنت، سزا، جزا، عبادت، روزہ، مکاشفہ، وحی اور الہام ''دہ یکی'' (زکوٰۃ) وغیرہ۔

قرآن مجید: کے حضرت نوحؑ، حضرت لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت اسحاقؑ حضرت الیاسؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحییٰؑ حضرت مریم، حضرت عیسیٰؑ اسلامی عقیدہ کے فرشتے۔ اور

بائبل مقدس کے، نوح، لُوط، ابرہام، اسمٰعیل، اضحاق، ایلیاہ، زکریاہ، یوحنا، مقدسہ مریم،

Marfat.com

یسوع مسیح اور مسیحی عقیدہ کے فرشتے معنی و مفہوم کے لحاظ سے الگ الگ ہیں۔

دہ یکی: تب ابرہام نے سب کا دسواں حصہ اُس کو دیا چونکہ ابرہام نے ''بادشاہِ ملک صدق'' کو سب سے پہلے اپنا دسواں حصہ دیا تھا۔ اِسی کو بنی اِسرائیل نے اپنایا ہوا ہے کہ اپنے سب مال کا دسواں حصہ، بادشاہ کا حصہ سمجھا جاتا ہے اور مسیحی بھی اِسی اصول ''دہ یکی'' کو اپنائے ہوئے ہیں۔ بائبل پیدائش ۱۴:۲۰۔ نوٹ: اسلام میں ''زکوۃ'' کا نام دیا ہے۔

غلط فہمی

اِس سلسلے میں یاد رکھیں کہ جب اِن اصطلاحات کی تشریح، تفصیل، تصورات اور معانی کی بات ہو تو بظاہر مشترک اصطلاحات حقیقت اور معنویت کے لحاظ سے کافی مختلف ہوتی ہیں۔ اِس فرق سے بھی باخبر ہونا چاہیے کیونکہ ہم ایک جیسی اصطلاحات استعمال تو کرتے ہیں لیکن دراصل وہ ایک دِین کے مقابلے میں دوسرے دِین میں مختلف مفاہیم کی حامل ہوتی ہیں۔

اِسلامی عقیدہ کے نبیوں اور بائبل مقدس کے نبیوں کو ایک ہی مانا گیا ہے۔ اِسلامی عقیدہ کے فرشتوں اور بائبل مقدس کے فرشتوں میں امتیاز نہ کیا گیا۔ قرآن شریف کی وحی اور بائبل مقدس کے الہام کو ایک جیسا سمجھا گیا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

بائبل مقدس اور قرآن شریف کے اِن الگ الگ نبیوں کو ناموں کی مناسبت سے ایک جاننا ''غلط فہمی'' ہے جس کا اِزالہ ہونا چاہیے اِس لیے کہ ''دو مذاہب'' کا ذکر ہو رہا ہے۔ کیونکہ ''دو الگ الگ مذاہب'' کی کتب نے اِن سب کا بیان اور واقعات الگ الگ طور پر پیش کیے ہیں اور اِن کتابوں کے یہ بیانات اور واقعات باہم متصادم ہیں۔

Marfat.com

معزز قارئین! دونوں ہی مذاہب کے علماء تحقیق کی بجائے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔اور کسی حد تک بائبل مقدس اور قرآن مجید کے انبیاء کو زیرِ بحث لاتے اور ملاتے ہیں۔اور اِن خلط ملط نظریات کی غلط فہمی سے دونوں مذاہب کے علماء نکل نہیں پا رہے یا دانستہ نکلنا نہیں چاہ رہے۔

مثلاً ہوسکتا ہے کہ "یسوع اور حضرت عیسیٰ" ناموں کی مناسبت سے ایک ہی شخصیت ہوں؟ لیکن قرآن مجید اور انجیل مقدس دونوں کتابوں کے "فعل"، "عیسیٰ اور یسوع" اُنکے ناموں اور اُنکی پیدائش سے لیکر موت اور پھر آسمان پر اُٹھائے جانے تک بلکہ پھر دونوں کی قیامت سے پہلے واپسی تک کے واقعات الگ الگ ہیں ایک جیسے نہیں۔

لیکن چند مسیحی علماء اور مسیحی اداروں میں کام کرنے والے چند کم علم لوگ تو اِس قدر بضد ہیں کہ یسوع مسیح اور حضرت عیسیٰ کو ایک ہی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

جیولنک ریسورس (consultants) نے مکتبہ جدید پریس لاہور سے (2009) میں اُردو میں بائبل چھپوا کر شائع کی اور یہ موجودہ صدی کی ایک بہت ہی شرمناک حرکت ہے۔

جیولنک نے تو کتاب مقدس کا حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے۔ایسے انتشار پسند اور جاہل لوگ فساد کا موجب ہیں۔اور اِس شرمناک گمراہ کُن اور شرانگیز حرکت کے موجد امریکی (Geolink Resourc Consultants,LLC 10307 w.Broad Street,169,Glen Allen,Virginia 23060 U.S.America) ہیں۔

نوٹ: غور طلب بات یہ ہے کہ انگریزوں نے اپنی انگلش کی بائبل میں یسوع کی جگہ عیسیٰ، یوحنا کی جگہ یحییٰ، ایلیاہ کی جگہ الیاس، ابرہام کی جگہ ابراہیم وغیرہ کیوں نہیں لکھا؟ یہ صرف یہاں کیوں؟ صرف انتشار، غلط فہمیاں اور نفرتیں ڈالنے کے لیے؟

Marfat.com

پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور نے بھی بے لگام گھوڑے کی طرح انجیل مقدس کی مطالعاتی اِشاعت 2003 کے پہلے صفحہ کی پہلی لائن میں لکھا ہے۔"یسُوع مسیح" اور اُسی کے آگے لکھا حضرت عیسیٰ پھر تیسرے صفحہ کی پہلی لائن اور تیسری لائن، چوتھے صفحہ کی پہلی لائن میں لکھتے ہیں "پہلی صدی عیسوی سے یسُوع مسیح کے پیروکاروں" پھر لکھتے ہیں دوسری "صدی عیسوی میں کلیسائے"۔غور طلب بات یہ ہے کہ عیسوی کی مناسبت بھی حضرت عیسیٰؑ ہی سے ہے

اسلام، مسیحیت کے ۵۶۹ سالوں بعد آیا اور قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کا نام چھٹی صدی میں عربی زبان میں آیا۔عیسیٰؑ نام دُنیا کی ہر زبان میں جیسا عربی زبان میں بولا جاتا ہے ویسے ہی لکھا بھی جاتا ہے اِس نام میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

پہلی صدی میں مسیحیت میں جو نام متعارف ہوا وہ "جھوشوا" اور اُس کا ترجمہ اُردو زبان میں "یسُوع" آیا ہے۔ مزید برآں یہ کہ پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی نے اپنی مُطالعاتی اِشاعت کے صفحہ ۹، ۱۳۰، ۱۳۳، ۶۷۵ پر "یوحنا بپتسمہ" دینے والے کے آگے "یحیٰ" لکھا ہے کہ قرآن مجید کے "حضرت یحییٰؑ" ہی "انجیل مقدس کے یوحنا نبی" ہیں۔ اِسی طرح مطالعاتی اِشاعت کے صفحہ ۴، ۶۷۴، ۶۷۵ پر ایلیاہ نبی کو قرآن مجید کے حضرت "الیاسؑ" سے ملاتے ہیں۔ مطالعاتی اِشاعت کے صفحہ ۴، ۱۳۳، ۶۷۳ پر بائبل مقدس کے "ابرہام" کو قرآن مجید کے "حضرت ابراہیمؑ" کے مشابہ لکھتے ہیں۔قرآن مجید کے "زکریا نبی" کو انجیل مقدس کے "زکریاہ کاہن" سے ملاتے ہیں۔صفحہ ۱۴۰ پر بائبل مقدس کے "حنوک" کو قرآن مجید کے "حضرت ادریسؑ" سے ملاتے ہیں۔

انہی چند نام نہاد مسیحی علماء اور اِن اداروں میں کام کرنے والے چند خود غرض لالچی، مفاد پرست لوگوں نے اپنے روزگار کے لیے اِن خلط ملط نظریات سے دونوں مذاہب اسلام اور

Marfat.com

مسیحیت میں نفرتوں اور دُوریوں کو جنم دیا۔

اسلام آج تک اپنے قول اور فعل پر قائم ہے۔ ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک کسی بھی اسلامی کُتب یا قرآن شریف کی کسی بھی تفسیر میں ''حضرت الیاسؑ'' کو ''ایلیاہ''، ''حضرت یحییٰؑ'' کو ''یوحنا''، ''حضرت عیسیٰؑ'' کو ''یسُوع'' نہیں لکھا گیا۔

کیوں؟

وہ اس لیے کہ مسیحیت ''یسُوع مسیح'' کو خُدا کا بیٹا مانتے ہیں اور اسلام اِس کو شرک مانتا ہے مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو قیامت تک خُدا کا بیٹا نہیں مان سکتے کیونکہ دِین اسلام توحید کا درس دیتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جو خوبیاں حضرت عیسیٰؑ میں بیان کی ہیں وہی خوبیاں حضرت یحییٰؑ میں بیان کی گئی ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو قرآن مجید اور انجیل مقدس میں اِن کے فعل الگ الگ ہیں اور اِن کے واقعات ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔ اِس لیے ضرورت اِس امر کی ہے کہ بحث وتکرار اور لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لیے اپنی اپنی کتابوں کے فعلوں کو اُجاگر کیا جائے اور اِن خلط ملط نظریوں سے بچا جائے۔

برصغیر میں مسیحی اور مسلمان دونوں یسُوع مسیح اور حضرت عیسیٰؑ کی پہچان میں واضح فرق کو نہ سمجھے۔ جس کی وجہ سے ایک ایسے ادب نے جنم لیا جس میں یسُوع اور عیسیٰؑ کو ایک ہی بتایا گیا۔ جبکہ تحقیق اور بین شہادتوں سے بھی ثابت ہے کہ قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس کے یسُوع مسیح، قرآن مجید کے حضرت زکریاؑ نبی، اور انجیل مقدس کے زکریاہ کاہن۔ قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ اور انجیل مقدس کے یوحنا نبی ناموں اور دونوں کتابوں کے کرداروں اور اِنکے فعلوں کی مناسبت سے الگ الگ ہیں ایک نہیں۔

Marfat.com

اسلام اور مسیحیت میں بحث و تکرار اور جھگڑا اُس وقت بنتا ہے، جب ہم قرآن مجید اور بائبل مقدس کے ''فعلوں'' کو ایک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ہم اِن دونوں مذاہب کو علیحدہ علیحدہ اُن کے ''فعلوں'' سے دیکھیں گے تو پھر نہ بحث ہوگی اور نہ تکرار اور نہ کوئی جھگڑا ہوگا۔

یہودیت، مسیحیت اور اسلام تینوں مذاہب دُنیا کے ایک ہی خطہ یعنی مشرق وسطیٰ سے ابھرے ہیں۔ موسیٰ اگرچہ شمالی افریقہ کے ملک مصر میں پیدا ہوئے لیکن انہوں نے قدیم مشرق قریب میں عمر کا غالب حصہ بسر کیا۔

موسیٰ سے تیرہ یا چودہ صدیاں بعد ملک کنعان میں مسیحیت نے جنم لیا۔ جس کے چھ صدیاں بعد عرب کی سرزمین سے اسلام طلوع ہوا۔ اِس طرح اِن تینوں مذاہب کے لوگ صدیوں تک بلکہ آج تک ایک ہی خطہ پر آباد ہیں۔ یہ تینوں مذاہب پُر امن بھی رہے اور آپس میں ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار بھی رہے تاریخ گواہ ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے باہمی تعلقات بھی ناخوشگوار رہے ہیں اور آج تک ہیں۔

مسیحی اور مسلمان بھی آج تک اپنے اپنے ذہنوں پر صلیبی جنگوں کے زخموں کے نشانات لئے پھرتے ہیں جنہیں گزرے بھی سات صدیاں (۱۰۹۵:۱۲۹۱) بیت چکی ہیں۔ تاہم تینوں مذاہب یہ یقین رکھتے ہیں کہ کائنات خود سے وجود میں نہیں آئی بلکہ اِسے خُدا نے خلق کیا ہے۔

یاد رہے کہ اگرچہ بائبل مقدس اور قرآن مجید میں بیان کردہ بعض واقعات مشترک معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کی تفصیلات اور واقعات میں زمین و آسمان کا فرق بھی موجود ہے۔ تینوں مذاہب میں کئی مشترک واقعات نظر آتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔ مثلاً طوفانِ نوحؑ، حضرت لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ کے واقعات، حضرت یوسفؑ کے خواب وغیرہ۔

یہودیت اور مسیحیت کا ابرہام کے بیٹے اضحاق کی قربانی پر مکمل ایمان عقیدہ ہے اور اِن

Marfat.com

دونوں کے مطابق ''ذبیح اللہ'' کا لقب ''اضحاق'' کو دیا گیا ہے۔

قرآن مجید اور اہل اسلام کا حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی پر مکمل ایمان عقیدہ ہے۔اور اسلامی اصطلاح میں ''حضرت اسماعیلؑ'' کو ''ذبیح اللہ'' کا لقب دیا گیا۔

کئی مشترک یا ملتے جلتے نام ہیں مثلاً آدم، حوا، ہابل، قائن، نوح، ابراہیم، لُوط، اسحاق، اسماعیل، حاجرہ، یعقوب، یوسف، موسیٰ اور اُس کا بھائی ہارون، ایوب، داوٗد، سلیمان، مریم، مسیح خصوصی اہمیت کے حامل آدم، نوح، موسیٰ اور عیسیٰؑ ہیں تاہم اِن مشترک ناموں اور کرداروں کے ساتھ وابستہ واقعات اور روایات کی تفصیلات میں اختلاف اور افتراق بھی موجود ہے۔

قارئینِ! کو مشترک ناموں کے علاوہ واقعات اور کرداروں کی تفصیلات کے فرق سے آگاہی کی بھی ضرورت ہے۔

اہل اسلام کے نقطہ نظر کے مطابق موجودہ بائبل مقدس وہ کتاب نہیں جو آسمان سے اُتری بلکہ یہ تبدیل اور منسوخ شدہ ہے۔اور اسلام کے مطابق، قرآن مجید، حضرت مریم، حضرت عیسیٰؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحییٰؑ کے صحیح فعل اور صحیح واقعات بیان کرتا ہے۔

لیکن انجیل مقدس غلطی اور مبالغہ سے کام لیتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور بائبل مقدس کا ایک بھی واقعہ آپس میں نہیں ملتا صرف انبیاء کے ناموں سے بائبل مقدس اور قرآن مجید مشترک نظر آتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جب ہم مشترک واقعات کی بات کرتے ہیں تو ہمیں اِن واقعات کے افتراق سے آگاہی کی بھی ضرورت ہے۔

Marfat.com

یہودیت

اِسرائیلی قوم موسیٰ کو اپنا نبی ہادی اور راہنما مانتے ہیں اور اُن کی پیروی میں ان پر نازل کردہ کتاب ''توریت'' کی روشنی میں چلتے ہوئے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ یہودی دوسرے تمام مذاہب اور اُن کی مقدس کتابوں اور اُن کے نبیوں کی نفی کرتے ہیں۔

یہودی نہ تو انجیل مقدس کو مانتے ہیں، نہ ہی انجیل مقدس کے یسُوع مسیح کو، یہودی صرف موسیٰ نبی اور موسوی شرِیعت کو مانتے ہیں۔ سامی مذاہب میں سب سے پہلا مذہب یہودیت ہے جو مسیحیت کو نہیں مانتا۔ یہودی کہتے ہیں کہ توریت میں مسیحی مذہب کا کوئی ذکر نہیں۔

مسیحیت

مسیحی: یسُوع مسیح کو اپنا ہادی، راہنما، کامل اِنسان، کامل خُدا اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور موسوی شرِیعت کی تمام کتابوں کو ساتھ ملا کر اُس کو پرانا عہد نامہ اور انجیل مقدس کو نیا عہد نامہ کہتے ہیں۔ اور اِن دونوں کتابوں پر کامل ایمان اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ پرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ مل کر بائبل کہلاتے ہیں جو کہ مسیحیت کی مقدس کتاب ہے۔ اور باقی دُنیا کے تمام مذاہب کے نبیوں اور اُن کی کتابوں کی نفی کرتے ہیں۔

اسلام

مسلمان: حضرت محمد ﷺ کو اپنا رسُول، ہادی، راہنما مانتے ہیں اور قرآن مجید پر کامل ایمان اور تورات، زبور، انجیل کے نبیوں اور کتابوں پر قرآن مجید کے مطابق ایمان رکھتے ہیں۔

Marfat.com

(1) تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس جبریل نے تو تمہارے دِل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت و بشارت مسلمانوں کو۔ سورۃ البقرہ ۲: ۹۷۔

(2) اَے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو اور حق کیوں چھپاتے ہو حالآنکہ تمہیں خبر ہے۔

(سورۃ ال عمران ۳: ۷۱)

(3) تو اَے مسلمانو کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین لائیں گے اور اُن میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد اِسے دانستہ بدل دیتے۔ (سورۃ البقرہ ۲: ۷۵)

(4) اہل کتاب نے اپنی کتابوں کو بدل دیا تھا۔ اِن میں تحریف کر لی تھی اور متغیر کر دیا تھا۔ ساتھ ہی معنی میں بھی اُلٹ پھیر کر لیا تھا۔ پس اللہ پاک نے حضرت محمد ﷺ کو عظیم الشان شریعت اور کامل مکمل دِین دے کر دُنیا والوں کی طرف بھیجا کہ اِس فساد کی اصلاح کریں۔ اہل دُنیا کو اصل احکام الٰہی پہنچائیں خُدا کی مرضی اور نا مرضی کے احکام لوگوں کو معلوم کرا دیں۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد ۵: ص؛ ۴۱۵)

(5) اور اُن میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل (ملاوٹ) کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں۔ (سورۃ ال عمران ۳: ۷۸)

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے تورات و انجیل میں تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔ (کنز الایمان: تفسیر: ص؛ ۱۰۷)

(6) جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲: ۱۰۶)

Marfat.com

(7) شانِ نزول قرآن کریم نے شرائع سابقہ وکتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا۔ آیت کریمہ میں بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عین حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل وانفع ہوتا ہے۔ (کنزالایمان: تفسیر: ص؛۳۰)

(8) اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے کافر کہیں تم دِل سے بنالاتے ہو بلکہ اِن میں اکثر کو علم نہیں۔ (سورۃ النحل ۱۶:۱۰۱)

(1) کتاب سے تورات مراد ہے۔ (کنزالایمان: تفسیر: ص؛۲۱)

(2) من الکتاب سے تورات اور کتاب اللہ سے مراد قرآن مجید ہے۔ (کنزالایمان تفسیر ص ۹۴)

اِن آیات کی روشنی میں دِین اسلام کا پختہ ایمان، عقیدہ ہے کہ پہلی تمام سامی مذاہب کی کُتب، تورات زبور اور انجیل کا مجموعہ آخری کتاب قرآن مجید میں موجود ہے۔ مسیحیت اور یہودیت کے پاس جو موجودہ تورات، زبور اور انجیل ہیں اُن کو اہل اسلام۔

(1) تحریف شدہ۔

(2) اپنی اصل حالت میں نہیں۔

(3) اور منسوخ شدہ مانتے ہیں۔

قرآن مجید اور روایات کی رُوشنی میں اہل اسلام، موجودہ اِن تینوں کتابوں تورات، زبور اور انجیل کو جو اِس وقت یہودیت اور مسیحیت کے پاس ہیں۔ اِن کو کہ یہ اپنی اصل حالت میں نہیں، تحریف شدہ اور منسوخ شدہ مانتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ سابقہ کُتب میں درج ہے اُس کا کچھ بھی قرآن مجید کے ساتھ نہیں ملتا۔ اِس طرح دِین اسلام اپنے سوا دُنیا کے دوسرے تمام مذاہب کی نفی کرتا ہے۔

Marfat.com

چونکہ یہ تینوں دِین علیحدہ علیحدہ ہیں، لیکن اِن کے آباؤ اجداد ابرہام اور اُن کے دونوں بیٹوں ''اسمٰعیل'' اور ''اضحاق'' کو یہ تینوں مذاہب، اپنی اپنی مقدس کتاب کی تحریرات کے واقعات کے مطابق ماننے کے پابند ہیں۔

یہودیت اور مسیحیت ابرہام کے بیٹے ''اضحاق'' کو بائبل مقدس کے نسب نامہ کے مطابق اپنا جدا مجد مانتے ہیں۔لیکن اِسلام میں فرق ہے مسلمان حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے ''حضرت اسماعیلؑ'' کو قرآن مجید اور حدیث کے مطابق حضرت محمد ﷺ کا جدامجد مانتے ہوئے اِن کا نسب حضرت ابراہیمؑ سے جاملاتے ہیں۔

قول اور فعل

فعل گرائمر کی زبان میں وہ کلمہ ہے جو کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانے یا وقت کے ساتھ ظاہر کرے فعل کہلاتا ہے۔مثلاً آیا ہے، آئے گا وغیرہ فعل کہلاتا ہے اور کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔جو بات بولیں گے وہ ''قول'' اور جو لکھا وہ ''فعل''۔لکھے ہوئے کام ''فعل'' (متن) کو بول کر ظاہر کرنا ''قول'' ہے۔

جب ہم قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق لکھے ہوئے کاموں کو انجیل مقدس سے ملاتے ہیں تو یہ زبانی یا تحریری جمع خرچ ہے اور اِس کا فعل (متن) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔فعل یہ ہے کہ جو کچھ، قرآن مجید، حدیث اور اسلامی کُتب میں حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی والدہ حضرت مریم اور دوسرے واقعات کے متعلق لکھا ہے وہ مسلمانوں کے لئے سچ اور ایمان کامل ہے اُس سے مسلمان پھر نہیں سکتے۔

اِیسا بھی نہیں کرنا چاہیے کہ تحریری یا زبانی ''قول'' سے کوئی اور بات کہے اور عملاً ''فعل'' اُسے پورا

Marfat.com

کر کے نہ دکھائے۔ اگر کوئی زبانی یا تحریری خلط ملط کر کے قول اور فعل کو ملائے تو وہ غلط ہے۔

مثلاً میں کہتا ہوں قرآن مجید کے ''حضرت عیسیٰؑ'' اور انجیل مقدس کے ''یسوع مسیح دونوں ایک ہی شخصیت ہیں؟ تو یہ ''قول'' زبانی یا تحریری خلط ملط ہے اِس کا ''کتابوں کے متن'' سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں قرآن مجید میں جو کچھ لکھ دیا وہ ''فعل'' ہے۔ اور وہ ''فعل'' (متن) کبھی نہیں بدلتا ''قول'' بدل جاتا ہے۔ کیونکہ ''قول'' کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا جو لکھا ''فعل'' وہ ثبوت ہے جو بدلتا نہیں اِس لئے ضروری ہے کہ ہم فعل کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

کسی بات کی سچائی کا معیار اُس کے ''**قول اور فعل (متن) میں یکسانیت اور ہم آہنگی دعویٰ ایمان کی صداقت کا ثبوت ہے**''۔ قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے، جو فعل (متن) ہو وہی قول ہو تو پھر صداقت لازم آئے گی۔

قرآن مجید اور انجیل مقدس کے اِن علیحدہ علیحدہ، واقعات اور کرداروں کے ساتھ آج بہت حد تک سمجھوتے کی رُوح نے اِس ''غلط فہمی'' کو بے نقاب کرنے سے گریز کیا ہے۔

معزز قارئین! اِس کتاب کی اشاعت کا مقصد کسی کی دِل آزاری یا کسی کو ٹھیس پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دُنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ تحقیق کے لحاظ سے ایک قسم کی اعلیٰ کتاب ہے۔

ایک لکھاری کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک عادت کی طرح صرف اِن موضوعات کا انتخاب نہ کرتا رہے جن پر اِسے داد ملتی رہی ہو اور داد میں ملنے کا یقین ہو، ایسے موضوعات پر بات کرنا بھی ضروری ہے جن پر لوگوں کی روایتی سوچ، یقین، رائے اور نقطہ نظر کو چیلنج کیا جا سکے اور اِس عمل کے دوران تنقید کی بوچھاڑ اور انبار کا سامنا کیا جائے۔

اِس کتاب کا مطالعہ معزز قارئین کے لیے چشم کشا ہوگا۔ اِس کتاب کی افادیت کے پیش

Marfat.com

نظر وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ سارا مواد بہت سے قارئین کے لئے راہنما ثابت ہوگا۔

مُحقق نے اُن تمام حقائق کا نہایت عرق ریزی سے جائزہ لیا اور ہر بات کی وضاحت حوالوں کے ساتھ کر دی ہے۔

معزز قارئین سے توقع ہے کہ ان تمام حقائق کو نہایت غور و فکر سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ اور اگر کوئی سقم نظر آئے تو بندہ کو مطلع فرمائیں اور اگر کچھ صداقت نظر آئے تو اِس بندہ ناچیز کے لئے دُعائے خیر فرمائیں۔

میری خُداوند سے دُعا ہے کہ معزز قارئین کو اِس کتاب کے وسیلے سے بڑی برکت ملے۔ بندہ نے نہایت سادہ اور سلیس زبان میں واضح طور پر دو قریب ترین مذاہب کی تعلیمات کا موازناتی جائزہ پیش کیا ہے اُمید ہے یہ کتاب ایک مشعل راہ ثابت ہوگی۔

میں اپنی بیوی بچوں کا بھی تہہ دِل سے مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا اور میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے میرا ساتھ دیا۔ میں اُن سب دوستوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے میری اِس کتاب میں میری معاونت کی میری دِلی دُعا ہے کہ رَب تعالیٰ تمام اِنسانوں کو باہم قریب فرمادے اور اِس کتاب کو نافع بخش ٹھہرادے۔

دُعا گو

مُحقق و مؤلف مرتب

نعیم اختر سندھو

SKYPE: naeem.sandhu
Facebook: Naeem Sandhu
E.mail: naeemsan@hotmail.com.

۱۵۹۹۹۰

Marfat.com

حروفِ ثانی

آج اس کتاب "اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ" کی دوسری اشاعت آپ کے ہاتھوں میں ہے میں نے اَب کے کتاب میں بعض اضافے کئے ہیں امید ہے کہ یہ قارئین کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔ دوسرا مرحلہ اِسے کتابی شکل میں شائع کر کے قارئین تک پہنچانا تھا جو بجائے خود ایک بڑا چیلنج تھا۔

ہمارے عہد میں مکالمہ بین المذاہب ہم آہنگی پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ اِس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ ہر مذہب کے لوگ دوسرے مذاہب کے بارے میں معلومات افزا کتابیں لکھیں تاکہ ذہنوں کی دُوریاں کم ہو سکیں اور اِنسانیت مشترک مقاصد پر متفق و متحد ہو سکے اکیسویں صدی میں جہاں پوری دُنیا میں نفرت کی بو پھیلی ہوئی ہے نفسانفسی کا عالم ہے اور بین المذاہب مذہبی انتہا پسندی اپنے نقطہ عروج کو پہنچ رہی ہے اور اِنسان ہر روز ابتری کی طرف اپنا سفر مکمل کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

معزز قارئینِ! اِس حقیقت سے کوئی بشر انکار نہیں کر سکتا کہ سُورج سب کو روشنی دیتا ہے۔ چاند سب کو چاندنی دیتا ہے۔ ہوا سب کے لئے ہے۔ زمین کو اِس سے غرض نہیں کہ اُسے کس نے سینچا ہے۔ جو کاشت کرے گا، ہل چلائے گا، پانی دے گا، اُس کی فصل بہتر ہو گی۔ رب سب اِنسانوں کے لئے پھل، پھول، سبزیاں، فصلیں اور دوسری نعمتیں مہیا کرتا ہے اور لوگ اُن سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

تمام اِنسانوں میں خون کے چار گروپ پائے جاتے ہیں اور ہر نسل، رنگ اور ہر مذہب کے لوگوں کے خون کے یہی گروپ ہیں۔ سائنسی اور مذہبی حوالوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے

Marfat.com

کہ تمام اِنسان ایک ہی جدامجد کی اولاد ہیں تمام اِنسانوں کی نسل ایک ہی ہے اور سب اِنسانوں کے ماں باپ ایک ہی تھے جن سے آگے اِن کی نسلیں چلیں۔

اور سائنسی لحاظ سے بھی ثابت ہو گیا ہے کہ تمام اِنسانوں میں %99.9 فیصد حیاتیاتی مادہ ایک ہی ہے اور جو %0.1 فیصد (DNA) میں فرق ہے۔ وہ خاندانی اور موروثی خصوصیات کو لے کر آگے چلتا ہے۔ جن کے سبب ہماری شکل وصورت، قد کاٹھ، رنگ ونسل کا اختلاف ظاہر ہوتا ہے اور ہم ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں۔

معزز قارئینِ ''غلط فہمیوں کے اِزالہ'' میں نہ تو آپ کو الفاظی ملے گی، نہ ہی فلسفیانہ باتیں اور نہ ہی عملی موشگافیاں، موضوع بھی کافی خشک ہے۔ لیکن اگر آپ بھی میری طرح حق اور سچ کے متلاشی ہیں تو آپ کو دُنیا کی سب سے بڑی سچائی ملے گی اور شاید اِن حقائق سے آنے والے وقتوں میں لوگوں کی سوچ میں مثبت تبدیل آئے اور ایک دوسرے کے بارے میں دِلوں میں نرم گوشہ پیدا ہو اور نفرتوں کی وہ آگ جن میں جل کر لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں اِنسان لقمہ اجل بن چکے ہیں۔

دِین ہر شخص کا انفرادی معاملہ ہے جو کہ اُسکے اور اُسکے رَب کے درمیان ہے، دوسروں کو اس میں مداخلت کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اور شاید آئندہ مذہب کی بنیاد پر جنگوں، قتل و غارت اور فسادات میں کچھ کمی آ سکے اِنسان اس بات کو نہ بھولے کہ ہر شخص کے مرنے کے بعد اُسے اپنے ہی اعمال کا خود جواب دینا ہے۔

اِس کتاب کا بنیادی مقصد اسلام اور مسیحیت کے درمیان نفرتوں کو دُور کرنا ہے اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے تا کہ ہم سب اِنسان ایک دوسرے کے ساتھ محبت واخوت باہمی احترام اور بھائی چارہ کی زندگی گزاریں۔ مین نے بھرپور کوشش کی ہے کہ دونوں مذاہب

Marfat.com

کے پیروکار کی دِل آزاری نہ ہو۔

"اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ" کے تلاش جستجو میں قرآن مجید اور بائبل مقدس کے بے شمار حوالہ جات دیئے گئے ہیں اور حتیٰ الوسع کوشش کی گئی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو لیکن انجانے میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو براہ مہربانی ضرور آگاہ کریں تاکہ آئندہ طباعت میں اُسے ٹھیک کر دیا جائے۔ اس کتاب میں کوشش کی ہے، کہ مستند کتابوں کے حوالہ جات جو علماءِ دین نے سب واقعات کی تشریح کی ہے۔ اُن سب کو جو اُن کتابوں میں جیسا درج ہے، وہی لکھے جائیں۔

معزز قارئین! بادل سے زمین سیراب نہیں ہوتی، بارش ہی سے زمین سیراب ہوتی ہے۔ بادل سے کسی چیز کو آگ نہیں لگتی، مگر بادل میں موجود استطاعت سے پیدا ہونے والی بجلی سے آگ لگ جاتی ہے۔ قیمت پانی کی نہیں پیاس کی ہوتی ہے۔ قیمت موت کی نہیں سانس کی ہوتی ہے۔

یہ کتاب پھر ایک بار اس اُمید کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ یہ کتاب قارئین کے لئے مفید ثابت ہو۔ پھر عرض کرتا ہوں کہ کوئی غلطی ہوئی ہو تو عفو کا طالب ہوں۔ دانستہ میں نے نہ تو غلط بیانی کی ہے نہ دلآزاری۔ رَب تعالیٰ اِنسانوں کو باہم قریب فرما دے اور اس کتاب کو نافع نفع بخش ٹھہرا دے۔

پَر کیا لگے کہ گھونسلے سے اُڑ گئے سبھی　　　وہ پھر اکیلی رہ گئی بچوں کو پال کر

دُعا گو!

محقق و مرتب مؤلف

نعیم اختر سندھو

Marfat.com

اظہارِ خیال

مروجہ علوم میں ''تحقیق'' ایک بنیادی عنصر ہے۔ ''حقیقت'' سے مشتق یہ لفظ اپنی تشریح خود ہی کرتا ہے اور اس سے بھی آگے نکلیں تو لفظ ''حق'' اِس لفظ کی بنیاد بنتا ہے۔

فرہنگِ آصفیہ کے مطابق لفظ ''تحقیق'' کے معنی راست، صحیح، دُرست، سچ، مُسلم، کے ساتھ ساتھ چھان بین، تلاش، تجسس، تفتیش، کھوج، سراُغ، دریافت اور جانچ کے بھی ہیں۔

دیگر علوم کے بشمول مذاہبِ عالم کی تحقیق بھی انتہائی اہم شعبہ علم رہا ہے اور محققین نے اس صِنف میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔

مگر مذاہب کے حوالہ سے اِس شعبہ میں ایک المیہ یہ رہا ہے کہ پیروکاران اِدیان کی انتہائی کثیر تعداد بنا تحقیق اپنے اپنے ادیان کی پیروی میں مصروف رہے ہیں اور اُن کے ایمان کی بنیادیں اپنی تحقیق و تجربہ کی بجائے دوسروں کے تجربہ کی محتاج رہتی ہیں اور حقیقت حق، راستی اور سچائی کے ذاتی تجربہ سے محروم رہتی ہیں۔

اسی وجہ سے بہت سے معاشروں میں محققین کی تعداد خصوصاً اپنے مذاہب اور ادیان کے بارے محققین کی تعداد بہت کم ہوا کرتی ہے۔ اور اُن میں بھی کثیر تعدادِ محققین دوسرے ادیان کی کمزوریاں ڈھونڈنے اور انہیں نیچا دکھانے کی جستجو میں لگی رہتی ہے۔

محقق دِین کے ضابطہ اخلاق میں اولین صِفت ہے کہ وہ حق اور سچائی بیان کرے اور اسی کے ساتھ اُس کی تحقیق اصلاح معاشرہ کے لئے ہو اور وہ ہر طرح کے اختراعی بیانات سے گریز کرے۔

نعیم اختر سندھو صاحب نے اپنے محقق ہونے کا لوہا اپنی پہلی تحقیق ''مسلم فرقوں کا اِنسائیکلوپیڈیا'' تحریر کر کے منوایا ہے۔ وہ اُس کتاب کی تحقیق کے دوران کسی تعصب کا شکار نظر

Marfat.com

نہیں آتے بلکہ انتہائی غیر جانبدار رہتے ہوئے ہر مسلک کے عقائد بیان کرتے چلے جاتے ہیں اُن کی پہلی کاوش نے علم دوست حلقوں میں بہت پذیرائی حاصل کی۔ میرے لئے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ اُن کی دوسری تحقیق ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' بارے چند الفاظ تحریر کروں۔

مجھے اس کتاب میں مُروجہ سوچ سے ہٹ کر نئی سوچ دینے کی ایک سعی اور کوشش نظر آتی ہے۔ مصنف کا مطمع نظر مثبت ہے اور وہ اپنی اس تحقیق کے ذریعہ اپنی ہر دلیل کیلئے قرآن مجید اور بائبل مقدس میں سے حوالہ جات دیتے ہوئے بات کرتے نظر آتے ہیں۔ میرے ذہن میں خدشہ ہے کہ شاید کچھ حلقوں میں محقق کی اس تحقیق بارے اختلاف کا پہلو سامنے آئے مگر مکمل کتاب کا اصل رجحان اسی نقطہ پر مرکوز نظر آتا ہے کہ قاری اصل جاننے کیلئے خود فیصلہ کرے کہ کہیں وہ کسی غلط فہمی میں تو مبتلا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے اِزالہ کی ضرورت ہے۔

میری دِلی دُعا ہے کہ نعیم اختر سندھو صاحب کی یہ تحقیق اہل اسلام اور اہل مسیحیت میں بہت سی غلط فہمیوں کا اِزالہ کرنے میں مدد معاون ثابت ہو۔

پادری حنوک حق

Marfat.com

''معاشرتی ہم آہنگی''

ایک سنجیدہ علمی وتحقیقی کاوش

خوبصورت اور خوب سیرت محترم نعیم اختر سندھو کی تحریر بھی انہی کی طرح انتہائی خوبصورت ہے۔ اِن کی مُحققانہ صلاحیتوں کی مظہر یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک ایسی نادر اور اچھوتی تحقیقی کتاب ہے جو اپنے موضوع سے اتفاق اور اختلاف کرنے والوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ مسلم و مسیحی تعلیمات پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ایک نادر دستاویز بھی ہے۔

محترم نعیم اختر سندھو اپنی محققانہ صلاحیتوں کے باعث علمی وتحقیقی حلقوں میں اپنی پہلی کتاب ''ہندو پاک میں مسلم فرقوں کا اِنسائیکلوپیڈیا'' کے ذریعے ایک خاص سنجیدہ مقام پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں ہر پہلو پر، بعد از تحقیق مستند حوالہ جات کے ساتھ تفصیلاً لکھا گیا ہے۔ مستند حوالہ جات کی موجودگی مُحقق کی اپنے کام کے ساتھ بے لوث لگن کی مظہر ہے۔ مُحقق نے کسی بھی قسم کی مصلحت کو اپنے تحقیقی کام کے آڑے نہیں آنے دیا۔

امید واثق ہے کہ اپنے موضوع پر یہ اچھوتی کتاب ایک صحت مند ''معاشرتی ہم آہنگی'' کا آغاز ہو گی جس میں مسلم و مسیحی احباب ایک دوسرے کے موقف کو صحیح معنوں میں سمجھتے ہوئے غلط فہمیوں سے بچیں گے۔ اور پُر امن طریقے سے ''معاشرتی ہم آہنگی'' کے ایک نئے سفر کا آغاز کریں گے۔

Marfat.com

یہ کتاب بہت سے مباحث اور مزید تحقیق کا باعث بھی بنے گی۔ اُمید اور دُعا ہے کہ تمام "مباحث" اور "تحقیق" "پُر امن" "معاشرتی ہم آہنگی" کو فروغ دیں۔ پُر امن اور خوشحال پاکستان اور دُنیا کے لئے دُعا گو۔

شاہد محمود بٹ

ایم اے، ایل ایل بی، ایڈووکیٹ ہائیکورٹ۔

President of Social& Legal Awareness& Aid trust.

E.mail:sila.law@gmail.com.

Ph.03334238084

Marfat.com

حروفِ چند

محترم نعیم اختر سندھو ایک کہنہ مشق محقق ہیں۔ اِن کی علم دوستی اِن کی پہلی کتابوں سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ موجودہ کتاب ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' ایک بہت ہی حساس موضوع پر ایک تحقیقی و علمی کتاب ہے۔

اِس موضوع پر آج سے پہلے کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ محقق نے ایک ایسی حقیقت پر قلم اُٹھایا ہے جو مصلحتوں کی دبیز تہوں تلے چھپ چکی ہے۔ آج کل مختلف مذاہب کی طرح اسلام اور مسیحیت میں ہم آہنگی کا نعرہ بھی بہت زور شور سے لگایا جاتا ہے۔

حالآنکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مذہب کے پیروکار اپنے ہی مذہب کی تعلیمات پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور دیگر مذاہب کی تعلیمات سے اُنہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ چند عناصر مختلف مذاہب کی بظاہر ملتی جلتی اقدار کو اِس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ ''مذہبی ہم آہنگی'' کا نعرہ لگاتے ہیں۔ حالآنکہ مذاہب میں ہم آہنگی ایک دُور از قیاس بات ہے۔

مذاہب میں معاشرتی ہم آہنگی کی بات تو کی جاسکتی ہے اور یہ ممکن بھی ہے کہ لوگ معاشرتی طور پر اخلاقی اقدار اپنا کر باہم امن و محبت کے ساتھ رہیں اور ایک دوسرے کی مذہبی اقدار کا احترام کریں۔ اِسی طریقے سے ایک پُرامن معاشرے اور پھر بین الاقوامی امن کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ''کسی کے عقیدے کو چھیڑو نہیں اور اپنے عقیدے کو چھوڑو نہیں''۔

اسی بات کو بنیاد بناتے ہوئے نعیم اختر سندھو کی زیرِ نظر تصنیف نام نہاد ''مذہبی ہم آہنگی'' کا پردہ چاک کر کے حقیقت بیان کر رہی ہے۔

Marfat.com

معزز قارئین کتاب پڑھ کر حقیقت حال کا خود اندازہ کر کے اپنی رائے قائم کر سکتے ہیں۔
چونکہ اِنسانی دعوے ہیچ ہوتے ہیں مگر رحمانی دعوے، واقعیت وصداقت اور حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں کیونکہ صداقت دلائل مانگتی ہے۔

میں نے کتاب کو بنظر غائر شروع سے آخر تک مطالعہ کیا تو جانا کہ خوشبودار چیز کبھی نہیں پکارتی کہ مجھ میں خوشبو ہے۔ کستوری وہ ہوتی ہے جو خود کہے میں کستوری ہوں نہ کہ عطار کہے۔

دیباچہ لکھنا میرے لئے خوشگوار اور حیرت انگیز تجربہ ثابت ہوا کیونکہ مصنف موصوف کی بعض خوبیاں تو میں جانتا تھا لیکن زندگی کی مکمل تصویر دیکھنے کے بعد اِن کا مقام میری نظر میں اور بلند ہو گیا۔ سورج طلوع ہوتا ہے اور کائناتِ ایزدی کو روشن کر دیتا ہے۔ مگر اس کے بے نقاب چہرے پر کبھی کسی نے اس کی جہانتابی و عالم آرائی کا اشتہار لکھا نہیں دیکھا اور نہ کبھی میڈیا اور ابلاغ عامہ نے اس کی پبلسٹی کے لئے اشتہار دیا ہے۔

نعیم اختر سندھو کی یہ کاوش نہ صرف قابل تحسین ہے بلکہ قابلِ فخر بھی ہے۔ میری دُعا ہے کہ خُداوند قارئین کو اس کتاب کے وسیلے سے بڑی برکت بخشے۔

دُعاگو

پادری ڈینیل رفیق

وائس چیرمین یو۔جی۔اے انٹرنیشنل

Marfat.com

سیر حاصل معلومات

موجودہ دور جس میں ہر شخص مایوسی، ناامیدی، بے چینی اور مذہبی غلط فہمیوں کا شکار ہے۔

ایسے حالات میں اُن تمام غلط فہمیوں کے اِزالہ کے لئے خُدا نے ایک شخص کو جس کا نام جناب نعیم اختر سندھو ہے چُنا تا کہ وہ دلیری، دیانتداری اور صاف گوئی سے ایسی تحقیق کرے جو موجودہ دور کی اہم ضرورت ہے۔

''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' ایک ایسی تحریر ہے۔ جو میری نظر میں میرے جیسے بہت سے قارئین کی آنکھوں سے پردہ اُٹھانے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔

گزرے سالوں میں بین المذاہب مکالمہ پر بہت سے سیمنار، ورکشاپ اور کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ مجھے بھی موقع ملا کہ میں بین الاقوامی اور مقامی سیمنار اور کانفرنسوں میں اپنا حصہ ڈال سکوں۔ ہم نے مصالحاتی طور پر ایک دوسرے کو قبول کرنے پر اکتفا کیا۔

لیکن محترم نعیم اختر سندھو نے حقائق کا نہاہت عرق ریزی سے جائزہ لیا اور اُن تمام غلط فہمیوں پر سے پردہ اُٹھایا۔ جن کی طرف ہم نے دھیان ہی نہیں دیا۔ جن باتوں کے بارے میں ہم بے خبر اور بے علم تھے انہیں ہم تک پہنچایا۔

کیونکہ ہم غیر مشترک باتوں کو بھی مشترک سمجھ کر اپنے آپ کو دھوکا دیتے رہے اس صاف ستھری اور بالکل عیاں تحریر نے میری سوچ کو یکسر بدل دیا۔ اور اِن جذبات کو لکھنے پر مجبور کر دیا۔

یہ میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں جناب نعیم اختر سندھو جیسے بہترین محقق کی کتاب بارے کچھ لکھ سکوں۔ جس نے اِس سے پہلے ''ہندوپاک میں مسلم فرقوں کا اِنسائیکلوپیڈیا' تحریر کر کے جو عزت اور شہرت حاصل کی اُس میں اور زیادہ اضافہ ہو گا اور یہ کتاب علم حاصل

Marfat.com

کرنے والوں کے لئے بہترین چراغ ہو گا۔ جس کی روشنی میں مطالعہ کے شوقین لوگ بھی فخر محسوس کریں گے اور مصلحتوں سے نکل کر حقیقت کی طرف گامزن ہوں گے۔

میری یہ دُعا ہے کہ اِس تحریر کے وسیلے سے اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ ہو اور قارئین کے لئے یہ اشاعت مشعل راہ ہو۔

خُداوندا اپنے بندہ نعیم اختر سندھو کو بڑی برکت دے اور محفوظ رکھے اور اپنی مہربان سلامتی بخشے آمین۔

دُعا گو

پادری عمانوایل سردار کھوکھر

پریسبٹر انچارج سینٹرل کیتھیڈرل آف پریئنگ ہینڈز

ڈسٹرکٹ سپرٹینڈنٹ لاہور ڈایوسیس آف رائیونڈ

چرچ آف پاکستان

Marfat.com

اپنے حصے کی شمع

ارسطو نے کہا تھا کہ اِنسان ایک معاشرتی حیوان ہے؛ یہ تنہا نہیں رہ سکتا کیونکہ تنہائی اور یکتائی صرف دیوتاؤں کا خاصا ہے اِنسان اس مادی دُنیا میں اُترا تو ساتھی کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ پھر یہ تنہائی کثرت میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔ پہلے مرحلے میں ہی حق ملکیت پر بھائی نے بھائی کو قتل کر دیا۔

کثرت کا سفر جوں جوں طے ہوا، اِنسان طبقوں میں بٹنے لگے، معاشرہ قبائل اور بادشاہوں میں تقسیم ہونے لگا۔ مختلف الخیال لوگوں نے مختلف نظریات پیش کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کا سلسلہ شروع کر دیا جو تہذیبیں کہلائیں۔ زندگی کے معاملات کو حدود و قید کے دائرے میں رکھ کر حرمت جان، تحفظ مال، شعور جنس اور تعلقات باہمی کے ضوابط مرتب ہونے لگے، معاشرہ ترتیب کے مراحل سے گذر کر اِنسان کو اشرف المخلوقات کے درجے کی طرف لے جانے لگا۔ مختلف معاشروں نے اپنی نفسانی تسکین کے لئے بعض مافوق الفطری عناصر کو بھی ہم معاشرہ کا ایک اہم حصہ بنالیا، جب ذہن، شعور، عقل، فہم کسی مقام پر رُک جاتا اور منزل کی تلاش کل سفر ادھورا محسوس ہونے لگتا کسی بات کا جواب دھندلکوں میں گم ہوتا دکھائی دیتا تو معاملات اس ان دیکھی غیر شعوری طاقت کا کرشمہ قرار دے کر اپنی دانشوری کا پہلو بنالیا جاتا۔

سمجھ میں نہ آنے والی قوت یقیناً موجود ہے جس نے تخلیق کیا اِنسان کو اور پھر اسے عقل اور ناطقہ بھی عطا کر دیا اور اس کے ایک گوشہ میں اپنے ہونے کا خیال بھی رکھ دیا۔ جسے وقت کے ساتھ ساتھ اِنسان نے دریافت کرنا تھا، مگر یہ اِنسان اس مافوق الفطرت، سمجھ میں نہ آنے والی قوت کے رُوپ میں کبھی نباتات کی پوجا کرنے لگے تو کبھی جمادات کی، کہیں اِنسانی اعضائے تناسل، تو کہیں مظاہر فطرت کی پرستش کر کے اپنے آپ کو مطمئن کرنے لگے۔

Marfat.com

جب اِنسان اس قادر مطلق کی حقیقت کو پانے میں ناکام ہوا اور بھٹکنے لگا تو اس خالق کائنات نے ان کی طرف اپنے پیغام رساں نبیوں اور رسُولوں کی صورت میں بھیجے جنہوں نے اس خُدائے عالم کل ہونے کا بھرپور تعارف کروایا۔ اور یہ سلسلہ صدیوں تک بتدریج جاری اور ساری رہا، معاشرت کے لافانی اصول سمجھائے گئے گناہ، نجات، معافی، قیامت، ارواح، فضل، جنت، جہنم، عبادات جسمانی و مالی اور سزا جزا کا تصور دیتے ہوئے موت کے بعد کی زندگی کا بھی ایک بھرپور تصور دیا، جس کو کسی نے قیامت، تو کسی نے اگلے جنم کے طور پر قبول کیا، تو کوئی دونوں سے منحرف رہا۔

مختلف انبیاء کرام اور بزرگان نے اپنے اپنے ادوار کے لوگوں میں حق کی تبلیغ کی اِنسانوں کا ایک طبقہ تو ان کے پیغام سے متاثر ہوا مگر دوسرا اپنی ہٹ دھرمی یا پھر اپنا معاشرتی، معاشی اور جنسی تسلط کو کھو جانے کے ڈر سے ان لوگوں سے نہ صرف نالاں رہا بلکہ حق کی جانب آنے والوں کی راہوں میں رکاوٹیں بھی بنتا رہا۔ یوں عالمی بھائی چارہ تقسیم در تقسیم کے عمل سے گذرتے ہوئے طبقات میں بٹتا چلا گیا۔ ایک ہی گھر سے آئے ہوئے پیغامات کو مختلف لوگوں نے مختلف ذہنوں نے مختلف انداز میں لیا اور یوں مذاہب اور مسالک وجود میں آتے چلے گئے ہر مسلک کے ماننے والے اپنے مسلک اور نظریئے کو ہی حق اور باقی سب کچھ باطل قرار دینے پر تُلنے لگے۔ یہ سلسلہ صدیوں سے چل رہا ہے اور ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں مصلح آنے کے باوجود ہٹ دھرم لوگ اپنے نظریات کو حتمی قرار دیتے ہوئے آنے والے مصلح کا سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔

مذاہب کے معاملہ میں صدیوں کا سفر طے کرنے کے بعد بھی ہم وہیں کھڑے ہیں جہاں تھے۔ یعنی صدیوں کے ارتقائی سفر نے بھی ہمارے اندر مذہبی معاملات میں کسی کی بات سننے کا حوصلہ نہیں پیدا کیا۔ دانشوران عہد بھی مختلف نظریات کو ایک دوسرے سے الگ اور واضح کرنے میں دِن رات ایک کر رہے ہیں۔ ایسے میں جو لوگ مختلف مسالک، نظریات اور مذاہب کے درمیان پیدا ہونے والی غلط فہمیاں دور کرنے میں محنت کر رہے ہیں ان کا شمار انگلیوں پر کیا جا

Marfat.com

سکتا ہے۔

نعیم اختر سندھو ایک ایسا ہی سمجھ دار تحمل مزاج اور دلیر سکالر ہے جس نے ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' کرنے کی ایک بھرپور کوشش کی اس کتاب میں غلط فہمی، کم فہمی، بد نیتی، شک اور یقین کے فلسفے کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام اور مسیحیت دونوں مذاہب میں بہت سے اقدار مختلف ہیں مگر ان کو گڈ مڈ کر کے ایسی غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں کہ ان مذاہب کے ماننے والے کم پڑھے لکھے لوگ ان میں الجھ کر رہ گئے۔ اور معاشرتی حسن کے حوالے سے مشترک اقدار کو بھی اپنی خواہشات اور خیالات کے مطابق بیان کر کے عوام الناس کو ایک دوسرے سے دوری برقرار رکھنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

نعیم اختر سندھو نے بڑی وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ اسلام اور مسیحیت دو الگ الگ مذاہب ہیں جن کا موازنہ بالکل ناممکن ہے لیکن ان کے ماننے والوں میں جو بلاوجہ غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہونا نہایت ضروری ہیں۔

نعیم اختر سندھو کی ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' عصر حاضر کے نام نہاد ترقی یافتہ دور میں جب چاند ستاروں پر بستیاں آباد کرنے کی کوششیں جاری ہیں، بد قسمتی سے اخلاقی پستی بھی بھرپور طریقے سے ظاہر ہو رہی ہے کرہ ارض پر ظلمات کا دور دورہ ہے اور لوگ اپنے حصے کی کوئی شمع جلانے کی بجائے کرہ ارض سے اپنے اجداد کے روشن کردہ چراغوں کو بھی بجھانے کے درپہ ہیں۔

نام نہاد میڈیا، دانشور، ہر مذہب کے علماء، سیاست دان اور راہبر سیدھی سادی عوام کو حقیقی مناظر دکھانے کی بجائے اپنے اپنے مفاد کی عینکیں تقسیم کر رہے ہیں، جن کے ذریعے انہیں مناظر کے رنگ اصل کی بجائے دِل پسند رنگوں کے دکھائی دے رہے بین المذاہب ہم آہنگی کے راگ الاپے جا رہے ہیں مگر الگ مذاہب تو دُور، ایک ہی مذہب کے ماننے والے فرقوں میں بٹ کر ایک دوسرے کی جان کے درپے ہیں۔

Marfat.com

اٰمنتُ وباللہ وملد لکند ھو کنتو ھو کا ورد پکارنے والے کافر، کافر۔۔۔ کافر کے نعرے لگانے پر اتر آتے ہیں۔ وجہ بعض عناصر کی خود غرضی کی بھینٹ پورا معاشرہ بلکہ پوری دُنیا چڑھ رہی ہے۔

بڑے محتاط لفظوں میں مَیں دِل کی بات کہتا ہوں
مگر کچھ لوگ مطلب کے معنی ڈھونڈ لیتے ہیں (راقم)

نعیم اختر سندھو نے ایسے دور میں جب مذاہب کی تشریح کے لگے بندھے اصولوں سے ہٹ کر کسی بات کی تشریح یا توجیح کرنے والے پر قتل کے فتوے لگ جاتے ہیں۔ میں نہایت جرات کے ساتھ ایک کتاب ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا ازالہ'' پیش کیا ہے۔ جس میں ایسی بنیادی غلط فہمیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کا تذکرہ اور خلاصہ نہایت ضروری ہے۔

مطالعہ کے بعد میرے ذہن میں سوال نے جنم لیا کہ سندھو صاحب نے جن عنوانات و موضوعات کا تذکرہ کیا ہے۔ جو باریکیاں بیان کی ہیں جو وضاحتیں دیں اور موزانے کئے ہیں کیا یہ ان کو الہام ہوئے۔ یقیناً ایسا نہیں، صدیوں سے جس طرح مذاہب چلے آرہے اسی طرح ان مذاہب کے علماء کرام ان کی باریکیوں کو سمجھتے اور پرکھتے آرہے ہیں انہیں، مولوی کہیں یا پادری صاحب مگر ان باریکیوں پر سے پردہ اُٹھانے کی زحمت کسی نے نہیں کی اور سیدھے سادے عوام میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو جوں کا توں رہنے دیا بلکہ مزید پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں۔

جیسا کہ اس کتاب کے صفحہ ۲۲ پر مصنف نے لکھا ہے'' کہ اس کتاب کا مطالعہ قارئین کے لئے چشم کشا ہوگا'' سو مجھ جیسے طالب علم کی بیشتر غلط فہمیاں صفحہ ۷۷ پر عنوان'' بائبل مقدس کے چالیس مختلف لکھاری'' نے رفع کردیں، مسیحیت جو کہ آج کی بائبل مقدس کو راہنما کتاب مان رہی ہے، یہ انجیل مقدس نہیں ہے بلکہ بقول سندھو صاحب'' بائبل مقدس کو زندگی کے مختلف شعبوں سے منسلک انسانی لکھاریوں نے تقریباً ۱۶۰۰ سو سالوں میں مکمل کیا جن میں سرکاری اہلکار انبیاء، بادشاہ، چرواہے، رسول، شاعر، سنگیت کار، قانون دان، فیلسوف، طبیب، محصول لینے والے، ماہی گیر اور عام لوگ شامل ہیں'' گویا بائبل اجتہادی کتاب ہے۔

Marfat.com

اسی طرح انہوں نے مختلف انبیائے کرام کے تذاکرا قرآن کریم اور بائبل میں ملتے جلتے ناموں والے اصحاب کے تذاکیر کا موزانہ کیا ہے اور تضادات کو نمایاں طور پر حوالہ جات کے ساتھ بیان کر کے بہت سی غلط فہمیوں کا اِزالہ کیا ہے۔

نعیم اختر سندھو کی علیت اپنی جگہ مسلم رہی ہو گی مگر میرے مطابق اس کتاب کے مصنف شہود پر آنے میں ان کی ذہنی اور علم پختگی کے سے زیادہ ان کی جرات لائق ستائش ہے جس ساگر سے وہ دونوں مذاہب کے ماننے والوں کے لئے ان ہی کے بڑوں کی کتابوں سے حوالے لیکر انہی دریاؤں سے موتی چن کر لائے ہیں ہوسکتا ہے انہیں دریاؤں میں بسنے والے بعض مگر مچھ ان سے بیر رکھنے لگیں کہ جن کی ٹھیکداری خطرے میں چلی گئی۔

نعیم اختر سندھو نے اس خون آشام دور میں کئی غلط فہمیوں کا اِزالہ کرنے کے لئے جو عرق ریزی کی ہے وہ اس پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس ظلمت کدے میں شکوہ ظلمت شب کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے حصے کی شمع جلا دی ہے۔

برصغیر پاک و ہند جہاں مختلف مذاہب مقیم میں وہاں اُردو زبان میں ایسی اور کوششوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، امید ہے اب ان غلط فہمیوں کے اِزالہ کے لئے مزید کوشیش ہوں گی جن کا کریڈٹ بھی نعیم اختر سندھو کو جاتا رہے گا۔

محمد انور رانا از گجرنوالہ
0302-6465720
26-6-2016

Marfat.com

''روشنی''

معلوم نہیں نعیم اختر سندھو نے ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' کی اس جدید ترین سائنسی دور میں کیا ضرورت محسوس کی؟ اِن کے دِل و دماغ میں ایسی کون سی بے چینی تھی جس نے یہ سب کچھ کرنے کو انہیں اِس قدر مجبور کیا؟ کہ انہوں نے ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' کی صورت میں اِنسانیت کی دُنیا میں ایک خوبصورت اِضافہ کر دیا میں ذاتی طور پر اِس نظریہ کا قائل ہوں کہ دُنیا کا اگر کوئی معتبر باوقار مضبوط اور خوبصورتیوں سے آراستہ کوئی مذہب ہے تو وہ مذہب اِنسانیت ہے جس نے صرف ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا درس دیا الٰہی مذاہب نے بھی اِنسانوں سے صرف محبت کا درس دیا۔ افسوس ناک المیہ یہ ہے کہ اگر مذہب اِنسانیت کو کسی نے بھاری نقصان پہنچایا ہے تو وہ غلط فہمی ہے جس میں لوگ جکڑے ہوئے ہیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے مذہب کے گُن گانے اور صفات بیان کرنے میں لگا ہوا ہے اور مذہب اِنسانیت کو کھڈے لائن لگا دیا۔ حقیقت پسند مذاہب کا اس بات پر مکمل اتفاق ہے کہ سب نسل اِنسانی کے جدامجد صرف اور صرف آدمؑ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بنایا ہا لکہ اصل وجہ یہ تھی کہ کسی اور نظریہ میں اتنی طاقت ہی نہیں تھی جو مذہب اِنسانیت کے سامنے ''آ'' کھڑا ہوتا، ہم ٹھیک ہیں، وہ غلط ہیں، وہ غلط ہیں، ہم ٹھیک ہیں۔ اِسی سوچ اور چکر میں دِن بہ دِن نہیں یہ لمحہ بہ لمحہ مذہب اِنسانیت کا بیڑہ غرق ہوتا چلا گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بے وقوف تو کوئی بھی نہیں سبھی مذاہب کے ماننے والے عقل و شعور رکھتے ہیں تو پھر Problem مشکل کس جگہ پہ ہے ان دونوں اِنسانوں کے درمیان کونسی چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے دونوں کس غلط فہمی پر ڈٹے ہوئے ہیں محقق نے بڑی خوبصورتی اور دانائی کے ساتھ اُس رکاوٹ کو اُجاگر کیا ہے جو دونوں میں غلط فہمی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ اس سے قبل

Marfat.com

کسی اور رائٹر نے محبت اور اِنسانیت کی یہ ذمہ داری کیوں قبول نہیں کی؟

نعیم اختر سندھو نے ہی محبت اور اِنسانیت کا یہ بیڑہ کیوں اُٹھایا؟ کہ اپنا مذہب چھوڑو مت اور دوسرے کو غلط مت کہو، اور اپنے ہی عقیدے میں رہ کر اِنسانیت سے محبت کرنے والے بن جاؤ بلاشبہ محقق کی یہ سوچ اُن کے بڑے پن ہونے کا ثبوت ظاہر کرتی ہے۔ محقق کا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا نہیں اور نہ ہی اتنی جُرات کے مالک ہیں۔ شاید کسی کی دِل آزاری کرنا اُن کی تعلیم و تربیت کا حصہ نہیں اور نہ ہی ایسے گھرانے میں پرورش پائی ہے محقق کا مقصد علمی جانکاری دینا تھا جس میں وہ بڑی خوبصورتی کے ساتھ کامیاب رہے ہیں۔ اور دو اِنسانوں کے درمیان سے وہ دیوار ہٹائی ہے جو سچائی میں رکاوٹ بنی ہوئی تھی۔ محقق اپنے پڑھنے اور جاننے والوں سے بڑی عاجزی وانکساری گزار ہیں کہ سچ وہ نہیں جس پر تم ڈٹے ہوئے ہو۔ بلکہ سچ یہ ہے جو میں آپ کے لئے تلاش کر کے لایا ہوں۔ محقق کی اس کاوش کو کوئی کس نظریے سے لیتا ہے یہ پڑھنے اور جاننے والے کی اپنی سوچ پہ Depend کرتا ہے دراصل جو مذہب خون میں شامل ہوتا ہے وہ اتنی جلدی سچائی کے ٹریک پر نہیں آنے دیتا، سچائی کے ٹریک پر آنے کے لئے آپ کو خود سے نظریاتی جنگ کرنا پڑتی ہے۔

نعیم اختر سندھو کا مقصد خوشبو اور علمی روشنی پھیلانا تھا۔ اب اگر کوئی اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں اور دوسرا اپنی ناک پر رکھ لے تو یہ پڑھنے والے کی اپنی مرضی ہے۔ محقق نے اپنی اِنسانی ذمہ داری پوری کر دی، میں نعیم اختر سندھو کے لئے نیک خواہشات رکھتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنے آخری دَم تک یہ روشنی پھیلاتے رہیں گے۔

خیر اندیش

فیض اللہ جان از گوجرنوالہ پاکستان

0306.6697411 Ph

Marfat.com

اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ

''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ'' نعیم اختر سندھو کی کتاب ہے اور وہ اپنے موضوع کے مطابق اپنی اِس قابلِ قدر کاوش میں بطور مؤلف، مُرتب اور مصنف بے حد کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ کتاب صاحبِ کتاب کے گہرے مطالعہ، عمیق مشاہدہ اور محتاط تجزیہ کی وُسعت و گہرائی کی غماز ہونے کے علاوہ اُن کی نفسِ مضمون پر مکمل گرفت، اُن کے اُسلُوب و اَنداز کی شفافیت اور اُن کے ایک اِنتہائی باصلاحیت مورخ ہونے کی بھی گواہی دیتی ہے۔ ظاہری طور پر زیرِ نظر کتاب عرفان علی اشرف کے تخلیق کردہ جاذبِ نظر اور معنی خیز سرورق اور بیرونی جیکٹ سمیت اپنی عمدہ جلد کے ساتھ نہایت مناسب اور معیاری کاغذ پر چھاپی گئی ہے جس پر علی پرنٹرز اور ناشر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

کتاب کے نام کا سرسری جائزہ وقتی طور پر اس تاثر کو تقویت دیتا ہے کہ شاید کتاب کا متن مختلف الخیال طبقات کی جانب سے کسی نہ کسی طرح اِسلام اور مسیحیت کے پیروکاروں کے درمیان پیدا شدہ باہمی تفریق، تقسیم اور فاصلوں کی ایک لامتناہی خلیج کو کم کرنے کی کاوشات کا کوئی حصہ ہے اور یہ کہ متن کا مجموعی مُدعا اِسلام اور مسیحیت دونوں کے درمیان موجود اِختلافات کو ختم کرنے، اِن کے درمیان اِتحاد و یگانگت کی فضا قائم کرنے اور ہر دو مذاہب کے آپسی ربط کو بہتر اور مضبوط بنانے کی بات کرتا ہے لیکن حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ فکری لحاظ سے ذرا سا غور و تدبر بھی ایک سنجیدہ قاری پر اِس ظاہری سراب کے پسِ پردہ چھپی حقیقت کو واگزار کر دیتا ہے۔

دراصل فاضل مؤلف نعیم اختر سندھو نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے ہر دو مذاہب کے معتبر ترین حوالہ جات کی مدد سے مسلمانوں اور مسیحیوں میں دانستہ یا نادانستہ پھیلائے گئے ایک دوسرے عقائد، نظریات، شخصیات، حالات اور واقعات کے متعلق براہ راست یا کسی بھی

Marfat.com

ذریعے سے خلط ملط کئے گئے خیالات کی نفی کرتے ہوئے اصل حقائق کو اِس اَنداز میں سامنے لانے کی کوشش کی ہے کہ اِن دونوں مذاہب کے بیچ اتحاد و یگانگت کا خواب محض ایک فریب نظر اور اِن کا باہمی ربط اور میل محض ایک دھوکا قرار پائے کیونکہ اِس خواب اور اِس ربط کی اَصل حقیقت اِس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مزید برآں یہ کہ ایسے خواب دیکھنے والوں کو اِس اِنتہائی اہم اور ضروری اَمر کا احساس ہو کہ ایسے خواب دیکھنا اِسلام اور مسیحیت دونوں کے اَساسی نظریات و اعتقادات کی یکسر خلاف ورزی ہے۔ ایسا فریب نظر جن غلط فہمیوں کو جنم دے چکا ہے اور مسلسل جنم دے رہا ہے اُن کا اِزالہ اور مکمل تدراک دونوں مذاہب کی اساسی Doctrines کو غور و فکر، سمجھ بوجھ اور پھر عقیدے اور ایمان کی حد تک اصلیت پسندی کے ساتھ اَصل حالت میں واپس لانے اور اِس حالت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے لازم ہے۔

فاضل مُولِف کی یہ کاوش انجیل مقدس، قرآن مجید اور دیگر تمام معتبر حوالہ جات اور اُن کے تراجم وتشریح اور وضاحتی تبصروں کے لحاظ سے مکمل طور پر براہِ راست، بے لاگ اور غیر جانبدار دکھائی دیتی ہے جو کہ نہ صرف مُولِف کی علمی دیانتداری اور خلوصِ نیت کو قارئینِ کرام پر واضح کرتی ہے بلکہ اُن کی سچ اور جھوٹ کے عین بیچوں بیچ اُس وسیع وعریض دُھند جس میں مذکورہ غلط فہمیوں، سرابوں، دھوکوں اور سراسر جھوٹے خوابوں اور اُمیدوں کے گڈمڈ جھمکٹ نے ہر شے کو آپس میں خلط ملط کر رکھا ہے، سے نفرت اور اُس کے خاتمے کے لئے اُن کی انتھک جدوجہد کو بھی عیاں کرتی ہے۔ وہ ''اَصل'' اور ''اصلیت'' کے قائل ہیں اور عملی طور پر اپنے قارئینِ کو بھی ایسا ہی سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کرنے تاریخی اعتبار سے شاید یہاں ایک بنیادی اور اہم سوال کا اعادہ کرنا بھی نامناسب نہیں کہ دیگر کئی مختلف النوع عوامل کے ساتھ ساتھ کیا مذہب اور مذہب کی پیروی بھی بنی نوع اِنسان کی گروہی اور طبقاتی تقسیم دَر تقسیم کے عمل کی وجہ نہیں بنی؟ کیا مذہب مخالف گروہوں کی داغ بیل کا ڈالے جانا مذہب پرستی ہی کے ردِعمل کا شاخسانہ ہونا بعید از قیاس بات ہے؟ کیا اِس حقیقت سے مفر ممکن ہے کہ اِنسانوں نے اپنے درمیان معمولی سے معمولی

Marfat.com

اختلافات کی دیواروں کو محض مذہب اور مذہبی تفرقات کی بنیاد پر ایک دوسرے کی شدید مخالفت حتیٰ کہ شدید دُشمنی میں بدل کر رکھ دیا؟ مذہبی بنیادوں پر بظاہر ایک عام سی تقسیم اور عقائد کے مختلف ہونے کی بنا پر بظاہر ایک سادا سا بٹوارہ قرن ھا قرن سے اِنسان کے ہاتھوں اُس کے اپنے ہی ہمزادوں پر، کیا کیا ظلم و زیادتی حتیٰ کہ قتل و غارت گری کا موجب نہیں بنا ہوا ہے؟ علاوہ اَزیں کیا کوئی مذہب کسی دوسرے مذہب کے نظریات و اعتقادات کو مکمل طور پر یا کسی نہ کسی حد تک قبولیت کی سند دے سکتا ہے؟ اور اگر اَیسا ہو سکتا ہے تو پھر اَیسا کرنے والے مذہب کی بجائے خود کیا حیثیت رہ جائے گی؟ اصولی طور پر ہر مذہب الگ اور اپنے اندر ''مکمل'' ہونے کا دعویٰ رکھتے ہوئے اِس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا کہ بعض نکات پر کسی دُوسرے مذہب یا مذہب کے عقائد پر ''ایمان'' کی حد تک اِنحصار کیا جا سکتا ہے۔ اَیسا کرنا یا ہونا کسی بھی مذہب کے لئے خود اپنی ہی جڑیں کھوکھلی کرنے کے مترادف ہوگا۔ اِس حقیقت کے جملہ نتائج نوع اِنسانی کے لئے مفید ہیں یا نقصان دہ، اِس بحث سے قطع نظر یہ نکتہ غور طلب ہے کہ مذاہب اور اُن کے پیروکاروں کے نظریات و اعتقادات کو آپس میں گڈمڈ کرنا، اُن کے خیالات و تصورات کو خلط ملط کرنا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک دُوسرے کے لئے مزید زہر آلود کرنے سے کم نہیں ہے۔ اَیسا کرنے سے لوگ نہ گھر کے رہیں گے نہ گھاٹ کے۔۔۔۔ یہاں گھر اور گھاٹ کی تعریف و وضاحت میں پڑنا اس لئے غیر ضروری ہے کہ اَیسا کرنے سے اِن پر بھی کئی ایسے سوالات اُٹھنے کا احتمال ہے جن کے تسلی بخش جوابات اگر حقیقت پسندانہ طور پر دیکھا جائے تو شاید اِنسانی فہم و فراست، عقل، ادراک اور شعور کے لمحہ بہ لمحہ وسیع و عریض ہوتے احاطہ کار میں ممکن نہیں۔

نعیم اختر سندھو کی کتاب ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ''

ہر شے کو اپنے اَصل کی طرف لوٹنا ہے کے مصداق مذہبی عقائد میں بھی اصلیت اور اصل پرستی کا درس دیتی ہے۔ شاید اُن کے نزدیک فقط اَیسا کرنے میں ہی بنی نوع اِنسان کی اچھائی، بہتری،

Marfat.com

خوشحالی اور ترقی کی ضمانت موجود ہے۔ مزید یہ کہ وہ ''اتحاد و یگانگت بین المذاہب'' جیسے محض ایک سراب اور ایک ایسے خواب جس کی تعبیر ناممکن ہے، پر یقین رکھنے اور اُس کا نام نہاد پرچار کرنے کے بجائے چاہتے ہیں کہ ہر دو مذاہب یعنی اِسلام اور مسیحیت کے پیروکار ایک دُوسرے کے لئے ایک بے ضرر اور مفید مطلب روش اپنائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دونوں گروہوں میں خصوصی طور پر ایک Peaceful Co Existence ہو یعنی لوگ اپنے اپنے مذہبی دائروں میں الگ الگ رہتے ہوئے بھی مجموعی طور پر ایک پُرامن ماحول میں اپنا اپنا کارزیست نبھائیں۔

آخر میں مَیں فاضل مولف برادرم نعیم اختر سندھو صاحب کو آداب و تسلیمات اور نیک خواہشات کے ساتھ اُن کی اِس اِنتہائی معصومانہ لیکن اہم کاوش پر بارِ دِگر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اسد ملک

15 ستمبر 2016

asadm80@hotmail.com

Marfat.com

ایک زبردشت کوشش

''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزَالہ'' نامی کتاب کے محقق، مولف و مرتب نعیم اختر سندھو نے قلبی لگاؤ اور وسعتِ نظری سے کام لے کر جو کام کیا ہے وہ سراہنے کے لائق ہے۔ تین بڑے مذاہب کے آپس کے اختلافی حوالوں سے نپٹنا خاصا مشکل کام تھا۔ وہ اِس سے بخوبی یوں گزرے کہ اُنہوں نے اپنی ذات اور تعصب کو یکسر فراموش کیا، اِسی لئے وہ یہ سب کر پائے نعیم اختر سندھو کی یہ کاوش ایک زبردست کوشش ہے۔ یہ منجمد صورتحال کو خوب ہلانے جُلانے کے مترادف ایک اقدام تو ہے لیکن عقیدہ ایک ایسا پتھر ہے جس سے ٹکرا کر محض اپنا ماتھا ہی پھوڑا جا سکتا ہے لیکن کام تو کرتے رہنا ہے کہ'' آوازِ سگاں کم نہ کُند رزقِ گدارا''۔

محمود احمد قاضی از گوجرنوالہ

3 ستمبر 2016

Marfat.com

نعیم اختر سندھو کی تحقیقی کاوش

''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا اِزالہ''

کسی بھی معاشرے کی بنیادی ضرورت امن، خوشحالی، رواداری اور مسلسل ارتقاء کی صورت میں ترقی رہی ہے۔اور یہ تبھی ممکن ہوا ہے جب ایک خطے کے لوگ خواہ وہ کثیر لسانی ہوں یا کثیر المسلکی وہ مختلف مذاہب کے ماننے والے ہوں یا ایک ہی خُدا، نبی اور کتاب پر یقین رکھتے ہوں، ان میں جب تک سماجی و معاشرتی یک جہتی نہیں ہوگی ان کی سیاسی و اخلاقی اقدار مشترک نہیں ہوں گی وہ کسی طرح بھی ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتے۔عہد حاضر کی سب سے بڑی ضرورت مذہبی ہم آہنگی اور سماجی و معاشرتی یک جہتی ہے۔اس حوالے سے ہر ایسی تحریر اور کاوش کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے جو مذکورہ پس منظر کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہو۔اسلام امن، محبت، بھائی چارے اور اخوت کا دِین ہے۔سلامتی اور خوش حالی، اِنسان دوستی اور آشتی اس کے بنیادی مقاصد ہیں۔

مختلف مذاہب کے ماننے والوں نے اپنی علمیت جتانے کے ساتھ ساتھ اپنی دُکانداری کو بڑھانے کے لیے عوام الناس اور سادہ لوح لوگوں کو ایسے بے معنی، بے بنیادی اور فضول فلسفیانہ مسائل میں الجھایا ہوا ہے کہ وہ ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے پر اتر آئے ہیں ایسے ماحول میں قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو قومی سطح پر مختلف مسالک و مذاہب میں ہم آہنگی اور بھائی چارے کی فضا دیکھنا چاہتے ہیں۔داتا گنج بخشؒ علی ہجویری کا قول ہے کہ جو خُداوند تعالیٰ کی رضا کے لیے بولتے ہیں مالک و خالق ایسے لوگوں کی زبان میں اثر رکھ دیتا ہے کہ لوگ اُن کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں اور جو اپنی علمیت دکھانے کے لیے بات اور واعظ کرتے ہیں۔خُدائے لم یزل ایسے لوگوں کی زبانوں سے اثر چھین لیتا ہے۔

اس حوالے سے نعیم اختر سندھو کی تحقیقی کاوش ''اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا ازالہ'' قابل تعریف اور قابل تقلید کتاب ہے۔اس میں موصوف نے چھبیس 26 مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے۔جن میں کچھ بنیادی مباحث ایسے ہیں جو اِسلام اور مسیحیت کی مشترک اقدار بھی کہی جاسکتی ہیں ان سانجھی روایات کو مدنظر رکھ کر اگر ہم اس کتاب کا مطالعہ کریں اس

Marfat.com

میں عوام میں جو غلط فہمیاں ہمارے ''علمائے سُو'' دونوں طرف کے ایسے عالموں نے جو کہ آخرت کے بدلے دُنیا خرید بیٹھے ہیں، اُنہوں نے پیدا کر دی ہیں جن کا اِزالہ اور جن سے بچنا، جن کے بارے میں ذہنوں کا صاف اور واضح ہونا بہت ضروری ہے۔ ایسی کچھ غلطیوں کو اس کتاب کے مطالعے سے دور کیا جا سکتا ہے۔

نعیم اختر سندھو نے اپنی اس تحقیق کے ذریعے ہمیں ان غلط فہمیوں، بہتانوں، فتوؤں اور سماجی و معاشرتی گھٹن سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ ایسی کتابیں ہی ہمیں فتنوں اور فسادات سے بچاتی ہیں وہ فتنہ جس کو قرآن پاک میں قتل سے بھی بُرا کہا گیا ہے۔ قابل تعریف ہیں ایسے لوگ جو کسی معاشرے کے لوگوں کو ایسی پُر مغز اور سالہا سال کی تحقیق کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتے بلکہ اِسے وطن عزیز کے اور دھرتی پر بسنے والے اِنسانوں کے لیے بھی تدریسی، تعلیمی اور علمی و سماجی اعتبار سے علم نافع بناتے ہیں۔

اگر اِس کتاب میں شامل چند ایک موضوعات کو مدنظر رکھ کر ان کا علمی و ادبی اور تحقیقی احاطہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ کیسا مذہبی علمی اور پُر امن معاشرہ چاہتے ہیں۔ مذکورہ کتاب کے کچھ موضوعات یوں ہیں۔

(1) قرآن مجید اور بائبل مقدس

(2) قرآن مجید اور بائبل مقدس میں تخلیق کائنات

(3) قرآن مجید کے حضرت نوحؑ اور بائبل مقدس میں نوح

(4) قرآن مجید کے حضرت لوطؑ اور بائبل مقدس میں لوط

(5) قرآن مجید کی حضرت مریم اور انجیل مقدس میں مقدسہ مریم

(6) حضرت مریم پر تہمت الزام اور شرمندگی

(7) جنت میں حضورﷺ کی جنتی ازدواج مطہراتؓ

(8) رسول اور نبی

(9) قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسوع

(10) جنت اور دوزخ

Marfat.com

مذکورہ موضوعات جو کہ محقق کے بنیادی عنوانات ہیں، جب وہ ان پر تحقیق کرنا شروع کرتے ہیں تو پھر کچھ ضمنی اور ذیلی عنوانات بھی دیتے ہیں۔ موصوف نے اپنی بات کو سمجھانے کے لیے بنیادی مذہبی اصطلاحات کا لغوی، معنوی، مرادی حقیقی ومجازی معنی بھی دیا ہے اور اِسے سمجھنے سمجھانے میں اسی کے تاریخی پسِ منظر میں بھی گئے ہیں تاکہ بات جلدی، واضح اور آسانی سے سمجھ میں آجائے۔ موصوف نے ایسے الفاظ جو کہ خالصتاً مذہبی علوم کے اعتبار سے کسی اصطلاح یا ترکیب کی صورت میں سامنے آتے، ان کے Roots کو بڑی عرق ریزی سے تلاش کر کے اپنی بات کی ہے۔ محقق نے اپنی بات کو مستند بنانے کے لیے اُنیس 19 مختلف بڑے مذہبی مفکر اور علماء کی کتب کا حوالہ دیا ہے۔ جیسے قاری محمد طیب قاسمی کی خطبات حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی بیان القرآن مجید، ڈاکٹر اسلم ضیائی کی تفہیم عہد عتیق، قیامت کب آئے گی از علامہ عبدالمصطفیٰ مجددی، کلیات خلیل جبران وغیرہ۔

نعیم اختر سندھو کی اس بات کو کہ ''یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دُنیا کے سارے مذاہب میں قیامت تک مذہبی ہم آہنگی ہو ہی نہیں سکتی'' جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ ان کے خیال میں یہ ایک غلط مفروضہ ہے ان کی یہ بات بھی تحقیق طلب ہے مگر کیا ہم مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کر سکتے ہیں؟ موصوف نے پیش لفظ میں جو یہ بات کہی ہے کہ ''غلط فہمی کے نتیجے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اخلاقی خرابیوں ''غلط فہمی'' سے ''جھوٹ، بہتان، الزام تراشی اور غیبت'' جیسی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے دو فریقوں یا دو گروہوں کے درمیان جھگڑے اور فساد رُونما ہوئے ہیں اور فریقین کے درمیان ناراضگی اور دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔

بنیادی طور پہ یہ کتاب جہاں ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی کچھ مذہبی غلط فہمیوں کا اِزالہ کرتی دکھائی دیتی ہے وہاں علمائے کرام مفکرین اور دانش وروں کو بھی ایسی مثبت سوچ کو پروان چڑھانے کی دعوت دیتی ہے۔ ایسی کتابیں اور تحقیق جو معاشرے میں امن اور بھائی چارے کی فضا کو جنم دے اور ایسے باریک مسائل جو کہ اِنسان دوستی کی فضا کو پروان چڑھانے میں مدد دیں، کو قدر کی نگاہوں سے دیکھنا چاہیے۔

اس کتاب سے محقق کا گہرا مطالعہ، تحریر میں علمی انداز توازن اور جذبے قومی سوچ اور مثبت انداز نظر آتا ہے محقق نے جس طرح سے قرآنی واقعات کو اور بائبل کے واقعات کو تقابلی و

Marfat.com

موازناتی انداز میں تحریر کیا ہے وہ بھی قابل توجہ ہے۔ وہ ایک ٹھہری ہوئی طبیعت کے مالک اِنسان دکھائی دیتے ہیں انہوں نے بڑی غیر جانبداری سے ہر بات کو اپنی علمی بساط کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے ان کے ہاں خاص طور پر کسی بھی قرآنی، مسلم اور اِسلامی فکر پر کوئی بحث یا تذکرہ نہیں ملتا بلکہ وہ کسی دِینی اِسلامی مفکر مفسر یا دانشور کی بات کا حوالہ دے کر کرتے ہیں اس طرح وہ مسیحیت میں کسی عقیدے نظریے یا سوچ کو مستند کتب کا حوالہ دے کر کرتے ہیں۔ میں اپنی بات کو ان کی اس بات پر ختم کرنا چاہوں گا۔

''اہل اِسلام کو قرآن مجید میں جنت کا پورا نقشہ دکھا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں، نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے اور اچھے اعمال کرنے والوں کو قیامت کے بعد ایسی جگہ نصیب ہوگی۔ انجیل میں بھی نیک کام کرنے والوں کو فردوس میں جگہ دینے کا وعدہ کیا ہے''۔

میں محقق کی ایک اسی بات کو ایک اسی حوالے سے کہ ''دُنیا بین المذاہب ہم آہنگی کے دھوکے میں مبتلا ہے''۔ میرے خیال میں اگر موصوف کی قرآن اور انجیل کے حوالے سے کی گئی بات کو ہی صرف موضوع سمجھ کر دونوں کو ''نیک کام'' کرنے کی تبلیغ کی جائے یا مرنے اور اس کے بعد جنت ملنے کا بتایا جائے تو ایک اسی سانجھے نظریے سے معاشرہ امن خوشحالی اور رواداری کا خوبصورت نمونہ بن سکتا ہے۔

اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا ازالہ نعیم اختر سندھو کی ایک ایسی طرز کی تحقیقی کاوش ہے جو کہ اپنے اسلوب اور زبان و بیان کے حوالے سے اعلیٰ پائے کی مثال ہے۔

دُعا گو: ڈاکٹر احسان اللہ طاہر

فون نمبر:03007477299

ای میل:ahadmughal345@hotmail.com

Marfat.com

پہلا باب (50)

قرآن مجید اور بائبل مقدس کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید 52

(2) بائبل مقدس 55

انجیل مقدس 56

(3) قرآن مجید کو فرشتہ جبریلؑ نے حضورؐ پر اُتارا 57

(4) بائبل مقدس کو جبرائیل فرشتہ نے نبیوں پر نہیں اُتارا 58

(5) قرآن مجید وحی 58

(6) بائبل مقدس الہام 61

(7) رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا 63

(8) بائبل مقدس کسی نبی کو نہیں سکھائی گئی 63

(9) قرآن مجید میں اگلی کتابوں کی تصدیق 64

(10) بائبل مقدس قرآن مجید کی تصدیق نہیں کرتی 66

(11) قرآن مجید کے مطابق پہلی کُتب ملاوٹ شدہ 66

(12) بائبل مقدس ملاوٹ شدہ کی نفی 67

(13) قرآن مجید کے مطابق پہلی کُتب منسوخ شدہ 67

Marfat.com

(14) بائبل مقدس منسوخ شدہ کی نفی	67
(15) قرآن مجید کے مطابق پہلی کتب تبدیل شدہ	67
(16) بائبل مقدس تبدیل شدہ کی نفی	68
(17) قرآن مجید بتدریج رہ رہ کر اتارا	68
(18) بائبل مقدس کا نبیوں پر اُترنا؟	68
(19) قرآن مجید شب قدر میں اُترا	69
(20) قرآن مجید کا نزول عربی زبان میں	70
(21) بائبل مقدس کی عبرانی، یونانی زبان	71
(22) بائبل مقدس کا ہفتادی ترجمہ	72
(23) قرآن مجید یاد کرنے والا	73
(24) قرآن مجید صرف حضرت محمدؐ کا کلام	74
(25) بائبل مقدس چالیس مختلف نبیوں کا کلام	75
(26) قرآن مجید کے نزول کے دو مقامات	76
(27) بائبل مقدس کے نزول کے مختلف جغرافیائی مقامات	76
(28) خلاصہ	76

Marfat.com

(1) قرآن مجید

قرآن: مطلب کلام اللہ، کلام مجید، وہ کلام الٰہی جو حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ جبریلؑ کی معرفت نازل ہوا۔ قرآن مجید کو اور ناموں سے بھی پکارا گیا ہے مثلاً تبیان، برہان، قیم، مصحف اور فرقان*۔

قرآن مجید: آنحضرت ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے جو قیامت تک رہے گا۔ فصاحت و بلاغت میں تمام آسمانی کتابوں سے بڑھا ہوا ہے۔ ہر نماز میں قرآن کی ایک آیت کا پڑھنا فرض اور تین آیتوں کا پڑھنا واجب ہے۔ قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا گناہ ہے۔ حیض و نفاس والی عورت کو قرآن پڑھنا ناجائز ہے۔ قرآن مجید تیس پاروں پر منقسم ہے۔ علماء نے قرآن مجید کی بیشمار تفسیریں لکھی ہیں۔

ابو اللیث سمرقندی کی کتاب البستان الفقیہ میں لکھا ہے کہ قرآن مجید کے کلمات ۸۶۴۳ ہیں۔ اور حرف ۳۲۰۲۶۷۰۔ زبریں ۳۵۲۴۳۔ پیش ۸۸۰۴۔ زیریں ۳۹۵۸۲۔ نقطے ۱۰۵۶۸۴۔ مدین ۱۷۷۱۔ شدیں ۱۲۵۳۔ سورتیں ۱۱۴۔ رکوع ۵۴۰۔ کوفی عشر ۴۲۳۔ بصری ۶۲۳۔ کوفی خمس ۸۴۷ بصری ۱۲۴۶ (1) کوفی آیتیں ۶۲۳۶ (2) بصری ۶۲۱۶ (3) شامی ۶۲۵۰ (4) مکی ۶۲۱۲ (5) عراقی ۶۲۱۴ (6) عام آیتیں ۶۶۶۶ ہیں۔

(اسلامی انسائیکلو پیڈیا؛ ص: ۵۵۹)

☆ **فرقان:** جس کا مطلب ہے حق کو باطل سے جدا کرنے والی چیز مراد قرآن مجید جس نے سچے دین کو ثابت اور باطل دینوں کو رد کر دیا ہے۔ قرآن مجید کی پچیسویں سورۃ کا نام فرقان ہے اور سورۃ البقرہ کے رکوع ۲۳ میں فرقان کا کلمہ قرآن مجید کے لئے آیا ہے۔ یعنی رمضان کا مہینہ،

Marfat.com

جس میں قرآن نازل ہوا ہے، قرآن لوگوں کا راہنما ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کے کھلے کھلے حکم موجود ہیں۔ سورۃ انفال کے رکوع ۵ میں یوم الفرقان سے مراد جنگ بدر کا دِن ہے جس میں حق اور باطل میں بذریعہ شمشیر فیصلہ ہوا تھا۔ (اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا؛ص:۵۴۲)

فرقان: کا مطلب معجزات بھی ہے اسلامی مفسرین میں لفظ فرقان کے معنی میں اختلاف بھی ہے

(1) بے شک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ نوشتہ میں، اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔ اُتارا ہوا ہے سارے جہان کے رَب کا۔ (سورۃ الوقعہ ۵۶:۷۷-۸۰)

(2) لیکن اَے محبوب! اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اُتارا وہ اس نے اپنے علم سے اُتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں؛ اور اللہ کی گواہی کافی۔ (سورۃ النساء ۴:۱۶۶)

(3) بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔ (سورۃ بنی اِسرائیل ۱۷:۹)

(4) اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا۔ (سورۃ بنی اِسرائیل ۱۷:۸۹)

(5) بے شک ہم نے اُتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں؛ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ (سورۃ النور ۲۴:۴۶)

(6) اِس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو۔

(سورۃ الذریت ۵۱:۹)

(7) بیشک ہم نے اُتارا یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ سورۃ الحجر ۱۵:۱ یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی۔ (سورۃ الحجر ۱۵:۹)

(8) اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اُتارا اور حق ہی کے لئے اترا؛ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا

Marfat.com

مگر خوشی اور ڈرسناتا۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۱۰۶)

(9) کتاب اللہ نے اپنے بندے اور رسول کریم ﷺ پر صاف، واضح اور فصیح عربی زبان میں نازل کی ہے، جس کو ہر عقلمند اور پاکیزہ ذہن والا سمجھ سکتا ہے۔ جس کو فرشتوں میں سے اشرف فرشتے نے مخلوق میں سے اشرف اِنسان پر سب سے زیادہ شرف والی جگہ اور زمانے میں بہت فصیح زبان اور واضح ترین بیان کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اللہ نے اس میں ماضی اور مستقبل کے عمدہ اور مفید حالات وواقعات بیان کیے ہیں۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد رفیق ایم اے: ص ۲۷۱)

(10) قرآن مجید دِین اسلام کی مقدس مذہبی کتاب ہے اور اِس کے ماننے والے مسلمان کہلاتے ہیں۔ جو واقعات اور بیانات قرآن مجید میں درج ہیں اُن کو رُوحانی طور پر اہل اسلام ماننے کے پابند ہیں۔ اِسلامی مفسرین کے مطابق معنی کے لحاظ سے اِس کتاب کو ''قرآن'' اِس وجہ سے بھی کہا گیا یہ اولین وآخرین علوم کا مجموعہ ہے۔ بمطابق قول حضرت ابوعبدہ کہ کلام الٰہی کا نام اِس لیے قرآن رکھا گیا کہ اُس نے سورتوں کو باہم جمع یا اکٹھا کیا ہوا ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں میں سے بعض ایسی ہیں جو دوسری آیتوں کی تصدیق کرتی ہیں؛ نیز کچھ ایسی بھی ہیں جو کسی قدر دوسری آیتوں کے ساتھ مشابہ ہوتی ہیں۔ ان الٰہی باتوں کا نام قرآ ئین یعنی قرینہ ہے۔

(مذاہب عالم تقابلی مطالعہ؛ ص: ۶۴۰)

(11) قرآن مجید کا وہ مضمون جس کا کوئی نام لکھ دیا گیا ہو وہ سورت کہلاتی ہے؛ قرآن کا وہ جملہ جس کا علیحدہ نام نہ ہو آیت کہلاتی ہے۔ قرآن مجید کی ہر سورۃ کے شروع ہونے سے پیشتر یہ الفاظ لکھے ہوتے ہیں؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: مطلب شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قرآن مجید کی کل ۱۱۴ سورتیں ہیں جو مختلف چھوٹی بڑی سورتوں میں منقسم ہیں؛ ان سورتوں کے نام رکھے گئے ہیں؛ ہر سورت کا نام یا تو سورۃ کے ابتدائی الفاظ سے یا

Marfat.com

کسی شخص کے نام پر جس کا ذکر اس سورت میں آیا ہو رکھا گیا ہے۔(اسلامی فقہ؛ص:۴۷)

نوٹ: قرآن مجید نے تین چیزوں کو اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(1) اللہ، فرشتوں (2) آسمانی کتابوں، پیغمبروں (3) روز قیامت، جنت و دوزخ سے متعلق عقائد و احکام۔(مذاہب عالم تقابلی مطالعہ؛ص:۶۴۰)

سورۃ: سورۃ کا مطلب بلندی کے مرتبہ کو کہا گیا ہے۔عربی زبان کے حروف ابجد ۲۸ ہیں۔ مذہبی طور پر اہل اسلام دُنیا کی ساری زبانوں سے زیادہ عربی زبان کو مقدس و اعلیٰ جانتے ہیں۔

(2) بائبل مقدس

بائبل مقدس مختلف کتابوں کا مجموعہ ہے، جو ایک چھوٹے سے کُتب خانہ کی مانند ہے، جس میں بہت سے مصنفین کی کُتب شامل ہیں۔انگریزی زبان میں لفظ ''Bible'' قدیم فرانسیسی لفظ ''Bible'' سے داخل ہوا ہے جو بذات خود لاطینی اور یونانی زبان کے لفظ ببلیا ''Biblia'' سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے کُتب ''The Books'' سے ماخوذ ہے یونانی ''Biblia' ''Biblion'' بمعنی ''Book'' کی جمع صورت ہے۔ بنیادی طور پر ''Biblion'' اور ''Biblia'' دونوں یونانی الفاظ کا ماخذ مصری لفظ ''Biblos'' ہے۔ جسے ''Biblion'' یا ''Bublion'' بھی لکھا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ لفظ بَردی کے پودے کی چھال اور بعد میں اُس کے گودے کے لئے استعمال ہونے لگا، جس سے طومار اور مخطوطات تیار ہوتے تھے۔آج ''Bible'' کا ترجمہ اُردو زبان میں ''الکتاب'' یا ''کتاب مقدس'' کرتے ہیں۔ یہودی اپنے پاک صحائف کو ''طومار'' کہتے ہیں جس کا ترجمہ ''کتابوں'' کیا گیا ہے۔دُور حاضر میں یہودی اپنے پاک نوشتوں کو ''تانخ'' ''Tanakh'' کہتے ہیں۔ جو تین عبرانی الفاظ Torah (تورہ)

Marfat.com

Neviim(انبیاء)Ketuvim(کُتب) کے ابتدائی حروف سے بنا ہے۔ یہودی صحائف کو مسیحی "پرانا عہد نامہ" کہتے ہیں۔(تفہیم عہد عتیق: ص:۲۶)

نوٹ: عبرانی لفظ "توراہ"(Torah) کا مطلب ہے "راہنمایا ہدایت" توریت کی پہلی پانچ کُتب کو "اسفار خمسہ" کہتے ہیں انگریزی میں pentateu کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جس کے لغوی معنی "پانچ برتنوں" کے ہیں۔

انجیل مقدس

نیا عہد نامہ: بائبل مقدس کا دوسرا حصہ ہے۔ اِس کی ستائیس ۲۷ کُتب میں خُدا کے لوگوں کا وہی بیان جاری ہے جو پرانے عہد نامہ میں شروع ہوا تھا جس کا ترجمہ "عہد نامہ" کیا گیا ہے وہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے "وصیت" اور لاطینی زبان کا لفظ خود یونانی زبان کے لفظ ڈائیاتھیکے Diatheke کا ترجمہ ہے۔ جس کے لغوی معنی "وصیت" یا "باہمی عہد" اصلاحی معنی ہیں "عہد عائد کرنا"۔ نئے عہد نامے کی کُتب یسُوع مسیح کی زمینی زندگی کے بعد لکھی گئیں۔ کُتب کا مرکزی موضوع یسُوع مسیح ناصری ہے۔ جو یہودی خاندان کے ہاں پیدا ہوئے اور مسیحی اُسے برگزیدہ ہستی اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ چاروں اناجیل یسُوع مسیح کی زندگی اور تعلیمات بیان کرتی ہیں۔ مگر ہر انجیل کے بیان کا تناظر فرق ہے۔ یسُوع مسیح کی مصلوبیت کے بعد تقریباً سو سال کے عرصے کے دوران اناجیل موجودہ صورت میں لکھی گئیں۔ رومی سلطنت کے دور میں یونانی زبان بین الاقوامی زبان تھی لوگوں کی عام بول چال "یونانی زبان" تھی۔ اناجیل بھی یونانی زبان میں لکھی گئیں۔(مطالعاتی اشاعت؛ص:۱۷۳۱)

نوٹ: یسُوع مسیح نے خود کوئی تحریر نہیں لکھی، نہ وہ کوئی کتاب اپنے ساتھ لے کر آئے، نہ اُن پر

Marfat.com

کوئی کتاب اُتری۔

(3) قرآن مجید کو جبریلؑ فرشتہ نے حضورﷺ پر اُتارا

(۱) تم فرمادو؛ جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اِس ''جبریل'' نے تو تمہارے دِل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔(سورۃ البقرہ۲:۹۷)

(2) اور بے شک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاریں اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ۔(سورۃ البقرہ۲:۹۹)

(3) لیکن اَے محبوب! اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اُتارا وہ اس نے اپنے علم سے اُتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں؛ اور اللہ کی گواہی کافی۔(سورۃ انساء۴:۱۶۶)

(4) ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے اور وہ اتریں تو انہیں مہلت نہ ملے۔ بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے۔(سورۃ الحجر۱۵:۷-۹)

(5) تم فرماؤ: اسے رُوح القدس (جبریل) نے اتارا تمہارے رَب کی طرف سے ٹھیک کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔ اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے؛ جس کی طرف ڈھالتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان۔ بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔(سورۃ النحل۱۶:۱۰۲-۱۰۵)

Marfat.com

(6) اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اُتارا روشن آیتیں اور یہ کہ اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے۔

(سورۃ الحج ۲۲:۱۶)

(7) بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رُسول سے باتیں ہیں؛ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں؛ کتنا کم یقین رکھتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی بات؛ کتنا کم دھیان کرتے ہو اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رَب ہے۔ (سورۃ الحاقہ ۶۹: ۴۰-۴۳)

(8) عزت والے قرآن کی قسم! بلکہ انہیں اس کا اچنبا ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا تو کافر بولے: یہ تو عجیب بات ہے۔ (سورۃ ق ۵۰:۱-۲)

(4) بائبل مقدس کو جبرائیل فرشتہ نے نبیوں پر نہیں اُتارا

من حیث بائبل مقدس کو جبرائیل فرشتہ نے نہیں اُتارا بلکہ خُدا خود اُن نبیوں کے دِل دماغ میں اپنا الٰہی پیغام القاء کرتا تھا۔ فرشتہ جبرائیل کا کام صرف خُدا کا پیغام اُن لوگوں تک پہنچاتا تھا کہ خُدا یہ کرنے والا ہے ہوشیار ہو جاؤ۔

(5) قرآن مجید وحی

وحی کے معنی: اشارہ کرنا، لکھنا، پیغام دینا، دِل میں ڈالنا، چھپا کر بولنا اور جو کچھ تم کسی دوسرے کے خیال میں ڈالو۔

وحی: خُدائی پیغام، خُدا کے مقرب ''فرشتہ جبریل'' کا نبیوں کے پاس خُدا کے احکام اور پیغام لے کر آنا وحی کہلاتا ہے۔

لفظی تحقیق: وحی کا اطلاق کنایت، اشارت، رسالت اور کلام خفی پر بھی ہوتا ہے۔ اور عرف

Marfat.com

شرع میں وحی کے ساتھ انبیاء مخصوص ہیں۔الہام میں سب شریک ہیں؛ پس شرعی معنی کے لحاظ سے غیر انبیاء پر بھی اس کا اطلاق ہوا ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے۔اور تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دِل میں ڈالا۔اِس امر میں اِنسان، حیوان، حجر و شجر، زمین و آسمان سب شریک ہیں۔حیوانات پر یہ وحی ہوتی ہے کہ ہر نوع ہمیشہ اپنی اپنی صورت نوعیہ پر قائم رہے۔الغرض اس وحی میں ہر چیز شریک ہے۔اسلام کے مطابق ہر چیز کو الہام ہوتا ہے۔وحی یا الہام خُداوند تعالیٰ اور اس کی مخلوقات کے درمیان ایک پیغام اور ایسی تار برقی ہے کہ جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خالق سے ہمراز اور ہم کلام ہوتی ہے۔(اسلامی اِنسائیکلو پیڈیا؛ص:۱۳۶۷)

(1) بے شک اَے محبوب! ہم نے ''تمہاری طرف وحی بھیجی'' جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی (سورۃ النساء۴:۱۶۳

(2) تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور ''میری طرف اس قرآن کی وحی'' ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں۔اور جن جن کو پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خُدا ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔(سورۃ الانعام۶:۱۹)

(3) یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔کیا لوگوں کو اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے ان کے رَب کے پاس سچ کا مقام ہے؛ کافر بولے: بے شک یہ تو کھلا جادوگر ہے۔(سورۃ یونس۱۰:۱-۲)

(4) اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی اُمید نہیں کہ اس کے سوا اور قرآن لے آیئے یا اسی کو بدل دیجئے؛ تم فرماؤ: مجھے نہیں پہنچتا کہ میں

Marfat.com

اسے اپنی طرف سے بدل دُوں، میں تو اسی کا تابع ہوں جو ''میری طرف وحی ہوئی'' ہے میں اگر اپنے رَب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دِن کے عذاب کا ڈر ہے۔تم فرماؤ: اگر اللہ چاہتا تو اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں؟۔(سورۃ یونس ۱۰: ۱۵-۱۶)

(5) اور یونہی ہم نے ''تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا'' کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دِن سے جس میں کچھ شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔(سورۃ الشوریٰ ۴۲: ۷)

(6) اور اَے محبوب! جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دِل سے کیوں نہ بنائی؛ تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رَب سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رَب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لئے۔اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔(سورۃ الاعراف ۷: ۲۰۴)

(7) ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں اس لیے کہ ہم نے ''تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی'' اگرچہ بیشک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی۔(سورۃ یوسف ۱۲: ۳)

(8) اسی طرح ہم نے تم کو اس اُمت میں بھیجا جس سے پہلے امتیں ہوگزریں کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ ہم نے ''تمہاری طرف وحی کی'' اور وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں تم فرماؤ: وہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف میری رجوع ہے۔اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے یا زمین پھٹ جاتی یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر نہ مانتے بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا۔(سورۃ الرعد ۱۳: ۳۰-۳۱)

Marfat.com

(9) اور اگر ہم چاہتے "تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی" اسے لے جاتے پھر تم کوئی نہ پاتے کہ تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا۔ مگر تمہارے رَب کی رحمت؛ بے شک تم پر اس کا بڑا فضل ہے۔ (سورۃ بنی اِسرائیل ۱۷:۸۶-۸۷)

(10) تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے اور عرض کرو کہ اَے میرے رَب! مجھے علم زیادہ دے۔ (سورۃ طٰہٰ ۲۰:۱۱۴)

(11) اور وہ کتاب جو ہم نے "تمہاری طرف وحی بھیجی" وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی؛ بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبر دار دیکھنے والا ہے۔ (سورۃ فاطر ۳۵:۳۱)

(12) تم فرماؤ؛ "مجھے وحی ہوئی" کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سُنا تو بولے؛ ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا۔ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے؛ اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رَب کا شریک نہ کریں گے۔ (سورۃ الجن ۷۲:۱-۲)

نوٹ: قرآن مجید کی ان آیات کے مطابق قرآن مجید وحی ہے۔

(6) بائبل مقدس "الہام"

الہام: خُدا کی طرف سے دِل میں آئی ہوئی بات۔ القا، جمع الہامات۔

الہام: عربی زبان کا لفظ ہے، جو مادہ "لہم" (ل، ہ، م) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں، نگل جانا، یا فوراً کھا جانا۔

الہام: مسیحیت کے مطابق "الہام" خُدا کی طرف سے فراہم کردہ وہ امداد ہے جس نے، خُدا کی طرف سے انبیاء اور رُسل کو ملنے والے مکاشفہ کو اصل صورت میں لکھے جانے والے صحائف کو خطا سے پاک رکھا۔ بائبل مسیحیوں کی مذہبی مقدس کتاب ہے اور اِس کے ماننے والے مسیحی اِس

Marfat.com

کو ماننے کے پابند ہیں اور مسیحیت کے مطابق بائبل مقدس ''الہام'' ہے۔ وحی نہیں ؟ بائبلی مصنفین بائبل مقدس کے صحائف قلم بند کرتے وقت خُدا کی ہدایت وراہنمائی کی وجہ سے اپنے الفاظ، خیالات اور تصورات درج کرنے میں خود مختار تھے۔ تاہم مسیحیت کتاب مقدس کے مکمل ''الہام'' پر ایمان کی حامل ہیں، مکمل ''الہام'' سے مراد ہے کہ اِس کے چند حصے ہی نہیں بلکہ بائبل من حیث الکتاب الہامی ہے۔ ''الہام'' سے مراد یہ ہے کہ خُدا کے برگزیدہ لوگوں نے رُوح القدس کی تحریک اور راہنمائی سے وہی کچھ لکھا جو خُدا چاہتا تھا۔

مکاشفہ: یونانی زبان کا لفظ ''اپوکیلپس''(Apokalypsis) سے مشتق ہے جس کا مطلب، ظاہر کرنا، پردہ اُٹھانا، ڈھکی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا۔ اُردو زبان میں لفظ مکاشفہ کا مادہ ہے کشف مطلب، کھولنا، وحی، الہام، غیب کی باتوں کا اظہار یا انکشاف یا بعض اوقات نبوت بھی کہا جاتا ہے۔

پاکستانی مسیحی حلقوں میں عام طور پر مکاشفہ اور الہام ہم معنی اور مترادف مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ انگریزی زبان میں ''مکاشفہ'' کے لیے(Revelation) جب کہ ''الہام'' کے لیے (Inspiration) جیسی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں اور اِن میں بڑا معمولی سا فرق ہے۔(Inspiration) لاطینی زبان سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ''دم پھونکنا'' لاطینی لفظ خود یونانی (Theopneutos) کا ترجمہ ہے۔

(تفہیم عہد عتیق ڈاکٹر اسلم ضیائی: ص، ۳۹، ۵۵) (مطالعاتی اشاعت: ص: ۲۳۱۹)

نوٹ: یہودیت، مسیحیت اور اسلام تینوں مذاہب کا دعویٰ ہے کہ انہیں خُدا کے مکاشفہ تک رسائی حاصل ہے۔

Marfat.com

(7)رحمٰن نے اپنے محبوبؐ کو قرآن سکھایا

(1)رحمٰن نے اپنے ''محبوب کو قرآن سکھایا''۔ اِنسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ما کان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (سورۃ الرحمٰن ۵۵:۱-۴)

(2)اَے محبوب! ایک کتاب تمہاری طرف اُتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رُکے اس لیے کہ تم اس سے ڈر سُناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت۔ اَے لوگو! اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رَب کے پاس سے اُترا اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ؛ بہت ہی کم سمجھتے ہو۔ (سورۃ الاعراف ۷:۱-۲)

(3)اور جس دِن ہم ہر گروہ میں ایک گواہ انہیں میں سے اُٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اَے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے؛ اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔ (سورۃ النحل ۱۶:۸۹)

(4)اَے محبوب! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔ ہاں اُس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو۔ اس کا اُتارا ہوا جس نے زمین اور اُونچے آسمان بنائے۔ وہ بڑا مہر والا اس نے عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ (سورۃ طٰہٰ ۲۰:۲-۵)

(8)بائبل مقدس کسی نبی کو نہیں سکھائی گئی

بائبل مقدس کسی نبی کو سکھائی نہیں گئی بلکہ خُدا الہام میں، نبیوں سے ہم کلام ہوا ہے۔ خُدا نے موسیٰ نبی کی معرفت کلام کیا اور اپنی طرف سے تختیاں لکھ کر دیں۔ بائبل مقدس کے نبی الہام کو اپنی مرضی سے لکھتے تھے جو خُدا اُن کے دِل میں ڈالتا تھا وہ اپنے الفاظ لکھنے میں آزاد تھے۔

Marfat.com

(۹) قرآن مجید میں اگلی کتابوں کی تصدیق

(1) اس نے تم پر یہ سچی کتاب اُتاری ''اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی'' اور اِس نے اِس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری۔ لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اُتارا، بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب، بدلہ لینے والا ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۳-۴)

(2) اور ''تصدیق'' کرتا آیا ہوں اپنے سے ''پہلی کتاب توریت'' کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رَب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ (سورۃ ال عمران ۳:۵۰)

(3) اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنا لے بے اللہ کے اتارے ہاں وہ ''اگلی کتابوں کی تصدیق'' ہے اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے بنالیا ہے؛ تم فرماؤ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بلا لاؤ اگر تم سچے ہو۔

(سورۃ یونس ۱۰:۳۷-۳۸)

(4) اور وہ کتاب جو ہم نے ''تمہاری طرف وحی بھیجی'' وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی؛ بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے۔ (سورۃ فاطر ۳۵:۳۱)

(5) اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اُتاری ''تصدیق فرماتی ان کتابوں کی جو آگے تھیں'' اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو اور جو کوئی سارے جہاں میں اس کے گرد؛ اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ (سورۃ الانعام ۶:۹۲)

Marfat.com

(6) اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اُتارا اس کی ''تصدیق کرتا'' ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھی سے ڈرو۔

(سورۃ البقرہ۲:۴۱)

(7) اور جب ان کے پاس تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ''ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا'' تو کتاب والوں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے۔(سورۃ البقرہ۲:۱۰۰)

(8) اور اَے محبوب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری ''اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی'' اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے۔(سورۃ المائدہ۵:۴۸)

(9) روشن عربی زبان میں اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے۔

(سورۃ الشعرآ۲۶:۱۹۵-۱۹۶)

(10) قرآن پاک اور توریت و انجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہل کتاب میں پہلے کافر نہ بنو کہ جو تمہارے اتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو۔ان آیات سے توریت و انجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضورؐ کی نعت وصفت ہے مقصد یہ ہے کہ حضورؐ کی نعت دولت دنیا کے لیے مت چھپاؤ کہ متاع دُنیا ثمن قلیل اور نعمت آخرت کے مقابل بے حقیقت ہے۔(قرآن کنزالایمان:تفسیر؛ص:۱۲)

Marfat.com

(10) بائبل مقدس قرآن مجید کی تصدیق نہیں کرتی

بائبل مقدس قرآن مجید کی تصدیق نہیں کرتی، کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب آئے گی۔ البتہ انجیل مقدس پرانے عہد نامہ (توریت) کی تصدیق ضرور کرتی ہے۔

(11) قرآن مجید کے مطابق پہلی کُتب ملاوٹ شدہ

(1) اور بے شک ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں ''میل ملاوٹ'' کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ ودانستہ جھوٹ باندھتے ہیں۔ (سورۃ ال عمران ۳:۷۸)

(2) تم فرما،دو: اَے کتابیو! تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رَب کے پاس سے اُترا؛ اور بے شک اے محبوب! وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اُس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی، تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ۔ (سورۃ المائدہ ۵:۶۸)

(3) اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو کچھ اُن کی طرف ان کے رَب کی طرف سے اُترا تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے؛ ان میں کوئی گروہ اعتدال پر ہے؛ اور ان میں اکثر بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں۔ (سورۃ المائدہ ۵:۶۶)

(4) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصارٰی دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے ''توریت وانجیل کی تحریف'' کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔

(قرآن کنز الایمان: تفسیر؛ ص: ۱۰۷)

Marfat.com

(12) بائبل مقدس ملاوٹ شدہ کی نفی

مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات کے مطابق بائبل مقدس من حیث ملاوٹ شدہ نہیں ہے۔

(13) قرآن مجید کے مطابق پہلی کُتب منسوخ شدہ

(1) جب کوئی آیت ہم ''منسوخ فرمائیں'' یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے؛ کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۰۶)

(2) شانِ نزول: قرآن کریم نے ''شرائع سابقہ و کُتب قدیمہ کو منسوخ'' فرمایا تو کفار کو توحش ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کیے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عین حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل والقع ہوتا ہے قدرت الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تردد نہیں کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

(قرآن کنز الایمان: تفسیر؛ ص؛ ۳۰)

(14) بائبل مقدس منسوخ شدہ کی نفی

مسیحی ایمان عقیدے اور بائبل مقدس کے مطابق بائبل مقدس من حیث منسوخ شدہ نہیں ہے۔

(15) قرآن مجید کے مطابق پہلی کُتب تبدیل شدہ

(۱) تو اَے مسلمانوں! کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین لائیں گے اور ان میں ایک گروہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد اِسے دانستہ بدل دیتے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۷۵)

Marfat.com

(16) بائبل مقدس تبدیل شدہ کی نفی

مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق بائبل مقدس من حیث تبدیل شدہ نہیں ہے۔

(17) قرآن مجید بتدریج رہ رہ کر اتارا

(1) ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ اِن کے رَب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے۔

(سورۃ ابراہیم ۱۴:۱)

(2) اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے لئے اترا؛ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا۔ اور قرآن ہم نے "جدا جدا کر کے اُتارا" کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے بتدریج رہ کر اتارا۔ (سورۃ بنی اِسرائیل ۱۷:۱۰۶-۱۰۵)

(3) اور کافر بولے قرآن اُن پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ہم نے یونہی بتدریج اُسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دِل مضبوط کریں اور ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ (سورۃ الفرقان ۲۵:۳۲)

(4) بے شک ہم نے تم پر "قرآن بتدریج اوتارا"۔ تو اپنے رَب کے حکم پر صابر رہو اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو۔ اور اپنے رَب کا نام صبح وشام یاد کرو۔ (سورۃ الدھر ۷۶:۲۳-۲۵)

(18) بائبل مقدس کا نبیوں پر اُترنا

روایات کے مطابق بائبل مقدس ۱۶۰۰ سو سالوں میں، دِن اور رات کے کس پہر میں، نبیوں کو الہام ہوا کچھ نہیں لکھا۔ بائبل مقدس کے مطابق دِن رات کے کسی پہر میں بھی، اُن نبیوں

Marfat.com

پر الہام ہوتا تھا، اور وہ کب لکھتے تھے، اس کے متعلق بھی کوئی معلومات نہیں ہے۔

(19) قرآن مجید شب قدر میں اُترا

(1) بے شک ہم نے اسے "شب قدر میں اتارا"۔ اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رَب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔ وہ سلامتی ہے۔ صبح چمکنے تک۔ (سورۃ القدر ۹۷:۱-۵)

(2) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے؛ اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں؛ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

(سورۃ البقرہ ۲:۱۸۵)

(3) قرآن کریم کے نزول کی ابتداء رمضان میں ہوئی۔ یہ کہ قرآن کریم بتمامہ رمضان مبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دُنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسب حکمت اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے یہ نزول تیئس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

(قرآن کنز الایمان: تفسیر: ص: ۵۱)

Marfat.com

(20) قرآن مجید کا نزول عربی زبان میں

''جبریل'' کی معرفت حضورؐ پر ۲۳ سالوں میں مختلف اوقات، مختلف واقعات، مختلف جگہ میں وحی نازل ہوئی۔ ''قرآن مجید'' حضورؐ پر ''عربی'' زبان میں اُترا اور مکمل ہوا۔ فرشتہ جبریلؑ نے حضورؐ کے رُوبرُو عربی میں بات چیت کی اور اللہ کا پیغام عربی زبان میں پہنچایا۔

(1) تو آسمان اور زمین کے رَب کی قسم بے شک یہ قرآن حق ہے ''ویسی ہی زبان'' میں جو تم بولتے ہو۔ (سورۃ الذریت ۵۱:۲۳)

(2) بیشک ہم نے اسے ''عربی قرآن'' اتارا کہ تم سمجھو۔ (سورۃ یوسف ۱۲:۲)

(3) روشن کتاب کی قسم۔ ہم نے اُسے ''عربی قرآن اُتارا'' کہ تم سمجھو۔

(سورۃ الزخرف ۴۳:۲-۳)

(4) اور اسی طرح ہم نے اسے ''عربی فیصلہ اتارا''؛ اور اَے سننے والے! اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا

(سورۃ الرعد ۱۳:۳۷)

(5) تو ہم نے یہ ''قرآن تمہاری زبان'' میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اُس سے ڈرسناؤ۔ (سورۃ مریم ۱۹:۹۷)

(6) اور یونہی ہم نے اُسے ''عربی قرآن اتارا'' اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے کہ کہیں انہیں ڈر ہو یا ان کے دِل میں کچھ سوچ پیدا کرے۔ (سورۃ طٰہٰ ۲۰:۱۱۳)

(7) اور بے شک تمہارا رَب ہی عزت والا مہربان ہے اور بے شک یہ قرآن رَب العالمین کا اُتارا ہوا ہے۔ اُسے رُوح الامین (جبریل) لے کر اُترا۔ تمہارے دِل پر کہ تم ڈر سناؤ۔ ''روشن

Marfat.com

عربی زبان'' میں۔ اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے۔ اور کیا یہ اُن کے لیے نشانی نہ تھی کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اِسرائیل کے عالم۔ اور اگر ہم اُسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے۔ کہ وہ انہیں پڑھ سناتا جب بھی اِس پر ایمان نہ لاتے۔ (سورۃ الشعراء۲۶:۱۹۱-۱۹۹)

(8) اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح اُنہیں دھیان ہو۔ ''عربی زبان کا قرآن'' جس میں اصلاً کجی * نہیں کہ کہیں وہ ڈریں۔

(سورۃ الزمر۳۹:۲۷-۲۸)

(9) یہ اُتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا؛ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل فرمائی گئیں ''عربی قرآن'' عقل والوں کے لیے؛ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تو اُن میں اکثر نے منہ پھیرا تو وہ سُنتے ہی نہیں۔ (سورۃ حٰم السجدہ۴۱:۱-۴)

(10) تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کیا کہ وہ سمجھیں۔ (سورۃ الدخان۴۴:۵۸)

☆ کجی: مطلب تناقض واختلاف سے پاک۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر: ص، ۸۳۰)

(21) بائبل مقدس کی عبرانی، یونانی زبان

بائبل مقدس کے تحریری شکل میں آنے سے پہلے لوگ خُدا کے بارے میں اور جن لوگوں کا ذکر ہم آج بائبل مقدس میں پڑھتے ہیں اُن کے ساتھ خُدا کے تعلق کے بارے میں کہانیوں کی صورت میں بیان کیا کرتے تھے۔ اسے سینہ بہ سینہ بیان کرنے کے مرحلے کو ہم زبانی روایت کہتے ہیں خاندانوں میں ہر نسل کو اپنے آباؤ اجداد کے واقعات سنانے کا یہ سلسلہ بہت صدیوں تک جاری رہا۔ جہاں تک یہودی نوشتوں (پرانے عہدنامہ) کا تعلق ہے بعض اوقات صدیوں تک زبانی سنائے جاتے رہے اور اس کے بعد حتمی شکل میں لکھے گئے۔ آخر ایک وقت آیا کہ

Marfat.com

شرق قریب مورخوں نے لکھنے کے یہ طریقے آرامیوں کے ہاں انہیں ترقی دی جو سیکھنے
سکھانے اور استعمال کرنے میں آسان تھے تقریباً ۱۰۰۰ ق م میں لوگوں نے ... قوت ثبت
اور یہودی مختلف تحریریں کرنے لگے جن میں ایک بڑا بائبل مقدس کا حصہ بنا تو تحقیق سے نہیں کہا جا
سکتا کہ یہودی نوشتوں میں شامل کرنے کے لئے پرانے عہد نامے کی کتب کب اور کیسے منتخب
اور شامل کی گئیں۔ البتہ یہ بات تحقیق ہے کہ تورات کی کتب اسی وقت سے مستعمل چلی آرہی ہیں
جب لکھی گئی تھیں۔

کتب کے اس مجموعے کو شریعت کا نام دیا گیا جس میں بائبل مقدس کی پہلی پانچ کتب
شامل ہیں شریعت کا عبرانی نام "توریت" (Torah) ہے انہیں یونانی میں پینٹاٹیوک
(Pentatench) کہتے ہیں جس کا مطلب ہے پانچ حصوں پر مشتمل کتاب۔ اسی نسبت
سے اردو میں انہیں اسفار خمسہ کہا جاتا ہے دوسرے مجموعے کا نام انبیاء یا انبیاء کے صحائف ہے
تیسری صدی ق م میں مصر کے شہر سکندریہ میں یہودی علماء نے عبرانی نوشتوں کا یونانی میں ترجمہ کیا
نئے عہد نامے کی کتب یونانی زبان میں لکھی گئیں۔ رومی سلطنت کے دور میں یونانی بین الاقوامی
زبان تھی پرانے عہد نامے کی کتب عبرانی زبان میں تھیں۔ عبرانی زبان میں لکھے گئے نسخوں کو
یونانی زبان میں ترتیب کر کے مرتب کیا گیا۔ (مطالعہ اشاعت ص ۱۸:۱۲)

(22) بائبل مقدس کا ہفتادی ترجمہ

یہودی نوشتوں کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا۔ اس ترجمہ کو "ہفتادی ترجمہ" کہا جاتا ہے
اس کا مطلب ہے "ستر"۔ اس کی شناخت عموماً رومن ہندسے LXX (L=۵۰ X=۱۰
X=۱۰ =۷۰) سے ہوتی ہے۔ ہفتادی ترجمہ کے وجود میں آنے اور اس کا یہ نام پانے کا بیان

Marfat.com

ارستیاس کا خط Letterof Aristeas نامی ایک دستاویز میں درج ہے۔روایت یہ ہے کہ بہتر۷۲علماء نے یہودی نوشتوں کا یونانی زبان میں ترجمہ کرنا شروع کیا۔ان سبھوں نے یہ کام ایک ہی وقت میں شروع کیا۔خط میں مزید تحریر ہے کہ انہوں نے یہ ترجمہ بہتر۷۲ دِنوں میں ایک ساتھ پورا کیا۔ہفتادی ترجمے کے قدیم ترین نُسخے دوسری صدی ق م کے ہیں۔یعنی یسُوع مسیح کی پیدائش سے بھی سو سال سے زیادہ پہلے کے ہیں۔ابتدائی دور کے مسیحی بھی یہودی نوشتوں کا ہفتادی ترجمہ ہی استعمال کرتے تھے۔ پہلی صدی کے لگ بھگ کچھ یہودی عُلما یمنیا (jamnia) کے مقام پر جمع ہوئے یہ یرُوشلیم سے مغرب میں یہودی علم وادب کا مرکز تھا۔ اِن عُلماء میں بحث ہوئی کہ کونسی کتُب یہودی نوشتوں میں شامل ہونی چاہیں۔غالباً ان عُلماء کے بحث مباحثے یہودی قوم کے فیصلے کا معتمد حصہ تھے کہ اُنتالیس ۳۹ کتُب کی فہرست مسلمہ میں شامل کی جائیں۔سات کتُب اِس فہرست میں شامل نہ کی گئیں۔انہیں ''مستند بہ'' درجہ دوم کا نام دیا گیا۔آج اکثر پروٹسٹنٹ کلیسیا ئیں اُنتالیس ۳۹ کتُب کی اصل فہرست کو قبول کرتی ہیں اور اسے پرانا عہد نامہ یا عہد عتیق کہتی ہیں۔رومن کیتھولک ،اینگلیکن استثنی اور مشرقی راسخ العقیدہ (Orthodox) کلیسیا ئیں ''مستند بہ درجہ دوم'' کی کتُب کو بھی اپنے پرانے عہد نامہ میں شامل کرتی ہیں۔(مطالعاتی اشاعت ،ص،۷)

(23) قرآن مجید یاد کرنے والا

(1) اور بے شک ہم نے ''قرآن یاد کرنے'' کے لیے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

(سورۃ القمر ۵۴:۱۷)

Marfat.com

(2) اور بے شک ہم نے آسان کیا ''قرآن یاد کرنے'' کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

(سورۃ القمر ۵۴:۲۲)

(3) اور بے شک ہم نے آسان کیا ''قرآن یاد کرنے'' کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا؟

(سورۃ القمر ۵۴:۳۲)

(4) اور بیشک ہم نے آسان کیا ''قرآن یاد کرنے'' کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا؟۔

(سورۃ القمر ۵۴:۴۰)

(5) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(سورۃ الاعراف ۷:۲۰۴)

(24) قرآن مجید صرف حضرت محمد ﷺ کا کلام

(1) لیکن اَے محبوب! اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اُتارا وہ اس نے اپنے علم سے اُتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں؛ اور اللہ کی گواہی کافی۔ (سورۃ انساء ۴:۱۶۶)

(2) اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اُترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے۔ انہیں سکھایا سخت قوتوں والے۔ طاقتور نے؛ پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا۔ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا؛ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ''اب وحی فرمائی'' اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دِل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (سورۃ النجم ۵۳:۱-۱۱)

Marfat.com

نوٹ: اہل اسلام اور قرآن مجید کے مطابق جب حضرت جبریلؑ حضورؐ کے پاس آتے تو قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سناتے۔ حضرت جبریلؑ قرآن مجید کو بتدریج تھوڑا تھوڑا کر کے حضورؐ کو بتاتے۔ تو حضورؐ اُس کو یاد کر لیتے؛ اور کاتبین وحی کو لکھا دیتے اور کاتبین وحی آپؐ کے سامنے کھجور کے چھلکے یا کسی باریک پتھر یا کاغذ کے ٹکڑوں پر اُن آیات کو تحریر کر لیتے۔ قرآن مجید تقریباً تیئس ۲۳ سالوں میں حضورﷺ پر نازل ہوا۔ سورۃ البقرہ ۲:۱۸۵ کے مطابق قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں نازل ہوا۔

قرآن مجید: کی مکی سورتیں، ۸۶ مدنی، ۲۸ کُل = ۱۱۴ سورتیں، آیات، ۶۲۳۶ رکوع، ۵۵۸، حروف، ۳۲۳۶۷۱، الفاظ، ۷۶۴۳۰، کلمات، ۷۷۹۳۴، حروف مقطعات ۱۴ ہیں جو ۲۹ سورتوں کی ابتدا میں الگ الگ آئے ہیں ان حروف کا مفہوم پوشیدہ رکھنا۔ اُردو زبان میں حروف مقطعات (مطلب کٹے حروف) کو کہتے ہیں۔ اِسلامی مفسرین کے مطابق حروف مقطعات کا مفہوم صرف اللہ یا رسولؐ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(25) بائبل مقدس چالیس مختلف نبیوں کا کلام

بائبل مقدس: کو زندگی کے مختلف شعبوں سے منسلک تقریباً ۴۰ نبیوں نے ۱۶۰۰ سولہ سو سالوں میں مکمل کیا؛ بائبل مقدس کے کل ابواب ۱۱۸۹ آیات ۳۱۱۰۲ ہیں۔ اِن اِنسانی لکھاریوں میں جن میں سرکاری اہل کار، انبیاء، بادشاہ، رسُول، شاعر، سنگیت کار، قانون دان، فیلسوف، طبیب، محصول لینے والے، ماہی گیر، چرواہے (بھیڑ بکریاں چرانے والے) اور عام لوگ شامل ہیں بائبل مختلف زمانوں میں عبرانی، ارامی اور یونانی زبانوں میں تحریر ہوئی۔

(تفہیم عہد عتیق ڈاکٹر اسلم ضیائی)

Marfat.com

(26) قرآن مجید کے نزول کے دو مقامات

قرآن مجید کی مکی سورتیں جو ''حضرت جبریلؑ'' کی معرفت ''مکہ'' میں ''حضورؐ'' پر وحی آئیں وہ مکی ہیں۔ مدنی سورتیں جو ''مدینہ منورہ'' میں ''حضورؐ'' پر ''جبریلؑ فرشتہ'' کی معرفت وحی آئیں وہ مدنی ہیں۔ پورے قرآن مجید کو تیس دنوں میں خصوصاً رمضان کے مہینے میں ختم کرنے کی سہولت کی خاطر تیس ۳۰ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تیس ۳۰ حصوں کو عربی زبان میں جزء اور فارسی میں سپارہ کہتے ہیں؛ پھر سپارے رکوع میں منقسم ہیں۔ رکوع کے لفظی معنی جھکنا یا دیکھنا کے ہیں۔

(27) بائبل مقدس کے نزول کے مختلف جغرافیائی مقامات

بائبل: ایشیاء، افریقہ، یورپ، اور مختلف حالات یعنی، امن، جنگ، سفر، اور مختلف مقامات، میدانوں، غاروں، دریاؤں، قید خانوں، صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں عبرانی اور یونانی زبانوں میں تحریر ہوئی۔ بائبل مقدس کے مختلف چالیس لوگوں کو جاگتے یا خواب میں الہام یا کشف ہوا، جو بات خُدا کی طرف سے اِن کے دِل و دماغ میں القاء ہوئی اُسے انہوں نے تحریر اور پیش کیا۔ (تفہیم عہد عتیق ڈاکٹر اسلم ضیائی: ص: ۲۸)

(28) خلاصہ

(1) قرآن مجید اسلام کی مقدس کتاب ہے اور اس کے ماننے والے مسلمان کہلاتے ہیں۔ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر ۲۳ سالوں میں مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریلؑ فرشتہ کی معرفت عربی زبان میں وحی نازل ہوئی۔ قرآن مجید خود اِس کو وحی قرار دیتا ہے قرآن مجید

Marfat.com

کی کل ۱۱۴ سورتیں ہیں جن میں ۸۶ مکہ میں اور ۲۸ مدینہ میں نازل ہوئیں۔

بائبل مقدس وحی نہیں ہے مطلب جبریل فرشتہ کی معرفت جس طرح حضورؐ پر وحی آتی تھی اِس طرح کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ ساری بائبل مقدس کے سب نبیوں کو خُدا کی طرف سے ہدایت وراہنمائی حاصل تھی۔ اور بائبل مقدس کے سب نبی اپنے خیالات اور تصورات اپنی مادری زبان میں درج کرنے میں خود مختار تھے بائبل مقدس کے کسی ایک نبی پر جبرائیل فرشتہ کی معرفت وحی (کتابی) صورت میں نازل نہیں ہوئی۔ بائبل مقدس ۶۶ مختلف کتابوں پر مشتمل ہے اس کے دو حصے ہیں۔ عہد نامہ عتیق جو ۳۹ کتابوں پر مشتمل ہے۔ دوسرا عہد نامہ جدید جو ۲۷ کتابوں پر مشتمل ہے۔ اِن کتابوں کے مصنفین چالیس ہیں اور یہ کتاب ۱۶۰۰ سو سالوں میں مکمل ہوئی۔

نوٹ: جب ہم وحی اور الہام کے لیے ایک جیسی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں؛ تو وہ ایک دِین کے مقابلے میں دوسرے دِین سے مختلف مفاہیم کی حامل ہیں۔

(1) وحی کی استعلاح میں: (1) اللہ (2) جبریلؑ (3) نبی، رسُول۔ وحی میں خُدا، جبرائیل فرشتہ کی معرفت نبی رُسول کو پیغام پہنچتا ہے۔

(2) الہام کی استعلاح میں: (1) خُدا (2) نبی۔ الہام میں خُدا خود نبی، رسُول سے خواب یا رویا میں ہم کلام ہوتا ہے۔ الہام میں فرشتہ جبرائیل شامل نہیں، جبکہ وحی میں جبرائیل فرشتہ شامل ہوتا ہے۔ اِن دونوں دینی کتابوں کے الگ الگ فعلوں وحی اور الہام کے (متنوں) کو ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملا سکتے، تو یہ اِن دونوں کتابوں کا واضح فرق ہے۔

(3) قرآن مجید کی وحی عربی زبان میں جبریلؑ فرشتہ کی معرفت صرف اکیلے حضورؐ پر آئی۔

بائبل مقدس کی اصل زبان عبرانی اور یونانی ہے جس میں تحریر ہوئی اور چالیس مختلف

Marfat.com

اِنسانوں کوخواب، رویا میں الہام یا کشف ہوا۔ جبرائیل فرشتہ کی معرفت اِن چالیس اِنسانوں پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ اگر چہ بسا اوقات فرشتگان مصنفین کے ساتھ ہم کلام ہوتے اور خُدا کا پیغام دیتے رہے۔ اور اس زبان سے دُنیا کی اور زبانوں میں تراجم ہوئے۔

(4) قرآن مجید کہتا ہے کہ سب آسمانی کتابوں، تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید پر ایمان لاؤ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو دائرہ اسلام سے خارج ہو اِس لئے اہل اسلام اِن کتابوں پر ایمان لانے کے پابند ہیں۔ لیکن اہل اسلام موجودہ بائبل کو منسوخ شدہ، تبدیل شدہ اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے مانتے ہیں۔

مسیحی ایمان عقیدہ اور بائبل مقدس میں قرآن مجید پر ایمان لانے کے لیے کچھ نہیں لکھا اور نہ ہی کوئی آیت ہے جس میں لکھا ہو کہ اِس کے بعد کسی اور نبی نے کتاب لے کر آنا ہے۔

(5) اہل اسلام جب بائبل مقدس کے واقعات کو قرآن مجید کے سامنے رکھتے ہیں تو وہ قرآن مجید کے بیان کردہ واقعات کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔ قرآن مجید اور بائبل مقدس دونوں کتابوں کے فعل (متن) ایک جیسے نہیں اس لیے ہم کون ہوتے ہیں اِن کو ایک کہنے والے اِسی لئے اِس غلط فہمی سے نکلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ اِن فعلوں (متنوں) کو اُجاگر کیا جائے۔ تا کہ دونوں ادیان کے ماننے والے، اپنی اپنی مقدس کتاب کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں اور اُس میں جو لکھا ہے اُسی پر عمل کر سکیں۔ اس لئے دونوں مذاہب کے قارئین اپنی اپنی مقدس کتاب کے قول اور فعل (متن) کو ایک کر سکیں اور وہی بات کہیں جو یہ دونوں مذہبی کتابیں کہہ رہی ہیں دونوں کتابوں کے الگ الگ فعلوں (متنوں) کو ایک کرنے کی کوشش نہ کریں۔

Marfat.com

دوسرا باب (79)

قرآن مجید اور بائبل میں آسمانوں کی تخلیق کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) آسمان 79

(2) قرآن مجید کے مطابق آسمانوں کی تخلیق 80

(3) بائبل مقدس میں آسمان کی تخلیق 81

(4) قرآن شریف کے مطابق سات آسمانوں کی تخلیق 82

(5) انجیل مقدس میں تین آسمانوں کا بیان 84

(6) قرآن مجید کے مطابق سات زمینوں کی تخلیق 85

(7) بائبل مقدس میں ایک زمین کی تخلیق 85

(8) خلاصہ۔ 86

(1) آسمان

اِسرائیل کے بعض نبیوں نے رویائیں دیکھیں کہ خُدا آسمان میں ہے۔ اور ایلیاہ نبی ایک زبردست بگھولے میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ پرانا عہد نامہ آسمان کا ذکر اُس جگہ کے طور پر نہیں کرتا جہاں خُدا کے وفادار لوگ مرنے کے بعد خُدا کے ساتھ رہیں گے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پانچویں یا چھٹی صدی ق م میں ایسا ہوا کہ اِسرائیلی موت کے بعد ابدی زندگی کا یقین کرنے

Marfat.com

لگے۔ نیا عہد نامہ بھی آسمان کا ذکر اُس جگہ کے طور پر کرتا ہے جہاں خُدا سکونت رکھتا اور سلطنت کرتا ہے۔ پولُس رُسول نے بھی ''تیسرے آسمان'' پر اُٹھا لئے جانے کا ذکر کیا ہے۔ جہاں اُس نے حیرت افزا باتیں سُنیں۔

(1) قدیم عبرانی خیال کرتے تھے کہ آسمان ایک ٹھوس پیالہ یا گنبد ہے جسے زمین کے اُوپر قائم کیا گیا ہے اور بلند پہاڑ آسمانوں کو ستونوں کی طرح اُوپر تھامے ہوئے ہیں۔

(2) دوسرا قدیم عبرانی سمجھتے تھے کہ آسمان فضا کے اُوپر ایک بہت بڑا سمندر ہے اور خُدا آسمان میں رہتا اور سلطنت کرتا ہے خُدا ہر چیز کا خالق ہے۔

(3) آسمان کے بارے میں یہ بھی عقیدہ تھا کہ یہ بھی ایک بڑا سمندر ہے جو ایک بڑے ٹھوس پیالے یا گنبد نے روکا اور تھاما ہوا ہے تا کہ زمین پر سیلاب برپا نہ کردے۔ زمین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ہر سو پانی ہی پانی تھا جس کی کوئی شکل وصورت یا ہیئت نہ تھی۔

(مطالعاتی اشاعت؛ص:۲۷،۱۳۲۴)

نوٹ: آسمان ساری کائنات اور اُس کے کہکشاؤں، سیاروں اور، ستاروں سب کی نمائندگی کرتا ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے آسمان کے پانیوں اور زمین کے پانیوں کو جُدا کر کے ان پانیوں کے درمیان فضا کو بنایا اور خُدا نے فضا کو آسمان کہا۔

(2) قرآن مجید کے مطابق آسمانوں کی تخلیق

(1) اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا اور بے شک ہم وسعت دینے والے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے۔ (سورۃ الذریت ۵۱: ۴۷-۴۸)

(2) اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بے ستونوں کے کہ تم دیکھو پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا

Marfat.com

اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو مسخر کیا؛ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے؛ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل نشانیاں بتاتا ہے کہیں تم اپنے رَب کا ملنا یقین کرو۔

(سورۃ الرعد ۱۳:۲)

(3) اور بے شک ہم نے آسمان میں برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا، اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ (سورۃ الحج ۱۵:۱۶-۱۷)

(4) اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطان کے لئے مار کیا اور ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا۔ (سورۃ الملک ۶۷:۵)

نوٹ: قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ لیکن بائبل مقدس میں خُدا نے فضا کو آسمان کہا۔

(3) بائبل مقدس میں آسمان کی تخلیق

(1) اور خُدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تا کہ پانی پانی سے جُدا ہو جائے پس خُدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اُوپر کے پانی سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہوا۔ اور خُدا نے فضا کو آسمان کہا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو دوسرا دِن ہوا۔ (پیدائش ۱:۸)

(2) تب اُس نے کہا اچھا تو خُداوند کے سُخن کو سُن لے۔ مَیں نے دیکھا کہ خُداوند اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور سارا آسمانی لشکر اُس کے دہنے اور بائیں کھڑا ہے۔ (۱-سلاطین ۲۲:۱۹)

(3) آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانہ کی مانند ہے۔ (انجیل متی ۱۳:۴۴)

(4) آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ (متی ۱۳:۴۵)

Marfat.com

(4) قرآن مجید کے مطابق سات آسمانوں کی تخلیق

(1) وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے، پھر آسمان کی طرف استوا (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے؛ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورۃ البقرہ۲:۲۹)

(2) اس کی پاکی بولتے ہیں ''ساتوں آسمان'' اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں؛ اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوتی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے: بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۴۴)

(3) تم فرماؤ: کون ہے مالک ''ساتوں آسمانوں'' کا اور مالک بڑے عرش کا؟ اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے؛ تم فرماؤ: پھر کیوں نہیں ڈرتے؟۔ (سورۃ المومنون ۲۳:۸۶-۸۷)

(4) اور بے شک ہم نے تمہارے ''اُوپر سات راہیں''* بنائیں اور ہم خلق سے بے خبر نہیں۔ (سورۃ المومنون ۲۳:۱۷)

☆ سات رائیں: ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر: ص؛۶۱۶)

(5) اللہ ہے جس نے ''سات آسمان'' بنائے اور انہی کی برابر زمینیں حکم ان کے درمیان اُترتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ (سورۃ اطلاق ۶۵:۱۲)

(6) پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے؛ دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔ تو انہیں ''پورے سات آسمان'' کر دیا دو دِن میں اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے اور ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور نگہبانی کے لیے؛ یہ اس عزت والے علم

Marfat.com

والے کاٹھہرایاہوا ہے۔(سورۃ حم السجدہ ۴۱:۱۱۔۱۲)

(7) جس نے ''سات آسمان بنائے'' ایک کے اُوپر دوسرا؛ تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے، تو نگاہ اُٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟۔(سورۃ الملک ۶۷:۳)

(8) اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے لئے مار کیا اور ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا۔(سورۃ الملک ۶۷:۵)

(9) حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا۔ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر ''سات آسمان بنائے'' ایک پر ایک؟ اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ۔ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا اور دوبارہ نکالے گا اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔ کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو۔(سورۃ نوح ۷۱:۱۴۔۲۰)

(10) اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنی عظیم الشان سلطنت کا ذکر فرماتا ہے۔ تاکہ مخلوق اِس کی عظمت وعزت کا خیال کر کے اِس کے فرمان کو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔ اور اِس پر عامل بن کر اسے خوش کرے، تو فرمایا کہ ساتوں آسمان کا خالق اللہ ہے۔ سب سے قریب آسمان دُنیا میں تو چاند ہے جو دوسروں کو ماند کیے ہوئے ہے، اور دوسرے آسمان پر عطارد ہے، تیسرے آسمان پر زہرہ ہے، چوتھے آسمان میں سورج ہے، پانچویں آسمان میں مریخ ہے، چھٹے آسمان میں مشتری ہے، ساتویں آسمان میں زحل ہے۔ اور باقی کواکب جو ثوابت ہیں وہ آٹھویں آسمان میں ہیں جس کا نام لوگ فلک ثوابت رکھتے ہیں۔(تفسیر ابن کثیر: جلد:۵؛ص:۵۱۵؛۴۵۰)

(11) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے سدرہ المنتہٰی ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے۔ اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواح شہداء وتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

Marfat.com

(قرآن کنزالایمان؛ص:۹۴۹)۔

(5) انجیل مقدس میں تین آسمانوں کا بیان

(1) اِن باتوں کے بعد میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کو میں نے پیشتر نرسنگے کی سی آواز سے اپنے ساتھ باتیں کرتے سُنا تھا وہی فرماتا ہے کہ یہاں اُوپر آجا۔ میں تجھے وہ باتیں دکھاؤں گا جن کا اِن باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے۔ فوراً میں رُوح میں آگیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت رکھا ہے اور اُس تخت پر کوئی بیٹھا ہے۔

(مکاشفہ ۴:۱)

(2) **پولُس رسُول کی رویا:** مجھے فخر کرنا ضرور ہوا اگر چہ مفید نہیں۔ پس جو رویا اور مکاشفے خُداوند کی طرف سے عنایت ہوئے اُن کا مَیں ذکر کرتا ہوں۔ مَیں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں چودہ برس ہوئے کہ وہ یکا یک ''تیسرے آسمان'' تک اُٹھا لیا گیا۔ نہ مجھے یہ معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم بغیر بدن کے۔ یہ خُدا کو معلوم ہے۔ اور مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اُس شخص نے (بدن سمیت یا بغیر بدن کے یہ مجھے معلوم نہیں خُدا کو معلوم ہے) یکا یک فردوس میں پہنچ کر ایسی باتیں سُنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں۔ (۲-کرنتھیوں ۱۲:۱-۴)

نوٹ: پولُس رسُول اپنی رویا کا بیان ایسے کرتا ہے جیسے یہ واقعہ کسی دوسرے شخص کو پیش آیا ہو مگر دراصل وہ اپنے بارے میں بتا رہا ہے۔ مقدس پولس رسُول کے زمانے میں لوگ بحث کیا کرتے تھے کہ کتنے آسمان ہیں یا آسمان کے کتنے طبقے ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ تیسرا آسمان وہ مقام ہے جہاں خُدا سکونت کرتا ہے۔ (مطالعاتی اشاعت: ص:۲۱۳۴)

Marfat.com

(6) قرآن مجید کے مطابق سات زمینوں کی تخلیق

(1) اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی برابر زمینیں؛ حکم ان کے درمیان اُترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے (سورۃ الطلاق ۶۵:۱۲)

(2) ایک کے اُوپر ایک ہر ایک کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچ سو برس کی راہ۔ یعنی سات ہی زمینیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ معنی ہیں کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔

(قرآن کنز الایمان تفسیر: ص؛ ۱۰۰۷)

(3) کیا تم نہیں دیکھتے کے اللہ تعالیٰ نے کس طرح اُوپر تلے ساتوں آسمانوں کو بنایا اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اُس کا حکم ان آسمانوں کے درمیان نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور تمام چیزوں کو اپنے وسیع علم سے گھیرے ہوئے ہے۔ ساتوں آسمان اور سب زمینیں اور اِن کی سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہیں (تفسیر ابن کثیر: جلد: ۲؛ ص ۵۰۲)

(7) بائبل مقدس میں ایک زمین کی تخلیق

(1) اور خُدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا۔ اور خُدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُس کو سمندر اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ اور خُدا نے کہا کہ زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھل دار درختوں کو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھیں اُگائے اور ایسا ہی ہوا۔ (پیدائش ۱:۹)

نوٹ: زمین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ہر سو پانی ہی پانی تھا جس کی کوئی شکل وصورت یا

Marfat.com

ہیت نہ تھی۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے آسمان کے پانیوں کو زمین کے پانیوں سے الگ کیا اور بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے کہا نیچے کے پانیوں میں سے زمین ظاہر ہو خُدا نے صرف ایک زمین بنائی ہے جس پر ہم رہ رہے ہیں۔

(8) خلاصہ

(1) قرآن مجید کے مطابق سات آسمان۔

انجیل مقدس ۲۔کرنتھیوں ۲:۱۲ میں تین آسمانوں کا ذکر۔

(2) قرآن مجید کے مطابق سات آسمان ہیں اور انہیں کے برابر زمینیں ہیں۔

بائبل مقدس کے مطابق تین آسمان کا ذکر پولوس رسول کی رویا کا ذکر ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے فضا کو آسمان کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آسمان اور ایک زمین ہے۔

Marfat.com

تیسرا باب (87)

بائبل اور قرآن مجید میں تخلیق کائنات کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) بائبل مقدس کے مطابق پہلے دِن کائنات میں ''روشنی'' کی تخلیق 88

(2) بائبل مقدس میں دوسرے دِن کائنات میں ''فضا'' آسمان کی تخلیق 88

(3) بائبل مقدس میں تیسرے دِن نباتات کی تخلیق 89

(4) قرآن مجید کے مطابق نباتات کی تخلیق 89

(5) بائبل مقدس میں زمین کی تخلیق ایک دِن میں 89

(6) قرآن مجید کے مطابق دو دِن میں زمین آسمان کی تخلیق 90

(7) بائبل مقدس میں چوتھے دِن نیر اکبر اور نیر اصغر کی تخلیق 90

(8) قرآن مجید کے مطابق نیر اکبر اور نیر اصغر کی تخلیق 91

(9) بائبل کے مطابق ساتویں دِن خُدا کائنات کو بنانے سے فارغ ہوا 91

(10) قرآن مجید کے مطابق چھ دِن میں تخلیق کائنات 92

(11) خلاصہ۔ 93

Marfat.com

(1) بائبل مقدس کے مطابق پہلے دِن کائنات میں روشنی کی تخلیق

(1) خُدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اُوپر اندھیرا تھا۔ اور خُدا کی رُوح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی اور خُدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی۔ اور خُدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خُدا نے روشنی کو تاریکی سے جُدا کیا خُدا نے روشنی کو تو دِن کہا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پہلا دِن ہوا۔ (پیدائش ۱:۱-۵)

نوٹ: پیدائش ۱:۳ میں خُدا نے کہا روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی۔

(2) بائبل کے مطابق دوسرے دِن کائنات میں فضا آسمان کی تخلیق

(1) اور خُدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تا کہ پانی پانی سے جُدا ہو جائے۔ پس خُدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اُوپر کے پانی سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہوا۔ اور خُدا نے فضا کو آسمان کہا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ ''سو دوسرا دِن ہوا''۔ (پیدائش ۱:۶-۸)

نوٹ: زمین کے تخلیق ہونے سے پہلے پانی کے یہ دونوں سوتے آپس میں ملے ہوئے تھے۔ لیکن دوسرے دِن خُدا نے انہیں اسی طرح ایک دوسرے سے جُدا کیا جیسے پہلے دِن روشنی کو تاریکی سے جُدا کیا تھا۔ خُدا نے پانیوں کو جُدا کیا تھا یہ نہیں کہا کہ ہو جا۔

(مطالعاتی اِشاعت: ص؛ ۲۷)

Marfat.com

(3) بائبل مقدس کے مطابق تیسرے دِن نباتات کی تخلیق

(1) اور خُدا نے کہا زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھل دار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھیں اُگائے اور ایسا ہی ہوا۔ تب زمین نے گھاس اور بوٹیوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھیں اور پھل دار درختوں کو جن کے بیج اُن کی جنس کے موافق اُن میں ہیں اُگایا اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو تیسرا دِن ہوا۔ (پیدائش ۱:۱۱-۱۴)

(4) قرآن مجید کے مطابق نباتات کی تخلیق

(1) اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے رات سے دِن کو چھپا لیتا ہے، بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو۔ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے (پینڈے) سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے۔ اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے۔ (سورۃ الرعد ۱۳: ۳-۴)

(5) بائبل مقدس کے مطابق ایک دِن میں زمین کی تخلیق

(1) اور خُدا نے کہا آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا اور خُدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُس کو سمندر اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔

Marfat.com

پیدائش ۱:۹-۱۰ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ ''سو تیسرا دِن ہوا''۔(پیدائش ۱:۱۳)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے ایک دِن میں آسمان کے نیچے کے پانیوں میں سے زمین کو تخلیق کیا۔

(6) قرآن مجید کے مطابق دو دِن میں زمین اور آسمان کی تخلیق

(1) تم فرماؤ؛ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے ''دو دِن میں زمین'': بنائی اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو؛ وہ سارے جہان کا رَب۔(سورۃ السجدہ ۴۱:۹)

(2) اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے۔رات سے دِن کو چھپا لیتا ہے؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو۔(سورۃ الرعد ۱۳:۳)

(3) پھر آسمان کی طرف قصد فرماتا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔

(سورۃ السجدہ ۴۱:۱۱)

(7) بائبل مقدس میں چوتھے دِن نیر اکبر اور نیر اصغر کی تخلیق

(1) اور خُدا نے کہا کہ فلک پر نیر ہوں کہ دِن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دِنوں اور برسوں کے امتیاز کے لیے ہوں۔ اور وہ فلک پر انوار کے لئے ہوں کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہوا۔سو خُدا نے دو بڑے نیر بنائے۔ایک نیر اکبر کہ دِن پر حکم کرے اور ایک نیر اصغر کہ رات پر حکم کرے۔اور اُس نے ستاروں کو بھی بنایا۔اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔

Marfat.com

''سو چوتھا دِن ہوا''۔ (پیدائش ۱:۱۴-۱۶)

نوٹ: خُدا نے چوتھے دِن، سورج، چاند، ستارے اور کہکشاؤں کو تخلیق کیا۔

(8) قرآن مجید کے مطابق نیر اکبر اور نیر اصغر کی تخلیق

(1) بے شک تمہارا رَب اللہ ہے جس نے ''آسمان اور زمین چھ دِن'' میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دِن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور ''سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا'' سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے؛ سن لو! اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا؛ بڑی برکت والا ہے اللہ رَب سارے جہان کا۔ (سورۃ الاعراف ۷:۵۴)

(9) بائبل کے مطابق ساتویں دِن خُدا کائنات کو بنانے سے فارغ ہوا

(1) سو آسمان اور زمین اور اُن کے کُل لشکر کا بنانا ختم ہوا۔ اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ''ساتویں دِن ختم کیا'' اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ''ساتویں دِن فارغ'' ہوا۔ اور خُدا نے ساتویں دِن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اُس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا۔ یہ ہے آسمان اور زمین کی پیدائش جب وہ خلق ہوئے جس دِن خُداوند خُدا نے زمین اور آسمان کو بنایا۔ (پیدائش ۲:۱-۴)

(2) یقیناً میرے ہی ہاتھ نے زمین کی بُنیاد ڈالی اور میرے دہنے ہاتھ نے آسمان کو پھیلایا میں اُن کو پُکارتا ہوں اور وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔ (یسعیاہ ۴۸:۱۳)

نوٹ: پیدائش کی کتاب کے پہلے گیارہ ابواب بیان کرتے ہیں کہ خُدا نے کائنات اور بنی نوع

Marfat.com

اِنسان کو کیسے خلق کیا اور اُن پہلے اِنسانوں نے کیسے نافرمانی کی اور انہیں باغ عدن سے نکال دیا گیا۔(مطالعاتی اِشاعت:ص:۲۹)

(10) قرآن مجید کے مطابق چھ دِن میں تخلیق کائنات

(1) بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے ''آسمان اور زمین چھ دِن'' میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کی لائق ہے کام کی تدبیر فرماتا ہے؛ کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد؛ یہ ہے اللہ تمہارا رب تو اس کی بندگی کرو؛ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے؟۔(سورۃ یونس۱۰:۳)

(2) اور وہی ہے جس نے ''آسمانوں اور زمین کو چھ دِن'' میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا کہ تمہیں آزمائے تم میں کس کا کام اچھا ہے؛ اور اگر تم فرماؤ کہ بے شک تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔(سورۃ ھود۱۱:۷)

(3) اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے۔

(سورۃ الانبیاء۲۱:۱۶)

(4) جس نے ''آسمان اور زمین'' اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے ''چھ دِن میں بنائے'' پھر عرش پر استواء (جا ٹھہرا) فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ۔(سورۃ الفرقان۲۵:۵۹)

(5) اللہ ہے جس نے ''آسمان اور زمین'' اور جو کچھ اِن کے بیچ میں ہے ''چھ دِن'' میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا؛ اس سے چھوٹ کر (لاتعلق ہو کر) تمہارا کوئی حمایتی نہ سفارشی؛ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔(سورۃ السجدہ۳۲:۴)

Marfat.com

(6) اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا گمان ہے تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے۔ (سورۃ ص ۳۸:۲۷)

(7) بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔ (سورۃ المومن ۴۰:۵۷)

(8) اور بے شک ہم نے ''آسمانوں اور زمین'' کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ''چھ دِن میں بنایا'' اور تکان ہمارے پاس نہ آئی۔ (سورۃ ق ۵۰:۳۸)

(9) وہی ہے جس نے ''آسمان اور زمین چھ دِن میں پیدا'' کیے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے؛ اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو؛ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورۃ الحدید ۵۷:۴)

(11) خلاصہ

(1) بائبل مقدس میں پہلے دِن کائنات میں ''روشنی'' کی تخلیق۔ دوسرے دِن کائنات میں ''فضا'
آسمان کی تخلیق۔ تیسرے دِن نباتات کی تخلیق چوتھے دِن نیر اکبر اور نیر اصغر کی تخلیق۔
قرآن مجید کے مطابق کائنات میں نباتات کی تخلیق چھ دِن میں۔

(2) بائبل مقدس میں زمین کی تخلیق ایک دِن میں۔
قرآن مجید سورۃ السجدہ ۴۱:۹ کے مطابق زمین کی تخلیق دو دِن میں۔

(3) قرآن مجید کے مطابق چھ دِن میں تخلیق کائنات۔
بائبل مقدس میں سات دِن میں تخلیق کائنات مکمل ہوئی۔

Marfat.com

چوتھا باب (94)

قرآن مجید اور بائبل مقدس میں چرند پرند کی تخلیق کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے مطابق چرند پرند کی تخلیق 94

(2) بائبل مقدس کے مطابق چرند پرند کی تخلیق 94

(3) قرآن مجید کے مطابق چرند پرند اور کیڑوں مکوڑوں کی پانی سے تخلیق 95

(4) بائبل مقدس کے مطابق چرند پرند اور کیڑوں مکوڑوں کی مٹی سے تخلیق 96

(5) بائبل مقدس کے مطابق آبی مخلوق کی صرف پانی سے تخلیق 96

(6) خلاصہ۔ 97

(1) قرآن مجید کے مطابق چرند پرند کی تخلیق

(1) اور کیا اُنہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے اُن کے لئے پیدا کئے تو یہ اُن کے مالک ہیں اور انہیں اُن کے لئے نرم کر دیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں۔ (سورۃ یٰس ۳۶:۷۱۔۷۲)

(2) بائبل مقدس کے مطابق پانچویں دِن چرند پرند کی تخلیق

(1) اور خُدا نے کہا کہ زمین جان داروں کو اُن کی جنس کے موافق چوپائے اور رینگنے والے جان دار اور جنگلی جانور اُن کی جنس کے موافق پیدا کرے اور ایسا ہی ہوا۔ اور خُدا نے جنگلی

Marfat.com

جانوروں اور چوپایوں کو اُن کی جنس کے موافق اور زمین کے رینگنے والے جانداروں کو اُن کی جنس کے موافق بنایا۔ اور خُدا نے کہا کہ اچھا ہے۔ (پیدائش ۱:۲۴-۳۱)

(2) اور زمین کے کُل جانوروں کے لئے اور ہوا کے کُل پرندوں کے لئے اور اُن سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے کُل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی ہوا۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پانچواں دِن ہوا۔ (پیدائش ۱:۳۰)

(3) قرآن مجید کے مطابق چرند پرند اور کیڑوں مکوڑوں کی پانی سے تخلیق

(1) کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا؛ اور ہم نے ہر ''جاندار چیز پانی'' سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے۔ (سورۃ الانبیاء ۲۱:۳۰)

(2) اور اللہ نے زمین پر ہر ''چلنے والا پانی سے بنایا'' تو اِن میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے اور اُن میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور اُن میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے؛ اللہ بناتا ہے جو چاہے؛ بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ (سورۃ النور ۲۴:۴۵)

(3) یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی اِن سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متحد الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں۔ یہ خالق عالم کے علم وحکمت اور اِس کے کمال قدرت کی دلیل روشن ہے۔ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے۔

(کنزالایمان: تفسیر: ص؛ ۶۴۱)

Marfat.com

(4) بائبل کے مطابق چرند پرند اور کیڑوں مکوڑوں کی مٹی سے تخلیق

(1) اور خُداوند خُدا نے کُل دشتی جانور اور ہوا کے کُل پرندے مٹی سے بنائے اور اُن کو آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اُس کا نام ٹھہرا۔ (پیدائش ۱:۱۹)

(2) اور خُداوند خُدا نے کُل دشتی جانور اور ہوا کے کُل پرندے مٹی سے بنائے اور اُن کو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ اُن کے کیا نام رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اُس کا نام ٹھہرا۔ (پیدائش ۲:۱۹)

(3) اور خُدا نے کہا کہ زمین جان داروں کو اُن کی جنس کو موافق چوپائے اور رینگنے والے جان دار اور جنگلی جانور اُن کی جنس کو موافق پیدا کرے اور ایسا ہی ہوا۔ (پیدائش ۱:۲۴)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے چرند، پرند سب جانداروں کو مٹی سے تخلیق کیا ان سب کو پانی سے تخلیق کرنے کا بائبل مقدس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے آبی جانداروں کو صرف پانی سے بنایا اور پانی اُن کے لئے حیات زندگی ہے اگر اُن کو پانی سے باہر نکالیں تو وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور زمین پر کے چرند پرند کو زمین کی مٹی سے تخلیق کیا وہ پانی سے تخلیق نہیں ہوئے اسی لئے زمین کے اُوپر کی فضا اُن کی زندگی اور پانی موت۔

(5) بائبل مقدس کے مطابق آبی مخلوق کی صرف پانی سے تخلیق

(1) اور خُدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے تھے اُن کی جنس کو موافق پیدا کیا اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ (پیدائش ۱:۲۱)

Marfat.com

(2) اور خُدا نے کہا کہ پانی جان داروں کو کثرت سے پیدا کرے اور پرندے زمین کے اُوپر فضا میں اُڑیں۔ اور خُدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور '' ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے'' تھے اُن کی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو اُن کی جنس کے موافق پیدا کیا اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ (پیدائش ۱: ۲۰-۲۱)

(6) خلاصہ

(1) بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے چرند، پرند سب جانداروں کو مٹی سے تخلیق کیا ان سب کو پانی سے تخلیق کرنے کا بائبل مقدس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ خُدا نے زمین پر کے چرند پرند کو زمین کی مٹی سے تخلیق کیا وہ پانی سے تخلیق نہیں ہوئے اسی لئے زمین کے اُوپر کی فضا اُن کی زندگی اور پانی موت۔ خُدا نے آبی جانداروں کو صرف پانی سے بنایا اور پانی اُن کے لئے حیات زندگی ہے اگر اُن کو پانی سے باہر نکالیں تو وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔

قرآن مجید کی سورۃ النور۲۴: ۴۵؛ سورۃ الانبیاء۲۱: ۳۰ کے مطابق ہم نے ہر'' جاندار چیز پانی'' سے بنائی۔ جو کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے اور اُن میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور اُن میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے؛ اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

(2) قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا۔

خُدا نے کُل دشتی جانور اور ہوا کے کُل پرندے بھی آدم کی طرح اِسی مٹی سے بنائے۔ اِن سب کو خُدا نے '' کلمہ کُن فیکون'' کہہ کر نہیں بنایا۔ (پیدائش ۲: ۱۹)

Marfat.com

پانچواں باب (98)

قرآن مجید اور بائبل مقدس میں آدم اور حوا کی تخلیق کا موازنہ تی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے مطابق آدم کی تخلیق	99
(2) بائبل مقدس کے مطابق آدم کی تخلیق	101
(3) قرآن مجید کے مطابق تھری پائی کی بوندے آدم کی تخلیق	104
(4) بائبل مقدس کے مطابق تھری پائی کی بوندے تخلیق آدم کی تھی	105
(5) اسلامی مفسرین کے مطابق حوا کی تخلیق	105
(6) بائبل مقدس کے مطابق حوا کی تخلیق	107
(7) قرآن مجید کے مطابق آدم کی جنت	108
(8) بائبل مقدس کے مطابق آدم کی جنت	110
(9) قرآن مجید میں سانپ کا حوا کو گمراہ کرنے کی تھی	110
(10) بائبل مقدس کے مطابق سانپ کا حوا کو گمراہ کرنا	111
(11) اسلام کے مطابق آدم جنت سے کس مقام پر اترے	112
(12) بائبل مقدس کے مطابق آدم اور حوا کنتی باغ عدن سے نکلے	112
(13) آدم کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے نام سکھائے	114
(14) بائبل مقدس کے مطابق آدم نے تمام اشیاء کے نام خود رکھے	115

Marfat.com

(15) بائبل مقدس کے مطابق زمین پر اولادِ آدم کا پہلا خون (قتل) 115

(16) خلاصہ۔ 117

(1) قرآن مجید کے مطابق آدمؑ کی تخلیق

(1) اور یاد کرو جب تمہارے رَب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں؛ بولے: کیا ایسے کو (نائب) کرے گا جو اِس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں؟ فرمایا: مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۳۰)

(2) نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا؛ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جاؤ "کن فیکون" وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۱۷)

(3) عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے؛ اُسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا "کن فیکون" ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۵۹)

(4) اور بے شک ہم نے آدم کو بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بدبودار گارا تھی۔ (سورۃ الحجر ۱۵:۲۶)

(5) اور یاد کرو جب تمہارے رَب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے۔ (سورۃ الحجر ۱۵:۲۸)

(6) اس کے ساتھی نے اس سے الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر ٹھیک مرد کیا۔ (سورۃ الکھف ۱۸:۳۷)

Marfat.com

(7) جب تمہارے رَب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے اِنسان بناؤں گا۔ پھر جب میں اُسے ٹھیک بنالوں اور اِس میں اپنی طرف کی رُوح پھونکوں تو تم اِس کے لیے سجدہ میں گرنا۔

(سورۃ ص ۳۸: ۷۱-۷۲)

(8) اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری۔ (سورۃ الرحمٰن ۵۵: ۱۴)

(9) بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی مٹی سے کہ اسے جانچیں تو اُسے سنتا دیکھتا کردیا۔

(سورۃ الدھر ۷۶: ۲)

(10) سدی نے ابی مالک اور ابی صالح سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے اور مرۃ سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے اور دیگر صحابہؓ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کو زمین پر بھیجا کہ زمین سے مٹی لے آئیں، آپ آئے تو زمین نے کہا: میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں کہ تو مجھ سے کچھ کم کریا مجھے عیب نہ لگا وہ واپس آگئے اور مٹی نہ لی پھر بارگاہ خُداوندی میں عرض کیا: مولیٰ کریم! زمین نے تیری پناہ کا سوال کیا تو میں نے اِسے چھوڑ دیا اور اس سے مٹی نہ لی پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیلؑ کو بھیجا۔ زمین انہیں بھی دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ کی طالب ہوئی، انہوں نے بھی اسے چھوڑ دیا اور واپس لوٹ گئے۔ اور حضرت جبریلؑ کی طرح بارگاہ خُداوندی میں عرض کیا: کہ وہ تیری پناہ کی طالب ہوئی تو میں نے اِسے تعرض نہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے حضرت عزرائیلؑ کو بھیجا تو وہ بھی اللہ کی پناہ کی طالب ہوئی۔ فرشتہ اجل نے کہا: اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں لوٹ جاؤں اور اللہ کا حکم بجا نہ لاؤں۔ انہوں نے تمام روئے زمین سے مٹی لی اور آپس میں ملا دیا۔ یہ مٹی مختلف جگہوں سے لی گئی تھی جس میں سے کچھ سرخ تھی کچھ سفید اور کچھ سیاہ اِسی لیے اولادِ آدم مختلف رنگوں کی ہے حضرت عزرائیلؑ اسے اُوپر لے گئے اور اسے گیلا کیا حتیٰ کہ وہ گارا بن گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں

Marfat.com

پیدا کرنے والا ہوں بشر کو کیچڑ سے۔ پس جب میں اِس کو سنواروں اور پھونک دوں اِس میں اپنی (طرف سے خاص) رُوح تم گر پڑنا اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص؛۴۵)

(11) حافظ ابو یعلیٰ، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا فرمایا: پھر اِس مٹی کو کیچڑ میں تبدیل کر کے ایک عرصے تک کیلئے چھوڑ دیا اور جب وہ کیچڑ سیاہ بدبودار گارے میں بدل گیا تو اِسے اللہ تعالیٰ نے مختلف مراحل سے گزارا اور ایک خاص شکل وصورت دیدی، پھر اس بت کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ ٹھیکرے کی طرح کھنکھنانے لگا

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛۴۷)

نوٹ: آدم کا لقب صفی اللہ جس کے معنی ہیں خُدا کا برگزیدہ۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا؛ ص؛۲۴)

(2) بائبل مقدس کے مطابق آدم کی تخلیق

تخلیق آدم:

☆ آدم: کا مطلب ہے، لال مٹی یا زمینی۔ عبرانی میں اِنسان (آدم) اور ''مٹی'' (ادمہ Adamah) کے الفاظ سے مشتق ہیں۔ اِنسان حقیقتاً خاک زادے ہیں۔ آدم پہلے اِنسان کا نام ہے جسے خُدا نے خلق کیا۔ عبرانی میں آدم اور آدمی ایک ہی لفظ ہے۔ آدم دُنیا میں پہلا شخص ہے جسے خُدا نے اپنی صورت اور شبیہ پر بنایا اور اُسے اپنے ساتھ گہری اور قریبی رفاقت رکھنے کا حق بخشا۔ آدم اپنے خلق کیے جانے کے بعد تمام کائنات میں اکیلا ہی پہلا اِنسان تھا لہٰذا وہ کسی اور اِنسان کے وجود سے قطعی طور پر ناواقف تھا۔ آدم نے نہ تو ماں کا دودھ پیا اور نہ ماں کا پیار نہ بچپن دیکھا نہ لڑکپن نہ ماں نہ باپ نہ بہن نہ بھائی نہ رشتے دار نہ ہی دوست احباب نہ اُس کے

Marfat.com

سامنے موت واقع ہوئی تھی نہ اُس کے سامنے کسی بچے کی پیدائش ہوئی تھی۔ اُسے اپنے ہی تجربات سے اِنسان ہونا سیکھنا تھا۔

خُدا نے اُسے زیادہ اختیار بخش کر لیا اور حوا کی صورت میں آدم کے لیے ایک ساتھی اور عشق کا انتظام کر دیا اُن کے درمیان مکمل معصومیت اور ہم آہنگی تھی۔ حوا کو خلق کرنے سے پیشتر ہی خُدا نے آدم کو باغِ عدن میں مکمل آزادی دے رکھی تھی اور اُسے باغ کی باغبانی اور نگہبانی کا فریضہ سونپا۔ البتہ خُدا نے آدم کو نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کر رکھا تھا۔ اس ممانعت سے حوا بخوبی واقف تھی۔ ممنوعہ پھل کھانے سے انہوں نے اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں کوتاہی برتی جس کا نتیجہ رُوحانی موت نکلا (مطلب خُدا سے جُدائی)۔

☆ پیدائش: کا لفظ یونانی کے لفظ کا مفہوم ادا کرتا ہے جس کا مطلب ہے "آغاز، شروعات، ابتدا"۔ تمام کائنات میں آدم صرف وہ پہلا ایسا اِنسان تھا جس سے اِنسانی شروعات ہوئی۔

(1) پھر خُدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جاندروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں۔ اور خُدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر مرد و ناری پیدا کیا اور خُدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کُل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو چھٹا دِن ہوا۔

(پیدائش ۱: ۲۶-۲۷)

(2) اور خُداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے اِنسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو وہ اِنسان جیتی جان ہوا۔ (پیدائش ۲: ۷)

(3) پھر خُدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔ (پیدائش ۱: ۲۶)

Marfat.com

(4) اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدن * میں ایک باغ لگایا اور اِنسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔ اور عدن میں ایک دریا باغ کے سراب کرنے کو نکلا اور وہاں چار ندیوں میں تقسیم ہوا۔ پہلی ندی کا نام فیسون ہے جو حویلہ کی ساری زمین کو جہاں سونا ہوتا ہے گھیرے ہوئے ہے۔ اور اِس زمین کا سونا چوکھا ہے اور وہاں موتی اور سنگ سُلیمانی بھی ہیں اور دوسری ندی کا نام جیحون ہے جو کوش کی ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور تیسری ندی کا نام دجلہ * ہے جو اسور کے مشرق کو جاتی ہے اور چوتھی ندی کا نام فرات ہے۔ (پیدائش ۲:۸-۱۱)

(5) اور خُداوند خُدا نے آدم کو لے کر باغ میں رکھا کہ اُس کی باغبانی اور نگہبانی کرے۔

(پیدائش ۲:۱۵)

شبیہ: کا مطلب ہے کہ وہ خُدا کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں اور خُدا کے نمائندے کی حیثیت سے زمین پر باقی مخلوقات پر حکمرانی کرتے ہیں۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۷۰۷)

(6) دُنیا میں اِنسان بحیثیت ''آدم کی اُولاد'' جنم لیتے ہیں اور اس کی ذات میں شریک ہیں۔ خُدا نے اِنسان کو آزاد پیدا کیا ہے اِس آزادی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اِنسان خودمختار بن گیا۔ پیغمبروں کا کام تو خُدا کا پیغام پہنچانا تھا، اس طرح اِنسان اِن چار حالتوں میں سے ایک حالت میں ضرور ہوتا ہے۔

- ☆ خُدا کا فرمابنردار وفادار بندہ۔
- ☆ منکر خُدا۔
- ☆ بظاہر وفادار مگر جھوٹا اور منکر۔
- ☆ خُدا پر ایمان لانے کے بعد بت پرست ہو جانا۔

نوٹ: تاہم خُدا نے ہر قوم میں سے اہل زبان پیغمبر مقرر کیے جو خُدا کا پیغام اِنسانوں تک

Marfat.com

پہنچاتے رہے۔

☆ عدن: عبرانی زبان میں "عدن" کا مطلب ہے "نشاط" یا "عشرت"۔

☆ ندی: کا نام فرات ہے۔ (مطالعاتی اِشاعت: ص؛۳۱)

☆ دجلہ: دجلہ اور فرات کے درمیان واقع زمینی ٹکڑے کو یونانی زبان میں مسوپتامیہ کا نام دیا گیا۔ جس کے معنی ہیں دو پانیوں کے درمیان یا دو دریاؤں کے درمیان۔ ہماری اصطلاح میں اسے دوآبہ کہا جاتا ہے؛ مسوپتامیہ کو دورِ حاضر میں عراق کہا جاتا ہے۔ دریائے دجلہ اور فرات؛ مسوپتامیہ میں زرخیز دریائی وادی بناتے ہیں۔ (تفہیم عہد عتیق: ص؛۳۱۷)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق جبرائیل یا کوئی اور فرشتے، زمین سے مٹی لے کر خُدا کے پاس نہیں آئے تھے۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے خود ہماری اس مٹی سے اِنسان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور جب بنا چکا تو پھر اُس کے نتھنوں میں دم پھونکا اور وہ جیتی جان ہوا۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے یہ نہیں کہا کہ (کُن فیکُون) ہو جا کہہ کر آدم کو پیدا نہیں کیا بلکہ خُدا نے اُس مٹی کے پتلے میں اپنا دم پھونکا۔

(3) قرآن مجید کے مطابق نتھری پانی کی بوند سے آدم کی تخلیق

(1) اس نے آدمی کو ایک "نتھری بوند" سے بنایا تو جبھی کھلا جھگڑالو ہے۔ (سورۃ النحل ۱۶:۴)

(2) اَے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دِن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے۔ (سورۃ الحج ۲۲:۵)

(3) اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی (انتخاب کی مٹی سے) بنایا پھر "اُسے پانی کی بوند کیا" ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی

Marfat.com

بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی ؛تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔(سورۃ المومنون ۲۳:۱۲-۱۵)

(4) اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اُسے "پانی کی بوند سے بنایا" جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے۔(سورۃ یٰس ۳۶:۷۷)

(5) وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر "پانی کی بوند سے" پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اُٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقرر وعدہ تک پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو۔

(سورۃ المومن ۴۰:۶۷)

(6) پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو "خون کی پھٹک سے بنایا"۔

(سورۃ العلق ۹۶:۲-۳)

(4) بائبل مقدس کے مطابق نتھری پانی کی بوند سے تخلیق آدم کی نفی

بائبل مقدس اور روایات کے مطابق کوئی ایسی آیت یا روایت نہیں ہے جو یہ ثابت کرتی ہو کہ خُدا نے آدم کو نتھری پانی کی بوند سے بنایا۔ بائبل مقدس آدم کو نتھری پانی کی بوند سے بنانے کی نفی کرتی ہے۔

(5) اِسلامی مفسرین کے مطابق حوا کی تخلیق

حوا: قرآن مجید میں تخلیق حوا کے حوالے سے کوئی حوالہ نہیں ہے کہ حوا کو کس طرح سے تخلیق کیا البتہ کچھ روایات اور تفسیروں میں یہ ضرور موجود ہے کہ حوا کو آدم کی ٹیڑی پسلی سے بنایا۔

(1) تم عورتوں کے ساتھ نرمی کیا کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اُوپر والی پسلی زیادہ

Marfat.com

ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اگر تم اِسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر اِسے اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو یہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ اسلئے تم عورتوں سے نرمی کا برتاؤ کیا کرو۔
(صحیح بخاری باب الانبیاء: ح:۵۶۸) (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص:۲۵)

(2) حضرت ابن مسعود اور دیگر صحابہؓ سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو جنت سے نکالا اور حضرت آدمؑ کو اِس میں مقیم فرما دیا۔ حضرت آدمؑ جنت میں چلتے تو انہیں وحشت اور تنہائی محسوس ہوتی کیونکہ وہ اکیلے تھے اور اِن کی بیوی ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی کہ اِن سے تنہائی کا یہ احساس جاتا رہتا۔ ایک دِن وہ سوئے اور جب اٹھے تو دیکھا، اِن کے سرہانے ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے جو اِن کی پسلی سے پیدا کی گئی تھیں حضرت آدمؑ نے پوچھا: تو کون ہے؟ اِس نے جواب دیا: میں عورت ہوں۔ آپ نے پھر پوچھا: تجھے کس لیے پیدا کیا گیا ہے؟ اِس نے بتایا: تاکہ میری وجہ سے آپ کو راحت و آرام نصیب ہو۔ پھر فرشتوں نے حضرت آدمؑ کی وسعت علمی کا اندازہ لگانے کے لیے پوچھا: اَے آدمؑ! اِس عورت کا نام کیا ہے؟ تو آپ نے بتایا اِس کا نام حوّا ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا: اِس کا نام حوّا کیوں رکھا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اِس لیے کہ اسے ایک زندہ جسم سے پیدا کیا گیا ہے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص:۲۵)

(3) حضرت حوّاؑ کی پیدائش آدمؑ کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں ٹھہرو اور کھاؤ اسحاق بن یسار نے اسی طرح اس کی تصریح کی ہے اور ظاہر ان آیات کا بھی اس کا متقضی ہے۔ البتہ حضرت ابن عباسؓ سے حضرت ابن مسعودؓ اور کئی صحابہ کرامؓ سے سدی نے نقل کیا ہے کہ ابلیس کو جنت سے نکال کر حضرت آدمؑ کو وہاں آباد کیا گیا تو حضرت آدمؑ وہاں اکیلے رہتے تھے اور اجنبیت محسوس کرتے تھے سکون حاصل کرنے کے لئے ان کی بیوی یہاں نہ تھی وہ سو کر بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ان کے

Marfat.com

پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا کیا تھا۔ آدمؑ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عورت ہوں پوچھا تجھے کس لئے پیدا کیا گیا۔ حوّا نے کہا تا کہ تو سکون حاصل کرے میرے ساتھ۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص: ۲۰)

(6) بائبل مقدس کے مطابق حوا کی تخلیق

(1) پہلے آدم بنایا گیا اُس کے بعد حوا۔ اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔ (ا۔ تیمتھیس ۲: ۱۳-۱۴)

(2) اور خُداوند خُدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں میں اُس کے لئے مددگار اُس کی مانند بناؤں گا۔ (پیدائش ۲: ۱۸)

(3) اور خُداوند خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اُس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ اور خُداوند خُدا نے اُس پسلی سے جو اُس نے آدم میں سے نکالی تھی عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا۔ آدم نے کہا کہ یہ تو میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ (پیدائش ۲: ۲۱-۲۳)

(4) اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اس لیے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔ (پیدائش ۳: ۲۰)

☆ حوا: حوا کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں تاہم وہ ہی بنی نوع اِنسان کی ماں ہے اور اپنے خلق کئے جانے کے لحاظ سے آدم کے ساتھ مشترکہ ذمے داریوں کی حامل تھی۔ حوا خُدا کی تخلیق کے پیچیدہ اور حیرت انگیز معمے کا شکار تھی۔ آدم کی طرح وہ بھی خُدا کی صورت وشبیہ پر بنائی گئی۔ آدم کی تنہائی دور کرنے کے لئے خُدا نے اِسے حوا کی شکل میں ایک ساتھی اور مددگار عطا کیا۔ اُس نے خُدا اور آدم سے مشورہ کیے بغیر شیطان کی صلاح مان لی خود بھی گناہ کیا اور آدم کو بھی اپنے

Marfat.com

گناہ میں شریک کیا یوں وہ دونوں باغ عدن سے نکلے اور بنی نوع انسان کی شروعات ہوئی۔

حوا دُنیا کی پہلی عورت کا نام حوّا اس لیے رکھا گیا کیونکہ یہ زندہ چیز سے پیدا کی گئی (حوّا کا مطلب زندگی) حوّا خُدا کی حکمت، قدرت اور خالق خُدا کی خاص توجہ سے خلق ہوئی۔ عورت خُدا کی تخلیق کا بہت بڑا عجوبہ ٹھہری۔ خُدا نے عورت کو ناری کہا کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ہے۔

نیز دونوں کو خُدا نے ایک خاص رشتے اور تعلق میں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کیا۔

حوّا رُوئے زمین پر پہلی جوان مکمل عورت خُدا نے بنائی اور وہ پہلی بیوی اور پہلی روئے زمین پر ماں تھی بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے آدم کی پسلی سے عورت کو تخلیق کیا۔

پہلی عورت حوّا، مٹی سے تخلیق نہیں ہوئی۔ اِسی لیے آدم نے کہا کہ یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق صرف پہلا آدم ہماری اِس زمین کی مٹی سے تخلیق ہوا۔ مرد اور عورت ایک ہی گوشت سے بنے ہیں اور مل کر انسانی نسل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مرد اور عورت کے لئے عبرانی لفظ بالترتیب "ایش" اور ایشہ" مشابہ ہیں۔

(تفہیم عہد عتیق: ص: ۱۷)

*حوّا: اُردو لغت میں، باوا آدم کی بیوی کا نام، سب اِنسانوں کی ماں۔ اُردو میں "حوّا" لفظ "حی" (زندہ رہنے والا) سے بڑی حد تک مشابہ ہے۔

(7) قرآن مجید کے مطابق آدمؑ کی جنت

(1) اور ہم نے فرمایا: اَے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے۔ (سورۃ البقرہ ۲: ۳۴)

(2) اور اَے آدم! تو اور تیرا جوڑا جنت میں رہو تو اُس سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس

Marfat.com

نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو گے۔(سورۃ الاعراف ۷:۱۹)

(3) تو شیطان نے اس سے (یعنی جنت سے) انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا اور ہم نے فرمایا: نیچے اُترو آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے۔مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔(سورۃ البقرہ ۲:۳۶)

(4) تو ہم نے فرمایا: اَے آدم: بے شک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے۔ بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو اور نہ ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ۔(سورۃ طٰہٰ ۲۰: ۱۱۷-۱۱۹)

(5) اَے آدم کی اولاد! خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اُتروا دیے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں؟ بیشک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے؛ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔(سورۃ الاعراف ۷:۲۷)

(6) ابن عطیہؒ روایت کرتے ہیں آدمؑ جنت میں سو سال مقیم رہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ جنت میں ساٹھ ۶۰ سال مقیم رہے، جنت کی جدائی پر ستر ۷۰ سال اور اپنی خطا پر بھی ستر ۷۰ سال روئے اور جب آپ کے فرزند ''ہابیل'' قتل ہوئے تو آپ نے چالیس سال ماتم کیا۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے)۔(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص: ۳۵)

Marfat.com

(8) بائبل مقدس کے مطابق آدم کی جنت

(1) اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور اِنسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔ اور خُداوند خُدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوش نما اور کھانے کے لئے اچھا تھا زمین سے اُگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت اور نیک و بَد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۔

(پیدائش ۲:۸)

(2) اور خُداوند خُدا نے آدم کو لے کر باغِ عدن میں رکھا کہ اُس کی باغبانی کرے۔ اور خُداوند خُدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بَد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا۔

(پیدائش ۲:۱۵-۱۷)

(3) یسُوع مسیح نے صلیب پر لٹکے ایک ڈاکو کو کہا کہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس* میں ہوگا۔ (انجیل لوقا ۲۳:۴۳)

☆ فردوس: بائبل مقدس کے مطابق آدم اور حوّا کی جنت اِسی زمین پر باغ عدن تھی جہاں سے وہ نکلے تھے۔ ساری بائبل مقدس میں صرف تین بار لفظ فردوس آیا ہے۔ بائبل مقدس میں لفظ جنت نہیں آیا۔ اُردو زبان میں اس کے ہم معنی لفظ بہشت اور جنت بھی استعمال ہوئے ہیں؛ مراد ہے آسائش اور سکون سے معمور وہ جگہ جہاں راستباز لوگ مرنے کے بعد رہیں گے۔

(9) قرآن مجید میں سانپ کا حوّا کو گمراہ کرنے کی نفی

قرآن مجید و حدیث میں اس طرح کا کوئی واقعہ نہیں لکھا کہ سانپ نے ''حوّا'' کو گمراہ کر

Marfat.com

کے جنت سے نکلوایا ہو۔

(10) بائبل مقدس کے مطابق سانپ کا حوّا کو گمراہ کرنا

(1) اور سانپ کُل دشتی جانوروں سے جن کو خُداوند خُدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے حوّا سے کہا کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟ حوّا نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔ پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کے پھل کی بابت خُدا نے کہا ہے کہ تُم اُسے نہ کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے۔ تب سانپ نے حوّا سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے۔ بلکہ خُدا جانتا ہے کہ جس دِن تُم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تُم خُدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔ حوّا نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوش نما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اُس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اُن کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ (پیدائش ۳:۱-۷)

(2) تب خُداوند خُدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھ کا بہکایا تو میں نے کھایا۔ پیدائش ۳: ۱۵-۱۶ میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا پھر اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ (پیدائش ۳:۱۳)

Marfat.com

(11) اسلام کے مطابق آدمؑ جنت سے کس مقام پر اترے

(1) ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اُتر جاؤ، پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا انہیں نہ کوئی اندشہ اور نہ کچھ غم۔

(سورۃ البقرہ ۲:۳۸)

(2) ابن ابی حاتم حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کو جب جنت سے نکالا گیا تو آپ زمین میں ''وحناہ'' نامی مقام پر اُترے جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے اور حسن سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ ہندوستان میں اُترے اور حوّا جدہ میں۔ سدی کا کہنا ہے کہ حضرت آدمؑ ہندوستان میں اُترے اور اِن کے ساتھ جنت سے حجر اسود اور جنت کے پتوں کی ایک مٹھی بھی تھی۔ آپ نے اِن پتوں کو ہندوستان کی سرزمین پر بکھیر دیا تو اس سے ایک خوبصورت درخت اُگ آیا۔ اور ابن عمرؓ فرماتے ہیں: حضرت آدمؑ صفا پر اترے اور حضرت حوّا مروہ پر۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۳۵)

(3) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آدمؑ کو صفا اور حوّا کو مروہ میں اتارا گیا اسے بھی ابن ابی حاتمؒ نے نقل کیا ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص؛ ۴۰)

(12) بائبل مقدس کے مطابق آدم اور حوا زمینی باغ عدن سے نکلے

آدم: نے خُدا کے خلاف بغاوت کی مطلب پہلا شرعی قانون توڑا اور گناہ کرنے پر راغب ہوا، کوئی شخص بھی اپنی خودغرضیانہ خواہشات سے مبرا نہیں اور نہ کوئی شخص خُدا کی شریعت پر عمل کر سکتا ہے۔ شریعت کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ اِنسانوں پر ثابت کر دے، اور وہ کہیں کہ گنہگار ہیں اور

Marfat.com

انہیں خُدا کی معافی کی کیسی ضرورت ہے۔ اگرچہ اِنسان جانتا ہے کہ کون سا کام کرنا مناسب ہے اور کون سا نہیں۔ زمین پر سب سے پہلے گناہ کا آغاز آدم اور حوا سے ہوا کیونکہ انہوں نے خُدا کے حکم کی نافرمانی کی اور نیکی اور بدی کی پہچان کے درخت کا پھل کھایا اور باغِ عدن سے نکلے۔

(1) اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور اِنسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔ اور خُداوند خُدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوش نما اور کھانے کے لئے اچھا تھا زمین سے اُگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۔ اور خُداوند خُدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس دِن تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا۔ (پیدائش ۲:۸)

(2) اور انہوں نے خُداوند خُدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سُنی اور آدم اور اُس کی بیوی نے آپ کو خُداوند خُدا کے حضور باغ کے درختوں میں چھپایا۔ تب خُداوند خُدا نے آدم کو پکارا اور اُس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟ اُس نے کہا مَیں نے باغ میں تیری آواز سُنی اور مَیں ڈرا کیونکہ مَیں ننگا تھا اور مَیں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ (پیدائش ۳:۸۔۱۰)

(3) خُداوند خُدا نے آدم کو باغ عدن سے باہر کر دیا تا کہ وہ اُس زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں۔

(پیدائش ۳:۲۳)

نوٹ: خُدا نے آدم کو باغ عدن میں مکمل آزادی دے رکھی تھی۔ البتہ خُدا نے اُسے نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کر رکھا تھا اور یہی اُن کے لئے شرِیعت تھی۔ آدم نے نتائج خاطر میں نہ لاتے ہوئے ممنوعہ پھل کھالیا۔ باغ عدن میں ہونے والی اِس بغاوت کا نتیجہ

Marfat.com

بہت بُرا نکلا اور خُدا کی تخلیق میں سے خوبصورتی اور آزادی کا تصور چکنا چُور ہو گیا۔ بائبل مقدس کے مطابق آدم جنت سے نہیں اُترے تھے بلکہ خُدا نے اُن کو حکم عدولی کی وجہ سے اِسی زمینی باغ عدن سے نکالا۔

(13) آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے نام سکھائے

(1) اور اللہ تعالیٰ نے ''آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے'' پھر سب اشیاء کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا: سچے ہو اگر تم ان کے نام تو بتاؤ۔ (سورۃ البقرہ ۲:۳۱)

(2) فرمایا: اَے آدم! بتا دے انہیں سب (اشیاء) کے نام جب اس نے (یعنی آدم نے) انہیں سب کے نام بتا دیئے۔ فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو؟۔ (سورۃ البقرہ ۲:۳۳)

(3) پھر سیکھ لیئے آدم نے اپنے رَب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا۔ (سورۃ البقرہ ۲:۳۷)

(4) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ وہ اِسماء تھے جن کو اِنسان آج بھی جانتے ہیں مثلاً اِنسان، جانور، زمین، صحرا، پہاڑ اونٹ، گدھے اور دُنیا کی دوسری تمام اشیاء کے نام۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام نام سکھا دیئے تھے حتیٰ کہ کھانے پینے کے برتن ہنڈیا، کھمبی اور دوسری تمام چھوٹی چھوٹی چیزوں کے نام بھی اور دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہ ہو گی جس کا نام آدمؑ کو نہ سکھایا گیا ہو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زیدؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی تمام اولاد کے نام سکھا دیئے تھے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام اسماء الذوات اور اِن کے افعال بتا دیئے تھے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ۲۰)

Marfat.com

(5) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو دُنیاوی چیزوں کے نام سکھائے پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے عرض کیا اَے اللہ تو پاک ہے ہمیں ان چیزوں کے نام معلوم نہیں ہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا بے شک تو ہی بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَے آدم تم ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ پس آدم نے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتلا دیئے تو اللہ پاک نے فرمایا کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ تحقیق میں آسمانوں اور زمینوں کے غیب جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص:۱۱)

(14) بائبل مقدس کے مطابق آدم نے تمام اشیاء کے نام خود رکھے

(1) خُداوند خُدا نے کُل دشتی جانور اور ہوا کے کُل پرندے مٹی سے بنائے اور اُن کو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ اُن کے کیا نام رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اِس کا نام ٹھہرا اور آدم نے کُل چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور کُل دشتی جانوروں کے نام رکھے۔ (پیدائش ۲:۱۹)

نوٹ: نسل اِنسانی کا جدامجد پہلا ''ماہر حیاتیات'' جس نے چرند، پرند کیڑے مکوڑوں، درختوں پھولوں، پھلوں کے نام اپنی اِنسانی عقل سے رکھے۔

(15) بائبل مقدس کے مطابق زمین پر اولادِ آدم کا پہلا خون (قتل)

(1) اور اُس نے ایک ہی اصل (مٹی) سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روی زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی اور اُن کی میعادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں۔ تا کہ خُدا کو ڈھونڈیں۔ شاید کہ ٹٹول کر اُسے پائیں ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں۔ (اعمال ۱۷:۲۶)

Marfat.com

(2) آدم اپنی بیوی کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُس کے قائن پیدا ہوا۔ تب اُس نے کہا مجھے خُداوند سے ایک مرد ملا۔ پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا اور ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا اور قائن کسان تھا۔ پیدائش ۴/۸ اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر ڈالا۔ (پیدائش ۴:۱-۲)

(3) پھر اُس نے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پُکارتا ہے۔ اور اب تو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا۔ جس نے اپنا منہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون لے۔ (پیدائش ۴: ۱۰-۱۱)

(4) اور آدم پھر اپنی بیوی کے پاس گیا اور اُس کے ایک اور بیٹا ہوا اور اُس کا نام سیت رکھا اور کہنے لگی کہ خُدا نے ہابل کے عوض جس کو قائن نے قتل کیا مجھے دوسرا فرزند دیا۔ (پیدائش ۴: ۲۵)

(5) جس دِن خُدا نے آدم کو پیدا کیا تو اُسے اپنی شبیہ پر بنایا۔ نر اور ناری اُن کو پیدا کیا اور اُن کو برکت دی اور جس روز وہ خلق ہوئے اُن کا نام آدم رکھا اور آدم ایک سو تیس برس کا تھا جب اُس کی صورت و شبیہ کا ایک بیٹا اُس کے ہاں پیدا ہوا اور اُس نے اُس کا نام سیت رکھا اور سیت کی پیدائش کے بعد آدم آٹھ سو برس جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں اور آدم کی کل عمر نو سو تیس برس کی ہوئی۔ تب وہ مرا۔ (پیدائش ۵: ۱-۵)

نوٹ: سیت کا عبرانی زبان میں مطلب ''دیا'' کے لئے الفاظ تلفظ میں مشابہ ہیں۔

(6) سو قائن خُداوند کے حضور سے نکل گیا اور عدن کے مشرق کی طرف ''نود''* کے علاقہ میں جا بسا۔ اور قائن اپنی بیوی کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُس کے حنوک پیدا ہوا اور اُس نے ایک شہر بسایا اور اُس کا نام اپنے بیٹے کے نام پر حنوک رکھا۔ (پیدائش ۴: ۱۶-۱۶)

☆ نود: عبرانی زبان کا مطلب ہے ''آوارہ پھرنا''۔

Marfat.com

نوٹ: زمین پر پہلا اِنسانی قتل تھا جس سے یہ زمین خون کے سبب سے لعنتی ہوئی۔ قائن کا عبرانی میں مطلب ہے" حاصل ہوا" اور ہابل کا مطلب ہے" سانس" یا مرضی۔

(مطالعاتی اشاعت؛ص:۳۴)

(16) خلاصہ

(1) قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو" کلمہ کُن فیکون" کہہ کر پیدا کیا قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنا نائب (خلیفہ) بنایا۔

پیدائش ۲:۷ خُدا نے مٹی کے پتلے کے نتھنوں میں زندگی کا" دم پھونکا" بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے" دم پھونکا" خُدا نے" کلمہ"" کُن فیکون کہہ کر آدم کو پیدا نہیں کیا۔

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے آدم کو اپنی شبیہ پر بنایا۔

(2) اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حوا کو جنت میں رکھا۔

پیدائش ۲:۸ کے مطابق خُدا نے اِس زمین پر مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا جس میں اُس نے آدم اور حوا کو رکھا۔ اور اِسی زمینی باغ میں" آدم اور حوا" نے پھل کھایا اور اِسی زمینی باغ سے وہ نکلے تھے۔

(3) سورۃ البقرہ ۲:۳۱ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اشیاء کے نام سکھائے۔

پیدائش ۲:۱۹ میں لکھا ہے کہ خُدا اُن اشیاء کو جو مٹی سے بنائی گئی تھیں آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ آدم اُس کے کیا نام رکھتا ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے آدم کو نام نہیں سکھائے۔ بلکہ آدم نے اپنی اِنسانی عقل سے جس جس جانور یا پرندے کو جو جو کہا وہی اُس کا نام ہوا۔

Marfat.com

چھٹا باب (118)

قرآن مجید اور بائبل میں شیطان اور جنوں کی تخلیق کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے مطابق شیطان اور جن کی آگ سے تخلیق	119
(2) بائبل مقدس میں شیطان اور جن کو آگ سے تخلیق کی نفی	120
(3) بائبل مقدس میں ابلیس (شیطان)	121
(4) بائبل مقدس کے مطابق لوسفر (شیطان) کی تخلیق	122
(5) قرآن مجید کے مطابق ابلیس کا آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار	123
(6) بائبل مقدس کے مطابق ابلیس کا آدمؑ کو سجدہ کرنے کی (نفی)	124
(7) قرآن مجید کے مطابق شیطان کا آسمان سے گرایا جانا	125
(8) بائبل مقدس کے مطابق شیطان کا آسمان سے گرایا جانا	125
(9) انجیل مقدس میں ابلیس کا آسمان سے گرائے جانے پر خوشی	127
(10) خلاصہ۔	128

Marfat.com

(1) قرآن مجید کے مطابق شیطان اور جن کی آگ سے تخلیق

(1) فرمایا: کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا بولا: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے "آگ سے بنایا" اور اُسے مٹی سے بنایا۔ فرمایا؛ تو یہاں سے اُتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل تو ہے ذلت والوں میں۔ (سورۃ الاعراف ۷:۱۲-۱۳)

(2) اور جن کو اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے۔ (سورۃ الحجر ۱۵:۲۷)

(3) بولا: میں اس سے بہتر ہوں؛ تو نے مجھے (شیطان) "آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا (لعنت کیا) گیا۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔ (سورۃ ص ۳۸:۷۶-۷۸)

(4) اور "جن کو پیدا فرمایا آگ کے لُو کے" (شعلہ) سے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ (سورۃ الرحمٰن ۵۵:۱۵-۱۶)

(5) اور ہم نے اِنسان (آدم) کو کھنکھناتے کالے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا اور جان (یعنی جنوں کے باپ) کو ہم نے اس سے پہلے ہی آگ سے پیدا کیا۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص؛۱۳)

(6) حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ بنی آدم سے پہلے جنات آباد تھے اور انہوں نے زمین میں خونریزی اور فساد کیا تھا اور فرشتوں کو یہ معلوم تھا اسی لئے انہوں نے خون خرابہ کی بات کہی تھی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جنات کی قوم حضرت آدمؑ سے دو ہزار برس پہلے زمین میں آباد تھے اور انہوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکوبی کے لئے فرشتوں کی ایک جماعت کو بھیجا تھا تو فرشتوں نے ان کو سمندروں اور جزیزوں کی طرف بھگا دیا

Marfat.com

اور حضرت ابن عباسؓ بھی یہی فرماتے ہیں: اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کو اس بات کا الہام ہوا تھا اور بعض کی رائے یہ ہے کہ انہوں نے لوح محفوظ سے معلوم کر لیا تھا۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص:۱۶)

(7) امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ابلیس ایک لمحہ کے لئے بھی فرشتوں میں سے نہیں تھا اور شہر بن حوشب فرماتے ہیں وہ جنوں میں سے تھا۔ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابن عباسؓ اور دیگر صحابہ کی جماعت اور سعید بن مسیب اور دیگر اہل علم نے کہا ہے کہ ابلیس آسمان اور دُنیا میں فرشتوں کا سردار تھا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس کا نام عزازیل تھا اور ان کی ایک روایت کے مطابق حارث نام تھا۔ (تفسیر طبری: ج ا: ص: ۱۷۸) (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص ۱۸)

(2) بائبل مقدس کے مطابق شیطان اور جن کی آگ سے تخلیق کی نفی

بائبل مقدس کے مطابق شیطان خُدا کے مقرب فرشتوں میں سے تھا۔ بائبل مقدس کے مطابق لوسفر (شیطان) خُدا کا ایک مقرب فرشتہ تھا اور دوسرے دو مقرب فرشتے جبرائیل اور میکائیل ہیں۔ مقرب فرشتہ لوسفر جو بعد میں تکبر کر کے شیطان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بائبل مقدس میں خُدا کے تین بڑے فرشتوں کا ذکر ملتا ہے جن کو خُدا نے تخلیق کیا، اِن فرشتوں میں (لوسفر) شیطان کی بھی تخلیق کا ذکر ہے ان میں کسی بھی فرشتے کو خُدا نے آگ سے نہیں بنایا۔

(1) میکائیل: خُدا کا جنگجو فرشتہ۔

(2) جبرائیل: خُدا کا پیغام رسیاں فرشتہ۔

(3) لوسیفر: مطلب صبح کا روشن ستارا۔ (جو بعد میں شیطان کے نام سے مشہور ہے)

(4) سات فرشتے: اور میں نے اُن ساتوں فرشتوں کو دیکھا جو خُدا کے سامنے کھڑے رہتے

Marfat.com

ہیں اور اُنہیں سات نرسنگے دیئے گئے۔ (مکاشفہ ۸:۲)

نوٹ: یہ سات فرشتے قیامت کے وقت زمین پر تباہی و بربادی پھیلائیں گے۔

(5) ابدون: اتھاہ گڑھے کا فرشتہ۔

نوٹ: عبرانی میں ابدون اور یونانی میں اپلیون ہے ان دونوں لفظوں کا مطلب ہے تباہی اور بربادی یا ہلاکت۔ خُدا کے یہ بڑے فرشتے ہیں جن کا ذکر بائبل مقدس میں موجود ہے۔ باقی اور فرشتوں کا بھی جوار بوں، کھربوں جو اَن گنت کی تعداد میں ہیں جن کا ذکر بائبل میں ملتا ہے جن میں کروبیم اور سرافہیم شامل ہیں اور یہ سب فرشتے خُدا کی خاص تخلیق ہیں۔ جن کا اِنسانی عقل سے جاننا اِنسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ (مکاشفہ ۹:۱۱)

*لوسیفر: (شیطان) کو خُدا نے آگ سے نہیں بنایا۔ بلکہ لوسیفر (شیطان) بننے سے پہلے خُدا کی ایک خاص تخلیق تھی۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص:۱۲۴۲)

نوٹ: بائبل مقدس کے لاطینی ترجمے "ولگاتا" میں "صبح کا ستارہ" کا ترجمہ "لوسیفر" کیا گیا ہے جس کا مطلب شیطان سمجھا جاتا ہے۔

(3) بائبل مقدس میں ابلیس (شیطان)

شیطان: اُردو لغت میں ابلیس (1) خُدا کی رحمت سے نا امید (2) شیطان (3) خبیث (4) پلید (5) شریر، سرکش، فسادی، جھگڑالو۔

شیطان: مطلب مخالف، حریف یا دشمن وہ دُنیا میں اُن قوتوں کا سردار ہے جو خُداوند خُدا اور اُس کے لوگوں کی مخالف ہیں۔ بائبل مقدس کے یونانی ترجمے میں خُدا کے دشمن کو "ڈیول" (The devel) کہا گیا ہے یہ یونانی لفظ "ڈائیابلوس" (Diabolos) سے مشتق ہے۔

Marfat.com

جس کا مطلب ہے الزام لگانے والا۔ اُردو میں عبرانی زبان کا نام ابلیس (شیطان) استعمال ہوا ہے اور وضاحت میں اِسے الزام لگانے والا ہی کہا گیا ہے۔ (مطالعاتی اشاعت: ص: ۹۲۰)

(4) بائبل مقدس کے مطابق لوسفر (شیطان) کی تخلیق

شیطان کی تخلیق: خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ تو خاتم الکمال دانش سے معمور اور حُسن میں کامل ہے۔ تو عدن میں باغ خُدا میں رہا کرتا تھا ہر ایک قیمتی پتھر تیری پوشش کے لیے تھا مثلاً یاقوت سُرخ اور پکھراج اور الماس اور فیروزہ اور سنگ سلیمانی اور زبرجد اور نیلم اور زمرد اور گوہر شب چراغ اور سونے سے تجھ میں خاتم سازی اور نگینہ بندی کی صنعت تیری پیدائش ہی کے روز سے جاری رہی۔ تو ممسُوح کرُوبی☆ تھا جو سایہ افگن تھا اور میں نے تجھے خُدا کے کوہِ مقدس پر قائم کیا۔ تو وہاں آتشی پتھروں کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔ تو اپنی پیدائش ہی کے روز سے اپنی راہ ورسم میں کامل تھا جب تک تجھ کہ میں ناراستی نہ پائی گئی۔ (حزقی ایل ۲۸:۱۲-۱۵)

*ممسُوح کروبی: جو سایہ افگن تھا اور میں نے تجھے خُدا کے ''کوہ مقدس'' پر قائم کیا۔ تو آتشی پتھروں کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔ تو اپنی پیدائش ہی کے روز سے اپنی راہ ورسم میں کامل تھا جب تک کہ تجھ میں ناراستی نہ پائی گئی۔

* کروبی: (جمع کروبیم) پردار مخلوق تھے جو شکل میں مصر کے ابوالہول جیسے دکھائی دیتے تھے۔ جس کا سر اِنسان کا اور دھڑ ببر شیر کا ہے یا اِنسانی سروں والے اُن بیلوں اور ببر شیروں کی مانند تھے۔ جو قدیم مسوپتامیہ میں مندروں کی حفاظت کرتے تھے۔ اِن پردار مخلوق کو رواتیاً کروبیم (عبرانی Cherub مؤرد کروبی کی جمع) کہا جاتا ہے یہ فرشتے مقدس علاقہ کی محافظت کرتے تھے۔

کروبی وہی مخلوق ہیں جو باغ عدن کے گرد پہرہ دیتے تھے۔ اور جن کی شبیہ مقدس

Marfat.com

صندوق کے ڈھکن پر بنی ہوئی تھی جو ہیکل کے پاک ترین مکان میں رکھا ہوا تھا۔اپنی پیدائش کے وقت (شیطان نیک تھا مگر جب وہ بُرے کام (گھمنڈ) کرنے لگا تو اُسے زبردستی خُدا کے کوہ مقدس سے نکال دیا گیا۔

☆ کوہ مقدس: ایک اصطلاح ہے جو کنعانی مذہب میں دیوتاؤں کی سکونت گاہ کا مفہوم رکھتی تھی۔(کوہ مقدس، کوہ صیون بھی ہے) بائبل مقدس کے مطابق کوہ صیون آسمان پر ہے کوہ مقدس کہلاتا ہے۔(مطالعاتی اشاعت: ص:۱۶۱؛۳۴؛۱۵۰۷)

(5) قرآن مجید کے مطابق ابلیس کا آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار

(1) اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے؛ کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔(سورۃ البقرہ۲:۳۴)

(2) اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس؛ یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا۔

(سورۃ الاعراف ۷:۱۱)

(3) تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے۔سوا ابلیس کے؛ اُس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا۔فرمایا اَے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔بولا: مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی۔فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔(سورۃ الحجر۱۵:۳۰-۳۵)

(4) اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو اِن سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے؛ بولا کیا میں اِسے سجدہ کروں جسے تو نے ''مٹی'' سے بنایا۔(سورۃ بنی اِسرائیل ۱۷:۶۱)

Marfat.com

(5)اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس، کے قوم جن سے تھا۔ تو اپنے رَب کے حکم سے نکل گیا؛ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو اور وہ ہمارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل ملا۔ (سورۃ الکھف ۱۸: ۵۰)

(6)اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گرے مگر ابلیس؛ اس نے نہ مانا۔ (سورۃ طٰہٰ ۲۰: ۱۱۶)

(7)جب تمہارے رَب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے اِنسان بناؤں گا۔ پھر جب میں اُسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں تو تم اس کے لئے سجدے میں گرنا۔ تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا۔ مگر ابلیس؟ نے اس نے غرور کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں۔ فرمایا اَے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اِس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؛ کیا تجھے غرور آ گیا یا تو تھا ہی مغروروں میں؟۔ (سورۃ ص ۳۸: ۷۱-۷۵)

(6)بائبل مقدس کے مطابق ابلیس کا آدمؑ کو سجدہ کرنے کی نفی

بائبل مقدس میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے جہاں خُدا نے ابلیس کو کہا ہو کہ تو آدم کو سجدہ کر اور شیطان نے انکار کیا ہو۔ اور نہ ہی بائبل مقدس میں خُدا کا تکرار فرشتوں کے ساتھ ہوا ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا کے سب فرشتے اُس کے حضور ڈرتے اور کانپتے ہیں بائبل مقدس میں یہاں تک لکھا ہے کہ وہ خُدا کی طرف اپنا منہ ڈھاپے رکھتے ہیں اور ہر وقت قدوس قدوس پکارتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

(7) قرآن مجید کے مطابق شیطان کا آسمان سے گرایا جانا

(1) بولا: میں اس سے بہتر ہوں؛ تو نے مجھے (شیطان) ''آگ سے بنایا'' اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا (لعنت کیا) گیا۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔ (سورۃ ص ۳۸:۷۶-۷۸)

(8) بائبل مقدس کے مطابق شیطان کا آسمان سے گرایا جانا

(1) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اُس کے فرشتے اُن سے لڑے۔ لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر اُن کے لئے جگہ نہ رہی۔ اور وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرا دیا گیا اور اُس کے فرشتے بھی اُس کے ساتھ گرا دیئے گئے۔

(مکاشفہ ۱۲:۷-۹)

(2) اَے صبح کے روشن ستارے (شیطان) تو کیونکر آسمان پر سے گر پڑا! اَے قوموں کو پست کرنے والے تو کیونکر زمین پر پٹکا گیا! تُو تو اپنے دِل میں کہتا تھا مَیں آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔ مَیں اپنے تخت کو خُدا کے ستاروں سے بھی اُونچا کروں گا اور میں شمالی اطراف میں جماعت کے پہاڑ پر بیٹھوں گا۔ مَیں بادلوں سے بھی اُوپر چڑھ جاؤں گا۔ مَیں خُدا تعالیٰ کی مانند ہوں گا۔

(یسعیاہ ۱۴:۱۲-۱۴)

(3) خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے اس لیے کہ تیرے دِل میں گھمنڈ سمایا اور تو نے کہا میں خُدا ہوں اور وسط بحر میں الٰہی تخت پر بیٹھا ہوں اور تو نے اپنا دِل اِلٰہ کا سا بنایا ہے اگرچہ تُو اِلٰہ نہیں۔

Marfat.com

حزقی ایل ۲۸: ۶-۸ اِس لئے خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے چونکہ تو نے اپنا دِل اِلٰہ کا سا بنایا۔اس لئے دیکھ مَیں تجھ پر پردیسیوں کو جو قوموں مَیں ہیبت ناک ہیں چڑھالاؤں گا۔وہ تیری دانش کی خوبی کے خلاف تلوار کھینچیں گے اور تیرے جمال کو خراب کریں گے۔وہ تجھے پاتال میں اُتاریں گے اور تو اُن کی موت مَرے گا جو سمندر کے وسط میں قتل ہوتے ہیں۔(حزقی ایل ۲۸:۲)

(4) تیری سوداگری کی فراوانی کے سبب سے انہوں نے تجھ میں ظلم بھی بھر دیا اور تو نے گناہ کیا اس لئے میں نے تجھ (شیطان) کو خُدا کے پہاڑ پر سے گندگی کی طرح پھینک دیا اور تجھ سایہ افگن کروبی کو آتشی پتھروں کے درمیان سے فنا کر دیا۔تیرا دِل تیرے حُسن پر گھمنڈ کرتا تھا۔تو نے اپنے جمال کے سبب سے اپنی حکمت کھودی۔مَیں نے تجھے زمین پر پٹک دیا اور بادشاہوں کے سامنے رکھ دیا ہے تاکہ وہ تجھے دیکھ لیں۔تو نے اپنی بدکرداری کی کثرت اور اپنی سوداگری کی ناراستی سے اپنے مقدسوں کو ناپاک کیا ہے۔اِس لئے مَیں تیرے اندر سے آگ نکالوں گا جو تجھے بھسم کرے گی اور میں تیرے سب دیکھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے تجھے زمین پر راکھ کر دُوں گا۔(حزقی ایل ۲۸:۱۶-۱۸)

(5) تو اپنی گور سے باہر * نکمی شاخ کی مانند پھینکا گیا۔تو اُن مقتولوں کے نیچے دبا ہے جو تلوار سے چھیدے گئے اور گڑھے کے پتھروں پر گرے ہیں۔اُس لاش کی مانند جو پاؤں سے لتاڑی گئی ہو۔(یسعیاہ ۱۴:۱۹)

(6) لیکن تُو (شیطان) پاتال میں گڑھے کی تہہ میں اُتارا جائے گا۔(یسعیاہ ۱۴:۱۵)

(7) پاتال نیچے سے تیرے سبب سے جنبش کھاتا ہے کہ تیرے آتے وقت تیرا استقبال کرے۔

(یسعیاہ ۱۴:۹)

(8) تیری شان و شوکت اور تیرے سازوں کی خوش آوازی پاتال میں اُتاری گئی نیچے کیڑوں کا

Marfat.com

فرش ہوا اور کیڑے ہی تیرا بالا پوش بنے۔(یسعیاہ ۱۴:۱۱)

☆ گور سے باہر: بادشاہوں کے شوکت کے ساتھ آرام کرنے کا مطلب ہے۔ کہ جب وہ مر جاتے ہیں تو شاندار قبروں میں دفن کیے جاتے ہیں۔ مصر کے عظیم اور پُر شکوہ اہرام مقبرے ہیں جو اُن زمینی حکمرانوں کی تعظیم اور انہیں آرام کی جگہ مہیا کرنے کی خاطر بنائے گئے ہیں جو اپنے معبودوں کے خادم تھے یا وہ خود معبود اور دیوتا سمجھے جاتے تھے۔

(مطالعاتی اشاعت:ص؛۱۲۴۲)

(9) انجیل مقدس میں ابلیس کے آسمان سے گرائے جانے پر خوشی

(1) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اُس کے فرشتے اُن سے لڑے۔ لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر اُن کے لیے جگہ نہ رہی۔ اور وہ بڑا اژدھا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرا دیا گیا۔ اور اُس کے فرشتے بھی اُس کے ساتھ گرا دیے گئے۔

(مکاشفہ ۱۲:۷-۹)

(2) وہ یکایک گیت گانے لگتے ہیں۔ ہاں صنوبر کے درخت اور لُبنان کے دیودار تجھ پر یہ کہتے ہوئے خوشی کرتے ہیں کہ جب سے تو گرایا گیا تب سے کوئی کاٹنے والا ہماری طرف نہیں آیا۔

(یسعیاہ ۱۴:۷)

(3) پس اَے آسمانو اور اُن کے رہنے والو خوشی مناؤ! اَے خشکی اور تری تم پر افسوس! کیونکہ ابلیس بڑے قہر میں تمہارے پاس اُتر کر آیا ہے۔ اِس لیے کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا ہی سا وقت باقی ہے۔(مکاشفہ ۱۲:۱۲)

Marfat.com

(4) اُس نے اُس اژدہا یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لیے باندھا۔ اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اور اُس پر مُہر کر دی تا کہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے اِس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لیے کھولا جائے۔ (مکاشفہ ۲۰:۲-۳)

نوٹ: انجیل مقدس میں شیطان کا بیان سانپ کے طور پر ہوا ہے۔

(10) خلاصہ

(1) قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے شیطان کی تخلیق آگ سے کی یہی اس کا گھمنڈ تھا۔

بائبل مقدس کے مطابق فرشتوں کو کس سے تخلیق کیا؟ اس کا کوئی بیان نہیں ہے۔ البتہ یہ ضرور لکھا ہے کہ فرشتے خُدا کی ایک خاص تخلیق ہیں۔ بائبل مقدس میں اتنا اشارہ ضرور ملتا ہے کہ انسان کو فرشتوں سے کچھ ہی کمتر بنایا گیا ہے شیطان کو آگ سے تخلیق کرنے کا کوئی بیان نہیں ہے

(2) قرآن مجید کے مطابق ابلیس (شیطان) نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔

بائبل مقدس میں اِس طرح کا کوئی واقعہ نہیں ہے کہ ابلیس کی تکرار خُدا سے ہوئی ہو کہ میں آدم کو سجدہ نہیں کروں گا۔

(3) قرآن مجید کے مطابق آدم کو سجدہ نہ کرنے کی بنا پر اللہ نے اُسے جنت سے نکال دیا۔

بائبل مقدس کے مطابق لوسفر (شیطان) کو صبح کا روشن ستارہ کہا گیا ہے۔ خُدا نے شیطان کو خاتم الکمال دانش سے معمور اور حُسن میں کامل بنایا تھا اور وہ ممسوح کروبی تھا جو سایہ افگن تھا۔ اُس کے دِل میں غرور اور گھمنڈ سمایا اور اُس نے خُدائی دعویٰ کیا۔ اسی وجہ سے اُس میں ناراستی پائی گئی اور خُدا نے اُسے نکمی شاخ کی مانند زمین پر پھینک دیا۔

Marfat.com

دوسراباب(129)

قرآن مجیداور بائبل مقدس کے انبیاء کاموازناتی جائزہ

(پہلاباب)قرآن مجید کےنوحؑ اور بائبل میں نوح کاموازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت نوحؑ کا نسب نامہ 130

(2) بائبل مقدس میں نوح کا نسب نامہ 132

(3) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کی قوم نے اُسے جھٹلایا 134

(4) بائبل مقدس کے مطابق نوح کی قوم نے اُسے نہیں جھٹلایا 135

(5) قرآن مجید کے حضرت نوحؑ نے طوفان کے لیے اللہ سے دُعا کی 136

(6) بائبل مقدس کے نوح نے طوفان کے لئے خُدا سے دُعا نہیں کی 137

(7) اسلام کے مطابق کشتی نوحؑ کی لمبائی، چوڑائی اور اُونچائی 138

(8) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح کی لمبائی، چوڑائی اور اُونچائی 139

(9) قرآن مجید کے حضرت نوحؑ کی کشتی میں سوار اِنسانوں کی تعداد 140

(10) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح میں سوار اِنسانوں کی تعداد 143

(11) قرآن مجید کے مطابق کشتی نوحؑ میں سوار چرند، پرند کی تعداد 144

(12) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح میں چرند پرند کی تعداد 145

(13) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کا طوفان 146

Marfat.com

(14) بائبل مقدس کے مطابق نوح کا طوفان 147

(15) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کا نافرمان بیٹا کنعان 149

(16) بائبل مقدس کے مطابق نوح کا نافرمان پوتا کنعان 151

(17) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کی بیوی واعلہ جہنمی 153

(18) بائبل مقدس کے مطابق نوح کی بیوی جنتی 154

(19) قرآن مجید کے مطابق طوفان نوحؑ کے پانی کا گھٹنا 155

(20) بائبل مقدس کے مطابق طوفان نوح کے پانی کا گھٹنا 155

(21) قرآن مجید کے مطابق کشتی نوحؑ کوہ جودی پہاڑ پر ٹکی 156

(22) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح کوہ ارارط" کے پہاڑ پر ٹکی 157

(23) اسلام کے مطابق حضرت نوحؑ کی اولاد 158

(24) بائبل مقدس کے مطابق نوح کی اولاد 159

(25) طوفان کے بعد خدا کا سب جان داروں کے ساتھ ابدی عہد 160

(26) خلاصہ 161

(1) قرآن مجید کے حضرت نوحؑ کا نسب نامہ

حضرت نوح بن لامک بن متوشلخ بن یارد مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن حضرت آدم ابوالبشرؑ کے بیٹے ہیں قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کا قصہ اجمال اور تفصیل کے ساتھ تینتالیس جگہ مذکور ہے۔(مستند قصص الانبیاء تالیف مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ص:۸۰)

Marfat.com

(1) اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کے طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہا؛ تو اُنہیں طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے۔ (سورۃ العنکبوت ۲۹:۱۴)

(2) حضرت نوحؑ کا لقب شیخ الانبیاء اور نجی اللہ ہے۔ ان کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں، دس صحیفے اُن پر نازل ہوئے، قبر مبارک بیت المقدس میں ہے۔ حضرت نوحؑ کی عمر ایک ہزار چار سو چھیاسٹھ (۱۴۶۶) سال ہوئی بعض کچھ اور تعداد بتاتے ہیں۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛ ۷۲۵)

(3) حضرت ابن عباسؓ نے مزید بیان کیا کہ نوحؑ طوفان کے بعد ۳۵۰ سال زندہ رہے لیکن یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ اگر اس روایت اور قرآن کے بیان میں مطابقت نہ ہو سکے تو مذکورہ روایت کی بات لازمی طور پر غلط ہوگی۔ قرآن مجید کے الفاظ کے سیاق سے پتہ چلتا ہے کہ نوحؑ نبی بننے کے بعد اور طوفان آنے سے پہلے تک اپنی قوم میں ۹۵۰ سال ٹھہرے پس طوفان کے آنے کے بعد کتنی مدت زندہ رہے اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ نوحؑ کی بعثت ۴۸۰ برس کی عمر میں ہوئی اور طوفان کے بعد وہ ۳۵۰ برس زندہ رہے تو ان کی کل عمر ۸۳۰ برس بنتی ہے۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص؛ ۸۲)

(4) بیشک ہم نے نوح کو اس کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا: اَے میری قوم! اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی خُدا نہیں؛ تو کیا تمہیں ڈر نہیں؟۔ (سورۃ المومنوں ۲۳:۲۳)

(5) جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟ بے شک میں تمہارے لِئے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں۔ (سورۃ الشعرا ۲۶:۱۰۶)

نوٹ: قرآن مجید کی سورۃ ۷۱ حضرت نوحؑ کے نام پر ہے۔

Marfat.com

(2) بائبل مقدس میں نوح کا نسب نامہ

عبرانی زبان میں نوح کا مطلب ''آرام''،''تسلی'' ہے۔نوح سیت کی اولاد میں سے لمک کا بیٹا اور آدم کی دسویں نسل تھا۔نوح کی پیدائش پر نوح کے باپ لمک نے پیشین گوئی کے طور پر اپنے بیٹے کو نوح کا نام دیا جس کا مطلب ''آرام'' ہے۔کہ خُدا نوح کے وسیلے اِنسانی نسل کو آرام دے گا۔نوح خُدا کی نظر میں اپنے زمانہ کے لوگوں میں فردِ واحد راستباز اور بے عیب تھا اور خُدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔جب کہ اِنسانیت کا پورا حلقہ بگڑ چکا تھا اور خُدا سے باغی تھا۔خُدا نے طوفان میں صرف نوح کے خاندان اور حیوانی حیات کا کچھ حصہ بچا لیا اور پھر خُدا نے اِن سب سے وعدہ کیا کہ میں زمین کو پھر کبھی اِس طرح پانی کے طوفان سے ہلاک اور ویران نہیں کروں گا۔نوح کی زندگی کی کہانی بتاتی ہے کہ اُسے ایک نہیں بلکہ دو بڑے المناک طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا ایک بدی کا؛ دوسرا پانی کے طوفان کا۔نوح اپنے زمانے میں خُدا کی پیروی کرنے والا واحد شخص،نسلِ اِنسانی کا دوسرا جدِامجد،مردِ تحمل،مردِ استقلال اور مردِ اطاعت اور پہلا جہاز ساز اور پیشہ کے لحاظ سے ترکھان تھا۔(مطالعاتی اشاعت :ص ؛۷،۷،۲۴۰۰)

(2) آدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُس کے قائن پیدا ہوا۔تب اُس نے کہا، مجھے خُداوند سے ایک مرد ملا۔پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا اور ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا اور قائن کسان تھا۔پیدائش ۴:۱-۲ اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر ڈالا۔پیدائش ۴:۸ اور آدم پھر اپنی بیوی کے پاس گیا اور اُس کے ایک اور بیٹا ہوا اور اُس کا نام سیت رکھا اور وہ کہنے لگی کہ خُدا نے ہابل کے عوض جس کو قائن نے قتل کیا مجھے دوسرا فرزند دیا۔(پیدائش ۴:۲۵)

Marfat.com

اورلمک ایک سو بیاسی برس کا تھا جب اُس سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اور اُس نے اُس کا نام نوح رکھا اور کہا کہ یہ ہمارے ہاتھوں کی محنت اور مشقت سے جو زمین کے سبب سے ہے جس پر خُدا نے لعنت کی ہے ہمیں آرام دے گا۔ (پیدائش ۵:۲۸-۲۹)

(1) طوفان کے بعد نوح ساڑھے تین سو برس اور جیتا رہا۔ اور نوح کی کل عمر ساڑے نو سو برس کی ہوئی۔ تب اُس نے وفات پائی۔ (پیدائش ۹:۲۸-۲۹)

نوٹ: آدم سے نوح تک پشتوں کی تعداد ۱۰ دس ہے روایات کے مطابق یہ عرصہ تقریباً ۸۴۰۰ سو سال کا ہے۔

(2) آدم، سیت، انُوس۔ قینان، مہلل، ایل یارد۔ حُنوک متُوسلح، لمک، نوح، سم، حام اور یافت۔ (ا۔تواریخ ۱:۱-۴)

(3) اورلمک ایک سو بیاسی برس کا تھا جب اُس سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اور اُس نے اُس کا نام نوح رکھا اور کہا کہ یہ ہمارے ہاتھوں کی محنت اور مشقت سے جو زمین کے سبب سے ہے جس پر خُدا نے لعنت کی ہے ہمیں آرام دے گا۔ اور نوح کی پیدائش کے بعد لمک پانچ سو پچانوے برس جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اور لمک کی کُل عمر سات سو ستتر برس کی ہوئی تب وہ مرا۔ (پیدائش ۵:۲۸-۳۱)

(4) نوح مرد راست باز اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بے عیب تھا اور نوح *خُدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ (پیدائش ۶:۹)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق نوح آدم کے بیٹے سیت کی نسل سے ہیں۔ نوح کی قوم نہیں تھی بلکہ طوفان کے بعد جب اُن کے تین بیٹے سم، حام، یافت پیدا ہوئے اُس وقت خُدا نے نوح کی نسل کو آگے بڑھایا اور وہ قوموں اور قبیلوں میں تقسیم ہوئی۔ بائبل مقدس کے مطابق نوح کی وہ

Marfat.com

قوم نہیں تھی۔ وہ ساری قوم آدم کی نسل تھی نوح اُس قوم میں ایک ایسا خاندان تھا جو خُدا سے ڈرتا تھا اسی لئے اُس نسل میں خُدا نے نوح کے گھرانے کو چن لیا تھا بلکہ اُس زمانے میں رُوئے زمین پر بدی اتنی بڑھ گئی تھی، کہ خُدا کو نوح کے گھرانے کے سوا اور کوئی اِنسان راست باز ہی نہیں ملا تھا

(3) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کی قوم نے اُسے جھٹلایا

(1) ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندے کو جھوٹا بتایا اور بولے: وہ مجنوں ہے اور اُسے جھڑکا۔ (سورۃ القمر ۵۴:۹)

(2) تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا؛ بے شک وہ اندھا گروہ تھا۔ (سورۃ الاعراف ۷:۶۴)

(3) نوح نے عرض کی اَے میرے رَب! میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور اُبلے تو اس میں بٹھا لے ہر جوڑے میں سے۔ (سورۃ المومنوں ۲۳:۲۶-۲۷)

(4) اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسُولوں کو جھٹلایا ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انہیں لوگوں کے لیے نشانی کر دیا؛ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ الفرقان ۲۵:۳۷)

(5) بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا، تو اس نے کہا: اَے میری قوم! اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں؛ بے شک مجھے تم پر بڑے دِن کے عذاب کا ڈر ہے۔

(سورۃ الاعراف ۷:۵۹)

(6) اور انہیں نوح کی خبر پڑھکر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا: اَے میری قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا تو مل کر کام کرو

Marfat.com

اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک (مخفی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مجھے مہلت نہ دو۔ (سورۃ یونس ۱۰:۷۱)

(7) بے شک اس میں ضرور نشانی ہے؛ اور ان میں بہت ایمان والے نہ تھے۔ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے۔ نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟ بے شک میں تمہارے لئے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اُسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ بولے: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں؟ فرمایا: مجھے کیا خبر اُن کے کام کیا ہیں؟ اُن کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے۔ اگر تمہیں حس (شعور) ہو۔ اور میں مسلمانوں کو دُور کرنے والا نہیں۔ میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔ بولے: اَے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے۔ عرض کی؛ اَے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ تو مجھ میں اور اُن میں پورا فیصلہ کر دے اور مجھے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے۔ (سورۃ الشعرا ۲۶:۱۰۳-۱۱۷)

(4) بائبل مقدس کے مطابق نوح کی قوم نے اُسے نہیں جھٹلایا

(1) اور خُداوند نے دیکھا کہ زمین پر اِنسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دِل کے تصور اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں۔ تب خُداوند زمین پر اِنسان کو پیدا کرنے سے ملُول ہوا اور دِل میں غم کیا۔ اور خُداوند نے کہا کہ مَیں اِنسان کو جسے میں نے پیدا کیا رُوی زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ اِنسان سے لے کر حیوان اور رینگنے والے جان دار اور ہوا کے پرندے تک کیونکہ میں اُن کے بنانے سے ملُول ہوں۔ مگر نوح خُداوند کی نظر میں مقبول ہوا۔ (پیدائش ۶:۵-۸)

Marfat.com

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق اُس وقت بدی اتنی بڑھ گئی تھی کہ نیکی اور خُدا کی پرستش کرنا آدم کی نسل یہ سب کچھ بھول گئی تھی اُس نسل نے نوح کو نہیں بلکہ خُدا کو جھٹلایا تھا۔

(5) قرآن مجید کے حضرت نوحؑ نے طوفان کے لِئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی

(1) اور نوح نے عرض کی: اَے میرے رَب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ بے شک اگر تو انہیں رہنے دیگا تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔ اَے میرے رَب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو؛ اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔ (سورۃ نوح ۷۱:۲۶-۲۷)

(2) تو اس نے اپنے رَب سے دُعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے۔ تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے بہتے پانی سے۔ اور زمین چشمے کر کے بہا دی تو دونوں پانی مل گئے اس مقدار پر جو مقدر تھی۔ (سورۃ القمر ۵۴:۱۰-۱۲)

(3) بولے: اَے نوح تم ہم سے جھگڑے اور بہت ہی جھگڑے تو لے آؤ جس کا ہمیں وعدے دے رہے ہو اگر تم سچے ہو۔ بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

(سورۃ ھود:۱۱:۳۲)

(4) وہ تو نہیں مگر ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کئے رہو۔ نوح نے عرض کی اَے میرے رَب! میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ (سورۃ المومنون ۲۳:۲۶)

(5) حضرت نوحؑ نے خُدا سے دُعا مانگی کہ الٰہی اِن پر سخت عذاب نازل کر خُدا نے اِن کی دُعا قبول کی اور ایک کشتی بنانے کا ارشاد فرمایا۔ (اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا: ص: ۵۴۵)

Marfat.com

(6) جب حضرت نوحؑ اِن سے تنگ آ گئے اور مایوس ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ میرے پروردگار! میں لاچار ہوں تو میری مدد فرما جھٹلانے والوں پر مجھے غالب کر۔ اِسی وقت فرمان خُداوندی جاری ہوا کہ کشتی بناؤ اور خوب مضبوط چوڑی چکلی (تفسیر ابن کثیر: جلد:۲:ص؛۵۰۵)

(7) بعض علماء سلف نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی دُعا قبول کی تو اللہ نے حکم دیا کہ زمین میں ایک درخت لگاؤ تا کہ وہ تیار ہو جائے تو اِس کی لکڑی سے کشتی بنائی جائے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے:ص؛۹۷)

(6) بائبل کے مطابق نوح نے طوفان کے لِئے خُدا سے دُعا نہیں کی

(1) زمین خُدا کے آگے ناراست ہو گئی تھی اور وہ ظلم سے بھری تھی۔ اور خُدا نے زمین پر نظر کی اور دیکھا کہ وہ ناراست ہو گئی ہے کیونکہ ہر بشر نے زمین پر اپنا طریقہ بگاڑ لیا تھا۔ اور خُدا نے نوح سے کہا کہ تمام بشر کا خاتمہ میرے سامنے آ پہنچا ہے کیونکہ اُن کے سبب سے زمین ظلم سے بھر گئی۔ سو دیکھ میں زمین سمیت اُن کو ہلاک کروں گا۔ (پیدائش ۶:۱۱-۱۳)

(2) اور دیکھ میں خود زمین پر پانی کا طوفان لانے والا ہوں تا کہ ہر بشر کو جس میں زندگی کا دم ہے دُنیا سے ہلاک کر ڈالوں اور سب جو زمین پر ہیں مر جائیں گے۔ پر تیرے ساتھ مَیں اپنا عہد قائم کروں گا اور تو کشتی میں جانا۔ تو اور تیرے ساتھ تیرے بیٹے اور تیری بیوی اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔ (پیدائش ۶:۱۷-۱۸)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق نوح نے طوفان کے لیے خُدا سے دُعا نہیں کی تھی۔ بلکہ خُدا نے نوح سے خود کہا کہ میں زمین پر پانی کا طوفان لانے والا ہوں۔

Marfat.com

(7) اسلام کے مطابق کشتی نوحؑ کی لمبائی چوڑائی اور اُونچائی

(1) اور نوح کشتی بناتا تھا اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر سے گزرتے اس پر ہنستے، بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے جیسا تم ہنستے ہو۔ (سورۃ ھود ۱۱: ۳۸)

(2) اور ہم نے نوح کو سوار کیا تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی اس کے صلہ میں جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اسے نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا۔

(سورۃ القمر ۵۴: ۱۳-۱۵)

(3) تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور اُبلے تو اس میں بٹھالے ہر جوڑے میں سے دو اور اپنے گھر والے مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا یہ ضرور ڈبوے جائیں گے۔ پھر جب ٹھیک بیٹھ لے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی۔ اور عرض کر کہ اَے میرے رَب! مجھے برکت والی جگہ اُتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ (سورۃ المومنوں ۲۳: ۲۷-۲۹)

تفسیر ابن کثیر میں با اختلاف روایت کے مطابق:

(1) کشتی کی لمبائی دو ہزار ہاتھ (۳۰۰۰ فٹ) کشتی کی چوڑائی چھ سو ہاتھ (۹۰۰ فٹ) اور اس میں تین درجے بھی تھے۔ (مُستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛ ۸۴)

(2) کشتی نوحؑ بارہ سو ہاتھ لمبی (۱۸۰۰ فٹ) چھ سو ہاتھ چوڑی (۹۰۰ فٹ) اور اس کے تین درجے تھے۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛ ۹۵)

(3) کشتی دیکھ کر مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اِس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس

Marfat.com

گز اُونچائی تیس گز تھی (اس میں اور بھی اقوال ہیں) اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ طبقہ زیرین میں وحوش اور درندے اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوحؑ اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدمؑ کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا پرندے بھی اُوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (خازن و مدارک)۔ (قرآن کنزالایمان؛تفسیر؛ص:۴۰۶)

(4) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس کی لمبائی ۱۲۰۰ سو ہاتھ اور چوڑائی ۶۰۰ سو ہاتھ تھی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ لمبائی دو ہزار اور سو ہاتھ تھی سب اہل رائے کہتے ہیں کہ اس کی بلندی ۳۰ ہاتھ اور کشتی تین منزلوں والی تھی اور ہر منزل دس ہاتھ اُونچی تھی نچلا حصہ چوپایوں اور جنگلی جانوروں کے لیئے تھا اور درمیانی حصہ انسانوں کے لیئے تھا اور سب سے اُوپر والا پرندوں کے لیئے مخصوص تھا۔ اس کا دروازہ چوڑائی کی جانب تھا اس کو اُوپر سے ایک ڈھکن سے مکمل طور پر بند کردیا گیا تھا۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید:ص:۷۱)

نوٹ: قرآن مجید میں کشتی کی لمبائی چوڑائی اور اُونچائی کا ذکر نہیں ہے، صرف روایات میں ذکر ضرور پایا جاتا ہے۔ سورۃ القمر ۵۴:۱۳ کے مطابق تختوں اور کیلوں کا ذکر ضرور موجود ہے۔

(8) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح کی لمبائی، چوڑائی اور اُونچائی

خُدا نے نوح کو پانی کا بڑا طوفان بھیجنے سے ایک سو بیس سال پیشتر زمین پر بسنے والوں کی بربادی سے آگاہ کر دیا تھا۔ اور نوح کو کشتی بنانے کا حکم دیتے ہوئے کشتی بنانے سے متعلق ضروری ہدایات دے دیں۔ (خُدا کا بھید:ص:۲۳)

نوٹ: یہودی روایات کے مطابق نوح پیشہ کے لحاظ سے ایک تجربہ کار ترکھان (کارپنٹر) تھا۔

Marfat.com

اور جب خُدا نے اُسے چُنا تو اُسے کشتی بنانے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی۔ بلکہ اُس نے خُدا کی راہنمائی میں لکڑی کی ایک ایسی کشتی بنائی جو ہر طرف سے بند تھی۔ صرف اُس کا ایک دروازہ اور ایک ہی کھڑکی تھی اور اندر اُس نے جو خانے بنائے تھے وہ ایک ماہر کاریگر ہی بنا سکتا ہے۔

(1) تو گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی اپنے لئے بنا۔ اُس میں کوٹھڑیاں تیار کرنا اور اُس کے اندر اور باہر رال لگانا۔ (پیدائش ۶:۱۵)

(2) کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ۔ مطلب ۴۵۰ فٹ (پیدائش ۶:۱۵)

(3) کشتی کی چوڑائی پچاس ہاتھ۔ مطلب ۷۵ فٹ (پیدائش ۶:۱۵)

(4) کشتی کی اُونچائی تیس ہاتھ۔ مطلب ۴۵ فٹ (پیدائش ۶:۶)

(5) کشتی میں ایک روشن دان بنانا اور اُوپر سے ہاتھ بھر (۱۸ انچ) چھوڑ کر اُسے ختم کر دینا۔ (پیدائش ۶:۱۶)

(6) کشتی کا دروازہ اُس کے پہلو میں رکھنا اور اُس کے تین درجے بنانا نچلا دوسرا اور تیسرا۔ (پیدائش ۶:۱۶)

نوٹ: عبرانی زبان میں کشتی کا مطلب ''چھوٹا جہاز''۔ نوح کی کشتی تقریباً ایک سو بیس سال میں مکمل ہوئی تھی۔ بائبل مقدس کے مطابق نوح کی کشتی اُوپر سے لیکر ساری طرف سے مکمل بند تھی مطلب ایک بند کیپسول کی مانند۔

(9) قرآن مجید کے مطابق کشتی نوحؑ میں سوار لوگوں کی تعداد

(1) تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی اور انہیں ہم نے نائب کیا اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو

Marfat.com

ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا۔(سورۃ یونس ۱۰:۷۳)

(2) تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا؛ بے شک وہ اندھا گروہ تھا۔(سورۃ الاعراف ۷:۶۴)

(3) تو ہم نے اُسے اور کشتی والوں کو بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہاں کے لئے نشانی کیا۔ (سورۃ العنکبوت ۲۹:۱۵)

(4) اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے، اور ہم نے اُسے اور اُس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی۔ اور ہم نے اُسی کی اولاد باقی رکھی۔ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ نوح پر سلام ہو جہاں والوں میں۔ بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے۔ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبا دیا۔(سورۃ الصفت ۳۷:۷۵-۸۲)

(5) تو ہم نے بچالیا اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں پھر اس کے بعد ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے؛ اور اُن میں اکثر مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رَب ہی عزت والا مہربان ہے۔(سورۃ الشعراء ۲۶:۱۱۹-۱۲۱)

(6) حضرت نوح نے ان سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔ مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتر تھے، اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے، ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔(کنزالایمان: تفسیر: ص؛ ۴۰۷)

(7) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کشتی میں مردوں اور عورتوں کو ملا کر یہ تعداد اسی ۸۰ نفوس تھی۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ تعداد بہتر ۷۲ ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کی تعداد صرف دس ۱۰ تھی۔ ایک

Marfat.com

قول یہ بھی ہے کہ کشتی میں خاندان کے آٹھ ۸ افراد سوار تھے۔ ایک تو حضرت نوحؑ خود، تین آپ کے بیٹے، تین بیٹوں کی بیویاں اور ایک آپ کے بیٹے ''یام'' کی بیوی کیونکہ ''یام'' اِس جماعت سے الگ تھلگ ہو گیا تھا اور نجات کا راستہ چھوڑ کر ہلاکت کے راستے پر چل پڑا تھا اس لیے وہ غرق ہو گیا۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص:۹۱)

(8) آخر تمام اہل کشتی عاشورا کے دِن کشتی سے اترے اور کوہ جودی کے آس پاس ہی بستی بنائی چونکہ ان کی تعداد اسی (۸۰) تھی اس لیے اسی بستی کا نام سوق الثمانین یعنی اسی (۸۰) آدمیوں کا بازار قرار پایا۔ پھر وبا آگئی اور وہ سب کے سب اشخاص وفات پا گئے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا: ص:۷۲۵)

(9) حضرت ابن عباسؓ نے کہا: عورتوں سمیت اسی (۸۰) افراد تھے۔ حضرت کعب الاحبارؓ کہتے ہیں بہتر (۷۲) افراد تھے ایک قول یہ ہے کہ نوحؑ کے تین بیٹے اور ''یام'' بیٹے کی بیوی سمیت چار بہوئیں سوار ہوئیں۔ صرف یام الگ ہوا اور نجات نہ پا سکا۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص:۱۰۰)

(10) حضرت نوحؑ نے کشتی میں تمام مسلمانوں کو اور ہر ایک چیز کا جوڑا جوڑا بٹھا دیا اور خُدا کے بھروسہ پر کشتی کا لنگر اُٹھا دیا۔ (اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا: ص:۵۴۵)

(11) حضرت نوح کے ساتھ کل لوگوں کی تعداد اٹھتر (۷۸) تھی، نصف عورتیں ان میں حضرت نوح کے فرزند سام، حام، یافت اور ان کی بیبیاں بھی شامل ہیں۔

(کنزالایمان: تفسیر: ص:۶۱۸)

(12) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نوحؑ کے ساتھ کشتی میں اسی آدمی اور ان کے گھر والے سوار تھے اور کشتی میں ایک سو پچاس دِن ٹھہرے اور اللہ تعالیٰ نے کشتی مکہ کی

Marfat.com

جانب متوجہ کردی تو وہ چالیس دن بیت اللہ شریف کے گرد چکر لگاتی رہی۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۷۹)

(13) مفسرین و مورخین کا اختلاف ہے حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ عورتوں سمیت (۸۰) اسی افراد تھے، حضرت کعب فرماتے ہیں بہتر۷۲ افراد تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۱۰؛ ۱۱۱ افراد تھے، اور ایک قول یہ ہے کہ نوح کے تین بیٹے اور یام کی بیوی سمیت چار بہوئیں بھی سوار ہوئیں صرف یام الگ ہوا اور نجات نہ پا سکا۔ اور یہ بات قرآن مجید کی آیت کے ظاہر کے صریح خلاف ہے کیونکہ آیت میں صاف تصریح ہے کہ آپ پر ایمان لانے والے دیگر لوگ بھی بچ گئے تھے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے (سورۃ اشعرا: ۱۱۸) ''اور مجھے اور میرے ساتھ وہ ایمان لانے والوں کو بچالے''۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۷۳)

(10) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح میں سوار لوگوں کی تعداد

(1) اور خداوند نے نوح سے کہا کہ تو اپنے پورے خاندان کے ساتھ کشتی میں آ کیونکہ میں نے تجھی کو اپنے سامنے اس زمانہ میں راست باز دیکھا ہے۔ (پیدائش ۷:۱)

(2) تب نوح اور اُس کے بیٹے اور اُس کی بیوی اور اُس کے بیٹوں کی بیویاں اُس کے ساتھ طوفان کے پانی سے بچنے کے لیے کشتی میں گئے۔ (پیدائش ۷:۷)

(3) اور خُدا نے نوح سے کہا کہ تو ہر طرح کی کھانے کی چیز لے کر اپنے پاس جمع کر لینا کیونکہ یہی تیرے اور اُن کے کھانے کو ہوگا۔ (پیدائش ۶:۲۱)

(4) نوح اور اُس کا سارا خاندان اور سب چرند، پرند طوفان آنے سے سات دِن پہلے ہی کشتی میں بند ہو چکے تھے۔ پیدائش ۷:۱۶ تب خُداوند نے اُس کشتی کو باہر سے بند کر دیا۔ (پیدائش ۷:۱۰)

Marfat.com

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے خود فیصلہ کیا کہ رُوے زمین کی تمام مخلوقات کو پانی سے تباہ کر کے نیست و نابود کر دے گا۔ طوفان خُدا کی آسمانی عدالت کا ہتھیار تھا خُدا نے نوح کے خاندان، پرندوں، درندوں اور جانوروں کی بعض اقسام کے علاوہ باقی تمام مخلوقات کو تباہ و برباد کر دیا کُل آٹھ ۸ اِنسانی جانیں اُس طُوفان میں بچیں۔

(11) قرآن مجید کے مطابق کشتی نوحؑ میں سوار چرند، پرند کی تعداد

(1) نوح نے عرض کی اَے میرے رَب! میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور اُبلے تو اس میں بٹھا لے ہر جوڑے میں سے دو اور اپنے گھر والے مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے۔

(سورۃ المومنون۲۳: ۲۶-۲۷)

(2) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنور اُبلا ہم نے فرمایا: کشتی میں سوار کر لے ہر جنس سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو؛ اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے۔ اور بولا اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بیشک میرا رَب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ ھود ۱۱: ۴۰-۴۱)

(3) ہم نے کہا اِس کشتی میں ہر قسم کے جانداروں سے جوڑے (نر، مادہ) سوار کر لے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی۔ اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے اور کہا: اس میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام کے ساتھ ہی اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے: بے شک میرا رَب بڑی بخشش والا اور بڑے رحم والا ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص: ۷۷)

Marfat.com

(4) پس جب ہمارا حکم آئے اور تنور جوش مارے تو ہر (جانور، چرند، پرند میں سے) ایک جوڑا (کشتی میں) سوار کرا اور اپنے گھر والوں کو بھی۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۹۸)

(5) اہل کتاب کی رائے یوں ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک کے سات جوڑے اور اس کے علاوہ باقی جانوروں سے ایک ایک جوڑا اپنے ساتھ کشتی میں سوار کرنا لیکن یہ ہماری سچی کتاب قرآن کریم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں اثنین دو کا لفظ ایک ایک جوڑا ہونے میں صریح ہے اور اس طرح یہ مفہوم قرآن کے منافی ہوگا۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے پرندوں میں سے کشتی میں طوطا سوار ہوا اور جانوروں میں سے آخری جانور گدھا داخل ہوا اور ابلیس گدھے کی دُم پکڑ کر کشتی میں سوار ہو گیا۔ تفسیر ابن حاتم میں ہے کہ زیدؓ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب نوحؑ نے کشتی میں ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا سوار کر لیا۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص؛۷۲)

نوٹ: قرآن مجید کی اس آیت میں لفظ کُل زوجین (مطلب کُل جاندار) اثنین (مطلب دو دو) جتنے بھی کُل جاندار ہیں اُن میں سے ایک نر اور اُس کی مادہ۔

(12) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح میں سوار چرند، پرند کی تعداد

(1) اور پرندوں کی ہر قسم میں سے اور چرندوں کی ہر قسم میں سے اور زمین پر رینگنے والوں کی ہر قسم سے دو دو تیرے پاس آئیں تا کہ وہ جیتے بچیں۔ اور تو ہر طرح کے کھانے کی چیز لے کر اپنے پاس جمع کر لینا کیونکہ یہی تیرے اور اُن کے کھانے کو ہوگا۔ اور نوح نے یوں ہی کیا۔ جیسا خُدا نے اُسے حکم دیا تھا ویسا ہی عمل کیا۔ (پیدائش ۶: ۲۰-۲۲)

Marfat.com

(2) کُل پاک جانوروں میں سے سات سات نر اور اُن کی مادہ۔ (پیدائش ۷:۲)

(3) اور جو پاک نہیں ہیں دو دو نر اور اُن کی مادہ اپنے ساتھ لے لینا۔ (پیدائش ۷:۲)

(4) اور ہوا کے پرندوں میں سے بھی "سات سات" نر اور مادہ لینا تا کہ زمین پر اُن کی نسل باقی رہے۔ (پیدائش ۷:۳)

(5) اور پاک جانوروں میں سے اور اُن جانوروں میں سے جو پاک نہیں اور پرندوں میں سے اور زمین پر کے ہر رینگنے والے جان دار میں سے۔ دو دو نر اور مادہ کشتی میں نوح کے پاس گئے جیسا خُدا نے نوح کو حکم دیا تھا۔ اور سات دِن کے بعد ایسا ہوا کہ طوفان کا پانی زمین پر آ گیا۔

(پیدائش ۷:۸-۱۰)

(6) اور کشتی میں ہر قسم کا جانور اور ہر قسم کا چوپایہ اور ہر قسم کا زمین پر کا رینگنے والا جان دار اور ہر قسم کا پرندہ اور ہر قسم کی چڑیا یہ سب کشتی میں داخل ہوئے۔ (پیدائش ۷:۱۴)

(13) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کا طوفان

(1) تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا؛ بے شک وہ اندھا گروہ تھا۔ (سورۃ الاعراف ۷:۶۴)

(2) جیسا دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد اوروں کا؛ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا۔ (سورۃ المومن ۴۰:۳۱)

(3) فارس (ایران) اور ہندوستان کے بعض جاہل لوگ وقوع طوفان کا انکار کرتے ہیں، لیکن انہیں ملکوں کے بہت سارے لوگ اس کا اقرار بھی کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ طوفان تھا تو سہی لیکن صرف اِرض بابل میں ہمارے علاقوں میں نہیں تھا۔ دراصل یہ تمام اقوال مجوسیوں کے ہیں

Marfat.com

جو آگ کی عبادت کرتے ہیں اور شیطان کے پیروکار ہیں، جو ان کی کج فہمی اور کفرو جہالت کی انتہا کی دلیل ہے۔(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ص:۱۰۱)

(14) بائبل مقدس کے مطابق طُوفان نوح

(1) زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے زمین پر پانی (بارش) نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو کوئی اِنسان تھا۔ بلکہ زمین سے کُہر اُٹھتی تھی اور تمام روی زمین کو سیراب کرتی تھی۔(پیدائش ۲:۵-۶)

نوٹ: اس آیت کے مطابق تمام روئے زمین پر طوفان آنے سے پہلے آسمان سے بارش نہیں ہوئی تھی۔ جب اُس اُمت کے لوگوں کو نوح نے یہ کہا کہ خُدا آسمان سے (بارش) پانی برسا کر اس زمین کو نیست و نابود کردے گا تو وہ قوم اس بات سے اُس کا تمسکر اُڑتے تھے کہ آج تک آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہیں برسا اور یہ کہہ رہا ہے کہ خُدا آسمان سے پانی کا طوفان لانے والا ہے یہ سب جھوٹ ہے۔ کیونکہ اُس اُمت کے لوگوں کو بارش کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔

(2) نوح چھ سو برس کا تھا جب پانی کا طوفان زمین پر آیا۔(پیدائش ۷:۶)

(3) نوح کی عُمر کا چھ سواں سال تھا کہ اُس کے دوسرے مہینے کی ٹھیک سترھویں ۱۷ تاریخ کو بڑے سُمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں اور چالیس دِن اور چالیس رات زمین پر بارش ہوتی رہی۔(پیدائش ۶:۱۱-۱۲)

نوٹ: زمین کے تخلیق ہونے سے پہلے پانی کے یہ دونوں سوتے آپس میں ملے ہوئے تھے۔ اور خُدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تا کہ پانی پانی سے جُدا ہو جائے۔ تخلیق کائنات کے دوسرے دِن خُدا نے پانیوں کے درمیان فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اُوپر کے

Marfat.com

پانی سے جُدا کیا اور فضا کو آسمان کہا۔ خُدا نے پانی کے سوتوں کو اِس طرح جُدا کیا تھا جیسے پہلے دِن روشنی کو تاریکی سے جُدا کیا تھا اور اِن پانیوں کے درمیان فضا کو بنایا۔ پیدائش ۱:۹ اور خُدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا اور خُدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُس کو سمندر۔ نوح کے طوفان میں آسمان سے پانی صرف بارش کی صورت میں نہیں گرتا تھا بلکہ فضا کے اُوپر کا پانی بھی ایسا ہی گرا جیسے پرنالہ۔ اور زمین پر سمندر کے سب سوتے اور پھر زمین کے نیچے سے بھی پانی پھوٹ کر ایسے نکلتا تھا جیسے کے پانی کے فوارے۔ (پیدائش ۱:٦)

(4) اور سب جانور جو زمین پر چلتے تھے پرندے اور چوپائے اور جنگلی جانور اور زمین پر کے سب رینگنے والے جاندار اور سب آدمی مر گئے۔ اور خشکی کے سب جاندار جن کے نتھنوں میں زندگی کا دم تھا مر گئے۔ بلکہ ہر جاندار شے جو روئے زمین پر تھی مر مٹی۔ کیا اِنسان کیا حیوان کیا رینگنے والا جاندار کیا ہوا کا پرندہ یہ سب کے سب زمین پر سے مر مٹے۔ فقط ایک نوح باقی بچایا وہ جو اُس کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔ اور پانی زمین پر ایک سو پچاس دِن تک چڑھتا رہا۔

(پیدائش ۷:۲۱-۲۴)

(5) اور پانی زمین پر چڑھتا ہی گیا اور بہت بڑھا اور کشتی پانی کے اُوپر تیرتی رہی اور پانی زمین پر بہت ہی زیادہ چڑھا اور سب اُونچے پہاڑ جو دُنیا میں ہیں چھپ گئے۔ پانی اُن سے پندرہ ہاتھ * اور اُوپر چڑھا اور پہاڑ ڈوب گئے۔ اور سب جانور جو زمین پر چلتے تھے پرندے اور چوپائے اور جنگلی جانور اور زمین پر کے سب رینگنے والے جاندار اور سب آدمی مَر گئے۔ (پیدائش ۷:۱۸-۲۱)

☆ پندرہ ہاتھ: پانی تمام رُوئے زمین پر سب سے اُونچے پہاڑوں کے اُوپر تقریباً ساڑھے ۲۲ فٹ چڑھا۔ بائبل مقدس کے مطابق پانی کا طوفان تمام رُوئے زمین پر آیا تھا۔

Marfat.com

(15) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کا نافرمان ''بیٹا کنعان''

(1) اور بولا: اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رَب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ اور وہی انہیں لیے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے (الگ) تھا اَے میرے بچے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔ بولا: اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا: آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا۔ (سورۃ ھود ۱۱: ۴۱-۴۳)

(2) اور نوحؑ نے اپنے رَب کو پکارا عرض کی اَے میرے رَب! میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حکم والا۔ فرمایا اَے نوحؑ! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اِس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں؛ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن۔ (سورۃ ھود ۱۱: ۴۵-۴۶)

(3) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ نوحؑ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے کام ناشائستہ ہیں تو جس چیز کی حقیقت ہی تم کو معلوم نہیں ہے اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرو اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید؛ ص: ۵۷)

(4) اُس وقت حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو کشتی سے الگ تھا پکارا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں میں شامل نہ ہو۔ اس نے کہا میں ابھی پہاڑ سے جا پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی

Marfat.com

سے بچالے گا۔ انہوں نے کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں اور نہ کوئی بچ سکے گا۔
اتنے میں دونوں کے درمیان لہر حائل ہوگئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛۷۹)

(5) شیخ ابو منصور ماتریدی نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا۔ (کنز الایمان تفسیر: ص؛۴۰۸)

(6) حضرت نوحؑ کا ایک بیٹا کنعان طوفان کے دوران میں ہلاک ہوا باقی تینوں سے آپ کی اولاد دُنیا میں پھلی پھولی۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ ص؛۹۸)

(7) حضرت نوحؑ کی کشتی انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لے جارہی تھی اور حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا، اور وہ ایک کنارے پر تھا، اَے میرے پیارے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ رہ۔ اِس نے جواب دیا: میں پہاڑ کی طرف جگہ پکڑوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ کہا: آج اللہ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں۔ صرف وہی بچے گا جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان پانی کی موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۷۷)

(8) حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا جبکہ وہ الگ تھلگ تھا۔ اَے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں میں سے نہ ہو۔ اِس نے جواباً کہا میں پہاڑ کی طرف جگہ پکڑوں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی نہیں بچ سکتا مگر جس پر وہ رحم کرے۔ اور ان کے درمیان ایک موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص؛۱۰۲)

(9) حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جب کہ وہ الگ تھلگ تھا۔ اَے میرے بیٹے ہمارے

Marfat.com

ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں میں سے نہ ہو۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں ابھی پہاڑ سے جالگوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا حضرت نوح نے فرمایا کہ آج خُدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں اور نہ کوئی بچ سکتا ہے۔ مگر جس پر خُدا رحم کرے اتنے میں ان دونوں کے درمیان لہر آحائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔ یہ حضرت نوح کا بیٹا یام تھا یہ سام، حام، یافت کا بھائی تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام کنعان تھا وہ کافر تھا اس کے اعمال اچھے نہ تھے اس نے اپنے باپ کے دِین اور مذہب کی مخالفت کی۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص؛ ۷۵)

(10) کنعان حضرت نوحؑ کے اِس بیٹے کا نام ہے جو مسلمان نہ ہوا تھا اور طوفان میں غرق ہو گیا تھا۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛ ۵۸۸)

(16) بائبل مقدس کے مطابق نوح کا نافرمان پوتا کنعان

(1) اور نوح پانچ سو برس کا تھا جب اُس سے سم، حام اور یافت پیدا ہوئے۔ (پیدائش ۵:۳۲)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق نوح کے پانچ سو برس سے پہلے کوئی اولاد نہیں تھی وہ بے اولاد تھا

☆ سم کا مطلب، نام، شہرت، رکھا گیا۔

☆ حام کا مطلب، گرم بھورا۔

☆ یافت کا مطلب، زیادہ سے زیادہ۔

(2) نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم حام اور یافت تھے اور حام کنعان کا باپ تھا۔ یہی تینوں نوح کے بیٹے تھے اور اِن ہی کی نسل ساری زمین پر پھیلی۔ پیدائش ۹: ۱۸ اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آ کر خبر دی۔ (پیدائش ۹:۲۲)

(3) اور خُدا نے نوح اور اُس کے تینوں بیٹوں کو برکت دی اور اُن کو کہا کہ بارآور ہو اور بڑھو

Marfat.com

اور زمین کو معمور کرو۔ اور زمین کے کُل جانداروں اور ہوا کے کُل پرندوں پر تمہاری دہشت اور تمہارا رُعب ہوگا۔ یہ اور تمام کیڑے جن سے زمین بھری پڑی ہے اور سمندر کی کُل مچھلیاں تمہارے ہاتھ میں کی گئیں۔ (پیدائش ۹: ۱-۲)

(4) نوح کے بیٹوں کے خاندان اُن کی گروہوں اور نسلوں کے اعتبار سے یہی ہیں اور طوفان کے بعد جو قومیں زمین پر جابجا منقسم ہوئیں وہ اِن ہی میں سے تھیں۔ (پیدائش ۱۰: ۳۲)

(5) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ بابل کے برج کے بعد خداوند نے وہاں ساری زمین کی زبان میں اختلاف ڈالا اور وہاں سے خُداوند نے اُن کو تمام رُوئے زمین پر پراگندہ کیا۔ (پیدائش ۱۱: ۱)

(6) کُوش سے نمرود پیدا ہوا۔ وہ رُویِ زمین پر ایک سورما ہوا ہے۔ خُداوند کے سامنے وہ ایک شکاری سُورما ہوا ہے اِس لئے یہ مثل چلی کہ خُداوند کے سامنے نمرود سا شکاری سُورما۔ اور اُس کی بادشاہی کی ابتدا ملک سنعار میں بابل اور ارک اور اکاد اور کلنہ سے ہوئی۔ (پیدائش ۱۰: ۸-۹)

(7) بائبل مقدس کے مطابق نوح کے صرف ''تین بیٹے، سم، حام، یافت'' ہی تھے۔ طوفان سے پہلے نوح کا کوئی بیٹا نافرمان نہیں تھا۔ اور نہ ہی نوح کا کوئی بیٹا طوفان نوح میں ہلاک ہوا۔

نوٹ: بائبل مقدس میں نوح کے کسی بیٹے کا نام کنعان نہیں۔ البتہ نوح کے دوسرے بیٹے حام کا بیٹا نوح کا پوتا جو طوفان نوح کے بعد پیدا ہوا اُس کا نام کنعان ضرور تھا۔ اور کنعان کے سبب سے اُس کے باپ حام کو ملعون ہونا پڑا۔ چونکہ نوح نے کنعان پر لعنت کی اس لِئے بعض علماء یہ خیال کرتے ہیں کہ دراصل کنعان نے نوح کو برہنہ دیکھا تھا اور اپنے تایاؤں کو اطلاع دی تھی۔ اس لعنت میں یہ بات مضمر ہے کہ کنعانی اپنی بدی اور شہوت پرستی کے سبب سے اِسرائیل کے غلام بنے۔ مثال کے طور پر کنعانی طریقہ عبادت میں مندر کی داسیوں کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنا

Marfat.com

بھی شامل ہے یہ داسیاں بارداری کی دیوی کی خدمت پر مامور ہوتی تھیں۔

(مطالعاتی اشاعت؛ص:۴۲)

(17) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کی ''بیوی واعلہ'' جہنمی

(1) اَے غیب بتانے والے (نبی!) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ؛ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے؛ اور کیا ہی بُرا انجام۔ اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوحؑ کی عورت؛ اور لوطؑ کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوار (لائق) قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کیا تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔ (سورۃ التحریم ۶۶:۹-۱۰)

(2) حضرت نوحؑ کی بیوی واعلہ اپنی قوم سے حضرت نوح کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنوں ہیں۔

(کنز الایمان تفسیر:ص:۱۰۱۰)

(3) جب حضرت نوحؑ نے دیکھا کہ میری قوم ہر طریقہ اور ہر طرح سے تکلیف پہنچانے اور مخالفت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے اب ان میں رشد و ہدایت کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی تو حضرت نوحؑ مایوس ہو گئے اور غصہ میں آ کر ان کے حق میں بددُعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا کو قبول فرمایا اس لیئے دوسری جگہ قرآن پاک میں ہے۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید:ص:۶۹)

(4) حضرت نوحؑ کی بیوی واعلہ اور ان کے بیٹے کنعان نے جو مذہب میں ان سے اختلاف رکھتے تھے کشتی میں داخل ہونے سے انکار کر دیا آخر ایک موج نے ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

(اسلامی اِنسائیکلوپیڈیا:ص:۲۴۷)

Marfat.com

(5) سب سے پہلے جس نے حضرت نوحؑ کی دعوت سے روگردانی اور ہٹ دھرمی اختیار کی وہ آپ کی بیوی ہی تھی۔ حضرت نوحؑ کی بیوی ''واعلہ'' دُنیا کی پہلی نافرمان عورت تھی۔ حضرت نوحؑ کی بیوی سرکش و نافرمان کافروں کے ساتھ مل کر ہدایت کا راستہ چھوڑ کر شرک اور فساد کے راستے پر چلتی اور دعوت دِین کے سلسلے میں حضرت نوحؑ کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرتی تھی۔

(مُستند قصص الانبیاء تالیف مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛۹۰)

(6) ایک قول یہ ہے کہ ڈوبنے والوں میں حضرت نوحؑ کی بیوی بھی شامل تھی اور اِس کے کفر کی بنا پر اِس کے ہلاک ہونے کا فیصلہ پہلے ہو چکا تھا۔ کیونکہ حضرت نوحؑ نے کہا تھا زمین پر کافروں میں سے کوئی چلتا بستا نہ چھوڑ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص؛۱۰۰)

(18) بائبل مقدس کے مطابق نوح کی بیوی ''جنتی''

(1) تب نوح اپنی بیوی اور بیٹوں اور اپنے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ باہر آیا۔ (پیدائش ۱۸:۸)

(2) خُدا نے نوح سے کہا تیرے ساتھ میں اپنا عہد قائم کروں گا اور تو کشتی میں جانا۔ تو اور تیرے ساتھ تیرے بیٹے اور تیری بیوی اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔ (پیدائش ۱۸:۶)

(3) اور خُداوند نے نوح سے کہا کہ تو اپنے پورے خاندان کے ساتھ کشتی میں آ کیونکہ میں نے تجھی کو اپنے سامنے اِس زمانے میں راستباز دیکھا ہے۔ (پیدائش ۱:۷)

(4) تب نوح اور اُس کے بیٹے اور اُس کی بیوی اور اُس کے بیٹوں کی بیویاں اُس کے ساتھ طوفان کے پانی سے بچنے کے لِئے کشتی میں گئے۔ (پیدائش ۷:۷)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق نوح کا سارا گھرانہ جس میں اُس کی بیوی بھی شامل ہے کشتی میں سوار ہوئی۔ بائبل مقدس کے مطابق اُس کی بیوی جنتی ہے اور اُس نے اپنے خاوند کو دغا نہیں

Marfat.com

دیا، بلکہ اُس کی تابعداری اور وفاداری کی بائبل مقدس میں نوح کی بیوی کا نام درج نہیں ہے۔

(19) قرآن مجید کے مطابق طوفان نوحؑ کے پانی کا گھٹنا

قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں ہے جس میں طوفان نوح کے پانی کے گھٹنے کی کوئی آیت ہو مگر روایات اور اسلامی تفسیروں میں ضرور لکھا ہوا ہے۔

(20) بائبل مقدس کے مطابق طوفان نوح کے پانی کا گھٹنا

(1) اور پانی دسویں مہینے تک برابر گھٹتا رہا اور دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آئیں۔ (پیدائش ۸:۵)

(2) اور چھ سو ایک برس کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو یوں ہوا کہ زمین پر سے پانی سوکھ گیا اور نوح نے کشتی کی چھت کھولی اور دیکھا کہ زمین کی سطح سوکھ گئی ہے۔ (پیدائش ۸:۱۳)

(3) اور دوسرے مہینے کی ستائیسویں تاریخ کو زمین بالکل سوکھ گئی۔ تب خُدا نے نوح سے کہا کہ کشتی سے باہر نکل آ۔ تو اور تیرے ساتھ تیری بیوی اور تیرے بیٹے اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔
(پیدائش ۸:۱۴-۱۶)

(4) تمام رُوئے زمین ایک سال پانی کے طوفان نوح کی زد میں رہی۔ بائبل مقدس کے مطابق ۴۰ رات، دِن تک پانی برستا اور بڑھتا رہا۔ اور قریباً ۱۱۰ دِن تک زمین پر کے سب پہاڑ پانی میں ڈوبے رہے جب زمین پر بسنے والی ساری مخلوق پانی میں ڈوب کر مرگئی۔ تو قریباً ۲۲۱ دِن پانی کے گھٹنے اور سوکھ جانے میں لگے۔ طوفان نوح کے شروع ہونے کے تقریباً ۳۷۵ دِنوں کے بعد زمین پر سے پانی سوکھ گیا۔

Marfat.com

نوٹ: نوح اُس کی بیوی اُس کے تین بیٹوں اور اُن کی بیویاں انہوں نے تقریباً ایک سال دس دِنوں کے بعد پھر اِس روئے زمین پر دوبارہ پاؤں رکھے۔

(21) قرآن مجید کے مطابق کشتی نوحؑ ''جودی'' پہاڑ پر ٹکی

(1) اور حکم فرمایا گیا کہ اَے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اَے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا اور کشتی ''کوہ جودی'' پر ٹھہری اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔

(سورۃ ھود ۱۱:۴۴)

(2) فرمایا گیا: اَے نوح! کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے کچھ گروہوں پر؛ اور کچھ گروہ ہیں جنہیں ہم دُنیا برتنے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ (سورۃ ھود ۱۱:۴۸)

(3) حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نوحؑ کی کشتی میں، لوگ ایک سو پچاس دِن سوار رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکہ مکرمہ کی طرف پھیر دیا۔ وہ بیت اللہ شریف کے اردگرد چالیس دِن تک پھرتی رہی، پھر اس کا رُخ ''جودی پہاڑ'' کی طرف پھیر دیا، اور ''جودی پہاڑ'' پر کشتی ٹھہر گئی۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۹۹)

(4) جب روئے زمین سے پانی خشک ہوا اور زمین پر چلنا اور ٹھہرنا ممکن ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو حکم دیا کہ کشتی سے اتر جائے۔ کشتی تیرتی ہوئی ''جودی'' پہاڑ پر پہنچ گئی تھی۔ یہ جزیرہ میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۱۰۶)

(5) اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اور کہا گیا اَے زمین اپنا پانی نگل جا اور اَے آسمان رُک جا اور پانی خشک کر دیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی ''جودی'' پہاڑ پر جا رکی اور کہا گیا: ظالم قوم پر لعنت

Marfat.com

نازل ہو۔(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۱۰۲)

(6) کشتی کوفہ سے چلی اور سات مرتبہ حرم مکہ کا طواف کیا۔ پھر ملکوں اور سرزمینوں کو طے کرتی پھرتی رہی آخر پانچ ماہ بعد کوہ جودی کی چوٹی پر جا ٹھہری اور ایک مہینہ اسی جگہ لنگرانداز رہی۔ آخر تمام اہل کشتی عاشورا کے دِن کشتی سے اُترے اور کوہ جودی کے آس پاس ہی بستی بنائی۔

(اسلامی اِنسائیکلو پیڈیا:ص؛۷۲۴،۷۲۵)

(7) کہا گیا ہے کہ وہ کشتی جودی پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی۔(قرآن کنزالایمان:ص؛۷۱۶)

(22) بائبل مقدس کے مطابق کشتی نوح اراراط کے پہاڑ پر ٹکی

(1) پھر خُدا نے نوح کو اور کُل جان داروں اور کُل چوپایوں کو جو اُس کے ساتھ کشتی میں تھے یاد کیا اور خُدا نے زمین پر ایک ہوا چلائی اور پانی رُک گیا اور سمندر کے سوتے اور آسمان کے دریچے بند کئے گئے اور آسمان سے جو بارش ہو رہی تھی تھم گئی۔ اور پانی زمین پر سے گھٹتے گھٹتے ایک سَو پچاس دِن کے بعد کم ہوا۔ اور ساتویں مہینے کی سترھویں تاریخ کو ''کشتی اراراط * کے پہاڑوں'' پر ٹک گئی۔ اور پانی دسویں مہینے تک برابر گھٹتا رہا اور دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آئیں۔(پیدائش ۸:۱-۵)

(2) اور چھ سَو پہلے برس کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو یوں ہوا کہ زمین پر سے پانی سُوکھ گیا اور نوح نے کشتی کی چھت کھولی اور دیکھا کہ زمین کی سطح سُوکھ گئی ہے۔ اور دوسرے مہینے کی ستائیسوی تاریخ کو زمین بالکل سُوکھ گئی۔ تب خُدا نے نوح سے کہا کہ۔ کشتی سے باہر نکل آ۔ تو اور تیرے ساتھ تیری بیوی اور تیرے بیٹے اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔ اور اُن جان داروں کو بھی باہر نکال لا جو تیرے ساتھ ہیں کیا پرندے کیا چوپائے کیا زمین کے رینگنے والے جان دار تا کہ وہ

Marfat.com

زمین پر کثرت سے بچے دیں اور بارور ہوں اور زمین پر بڑھ جائیں۔(پیدائش ۸:۱۳-۱۷)

(3) جب نوح ۶۰۱ سال کا تھا تو زمین پر سے بڑے طوفان کے پانی کے سوکھ جانے کے بعد نوح نے ایک قربان گاہ بنائی۔

*ارارات کا مطلب: کوہ نزول یا مقدس زمین۔ارارات کی سرزمین نینوہ اسور کا صدر شہر تھا۔ یہ شہر جنوب مشرقی مسوپتامیہ (موجودہ عراق) میں دریائے دجلہ پر واقع تھا ارارات کی سرزمین نینوہ سے تقریباً دوسو میل (۳۲۰ کلومیٹر) شمال میں وہ پہاڑی علاقہ جو آج کل ترکی ہے۔نوح کی کشتی ارارات نامی پہاڑ پر ٹکی تھی۔ارارات غالباً یہ قدیم مسوپتامیہ کے شمال مغربی علاقہ کی طرف اشارہ ہے۔Urarta (ارارطو) کے نام سے مشہور تھا۔موجودہ شمالی مشرقی ٹرکی اور آرمینیا۔

(مطالعاتی اشاعت:ص:۶۹۲:۴۰)

(23) اسلام کے مطابق حضرت نوحؑ کی اولاد

(1) حضرت نوح علیہ السلام کی ایک بیوی (واعلہ) تھی جو آپ کی تمام اولاد کی واحد ماں تھی آپ کے بیٹوں کے نام حام، سام، یافث اور یام، اہل کتاب نے یام کو کنعان کے نام سے موسوم کیا ہے۔(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی:ص:۹۱)

(2) اور ہم نے حضرت نوحؑ کی اولاد کو ہی دُنیا میں باقی رہنے دیا۔طوفان سے پہلے نوحؑ کا ایک بیٹا فوت ہو چکا تھا۔اور ایک بیٹا کنعان طوفان کے دوران ہلاک ہوا باقی تینوں سے آپ کی اولاد دُنیا میں پھلی پھولی۔(مُستند قصص الانبیاء تالیف مولانا محمد عبدالرشید قاسمی:ص:۹۸)

نوٹ: قرآن مجید میں حضرت نوح کی اولاد کے نام نہیں ہیں۔لیکن اسلامی تفسیروں میں ناموں کا ذکر ضرور موجود ہے۔

Marfat.com

(24) بائبل مقدس کے مطابق نوح کی اولاد

(1) نوح پانچ سَو برس کا تھا جب اُس سے سم، حام، اور یافت پیدا ہوئے۔ (پیدائش ۵:۳۲)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق طوفان سے پہلے نوح کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(2) نوح کے بیٹوں کے خاندان اُن کی گروہوں اور نسلوں کے اعتبار سے یہی ہیں اور طوفان کے بعد جو قومیں زمین پر جابجا منقسم ہوئیں وہ ان ہی میں سے تھیں۔ (پیدائش ۱۰:۳۲)

☆ سم: سم ایک سو برس کا تھا جب اُس سے طوفان کے دو برس بعد ارفکسد پیدا ہوا۔ پیدائش ۱۱:۱۰ سم کی نسل سے تارح ابرہام کا باپ وہ ستر برس کا تھا جب اُس سے ابرہام اور نحور اور حاران پیدا ہوئے۔ (پیدائش ۱۱:۲۶)

نوٹ: سم کی نسل عبرانی کہلائی۔

* حام: حام کی نسل سے کوش اور اُس سے نمرود پیدا ہوا۔ وہ رُوی زمین پر ایک سورما ہوا ہے۔ خُداوند کے سامنے وہ ایک شکاری سورما ہوا ہے۔ اور اِس لئے یہ مثل چلی کہ خُداوند کے سامنے نمرود سا شکاری سُورما۔ اور اُس کی بادشاہی کی ابتدا ملک سنعار میں بابل اور ارک اور اکاد اور کلنہ سے ہوئی۔ اُسی ملک سے نکل کر وہ اسور میں آیا اور نینوہ اور رحوبوت عیر اور کلح کو۔ اور نینوہ اور کلح کے درمیان رسن کو جو بڑا شہر ہے بنایا۔ (پیدائش ۱۰:۸-۱۲)

نوٹ: حام کے بیٹے کا نام کنعان تھا جو طوفان نوح کے بعد پیدا ہوا تھا۔

☆ یافت: بنی یافت یہ ہیں۔ جمر اور ماجوج اور مادی اور یاوان اور توبل اور مسک اور تیراس۔ پیدائش ۱۰:۱ قوموں کے جزیرے اِن ہی کی نسل میں بٹ کر ہر ایک کی زبان اور قبیلہ کے مطابق مختلف ملک اور گروہ ہو گئے۔ (پیدائش ۱۰:۵)

Marfat.com

(25) طوفانِ نوح کے بعد خُدا کا جان داروں کے ساتھ ابدی عہد

(1) خُدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا۔ دیکھو میں خود تم سے اور تمہارے بعد تمہاری نسل سے۔ اور سب جان داروں سے جو تمہارے ساتھ ہیں کیا پرندے کیا چوپائے کیا زمین کے جانور یعنی زمین کے اُن سب جانوروں کے بارے جو کشتی سے اترے عہد کرتا ہوں۔ کہ سب جان دار طوفان کے پانی سے پھر ہلاک نہ ہوں گے اور نہ کبھی زمین کو تباہ کرنے کے لیے پھر طوفان آئے گا۔ (پیدائش ۹: ۸-۱۶)

(2) اور خُدا نے کہا کہ جو عہد میں اپنے اور تمہارے درمیان اور سب جانداروں کے درمیان جو تمہارے ساتھ ہیں پشت در پشت ہمیشہ کے لیے کرتا ہوں اُس کا نشان یہ ہے کہ۔ میں اپنی کمان ''قوس قزح'' کو بادل میں رکھتا ہوں وہ میرے اور زمین کے درمیان عہد کا نشان ہوگا۔ اور ایسا ہوگا کہ جب میں زمین پر بادل لاؤں گا تو میری کمان بادل میں دکھائی دے گی۔ اور میں اپنے عہد کو جو میرے اور تمہارے اور ہر طرح کے جان دار کے درمیان ہے یاد کروں گا اور تمام جان داروں کی ہلاکت کے لیے پانی کا طوفان پھر نہ ہوگا۔ اور کمان ''قوسِ قزح'' بادل میں ہوگی اور میں اُس پر نگاہ کروں گا تا کہ اُس ابدی عہد کو یاد کروں جو خُدا کے اور زمین کے سب طرح کے جان دار کے درمیان ہے۔ پس خُدا نے نوح سے کہا کہ یہ اُس عہد کا نشان ہے جو مَیں اپنے اور زمین کے کل جان داروں کے درمیان قائم کرتا ہوں۔ (پیدائش ۹: ۱۲-۱۷)

(3) اور زمین کے کل جان داروں اور ہوا کے کل پرندوں پر تمہاری دہشت اور تمہارا رُعب ہوگا یہ اور تمام کیڑے جن سے زمین بھری پڑی ہے اور سمندر کی کل مچھلیاں تمہارے ہاتھ میں کی گئیں۔ ہر ''چلتا پھرتا جان دار'' تمہارے ''کھانے'' کو ہوگا ہری سبزی کی طرح میں نے سب کا

Marfat.com

سب تم کو دے دیا۔ (پیدائش ۹:۲-۳)

نوٹ: جب خُدا نے زمین کو تخلیق کیا تو اُس نے ہر جاندار کو بھی پیدا کیا تھا۔ لیکن اُس وقت اِنسان کو صرف ہری سبزیاں کھانے کا حکم تھا لیکن ہر قسم کے جاندار کا گوشت کھانا منع تھا۔ یہ پہلی شرِیعت تھی جو اِنسان کو دی گئی تھی؛ جو کوئی کسی قسم کا گوشت کھاتا تو وہ خُدا کا گناہ کرتا تھا۔ اس آیت کے مطابق طوفان کے بعد خُدا نے بنی نوع اِنسان کو گوشت کھانے کی اجازت دی۔

آیت ۴ کے مطابق شرِیعت یہ دی کہ تم گوشت کے ساتھ خون کو جو اُس کی جان ہے نہ کھانا۔

(26) خلاصہ

(1) مفسرین اسلام کے مطابق حضرت نوحؑ کا نسب نامہ نوح بن لامک بن متوشلخ بن یارد مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن حضرت آدم۔

(مستند قصص الانبیاء تالیف مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ ص،۸۰)

بائبل مقدس ا-تواریخ ۱:۱ حضرت نوحؑ کا نسب نامہ آدم، سیت، انوس، قینان، مہلل، ایل یارِد، حنوک، متوسلح، لمک، نوح، سم، حام، یافت۔ بائبل مقدس کے مطابق آدم سے نوح تک پشتوں کی تعداد دس ہے۔

(2) سورۃ القمر ۵۴:۹ (۷:۶۴) (۲۳:۶۲) (۲۵:۷) (۷:۵۹) کے مطابق حضرت نوحؑ کو جب اُس کی قوم نے جھٹلایا اور کہا کہ یہ مجنوں ہے اور جھڑکا۔ تو حضرت نوحؑ نے اپنے رَب سے دُعا کی کہ تو میرا بدلہ لے۔

پیدائش ۶:۱۷ کے مطابق خُدا نے زمین پر نظر کی اور کہا کہ زمین ناراست ہو گئی ہے۔ میں خود زمین پر پانی کا طوفان لانے والا ہوں۔ اُس زمانے کی بدی کے باعث خُدا نے طوفان لایا۔

Marfat.com

(3) قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ تو میرا بدلہ لے۔ حضرت نوحؑ کے بدلہ لینے کی دُعا کرنے سے طوفانِ نوحؑ آیا۔

بائبل مقدس کے مطابق خُدا کی اپنی مرضی سے طوفانِ نوح آیا تھا نوح کے بدلہ لینے کی دُعا کرنے سے طوفان نہیں آیا۔ اور نہ ہی نوح کی کسی بددُعا کا ذکر بائبل مقدس میں ہے۔

(4) قرآن مجید میں کشتی کی لمبائی اور چوڑائی نہیں لکھی ہوئی۔ صرف اسلامی تفسیروں اور روایات میں پیمائش لکھی ہے لیکن پیمائش کے بارے میں اختلاف رائے بھی ہے۔ دوسرے کشتی اُوپر سے کھلی ہوئی تھی۔ کیونکہ لکھا ہے کہ حضرت نوحؑ اپنے بیٹے کو طوفان میں کشتی سے آوازیں دیتے تھے کہ کشتی میں آجاؤ۔

پیدائش ۶:۱۵ کے مطابق نوح کی کشتی کی لمبائی ۴۵۰ فٹ چوڑائی ۷۵ فٹ اُونچائی ۴۵ فٹ اور کشتی ساری طرف سے بند تھی۔ اور اُس کشتی میں نوح اُس کی بیوی اور تین لڑکے اور اُن تینوں کی بیویاں اور ہر جاندار مخلوق طوفان آنے سے ''سات دِن'' پہلے کشتی میں آکر بند ہو چکے تھے اور اُس کشتی کا دروازہ اور کھڑکی بند ہو چکی تھی۔ اور طوفان کے ختم ہونے کے بعد نوح نے کشتی کا پہلے روشن دان کھولا کہ دیکھے کہ پانی کم ہوا ہے کہ نہیں۔ اُس کے لیے اُس نے پہلے کوّے کو اُڑایا لیکن وہ واپس نہ آیا۔ اُس کے بعد اُس نے کبُوتری کو اُڑایا وہ واپسی پر اپنی چونچ میں تازہ زیتون کی پتی لائی۔ اُس کے بعد نوح اور اُس کا سارا خاندان اور ہر جاندار مخلوق کشتی سے باہر آئے۔

نوٹ: اِسی واقعہ کی بنا پر آج دُنیا میں فاختہ اور زیتون کی پتی اِمن کا نشان بن گئی ہے۔

(5) سورۃ ھود ۱۱: ۴۰ کے مطابق کشتی میں سوار ہر جاندار جنس میں سے ایک ایک جوڑا، نر مادہ (اثنین مطلب دو دو) کا ذکر ہے جو کشتی میں سوار ہوئے۔ اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت نوحؑ کی کشتی میں سوار اِنسانی جانوں کی تعداد حتمی نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں اختلاف

Marfat.com

رائے ہے۔

پیدائش ۷:ا کے مطابق کشتی میں آٹھ اِنسانی جانوں کا اور اُس کے ساتھ جانوروں، پرندوں اور کیڑے مکوڑوں کی تعداد کا ذکر ہے۔ پاک جانوروں اور پاک پرندوں کے سات سات نر مادہ جوڑے اور جو پاک جانور اور پرندے نہیں وہ دو دو نر مادہ جوڑے کشتی میں سوار ہوئے۔

(6) اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت نوحؑ کے چار بیٹے بتائے گئے ہیں ایک طوفان سے پہلے مرگیا تھا باقی تین رہ گئے۔ سورۃ ھود ۱۱:۴۲ کے مطابق اُن میں سے صرف ایک بیٹے ہی کا نام کے بغیر ذکر ہے۔ جو حضرت نوحؑ کے ساتھ طوفان میں باتیں کرتا ہوا طوفان کی نذر ہو گیا تھا۔

بائبل مقدس کے مطابق طوفان سے پہلے نوح کے صرف تین بیٹوں کا ذکر ہے اور یہ بیٹے اُس وقت پیدا ہوئے جب نوح کی عمر پانچ سو ۵۰۰ سال کی تھی۔ اور طوفان سے پہلے اِن تینوں بیٹوں کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ طوفان نوح کے بعد اِن تینوں بیٹوں سے اولادیں ہوئیں۔ بائبل مقدس کے مطابق نوح کے کسی بیٹے کا نام "کنعان" نہیں ہے۔ البتہ نوح کے پوتے حام کے بیٹے کا نام کنعان ضرور تھا۔ اور وہ طوفان نوح کے بعد پیدا ہوا تھا۔ بائبل مقدس کے مطابق نوح کا کوئی بیٹا طوفان کی نذر نہیں ہوا۔

نوٹ: قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کے کسی بیٹے کا نام نہیں آیا۔ البتہ روایات اور اسلامی تفسیروں میں حضرت نوح کے بیٹوں کے ناموں کا ذکر ضرور موجود ہیں۔

(7) سورۃ التحریم ۶۶:۱۰ کے مطابق حضرت نوحؑ کی بیوی (واعلہ) کو دوزخ کی سزا ملی کیونکہ وہ حضرت نوحؑ کی نافرمان تھی اور حضرت نوحؑ کے دِین کی مخالفت کرتی تھی۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت نوحؑ کی بیوی "دوزخی" ہے۔ (مستند قصص الانبیاء عبدالرشید قاسمی: ص:۹۰)

Marfat.com

پیدائش ۷:۱ کے مطابق نوح کی بیوی نیک پاک تھی اور وہ نوح کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرتی تھی۔ کیونکہ بائبل مقدس میں خُدا نے خود کہا کہ تمام رُوئے زمین پر نوح جیسا خُدا پرست خاندان اور کوئی نہیں اُن میں اُس کی بیوی بھی آتی ہے بائبل مقدس کے مطابق نوح کی بیوی ''جنتی'' ہے۔

(8) اسلامی مفسرین کے مطابق طوفان نوحؑ ساری دُنیا میں نہیں آیا تھا۔ صرف ارض بابل اور کچھ اور دوسرے علاقوں میں تھا۔

پیدائش ۷:۲۴ کے مطابق طوفان نوح زمین کے ایک جگہ نہیں بلکہ ساری دُنیا کی زمین پر اور جو سب سے اُونچے پہاڑ ہیں وہ بھی پانی میں چھپ گئے تھے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ پانی پہاڑوں کے اُوپر سے تقریباً پندرہ ہاتھ (ساڑھے بائیس فٹ) اُوپر چڑھا اور پہاڑ ڈوب گئے۔ بائبل مقدس کے مطابق دُنیا کے سب اُونچے پہاڑ ایک سو دس دِن تک طوفان کے پانی میں ڈوبے رہے۔

(9) سورۃ ھود ۱۱:۴۴ کے مطابق طوفان کے بعد حضرت نوحؑ کی کشتی ''کوہ جودی'' پہاڑ پر ٹکی۔

پیدائش ۶:۱۱ کے مطابق طوفان کے ختم ہونے کے بعد بائبل پیدائش ۸:۴ کے مطابق نوح کی کشتی ''اراراط'' کے پہاڑوں پر آ کر ٹکی۔

Marfat.com

دوسرا باب (165)

قرآن مجید کے حضرت الیاسؑ اور بائبل میں ایلیاہ نبی کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت الیاسؑ کا نسب نامہ 166

(2) بائبل مقدس میں ایلیاہ تشبی 168

(3) حضرت الیاسؑ کو خشک سالی میں کوؤں سے روٹی اور گوشت کا ملنا 169

(4) بائبل مقدس کے ایلیاہ نبی کو کوؤں سے روٹی اور گوشت کا ملنا 170

(5) حضرت الیاسؑ کا بارشوں کے بند کرنے کی کرامات کی خاموشی 170

(6) بائبل مقدس کے ایلیاہ نبی کا بارشوں کو بند کرنے کی کرامات 170

(7) حضرت الیاسؑ کا بارشوں کو برسانے کی کرامات کی خاموشی 171

(8) بائبل مقدس کے ایلیاہ نبی کا بارشوں کو برسانے کی کرامات 171

(9) حضرت الیاسؑ کا مردہ لڑکے کو زندہ کرنے کی نفی 172

(10) بائبل مقدس کے ایلیاہ نبی کا مردہ لڑکے کو زندہ کرنا 172

(11) حضرت الیاسؑ کا آسمان سے آگ منگوانے کی نفی 173

(12) بائبل کے ایلیاہ نبی کا آسمان سے آگ منگوانے کی کرامات 173

(13) حضرت الیاسؑ کا پانی کو دو حصوں میں کرنے کی نفی 174

(14) بائبل کے ایلیاہ نبی کا دریائے یردن کے پانی کو دو حصوں میں تقسیم کرنا 174

Marfat.com

(15) حضرت الیاسؑ کا زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کی "نفی" 175
(16) بائبل مقدس میں ایلیاہ نبی کا زندہ آسمان پر اُٹھایا جانا 175
(17) خلاصہ۔ 178

(1) قرآن مجید کے حضرت الیاسؑ کا نسب نامہ

الیاس بن یاسین بن فنعاص بن العیز ار بن ہارون۔ بعض نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے الیاس بن العازرین العیز ارین بن ہارون بن عمران۔ علمائے تاریخ وتفسیر نے کہا ہے کہ ان کو اہل بعلبک کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا یہ دمشق کے مغرب کی طرف ایک شہر کا نام ہے الیاسؑ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی اور ان کو کہا کہ اپنے بت بعل کی عبادت چھوڑ دو۔ محمد بن السد کاتب الواقدی نے اپنی سند سے محمد بن السائب الکلبی سے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے نبی ادریسؑ تھے پھر نوحؑ پھر ابراہیمؑ پھر اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ پھر یوسفؑ پھر لوطؑ پھر ہود پھر صالح پھر شعیب پھر عمران کے دونوں بیٹے موسیٰ اور ہارون پھر الیاس النشبی العاذر بن ہارون بن عمران بن قاھت بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیمؑ اس نے اس طرح بیان کیا ہے۔ (مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید: ص: ۴۰۳)

(1) سلام ہو الیاسؑ پر۔ بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے۔ (سورۃ الصافات ۳۷: ۱۳۰-۱۳۲)

(2) اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں (سورۃ الانعام ۶: ۸۵

(3) بے شک وہ دونوں ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں۔ اور بے شک الیاسؑ پیغمبروں سے ہے۔ (سورۃ الصافات ۳۷: ۱۲۱-۱۲۳)

Marfat.com

(4) اکثر مورخین کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت الیاسؑ، حضرت ہارونؑ کی نسل میں سے ہیں اور ان کا نسب نامہ اِس طرح ہے۔ حضرت الیاس بن یاسین بن فخاص بن العیز ار بن ہارون بن عمران۔ حضرت الیاسؑ کی بعثت کے بارے میں مفسرین اور مورخین کا اتفاق ہے۔ کہ آپ شام کے باشندوں کی ہدایت وراہنمائی کے لیے بھیجے گئے تھے۔ اور بعلبک شام کا مشہور شہر آپ کی تبلیغ وہدایت کا مرکز تھا۔ حضرت الیاسؑ کی قوم مشہور بت بعل کی پوجا کرتی تھی۔ حضرت الیاسؑ اور آپ کی قوم کا واقعہ قرآن مجید میں اگرچہ بہت مختصر بیان ہوا ہے تاہم اِس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کی ذہنیت اِس قدر مسخ ہو چکی تھی کہ دُنیا کی ہر برائی اُن میں موجود تھی اور کوئی خوبی اُن کے اندر نہیں تھی (مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص ۳۷۹)

(5) پہلی قسم کے پیغمبروں میں حضرت داؤدؑ، حضرت سلمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یوسفؑ، شامل ہیں جو پوری طرح سے حکومت کے مالک تو نہیں تھے لیکن ایک درجہ میں انہیں سرداری اور وزارت کا مرتبہ حاصل تھا۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ اپنی قوم کے پیغمبر اور سردار تھے۔

دوسرے درجہ پر وہ پیغمبر ہیں جنھوں نے تمام زندگی زہد اور درویشی میں گزاری اور انہوں نے اپنے رہنے کے لیے نہ کوئی مکان بنایا اور نہ کھانے پینے کا سامان جمع کیا۔ اُن میں حضرت یحییٰؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت الیاسؑ ہیں۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص: ۳۸۱)

نوٹ: حضرت الیاسؑ کا قرآن مجید میں بہت مختصر ساذکر ہوا ہے۔

Marfat.com

(2) بائبل مقدس میں ایلیاہ تشبی

ایلیاہ: ایلیاہ کے نام کا مطلب ہے ''یہوواہ میرا خُدا ہے'' ایلیاہ اِسرائیل میں واحد ایک ایسا نبی تھا جو صدیوں تک یہودیوں کے لیئے اہم نبی رہا جس نے زور آور مقتدر لوگوں کے اثر ورسوخ کو چیلنج کرنے کی جُرات کی ایلیاہ نبی نے اِسرائیل کے جابر بادشاہ اخی اب اور اُس کی ملکہ ایزبل دونوں کو چیلنج کیا تھا کہ کنعان کے بعل دیوتا کی پرستش گناہ ہے۔ اخی اب کی بیوی غیر معبودوں کی پرستش کو فروغ پر اُس کو اُبھارتی تھی۔ ایلیاہ نبی اپنی کرامات کے لیئے بھی مشہور تھے انہوں نے خشک سالی کی پیشینگوئی کی۔ آسمان سے آگ منگوائی کر دو مرتبہ پچاس پچاس لوگوں کو آگ سے بھسم کیا۔ تین سالوں کی خشک سالی کے بعد ایلیاہ نبی نے خُدا سے دُعا کی اور آسمان سے بارش برسی۔ ایلیاہ نبی نے مردے لڑکے کو زندہ کیا۔ اور آگ کے بگولے میں ہو کر ایلیاہ نبی زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔

ایلیاہ نبی نے تقریباً ۸۹۹ سے ۸۵۰ تک اِسرائیل میں خدمت کی یہ داؤد اور سلیمان بادشاہ کے بعد کا دور ہے۔ جب اُن کی متحدہ سلطنت شمالی (اِسرائیل) اور جنوبی سلطنوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ایلیاہ نبی نے نویں صدی ق م کے اوائل میں خُدا کا پیغام سنایا۔ اور وہ صدیوں تک یہودیوں کے لیے اہم نبی تھا۔ ۲۔ سلاطین ۲:۱۱ کے مطابق وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ بگولے میں زندہ آسمان پر اُٹھا لیئے گئے۔ بعد کی صدیوں کے دوران بہت سے یہودیوں کا خیال تھا کہ ایلیاہ نبی قیامت کے دِن یا مسیح موعود کی آمد کی تیاری کے لیے دوبارہ آئے گا۔

(مطالعاتی اِشاعت: ص:۱۷۰۹)

تشبی: سے مراد اُس مقام کا نام ہے جہاں سے ایلیاہ نبی تھے۔ تشبی کی صحیح جائے وقوع کے

Marfat.com

بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا سوائے اِس کے، کہ جلعاد میں واقع تھا۔ یہ علاقہ دریائے یردن کے مشرق میں واقع تھا۔ اِس کے جنوب میں یبوق ندی اور شمال میں یرموق ندی بہتی تھی۔ ایلیاہ نبی کا دور ۸۵۰تا۸۹۹ ق م جس میں اُس نے اِسرائیل میں نبی کی خدمت کی اور یہ داؤد نبی اور سلیمان بادشاہ کے بعد کا دور ہے۔ اُس زمانے میں ایلیاہ واحد نبی تھا جس نے زورآور اور مقتدر لوگوں کے اثر ورسُوخ کو چیلنج کرنے کی جرات کی۔ (مطالعاتی اِشاعت: ص، ۶۴۵، ۶۵۰)

(3) حضرت الیاسؑ کو خشک سالی میں کوؤں سے روٹی اور گوشت کا ملنا

انس بن مالکؓ سے روایت ہے حضرت الیاس نے آپ کو بتایا کہ میں سال میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتا ہوں اور وہ دِن آج ہی ہے۔ آؤ دونوں کھانا کھاتے ہیں پھر آسمان سے دستر خوان نازل ہوا۔ اس میں روٹی مچھلی اور اجوائن تھی پس اِن دونوں نے کھانا کھایا اور مجھے بھی کھلایا پھر ہم نے عصر کی نماز ادا کی پھر وہ رخصت ہو گئے میں نے اُن کو دیکھا کہ وہ بادِلوں سے گذر کر آسمان کی طرف جا رہے ہیں۔ دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ سال میں ایک دفعہ کھانا کھاتے تھے وہب بن منبہ کے واسطہ سے یہ بھی پہلے کہا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کھانے پینے کی لذت ختم کر دی تھی اور یہ بھی گزر چکا ہے کہ وہ سال میں ایک دفعہ زمزم کا پانی پیتے تھے جو اگلے سال تک لِئے ان کو کافی ہوتا ہے۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید: ص، ۴۰۵)

نوٹ: قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں ہے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت الیاس کو کوؤں نے روٹی اور گوشت دیا ہو۔

Marfat.com

(4) بائبل مقدس کے مطابق ایلیاہ نبی کو کوؤں سے روٹی اور گوشت کا ملنا

(1) اور خُداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہوا کہ۔ یہاں سے چل دے اور مشرق کی طرف اپنا رُخ کر اور کریت کے نالہ کے پاس جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ۔ اور تو اُسی نالہ میں سے پینا اور مَیں نے کوؤں کو حکم کیا ہے کہ وہ تیری پرورش کریں۔ سو اُس نے جا کر خُداوند کے کلام کے مطابق کیا کیونکہ وہ گیا اور کریت کے نالہ کے پاس جو یردن کے سامنے ہے رہنے لگا۔ اور کوے اُس کے لِئے صبح کو روٹی اور گوشت اور شام کو بھی روٹی اور گوشت لاتے تھے اور وہ اُس نالہ میں سے پیا کرتا تھا۔ (۱-سلاطین ۱۷:۲-۶)

کریت کا نالہ: کریت کے نالے کی جائے وقوع بھی معلوم نہیں غالباً یہ ایک گھاٹی یا تنگنائے تھی جس میں سے موسم برسات کا سیلابی پانی بہہ کر دریائے یردن میں جا گرتا تھا۔

(5) حضرت الیاسؑ کا بارشوں کے بند کرنے کی کرامات کی خاموشی

قرآن مجید اور صحاح ستہ میں نہ ہی اسلامی تفسیروں میں، کہ انہوں نے کہا ہو کہ تین سال بارش نہیں ہوگی جب تک میں نہ کہوں۔ حضرت الیاسؑ سے کوئی روایت نہیں ہے۔

(6) بائبل مقدس کے ایلیاہ نبی کا بارشوں کو بند کرنے کی کرامات

(1) ایلیاہ تشبی جو جلعاد کے پردیسیوں میں سے تھا اخی اب سے کہا کہ خُداوند اِسرائیل کے خُدا کی حیات کی قسم جس کے سامنے میں کھڑا ہوں ان برسوں میں نہ اوس پڑے گی نہ مینہ برسے گا جب تک میں نہ کہوں۔ (۱-سلاطین ۱۷:۱)

Marfat.com

نوٹ: اخی اب اِسرائیل کا ساتواں بادشاہ تھا۔ اِس نے ۸۵۴ تا ۸۷۳ ق م تک حکومت کی وہ رامات میں ارامیوں کے خلاف لڑتے ہوئے مارا گیا۔ ایلیاہ نبی نے اخی اب بادشاہ کے دور حکومت میں خشک سالی کی پیشینگوئی کی کہ تین سال مینہ نہ برسے گا جب تک میں نہ کہوں۔ اور یہ خشک سالی لوگوں کو اُن کی بدی اور شرارت کی سزا دے گی اور عملاً ثابت کرے گی کہ بارشوں پر بعل دیوتا کا نہیں بلکہ خُدا کا اختیار ہے۔ ایلیاہ نبی اِس بات کے لیے مشہور تھا کہ وہ معجزے کرنے کی توفیق رکھتا تھا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص ۶۳۶، ۱۸۴۷)

بعل دیوتا: کنعانیوں کے عقیدے کے مطابق موسموں کو تبدیل کرنے والا اُن کا سب سے بڑا بعل دیوتا تھا وہ اُسے سب سے زیادہ طاقتور اور زبردست دیوتا مانتے تھے۔ فن مصوری میں اُسے اکثر آسمان بجلی کا کوندا پکڑے ہوئے دکھایا جاتا تھا۔

(7) حضرت الیاسؑ کا بارشوں کو برسانے کی کرامات کی خاموشی

قرآن مجید اور صحاح ستہ میں کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ حضرت الیاس نے اللہ تعالیٰ سے بارش برسانے کی دُعا کی ہو اور بارش برسی ہو ایسی کوئی کرامات نہیں۔

(8) بائبل مقدس کے مطابق ایلیاہ نبی کا بارشوں کو برسانے کی کرامات

(1) پھر ایلیاہ نے اخی اب سے کہا اُوپر چڑھ جا۔ کھا پی کیونکہ کثرت کی بارش کی آواز ہے۔ سو اخی اب کھانے پینے کو اُوپر چلا گیا اور ایلیاہ کرمل کی چوٹی پر چڑھ گیا اور زمین پر سرنگوں ہو کر اپنا منہ اپنے گھٹنوں کے بیچ کر لیا۔ اور اپنے خادم سے کہا ذرا اُوپر جا کر سمندر کی طرف تو نظر کر۔ ۱-سلاطین ۱۸: ۴۱ اور تھوڑی ہی دیر میں آسمان گھٹا اور آندھی سے سیاہ ہو گیا اور بڑی بارش ہوئی

Marfat.com

اور اخی اب سوار ہو کر یزرعیل کو چلا۔ اور خُداوند کا ہاتھ ایلیاہ پر تھا اور اُس نے اپنی کمر کس لی اور اخی اب کے آگے آگے یزرعیل کے مدخل تک دوڑا چلا گیا۔ (۱۸: ۴۵-۴۶)

نوٹ: یزرعیل میں اخی اب کا دوسرا شاہی محل تھا۔ اب ایک اور کرامات ہوئی کہ ایلیاہ اخی اب کے رتھ اور گھوڑوں سے بھی تیز دوڑا چلا گیا اور وہ اُس کے پیچھے پیچھے آئے۔

(9) حضرت الیاسؑ کا مردہ لڑکے کو زندہ کرنے کی "نفی"

قرآن مجید اور احادیث میں حضرت الیاسؑ کی کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس میں انہوں نے کسی مردہ لڑکے کو زندہ کیا ہو۔

نوٹ: قرآن مجید میں صرف حضرت عیسیٰؑ کے مردے زندہ کرنے کا بیان ہے دوسرے حضرت ابراہیمؑ کا پرندوں کو زندہ کرنے کا بیان ہے اس کے علاوہ اور کسی نبی کا نہیں۔

(10) بائبل مقدس کے ایلیاہ نبی کا مردہ لڑکے کو زندہ کرنا

(1) ان باتوں کے بعد اُس عورت کا بیٹا جو گھر کی مالک تھی بیمار پڑا اور اُس کی بیماری ایسی سخت ہوگئی کہ اُس میں دم باقی نہ رہا۔ سو وہ ایلیاہ سے کہنے لگی اَے مردِ خُدا مجھے تجھ سے کیا کام؟ تو میرے پاس آیا ہے کہ میرے گناہ یاد دلائے اور میرے بیٹے کو مار دے۔ اُس نے اُس سے کہا اپنا بیٹا مجھ کو دے اور وہ اُسے اُس کی گود سے لے کر اُس کو بالا خانہ پر جہاں وہ رہتا تھا لے گیا اور اُسے اپنے پلنگ پر لٹایا۔ اور اُس نے خُداوند سے فریاد کی اور کہا اَے خُداوند میرے خُدا کیا تو نے اِس بیوہ پر بھی جس کے ہاں میں ٹکا ہوا ہوں اُس کے بیٹے کو مار ڈالنے سے بلا نازل کی؟ اور اُس نے اپنے آپ کو تین بار اُس لڑکے پر پسار کر خُداوند سے فریاد کی اور کہا اَے خُداوند میرے خُدا

Marfat.com

میں تیری منت کرتا ہوں کہ اِس لڑکے کی جان اِس میں پھر آ جائے۔(۱-سلاطین ۱۷:۱۷-۲۴)

(2) اور خُداوند نے ایلیاہ کی فریاد سُنی اور لڑکے کی جان اُس میں پھر آ گئی اور وہ جی اُٹھا۔تب ایلیاہ اُس لڑکے کو اُٹھا کر بالا خانہ پر سے نیچے گھر کے اندر لے گیا اور اُسے اُس کی ماں کے سپرد کیا اور ایلیاہ نے کہا دیکھ تیرا بیٹا جیتا ہے۔تب اُس عورت نے ایلیاہ سے کہا اب میں جان گئی کہ تو مرد خُدا ہے اور خُداوند کا جو کلام تیرے منہ میں ہے وہ حق ہے۔(۱-سلاطین ۱۷:۲۲)

نوٹ: ایلیاہ نبی نے اُس عورت کا مردہ بیٹا زندہ کیا جس نے خشک سالی میں ایلیاہ نبی کو کھانا کھلایا تھا۔

(11) حضرت الیاسؑ کا آسمان سے آگ منگوانے کی "نفی"

قرآن مجید، صحاح ستہ اور کسی بھی اسلامی تفسیروں میں حضرت الیاسؑ کا کوئی ایسا واقعہ درج نہیں ہے جس میں انہوں نے آسمان سے آگ منگوائی ہو۔

(12) بائبل مقدس میں ایلیاہ نبی کا آسمان سے آگ منگوانا

(1) تب بادشاہ نے پچاس سپاہوں کے ایک سردار کو اُس کے پچاسوں سپاہیوں سمیت اُس کے پاس بھیجا۔سو وہ اُس کے پاس گیا اور دیکھا کہ وہ ایک ٹیلے کی چوٹی پر بیٹھا ہے۔اُس نے اُس سے کہا اَے مردِ خُدا! بادشاہ نے کہا ہے تُو اتر آ۔ایلیاہ نے اُس پچاس کے سردار کو جواب دیا اگر میں مردِ خُدا ہوں تو آگ آسمان سے نازل ہو اور تجھے تیرے پچاسوں سمیت بھسم کر دے پس آگ آسمان سے نازل ہوئی اور اُسے اُس کے پچاسوں سمیت بھسم کر دیا(۲-سلاطین ۱:۹-۱۰)

(2) پھر اُس نے دوبارہ پچاس سپاہیوں کے دوسرے سردار کو اُس کے پچاسوں سپاہیوں سمیت

Marfat.com

اُس کے پاس بھیجا۔ اُس نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا اَے مردِ خُدا! بادشاہ نے یوں کہا ہے کہ جلد اُتر آ۔ ایلیاہ نے اُن کو بھی جواب دیا کہ اگر میں مردِ خُدا ہوں تو آگ آسمان سے نازل ہو اور تجھے تیرے پچاسوں سمیت بھسم کر دے۔ پس خُدا کی آگ آسمان سے نازل ہوئی اور اُسے اُس کے پچاسوں سمیت بھسم کر دیا۔ (۲-سلاطین ۱:۱۱-۱۲)

نوٹ: آندھی، آگ اور زلزلہ اکثر خُدا کی حضوری اور غضب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ایلیاہ نے آسمان سے آگ دو دفعہ منگوائی اور دو دفعہ (۵۰،۵۰) آدمیوں کو آسمانی آگ سے بھسم کر دیا۔

ٹیلے کی چوٹی: غالباً مراد ہے کوہ کرمل پہاڑ۔

(13) قرآن مجید کے حضرت الیاسؑ کا پانی کو دو حصوں میں کرنے کی نفی

قرآن مجید و حدیث اور کسی بھی اِسلامی تفسیروں میں حضرت الیاسؑ کی کوئی ایسی روایت نہیں ہے۔ جس میں انہوں نے دریائے یردن کے پانی کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہو۔

(14) ایلیاہ نبی کا دریائے یردن کے پانی کو دو حصوں میں تقسیم کرنا

(1) اور وہ دونوں یردن کے کنارے کھڑے ہوئے۔ اور ایلیاہ نے اپنی چادر کو لیا اور اُسے لپیٹ کر پانی پر مارا اور پانی دو حصے ہو کر اِدھر اُدھر ہو گیا اور وہ دونوں خشک زمین پر ہو کر پار گئے۔

(۲-سلاطین ۲:۸)

نوٹ: دریائے یردن فلسطین کا سب سے لمبا اور اہم ترین دریا ہے۔ جس طرح موسیٰ نے اپنی لاٹھی بحیرہ قُلزم کے پانی پر مار کر اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اسی طرح ایلیاہ نبی نے بھی اپنی چادر کو لپیٹ کر پانی پر مارا اور دریائے یردن کے پانی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ دریائے یردن

Marfat.com

کو پار کر کے ایلیاہ اِس علاقے میں آیا جہاں موسیٰ نے وفات پائی تھی اور جہاں خود ایلیاہ کی زندگی کا اختتام ہوا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص: ۶۵۴)

(15) حضرت الیاسؑ کا زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کی نفی

حضرت مکحول نے حضرت کعب سے بیان کیا ہے کہ چار نبی زندہ ہیں ان میں سے دو زمین میں ہیں الیاسؑ اور حضرت خضرؑ اور وہ آسمان میں ادریس اور عیسیٰ۔ حضرت وہب بن منبہؒ سے مروی ہے کہ جب الیاسؑ کی قوم نے آپ کو جھٹلایا اور اذیت دی تو آپ نے اپنے اللہ سے رُوح قبض کرنے کی دُعا کی اس کے نتیجے میں آپ کے پاس ایک جانور آیا اس کا رنگ آگ جیسا تھا آپ اس پر سوار ہوئے اللہ نے آپ کو پردہ میں کر لیا اور نورانی لباس پہنا دیا اور ان سے کھانے اور پینے کی لذت و اشتہاء کو ختم کر دیا اس طرح آپ ملکی بھی ہیں اور بشری بھی ارضی بھی ہیں اور سماوی اور آپ نے الیسع بن اخطوب کو اپنے بعد تبلیغ کی ذمہ داری سنبھالنے کی وصیت کر دی۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید: ص، ۴۰۳، ۴۰۴)

نوٹ: قرآن مجید و حدیث میں حضرت الیاسؑ کا آسمان پر زندہ اُٹھائے جانے کا کوئی واقعہ درج نہیں ہے۔ اسلام میں صرف حضرت عیسیٰؑ کا زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کا درج ہے اور کسی نبی کا نہیں۔ لیکن کچھ مفسرین کا اِس بارے میں اختلاف بھی ہے۔

(16) بائبل مقدس میں ایلیاہ نبی کا زندہ آسمان پر اُٹھایا جانا

(1) اور وہ آگے چلتے اور باتیں کرتے جاتے تھے کہ دیکھو ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے اُن دونوں کو جُدا کر دیا اور ایلیاہ بگولے میں آسمان پر چلا گیا۔ الیشع یہ دیکھ کر چلایا اَے میرے باپ!

Marfat.com

میرے باپ! اِسرائیل کے رتھ اور اُس کے سوار اور اُس نے اُسے پھر نہ دیکھا (۲-سلاطین ۲:۱۱)

(2) اور جب خُداوند ایلیاہ کو بگولے میں آسمان پر اٹھا لینے کو تھا تو ایسا ہوا کہ ایلیاہ الیشع کو ساتھ لے کر جلجال * سے چلا۔ اور ایلیاہ نے الیشع سے کہا تو ذرا یہیں ٹھہر جا اس لیے کہ خُداوند نے مجھے بیت ایل کو بھیجا ہے۔ الیشع نے کہا خُداوند کی حیات کی قسم اور تیری جان کی سوگند میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ سو وہ بیت ایل کو چلے گئے۔ (۲-سلاطین ۲:۱-۲)

(3) اور وہ دونوں یردن کے کنارے کھڑے ہوئے اور ایلیاہ نے اپنی چادر کو لیا اور اُسے لپیٹ کر پانی پر مارا اور پانی دو حصے ہو کر اِدھر اُدھر ہو گیا اور وہ دونوں خشک زمین پر ہو کر پار گئے۔

(۲-سلاطین ۲:۷-۸)

(4) الیشع یہ دیکھ کر چلایا اَے میرے باپ! میرے باپ اِسرائیل کے رتھ اور اُس کے سوار اور اُس نے اُسے پھر نہ دیکھا۔ سو اُس نے اپنے کپڑوں کو پکڑ کر پھاڑ ڈالا اور دو حصے کر دیا۔ اور اُس نے ایلیاہ کی چادر کو بھی جو اُس پر سے گر پڑی تھی اُٹھا لیا اور اُلٹا پھرا اور یردن کے کنارے کھڑا ہوا اور اُس نے ایلیاہ کی اُس چادر کو جو اُس پر سے گر پڑی تھی لے کر پانی پر مارا اور کہا کہ خُداوند ایلیاہ کا خُدا کہاں ہے؟ اور جب اُس نے بھی پانی پر مارا تو وہ اِدھر اُدھر دو حصوں میں ہو گیا اور الیشع پار ہوا۔ (۲-سلاطین ۲:۱۲-۱۴)

☆ **آتشی رتھ اور آتشی گھوڑے:** گھوڑوں کی مدد سے کھینچے جانے والے رتھ جنگوں میں استعمال ہوتے تھے اور اُس زمانے میں نقل و حمل کا تیز ترین ذریعہ تھے۔ بائبل سلاطین کے مطابق ایلیاہ نبی فوت نہیں ہوئے تھے، بلکہ ایک ''بگولے'' میں اُسے معجزانہ طور پر زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اِس واقعے سے یہ اعتقاد پیدا ہوا کہ ایلیاہ نبی ایک دِن واپس آئے گا۔

(مطالعاتی اِشاعت: ص: ۵۴۷؛ ۵۰۹)

Marfat.com

☆جلجال: عبرانی میں مطلب ہٹا دینا، ڈھلکنا، ڈھلکاؤ، جلجال یروشلیم سے پہلے یہ عبادت کی اہم جگہ تھی یروشلیم کو بعد میں اِسرائیل کے لیے قربانیاں چڑھانے کی خاص جگہ مقرر کیا گیا۔ یہ بیت ایل سے کئی میل شمال میں واقع تھا۔ بیت ایل یروشلیم سے تقریباً بارہ میل ۱۹ کلو میٹر شمال میں تھا۔ یہ دُنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ شواہد موجود ہیں کہ یہ اِس جگہ پر تقریباً ۹۰۰۰ ق م میں آباد ہوا تھا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۳۹۵:۶۵۴)

جلجال: یشوع نے دریائے یردن میں سے لِئے ہوئے بارہ پتھر ایک دائرہ کی صورت میں یادگار کے طور پر کھڑے کیے۔ اِس جگہ کا نام جلجال رکھا گیا۔ کیونکہ جلجال کا مطلب کھڑے کیے ہوئے پتھروں کا دائرہ ہے۔ یہاں پر ہی یشوع نے بنی اِسرائیل کی اِس نسل کا ختنہ کیا جو بنی اِسرائیل کے ہاں بیابانی سفر میں پیدا ہوئے اور جب سب لوگوں کا ختنہ کر چکے تو لوگ خیمہ گاہ میں اپنی اپنی جگہ رہے جب تک اچھے نہ ہو گئے۔ پھر خُداوند نے یشوع سے کہا کہ آج کے دِن میں نے مصر کی ملامت کو تم سے ڈھلکا دیا اِسی سبب سے آج کے دِن تک اُس جگہ کا نام جلجال ہے۔

نوٹ: خُدا نے ابرہام کو ختنہ کا یہ نشان اس لِئے دیا کہ بت پرستوں میں اور خُدا کے لوگوں میں امتیاز ہو سکے۔ کہ خُدا کے کون لوگ ہیں اور بت پرست کون لوگ ہیں ختنہ کا یہ نشان امتیازی کا نشان تھا۔ دُنیا میں سب سے پہلے بنی اِسرائیل کا ختنہ ہوا کیونکہ بت پرست مذاہب میں ختنہ نہیں کرتے۔ ابرہام بھی بت پرستوں میں سے تھا اور جب خُدا نے اُسے چن لیا تو پھر اُس کو یہ نشانی دی کہ تو اپنا ختنہ کر اس طرح یہ ختنہ کی رسم اُن سے چلی یہ بت پرستوں اور سامی مذاہب ختنہ ایک نشانی کے طور پر ہے چونکہ بیابان میں ۴۰ سال اُن کے لڑکوں کا ختنہ نہیں ہوا تھا۔ اس لِئے خُدا نے اس جگہ جلجال میں اُن سب کا ختنہ کیا پھر وہ ملک کنعان میں داخل ہوئے۔

Marfat.com

(17) خلاصہ

(1) حضرت الیاسؑ کا ذکر قرآن مجید کی ان سورتوں (۳۷: ۱۳۰) (۶: ۸۵) (۳۷: ۱۲۱) میں بہت مختصر بیان ہوا ہے۔ ان آیات میں حضرت الیاسؑ کا صرف نام آیا ہے۔

بائبل مقدس ۲-سلاطین ۲: ۱۱ میں ایلیاہ تشبی کے واقعات تفصیل سے درج ہیں۔

(2) قرآن مجید و حدیث میں حضرت الیاسؑ کے کسی معجزہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

بائبل مقدس میں ایلیاہ نبی کے معجزات کی تفصیل درج ہے۔

(3) قرآن مجید و حدیث میں حضرت الیاسؑ کی کوئی ایسی روایت نہیں ہے کہ انہوں نے کسی مردہ لڑکے کو زندہ کیا ہو۔

بائبل مقدس کے مطابق ایلیاہ نبی نے ایک بیوہ عورت کے مردہ لڑکے کو زندہ کیا جس نے خشک سالی میں اُسے گھر میں رکھا اور کھانا کھلایا تھا۔

(4) قرآن مجید، حدیث اور کسی بھی اسلامی تفسیر میں حضرت الیاسؑ کی کوئی ایسی روایت درج نہیں ہے کہ انہوں نے لوگوں کو بھسم کرنے کے لیے آسمان سے آگ منگوائی ہو۔

بائبل مقدس کے مطابق ایلیاہ نبی نے سو (۱۰۰) لوگوں کو بھسم کرنے کے لیے آسمان سے دو دفعہ آگ منگوائی تھی۔

(5) قرآن مجید، احادیث اور سارے اسلامی لٹریچر میں حضرت الیاسؑ کو زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کی کوئی روایت نہیں ہے۔

بائبل مقدس کے مطابق ایلیاہ نبی کو بگولے میں سے زندہ آسمان پر اُٹھالیا گیا۔

Marfat.com

تیسرا باب (179)

قرآن مجید کے حضرت یونسؑ اور بائبل مقدس میں یوناہ نبی کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ 180

(2) بائبل مقدس میں یوناہ نبی 181

(3) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ پر قرعہ ڈالنا 183

(4) بائبل مقدس میں یونا نبی پر قرعہ ڈالنا 183

(5) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ کا سمندر میں پھینکا جانا 183

(6) بائبل مقدس میں یوناہ نبی کا سمندر میں پھینکا جانا 184

(7) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں 184

(8) بائبل مقدس کے یوناہ نبی تین دِن مچھلی کے پیٹ میں 185

(9) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ کا شہر کی بربادی کا اعلان 186

(10) بائبل مقدس کے یوناہ نبی کا نینوہ شہر کی بربادی کا اعلان 187

(11) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ پر کدو کی بیل 187

(12) بائبل مقدس کے یوناہ نبی پر کدو کی بیل 188

(13) قرآن مجید کے مطابق شہر کا بربادی سے بچ جانا 188

(14) بائبل مقدس کے مطابق نینوہ شہر کا بربادی سے بچ جانا 189

Marfat.com

(15) قرآن مجید کے حضرت یونس نبی کی اللہ سے ناراضگی 189

(16) بائبل مقدس کے یوناہ نبی کی خدا سے ناراضگی 190

(17) خلاصہ۔ 190

(1) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ

(1) اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو؛ اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی؛ اور کچھ ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو، اور ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی۔ (سورۃ الانعام ۶:۸۶)

(2) اور بے شک یونس پیغمبروں سے ہے: جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا۔ تو قرعہ ڈالا تو (دھکیلے) ہوؤں میں ہوا۔ پھر اُسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا۔ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دِن تک لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔ اور ہم نے اُس پر کدو کا پیڑ اُگایا۔ اور ہم نے اُسے لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک برتنے دیا۔ تو اُن سے پوچھو کیا تمہارے رَب کے لِئے بیٹیاں ہیں اور اُن کے بیٹے؟۔

(سورۃ الصفت ۳۷:۱۳۹-۱۴۹)

(3) تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم؛ جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دُنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں برتنے دیا۔ (سورۃ یونس ۱۰:۹۸)

نوٹ: قرآن مجید کی دسویں سورۃ حضرت یونسؑ کے نام پر ہے۔

Marfat.com

(2) بائبل مقدس کے یوناہ نبی

(1) افرائیم بے وقوف، بے دانش فاختہ ہے۔ وہ مصر کی دہائی دیتے اور اسور کو جاتے ہیں۔
(ہوسیع نبی ۷:۱۱)

یوناہ: کے نام کا مطلب فاختہ یا قمری، بے عقل پرندہ۔ ہوسیع نبی نے بے وقوف و بے دانش فاختہ کا استعار اِسرائیل کے لِئے استعمال کیا ہے۔ خُدا نے یوناہ نبی کو چنا اور اُسے اُسور کے دارالحکومت نینوہ کو بھیجا کہ لوگوں سے کہے کہ توبہ کرو اور خُدا سے معافی مانگو۔ یوناہ نبی نہیں چاہتا تھا کہ خُدا اُسوریوں کو معاف کرے کیونکہ وہ اِسرائیل کے دشمن تھے، اس لِئے یوناہ نبی نے جہاز کے ذریعے سے دُور بھاگنے کی کوشش کی۔ (مطالعاتی اشاعت: ص، ۱۶۳۶، ۱۶۲، ۱۷)

یوناہ نبی کی معرفت خُدا اپنے نبیوں کے وسیلے بُرے انجام اور امید دونوں قسم کے پیغام دیتا ہے۔ لیکن اگر نبی خُدا کی حکم عدولی کرے اور یہ اہم پیغام لوگوں کو نہ پہنچائے تو کیا ہوتا ہے؟ یہ کتاب ثابت کرتی ہے، کہ خُدا کو صرف اپنے لِئے رکھنے کی کوشش کرنا کیسی بے وقوفی ہے، کیونکہ خُدا سب کا خُدا ہے اور وہ ہر ایک پر؛ یہاں تک کہ دشمنوں پر بھی رحم کر سکتا ہے۔

پس منظر: نینوہ ملک اسور کا صدر مقام تھا اور اسور اِسرائیل کا نفرتی دشمن تھا؛ یہ شہر شمالی مشرقی مسوپتامیہ (آج کل کا عراق) میں دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا، یافا بحیرہ روم کی ایک اہم اور معروف بندرگاہ تھی ترسیس نینوہ سے بالکل مخالف سمت واقع تھا۔ اور اُس میں دُور ترین مقام تھا جہاں صرف بحری جہاز میں جا سکتے تھے۔ نینوہ اور ترسیس کے نام کتاب کے شروع ہی میں ایک ساتھ رکھ کر خُدا ایک کلیدی سبق سیکھنے کے لِئے تیار کرتا ہے کہ خُدا ایک سرے سے دوسرے سرے تک ساری زمین پر حکمرانی کرتا ہے۔ قدیم مشرق قریب میں اسور ایک جارح اور تباہ کن

Marfat.com

طاقت تھا۔ اُسوری قوموں کو فتح کرتے تو بسا اوقات خاندانوں کے حصے بخرے کر کے سلطنت کے مختلف علاقوں میں بھیج دیتے تھے جس کے نتیجے میں قدیم دُنیا کی اکثر قومیں اُسوریوں سے نفرت کرنے لگیں۔ خُدا نے یوناہ نبی کو اسور کے دارالحکومت نینوہ میں بھیجا اُس نے اِسرائیل کے نفرتی دشمن کو معاف کر دیا ہے یوناہ نبی یہ بھول گیا تھا کہ خُدا نے بنی اِسرائیل کو اس لِئے چنا تھا کہ زمین پر ہر فرد بشر کے لِئے برکت کا باعث ہوں لیکن بنی اِسرائیل غیر یہودی لوگوں کے خلاف خود غرضی مطلب پرستی اور معاف نہ کرنے کا رویہ پروان چڑھا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص: ۱۶۳۴)

(2) خُداوند کا کلام یوناہ بن امتی پر نازل ہوا۔ کہ اُٹھ اُس بڑے شہر نینوہ کو جا اور اُس کے خلاف منادی کر کیونکہ اُن کی شرارت میرے حضور پہنچی ہے۔ لیکن یوناہ خُداوند کے حضور سے ترسیس کو بھاگا اور یافا میں پہنچا اور وہاں اُسے ترسیس کو جانے والا جہاز ملا اور وہ کرایہ دے کر اُس میں سوار ہوا تاکہ خُداوند کے حضور سے ترسیس کا اہل جہاز کے ساتھ جائے۔ لیکن خُداوند نے سمندر پر بڑی آندھی بھیجی اور سمندر میں سخت طوفان برپا ہوا اور اندیشہ تھا کہ جہاز تباہ ہو جائے۔ (یوناہ ۱:۱-۴)

نوٹ: یوناہ کی کتاب میں، یوناہ نبی کی جرات آزمائی کا بیان ہے، جس نے خُدائی حکم عدولی کرنے کی کوشش کی، خُدا نے اُسے نینوہ جانے کا حکم دیا جو اسور کی عظیم سلطنت کا درالحکومت تھا۔ یوناہ نبی خُدا کا پیغام لے کر وہاں جانا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ خُدا اُس شہر کو برباد اور نیست کرنے کی دھمکی پوری نہیں کرے گا، کئی ڈرامائی واقعات کے بعد اُس سے بادل نا خواستہ خُدا کے حکم کی تعمیل کی مگر جب اُس کے پیغام کے مطابق نہ ہوا کہ شہر تباہ برباد ہو جائے گا تو وہ بیزار اور خاموش ہو گیا۔

Marfat.com

(3) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ پر قرعہ ڈالنا

(1) تو قرعہ ڈالا تو (دھکیلے) ہوؤں میں ہوا۔ (سورۃ الصفت ۳۷:۱۴۱)

(4) بائبل مقدس میں یونا نبی پر قرعہ ڈالنا

(1) خُداوند نے سمندر پر بڑی آندھی بھیجی اور سمندر میں سخت طوفان برپا ہوا اور اندیشہ تھا کہ جہاز تباہ ہو جائے۔ تب ملاح ہراسان ہوئے اور ہر ایک نے اپنے دیوتا کو پکارا اور وہ اجناس جو جہاز میں تھیں سمندر میں ڈال دیں تا کہ اُسے ہلکا کریں لیکن یوناہ جہاز کے اندر پڑا سو رہا تھا۔ تب ناخُدا اُس کے پاس جا کر کہنے لگا تو کیوں پڑا سو رہا ہے؟ اُٹھ اپنے معبود کو پکار! شاید وہ ہم کو یاد کرے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔ اور انہوں نے آپس میں کہا آؤ قرعہ ڈال کر دیکھیں کہ یہ آفت ہم پر کس کے سبب سے آئی۔ چنانچہ انہوں نے قرعہ ڈالا اور یوناہ کا نام نکلا۔ (یوناہ ۱:۴-۷)

(5) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ کا سمندر میں پھینکا جانا

(1) پھر اُسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دِن تک لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔ (سورۃ الصفت ۳۷:۱۴۲-۱۴۵)

(2) حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونسؑ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے۔ اور آپ کو دریا میں ڈال دیا

Marfat.com

کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔ (کنزالایمان تفسیر: ص ۸۱۲)

(6) بائبل مقدس کے یوناہ نبی کا سمندر میں پھینکا جانا

(1) تب انہوں نے اُس سے پوچھا ہم تجھ سے کیا کریں کہ سمندر ہماری لئے ساکن ہو جائے؟ کیونکہ سمندر طوفانی ہوتا جاتا تھا۔ تب اُس نے اُن سے کہا مجھ کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دو تو تمہارے لِئے سمندر ساکن ہو جائے گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بڑا طوفان تم پر میرے ہی سبب سے آیا ہے۔ یوناہ ۱:۱۱ اور انہوں نے یوناہ کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا اور سمندر کا تلاطم موقوف ہو گیا۔ تب وہ خُداوند سے بہت ڈر گئے اور انہوں نے اُس کے حضور قربانی گذرانی اور نذریں مانیں۔ (یوناہ ۱:۱۵)

نوٹ: ملاحوں کو ڈر تھا کہ یوناہ نبی کو سمندر میں پھینکنے سے یوناہ نبی کا خُدا ہمیں سزا دے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے اُس کے حضور قربانی گذرانی۔

(7) قرآن کے حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں

(1) تو تم اپنے رَب کے حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال پکارا کہ اس کا دِل گھٹ رہا تھا۔ اگر اس کے رَب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا تو اسے اس کے رَب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے سزاواروں

Marfat.com

(حقداروں) میں کرلیا۔(سورۃ الحاقہ ۶۹:۴۸)

(2) قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونسؑ ہیں۔مچھلی کے پیٹ میں غم سے۔اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دُعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔

(قرآن کنزالایمان تفسیر؛ص:۱۰۱۹)

(3) مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے۔جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہوگئی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔

(قرآن کنزالایمان تفسیر؛ص:۸۱۲)

(4) حضرت یونسؑ کا مچھلی کے پیٹ کے بارے میں علمائے تفسیر کا اختلاف ہے حضرت مجاہدؒ سے بیان کیا ہے کہ آپ کو مچھلی نے چاشت کے وقت نگلا اور شام کو باہر پھینک دیا۔حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ آپ مچھلی کے پیٹ میں تین دِن رہے جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ سات دِن۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید:ص؛۲۵۴)

(8) بائبل مقدس کے یوناہ نبی تین دِن مچھلی کے پیٹ میں

(1) تب ملاح ہراسان ہوئے اور ہر ایک نے اپنے دیوتا کو پکارا اور وہ اجناس جو جہاز میں تھیں سمندر میں ڈال دیں تا کہ اُسے ہلکا کریں لیکن یوناہ جہاز کے اندر پڑا سو رہا تھا۔تب ناخدا اُس کے پاس جا کر کہنے لگا تو کیوں پڑا سو رہا ہے؟ اُٹھ اپنے معبود کو پکار! شاید وہ ہم کو یاد کرلے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔اور انہوں نے آپس میں کہا آؤ ہم قرعہ ڈال کر دیکھیں کہ یہ آفت ہم پر کس کے

Marfat.com

سبب سے آئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے قرعہ ڈالا اور یوناہ کا نام نکلا۔ تب انہوں نے اُس سے کہا تو ہم کو بتا کہ یہ آفت ہم پر کس کے سبب سے آئی ہے؟ تیرا کیا پیشہ ہے اور تو کہاں سے آیا ہے؟ تیرا وطن کہاں ہے اور تو کس قوم کا ہے؟ اُس نے اُن سے کہا میں عبرانی ہوں اور خُداوند آسمان کے خُدا، بحروبر کے خالق سے ڈرتا ہوں۔ (یوناہ ۱: ۵-۹)

(2) لیکن خُداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی کہ یوناہ کو نگل جائے اور یوناہ تین دِن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ (یوناہ ۲: ۱۷)

(3) اور خُداوند نے مچھلی کو حکم دیا اور اُس نے یوناہ کو خشکی پر اُگل دیا۔ (یوناہ ۲: ۱۰)

☆ بڑی مچھلی: اُس مچھلی کی قسم کا علم نہیں۔ جس نے یوناہ نبی کو بچانے اور خشکی پر واپس لانے کے لئے استعمال کیا گیا۔

نوٹ: نینوہ بہت بڑا شہر تھا، نینوہ کا بادشاہ اُس سے مراد اسور کا وہ بادشاہ ہے جس کا محل نینوہ میں تھا نینوہ کے لوگ معمول کے مطابق دوسرے دیوی دیوتاؤں کی عبادت کیا کرتے تھے لیکن جب یوناہ نے یہ کہا کہ یہ شہر خُدا تباہ کر دے گا تب بادشاہ خاک سر ہو کر اُس نے لوگوں کو یوناہ کے خُدا سے دُعا مانگنے کا حکم دیا۔ (مطالعاتی اشاعت؛ ص: ۱۶۳۹)

(9) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ کا شہر کی بربادی کا اعلان

حضرت ابن عباسؓ اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونسؑ نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا۔

Marfat.com

قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا تو آپ نے فرمایا میں ہی غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی نہ چلتی تھی۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر؛ص:۸۱۲)

(10) بائبل مقدس کے یوناہ نبی کا نینوہ شہر کی بربادی کا اعلان

(1) اور یوناہ شہر میں داخل ہوا اور ایک دِن کی راہ چلا۔ اُس نے منادی کی اور کہا چالیس روز کے بعد نینوہ برباد کیا جائے گا۔ تب نینوہ کے باشندوں نے خُدا پر ایمان لا کر روزہ کی منادی کی اور ادنی واعلیٰ سب نے ٹاٹ اوڑھا۔ (یوناہ ۳:۴-۵)

(11) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ پر کدو کی بیل

(1) اور ہم نے اُس پر کدو کا پیڑ اُگایا۔ (سورۃ الصفت ۳۷:۱۴۶)

(2) سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے۔ مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکم الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہن مبارک میں دے کر آپ کو صبح وشام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔

(قرآن کنزالایمان تفسیر؛ص:۸۱۲)

Marfat.com

(12) بائبل مقدس کے یوناہ نبی پر کدو کی بیل

(1) اور یوناہ شہر سے باہر مشرق کی طرف جا بیٹھا اور وہاں اپنے لِئے ایک چھپر بنا کر اُس کے سایہ میں بیٹھ رہا کہ دیکھے شہر کا کیا حال ہوتا ہے۔ تب خُداوند خُدا نے کدُو کی ایک بیل اُگائی اور اُسے یوناہ کے اُوپر پھیلایا کہ اُس کے سر پر سایہ ہو اور وہ تکلیف سے بچے اور یوناہ اُس بیل کے سبب سے نہایت خوش ہوا۔ لیکن دوسرے دِن صبح کے وقت خُدا نے ایک کیڑا بھیجا جس نے اُس بیل کو کاٹ ڈالا اور وہ سوکھ گئی۔ اور جب آفتاب بلند ہوا تو خُدا نے مشرق سے لُو چلائی اور آفتاب کی گرمی نے یوناہ کے سر میں اثر کیا اور وہ بیتاب ہو گیا اور موت کا آرزومند ہو کر کہنے لگا کہ میرے اس جینے سے مر جانا بہتر ہے۔ اور خُدا نے یوناہ سے فرمایا کیا تو اس بیل کے سبب سے ایسا ناراض ہے؟ اُس نے کہا میں یہاں تک ناراض ہوں کہ مرنا چاہتا ہوں۔ تب خُداوند نے فرمایا کہ تجھے اس بیل کا اتنا خیال ہے جس کے لِئے تو نے نہ کچھ محنت کی اور نہ اُسے اُگایا۔ جو ایک ہی رات میں اُگی اور ایک ہی رات میں سوکھ گئی۔ اور کیا مجھے لازم نہ تھا کہ مَیں اتنے بڑے شہر نینوہ کا خیال کروں جس میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ ایسے ہیں جو اپنے دہنے اور بائیں ہاتھ میں امتیاز نہیں کر سکتے اور بے شمار مویشی ہیں؟۔ (یوناہ ۴: ۵-۱۱)

(13) قرآن مجید میں شہر کا بربادی سے بچ جانا

(1) تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم؛ جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دُنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں برتنے دیا۔ (سورۃ یونس ۱۰: ۹۸)

Marfat.com

(14) بائبل مقدس میں نینوہ شہر کا بربادی سے بچ جانا

(1) اور یہ خبر نینوہ کے بادشاہ کو پہنچی اور وہ اپنے تخت پر سے اُٹھا اور بادشاہی لباس کو اُتار ڈالا اور ٹاٹ اوڑھ کر راکھ پر بیٹھ گیا۔ اور بادشاہ اور اُس کے ارکان دولت کے فرمان سے نینوہ میں یہ اعلان کیا گیا اور اس بات کی منادی ہوئی کہ کوئی اِنسان یا حیوان گلہ یا رمہ کچھ نہ چکھے اور نہ کھائے پئے۔ لیکن اِنسان اور حیوان ٹاٹ سے ملبس ہوں اور خُدا کی حضور گریہ وزاری کریں بلکہ ہر شخص اپنی بُری روش اور اپنے ہاتھ کے ظلم سے باز آئے۔ شاید خُدا رحم کرے اور اپنا ارادہ بدلے اور اپنے قہر شدید سے باز آئے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔ جب خُدا نے اُن کی یہ حالت دیکھی کہ وہ اپنی اپنی بُری روش سے باز آئے تو وہ اُس عذاب سے جو اُس نے اُن پر نازل کرنے کو کہا تھا باز آیا اور اُسے نازل نہ کیا۔ (یوناہ ۳:۶-۱۰)

(2) اور کیا مجھے لازم نہ تھا کہ میں اتنے بڑے شہر نینوہ کا خیال کروں جس میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ ایسے ہیں جو اپنے دہنے اور بائیں ہاتھ میں امتیاز نہیں کر سکتے اور بے شمار مویشی ہیں؟ (یوناہ ۴:۱۱)

(15) قرآن مجید کے حضرت یونسؑ کی اللہ سے ناراضگی

قرآن مجید اور صحاح ستہ میں کوئی ایسا واقعہ یا روایت نہیں ہے، جس میں حضرت یونسؑ نے اللہ سے ناراضگی ظاہر کی ہو۔

Marfat.com

(16) بائبل مقدس کے یوناہ نبی کی خُدا سے ناراضگی

(1) اور خُدا نے یوناہ سے فرمایا کیا تو اس بیل کے سبب سے ایسا ناراض ہے؟ اُس نے کہا میں یہاں تک ناراض ہوں کہ مرنا چاہتا ہوں۔ تب خُداوند نے فرمایا کہ تجھے اس بیل کا اتنا خیال ہے جس کے لیۓ تو نے نہ کچھ محنت کی اور نہ اُسے اُگایا۔ جو ایک ہی رات میں اُگی اور ایک ہی رات میں سوکھ گئی۔ (یوناہ ۴:۹)

(17) خلاصہ

(1) قرآن مجید کی دسویں سورۃ حضرت یونس کے نام پر ہے حضرت یونس کا (۸۶:۶) (۱۳۹:۳۷) (۹۸:۱۰) آیات میں ذکر موجود ہے۔

بائبل مقدس کی ۳۲ کتاب یوناہ نبی کے نام پر ہے جس میں اُن سب حالات کا ذکر موجود ہے جو اُس کو پیش آئے۔

(2) قرآن مجید کی (۱۴۲:۳۷) آیت میں حضرت یونسؑ نبی کا سمندر میں پھینکے جانے کا ذکر ہے بائبل مقدس یوناہ کی کتاب (یوناہ ۱۱:۱) میں ذکر موجود ہے۔

(3) قرآن مجید (۴۸:۶۹) آیت کے مطابق حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

بائبل مقدس یوناہ کی کتاب (۱:۵-۹) (۱۷:۲) (۱۰:۲) میں مچھلی کے پیٹ کا ذکر ہے۔

Marfat.com

چوتھا باب (191)

قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ اور بائبل میں ایوب نبی کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کا نسب نامہ 192

(2) بائبل مقدس کے ایوب نبی کا نسب نامہ 193

(3) بائبل مقدس کے ایوب نبی کے حالات زندگی 194

(4) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ پر آفت 195

(5) بائبل مقدس کے ایوب نبی کے بچوں پر ہلاکت کی آفت 196

(6) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کی بیماری 196

(7) بائبل مقدس کے ایوب نبی پر آفت اور بیماری 197

(8) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کا مرض سے شفایاب ہونا 197

(9) بائبل مقدس کے ایوب نبی کا مرض سے شفایاب ہونا 198

(10) حضرت ایوبؑ کا زمین پر پاؤں مارنے سے چشمہ کا جاری ہونا 198

(11) بائبل مقدس کے ایوب نبی کا چشمہ کے پانی سے ٹھیک ہونے کی نفی 200

(12) حضرت ایوبؑ کا بیوی کو مارنے کی قسم 200

(13) بائبل مقدس میں ایوب نبی کی بیوی کو مارے کی قسم کی نفی 201

(14) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کی برکت 201

Marfat.com

(15) بائبل مقدس کے ایوب نبی کی اسیری کے بعد برکت 202

(16) خلاصہ۔ 203

(1) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کا نسب نامہ

نسب نامہ: محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ روم میں سے ایک شخص ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب یوں ہے ایوب بن موص بن رزاح بن العیص بن اسحاق بن ابراہیم الخلیلؑ اور بعض نے اس طرح سلسلہ نسب بیان کیا ہے۔ ایوب بن موص بن رعویل بن العیص بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ۔ اس کے علاوہ دیگر اقوال بھی ہیں ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ایوب کی والدہ حضرت لوطؑ کی صاحبزادی تھیں اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ کے والد گرامی ان لوگوں میں شامل ہیں جو حضرت ابراہیمؑ پر اس وقت ایمان لائے جب ان کو آگ میں ڈالا گیا اور آگ نے ان کو نہ جلایا۔ پہلی بات زیادہ مشہور ہے۔ حضرت ایوبؑ انبیاء کرامؑ میں سے ہیں کہ جن کی طرف وحی بھیجنے کی صراحت اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کی ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کے متعلق کہا گیا ہے "لیا" بنت یعقوب ہے بعض نے کہا ہے کہ رحمت بنت افرائیم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ لیا بن منسا بن یوسف بن یعقوب ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ (قصص الانبیاء مترجم مولانا عبدالرشید؛ ص: ۲۳۵)

(1) ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔ (سورۃ النساء۴:۱۶۳)

(2) اور ہم نے اُنہیں اسحاق اور یعقوب عطا؛ کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو؛ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو۔ (سورۃ الانعام ۶:۸۴)

(3) اور ایوب کو (یاد کرو) جب اُس نے اپنے رَب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر

Marfat.com

والوں سے بڑھکر مہروالا ہے۔تو ہم نے اس کی دُعا سُن لی تو ہم نے دور کردی جو تکلیف اُسے تھی اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کے لِئے نصیحت۔(سورۃ الانبیاء ۲۱:۸۳-۸۴)

(4) حضرت ایوب صحت یابی کے بعد ستر برس تک زندہ رہے اور دِین حنیف کے لِئے محنت کرتے رہے آپ کے بعد لوگوں نے دِین ابراہیمی کو تبدیل کر دیا۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۲۴۰)

(2) بائبل مقدس کے ایوب نبی کا نسب نامہ

ایوب نبی کا نسب نامہ: بائبل مقدس میں ایوب نبی کا نسب نامہ نہیں ہے۔صرف یہ لکھا ہے کہ عوض کی سرزمین میں ایوب نامی ایک شخص تھا۔

(1) ''عُوض کی سرزمین'' ☆ میں ایوب نام ایک شخص تھا۔وہ شخص کامل اور راستباز تھا اور خُدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا تھا۔اُس کے ہاں سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔اُس کے پاس سات ہزار بھیڑیں اور تین ہزار اُونٹ اور پانچ سو جوڑی بیل اور پانچ سو گدھیاں اور بہت سے نوکر چاکر تھے ایسا کہ اہل مشرق میں وہ سب سے بڑا آدمی تھا۔اُس کے بیٹے ایک دُوسرے کے گھر جایا کرتے تھے اور ہر ایک اپنے دِن پر ضیافت کرتا تھا اور اپنے ساتھ کھانے پینے کو اپنی تینوں بہنوں کو بلوا بھیجتے تھے۔اور جب اُن کی ضیافت کے دِن پورے ہو جاتے تو ایوب اُنہیں بلوا کر پاک کرتا اور صبح کو سویرے اُٹھ کر اُن سبھوں کے شمار کے موافق سوختنی قربانیاں چڑھاتا تھا کیونکہ ایوب کہتا تھا کہ شاید میرے بیٹوں نے کچھ خطا کی ہو اور اپنے دِل میں خُدا کی تکفیر کی ہو ایوب ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا تھا۔(ایوب ۱:۱-۷)

Marfat.com

☆ **عوض کی سرزمین:** اہل مشرق؛ ایوب نبی کے وطن عوض کی صحیح جائے وقوع کا علم نہیں۔ مگر ممکن ہے کہ یہ شمالی مغرب عرب میں اُدوم کا علاقہ ہو کیونکہ ادوم کے بیٹوں کی فہرست میں عوض کا نام بھی دیا گیا ہے۔

نوٹ: بائبل مقدس کی ۱۸ کتب ایوب نبی کے نام سے منسوب ہے۔ ایوب کی کتاب ایک آدمی کے دُکھوں اور مصیبتوں کا بیان کرتی ہے۔ اُن واقعات کے مرکزی کردار ایوب کے بارے میں کہا گیا ہے، کہ وہ شخص کامل اور راستباز تھا، اور خُدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا تھا وہ خُدا پر ایمان اور بھروسہ رکھتا تھا۔ خُدا نے اُسے اولاد، اچھی صحت اور بہت دولت عطا کی۔ اس کتاب کے تحریر کئے جانے کا زمانے کا تعین کرنا ممکن نہیں دلائل کے مطابق اس کتاب کا سن تصنیف موسیٰ کے زمانے (تقریباً) ۱۳۰۰ ق م سے لے کر اس زمانے تک کہیں بھی ہوسکتا ہے۔

(مطالعاتی اشاعت؛ ص؛ ۹۱۷)

(3) بائبل مقدس کے ایوب نبی کے حالات زندگی

(1) خُداوند نے شیطان سے کہا کیا تو میرے بندہ ایوب کے حال پر بھی کچھ غور کیا؟ کیونکہ زمین پر اُس کی طرح کامل اور راستباز آدمی جو خُدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا ہو کوئی نہیں۔ شیطان نے خُداوند کو جواب دیا کیا ایوب یوں ہی خُدا سے ڈرتا ہے۔ کیا تو نے اُس کے اور اُس کے گھر کے گرد اور جو کچھ اُس کا ہے اُس سب کے گرد چاروں طرف باڑ نہیں بنائی ہے؟ تو نے اُس کے ہاتھ کے کام میں برکت بخشی ہے اور اُس کے گلے ملک میں بڑھ گئے ہیں۔ پر تو ذرا اپنا ہاتھ بڑھا کہ جو کچھ اُس کا ہے اُسے چھو ہی دے تو کیا وہ تیرے منہ پر تیری تکفیر نہ کرے گا؟ خُداوند نے شیطان سے کہا دیکھ اُس کا سب کچھ تیرے اختیار میں ہے صرف اُس کو ہاتھ نہ لگانا۔ تب شیطان خُداوند کے سامنے سے چلا گیا۔ (ایوب ۱: ۸-۱۲)

Marfat.com

(2) ایوب نبی ایک نیک آدمی تھا۔ مطلب یہ کہ وہ بُرائی نہیں کرتا تھا اور خُدا کا خوف رکھتا تھا۔ بے شک ایوب کے پاس یہ سب کچھ تھا۔ دُور دُور تک اس جیسا آدمی کوئی نہ تھا۔ ایوب نبی کے حالات و واقعات کو اُس زمانے میں رکھا گیا ہے جب اِسرائیل قوم کا وجود بھی نہیں تھا۔ ایوب نبی کے حالات و واقعات کا بیان اس سوال پر مرکوز ہے کہ "بے قصور لوگ کیوں دُکھ اور مصیبت اُٹھاتے ہیں"؟ اگرچہ ایوب نبی مصیبتوں اور دکھوں کی وجہ سے پریشان تھا، لیکن وہ تھا مطمئن، بے شک اُس کی بیوی اور اس کے دوستوں نے اُسے بدظن کرنے کی بہت کوشش کی۔ پرانے زمانے میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ بہت دولت، بڑا خاندان اور اچھی صحت، خُدا کی مہربانی اور شفقت کی علامت ہیں بے شک ایوب کے پاس یہ سب کچھ تھا، روئے زمین پر اس جیسا امیر آدمی کوئی نہ تھا۔ لیکن جب ایوب کا سب کچھ تباہ برباد ہو گیا اور وہ ہولناک دُکھ اُٹھاتا ہے۔ تو یہ کتاب براہ راست اس سوال پر توجہ کرتی ہے کہ ایوب جیسے نیک اور خُدا کے وفادار افراد کو دُکھ اور مصیبت کیوں جھیلنی پڑتی ہے۔ ایوب قارئین کو دعوت دیتا ہے کہ ان صدیوں پرانے سوالوں اور کرداروں کے بارے میں دریافت کریں کہ خُدا کی پُراسرار قدرت اِنسانی فہم سے باہر ہوتی ہے لیکن دُکھ اور مصیبت کے دوران خُدا کی حضوری ہمارے ساتھ ہوتی ہے اور ہمیں ہمت اور توفیق عطا کرتی ہے کہ آگے بڑھیں اور مستقبل کا سامنا کریں۔ (مطالعاتی اشاعت؛ ص: ۹۱۸)

(4) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ پر آفت

(۱) اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اُس نے اپنے رَب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی۔ (سورۃ ص ۳۸:۴۱)

نوٹ: قرآن مجید میں حضرت ایوب پر آفت کی کوئی آیت نہیں ہے، نہ ہی کوئی ذکر ہے کہ اُن کے کتنے بچے تھے جن پر آفت نازل ہوئی۔ اور اُن کا مال اسباب دشمن لوٹ کر لے گئے ہوں

Marfat.com

ایسی نہ کوئی آیت ہے نہ روایت نہ کوئی تفسیر ہے۔

(5) بائبل مقدس کے ایوب نبی کے بچوں پر ہلاکت کی آفت

(1) اور ایک دِن جب اُس کے بیٹے اور بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے گھر میں کھانا کھا رہے اور مے نوشی کر رہے تھے۔ تو ایک قاصد نے ایوب کے پاس آکر کہا کہ بیل ہل میں جُتے تھے اور گدھے اُن کے پاس چر رہے تھے۔ کہ سبا کے لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور اُنہیں لے گئے اور نوکروں کو تہ تیغ کیا اور فقط میں ہی اکیلا بچ نکلا کہ تجھے خبر دوں وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک اور بھی آکر کہنے لگا کہ خُدا کی آگ آسمان سے نازل ہوئی اور بھیڑوں اور نوکروں کو جلا کر بھسم کر دیا وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک اور بھی آکر کہنے لگے کہ کسدی تین غول ہو کر اُونٹوں پر آ گرے اور اُنہیں لے گئے اور نوکروں کو تہ تیغ کیا اور فقط مَیں ہی اکیلا بچ نکلا کہ تجھے خبر دوں۔ وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک اور بھی آکر کہنے لگا کہ تیرے بیٹے اور تیری بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے گھر میں کھانا کھا رہے اور مے نوشی کر رہے تھے۔ اور دیکھ! بیابان سے ایک بڑی آندھی چلی اور اُس گھر کے چاروں کونوں پر ایسے زور سے ٹکرائی کہ وہ اُن جوانوں پر گر پڑا اور وہ مر گئے اور فقط میں ہی اکیلا بچ نکلا کہ تجھے خبر دوں۔ تب ایوب نے اُٹھ کر اپنا پیراہن چاک کیا اور سر مُنڈایا اور زمین پر گر کر سجدہ کیا۔ اور کہا ننگا مَیں اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا۔ خُداوند نے دیا خُداوند نے لے لیا۔ خُداوند کا نام مبارک ہو۔ (ایوب نبی ۱:۱۳-۲۰)

(6) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کی بیماری

ابن ابی حاتم اور ابن جریر رحمہم اللہ تعالیٰ نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندے ایوب اٹھارہ سال بیمار رہے، دور اور نزدیک کے سب لوگ آپ کو چھوڑ

Marfat.com

گئے۔صرف دو بھائی آپ کے پاس آتے جاتے رہے جوآپ کے ساتھ بہت تعلق رکھتے تھے۔ان میں سے ایک نے دوسرے بھائی سے کہا اللہ کی قسم ایوبؑ نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے کہ دُنیا میں اس جیسا کسی نے گناہ نہیں کیا دوسرے نے کہا کہ یہ کیسے اس نے کہا کہ اٹھارہ سال گزر گئے ہیں اللہ نے ابھی تک اس پر رحم نہیں کیا اور اس کی بیماری دور نہیں کی جب وہ دونوں شام کے وقت آپ کے پاس آئے تو ایک سے رہا نہ گیا کہ اس نے وہی بات ایوبؑ سے کہہ دی، حضرت ایوبؑ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم آپ کیا کہنا چاہتے ہیں البتہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ میں دو آدمیوں کے پاس گزرتا اور وہ آپس میں لڑ رہے ہوتے اور قسم اٹھا رہے ہوتے تو میں گھر آ کر ان دونوں کی قسموں کا کفارہ دے دیتا کہ کہیں انہوں نے اللہ کا نام بلا وجہ نہ لیا ہو۔(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۲۳۸)

(7) بائبل مقدس کے ایوب نبی پر آفت اور بیماری

(1) تب ایوب نے اُٹھ کر اپنا پیراہن چاک کیا اور سر منڈایا اور زمین پر گر کر سجدہ کیا۔ایوب ۱:۲۰

(2) تب شیطان خُداوند کے سامنے سے چلا گیا اور ایوب کو تلوے سے چاند تک دردناک پھوڑوں سے دُکھ دیا اور وہ اپنے کو کھجانے کے لِئے ایک ٹھیکرا لے کر راکھ پر بیٹھ گیا۔تب اُس کی بیوی اُس سے کہنے لگی کہ کیا تو اب بھی اپنی راستی پر قائم رہے گا؟ خُدا کی تکفیر کر اور مر جا۔پر اُس نے کہا کہ تو نادان عورتوں کی سی باتیں کرتی ہے۔کیا ہم خُدا کے ہاتھ سے سکھ پائیں اور دُکھ نہ پائیں؟ (ایوب ۲:۷)

(8) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کا مرض سے شفایاب ہونا

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جب اللہ پاک نے حضرت ایوبؑ کو تندرستی دی تو ان پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسائی آپ اپنے ہاتھ سے ان کو لے کر کپڑوں

Marfat.com

میں ڈالنے لگے۔آپ کو کہا گیا تو سیر نہیں ہوا آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی یا اللہ تیری رحمت سے کون سیر ہوسکتا ہے۔(ابن ابی حاتمؒ) اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک لشکر بھیجا گیا آپ ان کو پکڑ کر کپڑوں میں ڈالنے لگے ان سے کہا گیا کہ کیا تجھے وہ کافی نہیں جو میں نے تجھے دیا ہے ایوب نے عرض کی یا اللہ کہ تیرے فضل سے کون مستغنی ہوسکتا ہے۔(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۲۳۹)

(9) بائبل مقدس کے ایوب نبی کا مرض سے شفایاب ہونا

بائبل مقدس اور یہودی اور مسیحی روایات میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا کہ جب ایوب نبی تندرست ہوئے تو خُدا نے سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسائی ہو۔

(10) حضرت ایوبؑ کا پاؤں مارنے سے چشمہ کا جاری ہونا

(1) اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اُس نے اپنے رَب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی۔ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔ اور ہم نے اُسے اُس کے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرما دیئے اپنی رحمت کرنے اور عقل مندوں کی نصیحت کو۔(سورۃ ص ۳۸:۴۱۔۴۳)

(2) حضرت ایوبؑ سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے۔انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا۔اس سے غسل کیجیے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں پھر آپ ظاہری چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریوں دور ہوگئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔(قرآن کنز الایمان؛ص:۵۹۱)

Marfat.com

(3) حضرت ایوبؑ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا۔ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں رفع ہو گئیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مرچکی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا اور اپنے فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے۔ (قرآن کنز الایمان؛ ص: ۸۲۰)

(4) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعنی زمین پر اپنا پاؤں مار حضرت ایوبؑ نے حکم کی تعمیل کی تو اللہ تعالیٰ نے وہاں ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا اور حکم فرمایا کہ اس سے غسل کرو۔ اور اس پانی سے پیو اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت ایوبؑ کے جسم کی تمام ظاہری اور باطنی تکلیفیں دُور فرما دیں۔ (قصص الانبیاء عبد الرشید؛ ص: ۲۳۹)

(5) حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ایوبؑ ننگے غسل فرما رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیوں کا غول گِرا اور حضرت ایوبؑ دونوں ہاتھوں سے کپڑے میں ڈالنے لگے اللہ نے ان کو پکارا کہ اَے ایوبؑ میں نے تجھے اس سے بے پروا نہیں کر دیا جو تو دیکھ رہا ہے عرض کی ہاں یا اللہ لیکن تیری برکت سے تو میں بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔

(قصص الانبیاء مولانا عبد الرشید؛ ص: ۲۳۹)

(6) ہمارے بندے حضرت ایوبؑ کو یاد کرو کہ انہوں نے ایک وقت پروردگار سے فریاد کی کہ مجھے شیطان نے ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی ہے (ہم کو ان کے حال پر رحم آیا اور فرمایا کہ) اپنے پاؤں سے ٹھکرا دو۔ چنانچہ ٹھکرایا تو ایک چشمہ نکلا تو ہم نے فرمایا کہ تمہارے نہانے اور پینے کے لئے یہ ٹھنڈا پانی موجود ہے اور ہم نے ان کو ان کے اہل و عیال عنایت فرمائے۔ اپنی طرف سے مہربانی کی اور (مقصود یہ بھی تھا) کہ جو عقل رکھتے ہیں ان کے لئے یہ واقعہ یادگار ہے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا؛ ص: ۱۲۶)

Marfat.com

(11) بائبل کے ایوب نبی کا چشمہ کے پانی سے ٹھیک ہونے کی نفی

بائبل مقدس اور روایات میں کوئی آیت یا واقعہ نہیں ہے جس میں ایوب نبی نے زمین پر پاؤں مار کر چشمہ جاری کیا ہو اور ٹھنڈا پانی نکل آیا اور اُس ٹھنڈے پانی سے اُس نے غسل کیا اور پیا اور پھر اُس سے شفا پائی۔ بائبل مقدس کے مطابق جب ایوب کی آزمائش ختم ہوئی تو خُدا نے خود اُسے شفا دی۔

(12) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کا بیوی کو مارنے کی قسم

(1) اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اُس سے مار دے اور قسم نہ توڑ؛ بے شک ہم نے اُسے صابر پایا؛ کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔ (سورۃ ص ۳۸:۴۴)

(2) حضرت ایوبؑ کی بیوی اُن کی خدمت کرتی تھیں وہ اپنی بیوی کی کسی بھی بات پر ناخوش ہو کر قسم کھا بیٹھے تھے کہ میں اچھا ہولوں تو تم کو سو قمچیاں ماروں گا۔ پھر ایوبؑ نے خُدا کی درگاہ میں زاری کی۔ اور ہم نے ایوب سے فرمایا کہ سینکوں کا مٹھا اپنے ہاتھ میں لو (اپنی بی بی) کو اس سے مارلو اور اپنی قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے ایوبؑ کو (بڑا ہی) صابر پایا۔ خُدا کی قدرت سے ایک چشمہ نکلا۔ اس میں نہائے دھوئے اور اس کا پانی پیا اور اچھے ہو گئے اور بی بی کو مارنے کی قسم اس طرح پوری کی کہ سو سینگوں کی جھاڑو لے کر ایک بار چھو دی۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا؛ ص:۱۲۶)

(3) آپ نے قسم اُٹھائی ہے کہ اپنی بیوی کو سو کوڑے ماروں گا اس بارے میں بعض کا خیال ہے کہ انہوں نے یہ قسم اُٹھائی تھی کہ آپ کی بیوی نے اپنی مینڈھیاں فروخت کر دی تھیں تو یہ حکم آپ کے لئے اس بارے میں رحمت اور سہولت تھی۔ اور بعض مفسرین و مورخین کا خیال ہے کہ شیطان طبیب کی صورت میں آپ کی اہلیہ کے سامنے آیا تھا اور اس کے لئے دوا تجویز کی تھی اور آپ کی

Marfat.com

بیوی اصل صورت حال سمجھ نہ سکی اور وہ دوا لے کر آئی ایوبؑ سمجھ گئے کہ وہ تو شیطان تھا۔ پس انہوں نے قسم اُٹھائی کہ اسے سو کوڑے ماروں گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفایاب کیا تو حکم فرمایا کہ تنکوں کا ایک مٹھا پکڑ (ضغثا) سے مراد کسی چیز کا گٹھا ہے جیسے کہ کھجور کے خوشے میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں یعنی اس کو لے کر اس کو مارو اس کے قائم مقام ہو جائے گا اس طرح آپ کی قسم پوری ہو جائے گی اور قسم ٹوٹے کی بھی نہیں۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص: ۲۴۰)

(13) بائبل مقدس میں ایوب نبی کی بیوی کو مارے کی قسم کی نفی

بائبل مقدس اور روایات میں کوئی ایسی آیت یا روایت نہیں ہے جس میں ایوب نبی نے اپنی بیوی کو مارنے کی کوئی قسم کھائی ہو کہ جب میں ٹھیک ہو جاؤں گا تو تم کو سو قمچیاں ماروں گا۔

(14) قرآن مجید کے حضرت ایوبؑ کی برکت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری اور باطنی صحت تندرستی حسن و جمال اور کثیر مال سے نوازا حتیٰ کہ آپ پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش کر دی اور اہل وعیال کی نعمت سے مالا مال کیا۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے اسے اس کا اہل وعیال واپس کر دیا اور اتنا ہی اور دے دیا، کہا گیا ہے کہ اللہ نے ان کے فوت شدہ بیٹے اور بیٹیاں دوبارہ زندہ کر دیں۔ اور بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اللہ نے ان کے بدلے اور اہل وعیال دیدئے۔ اور آخرت میں ان سب کو جنت میں داخل کر کے ایوبؑ پر اپنا انعام مکمل فرمائے گا۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص: ۲۳۹)

(1) حضرت ایوبؑ کے دو کھلیان تھے ایک گندم کا ایک جو کا اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ایک بادل گندم کے کھلیان پر آیا اور اس نے سونا برسایا یہاں تک کہ وہ لبالب بھر گیا پھر دوسرے نے جو کے کھلیان پر چاندی برسائی یہاں تک کہ وہ بھی بھر گیا یہ ابن جریرؒ کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۲۳۸)

(2) حضرت ایوبؑ کے دوبارہ بیٹے بیٹیاں زندہ ہوئیں اللہ نے آپ کو ظاہری اور باطنی صحت و تندرستی حسن و جمال اور کثیر مال سے نوازا حتیٰ کہ آپ پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش کر دی اور اہل و عیال کی نعمت سے مالا مال کیا جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور ہم نے اسے اس کا اہل عیال واپس کر دیا اور اتنا ہی اور دے دیا کہا گیا ہے کہ اللہ نے ان کے فوت شدہ بیٹے اور بیٹیاں دوبارہ زندہ کر دیں۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۲۳۹)

(3) حضرت ضحاکؒ نے حضرت ابن عباسؓ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ اللہ نے اس کی جوانی لوٹا دی اور پہلے سے زیادہ طاقت عطا کی حتیٰ کہ آپ کے بطن سے حضرت ایوبؑ کے ۲۶ لڑکے پیدا ہوئے۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۲۴۰)

(4) حضرت ابن مسعود ابن عباسؓ اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اولاد کو زندہ فرما دیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباسؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کے کثیر اولادیں ہوئیں۔

(قرآن کنزالایمان؛ص:۵۹۱)

(15) ایوب نبی کی اسیری کے بعد برکت

(1) اور خُداوند نے ایوب کی اسیری کو جب اُس نے اپنے دوستوں کے لِئے دُعا کی بدل دیا اور خُداوند نے ایوب کو جتنا اُس کے پاس پہلے تھا اُس کا دوچند دیا۔ (ایوب ۴۲:۱۰)

(2) خُداوند نے ایوب کے آخری ایام میں ابتدا کی نسبت زیادہ برکت بخشی اور اُس کے پاس چودہ ہزار بھیڑ بکریاں اور چھ ہزار اُونٹ اور ہزار جوڑی بیل اور ہزار گدھیاں ہو گئیں۔ اُس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں ہو گئیں۔ اور اُس نے پہلی کا نام یمیمہ اور دوسری کا نام قصیعاہ اور

Marfat.com

تیسری کا نام قرن ہپّوک رکھا۔ اور اُس ساری سرزمین میں ایسی عورتیں کہیں نہ تھیں جو ایوب کی بیٹیوں کی طرح خوب صورت ہوں اور اُن کے باپ نے اُن کو اُن کے بھائیوں کے درمیان میراث دی۔ اور اس کے بعد ایوب ایک سو چالیس برس جیتا رہا اور اپنے بیٹے اور پوتے چوتھی پشت تک دیکھے۔ اور ایوب نے بڈھا اور عمر رسیدہ ہو کر وفات پائی۔ (ایوب ۴۲:۱۲-۱۶)

(16) خلاصہ

(1) قرآن مجید کی (۴:۱۶۳)(۶:۸۴)(۲۱:۸۳) کی آیات میں حضرت ایوب کا ذکر ہوا ہے

بائبل مقدس کی ۱۸ کتاب ایوب نبی کے نام پر ہے جس میں ایوب نبی کا شروع سے لے کر آخر تک سارے حالات واقعات درج ہیں۔

(2) قرآن مجید (۳۸:۴۱) آیت کے مطابق حضرت ایوب کا زمین پر پاؤں مارنے سے چشمہ کا جاری ہونے کا ذکر موجود ہے جس کے پانی پینے اور نہانے سے اُن کو شفا ملی۔

بائبل مقدس میں ایسے چشمے کا کوئی ذکر نہیں ہے جس سے ایوب کو شفا ملی ہو۔

(3) حضرت ایوبؑ کی بیوی اُن کی خدمت کرتی تھیں وہ اپنی بیوی کی کسی بھی بات پر ناخوش ہو کر قسم کھا بیٹھے تھے کہ میں اچھا ہو لوں تو تم کو سو قمچیاں ماروں گا۔

بائبل مقدس اور روایات میں اس طرح کی کوئی ایسی روایت نہیں ہے۔

Marfat.com

تیسرا باب (204)

قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ اور بائبل میں ابرہام کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام ''آزر''	206
(2) بائبل مقدس کے ابرہام کے والد کا نام ''تارح''	207
(3) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کا نسب نامہ	208
(4) بائبل مقدس کے ابرہام کا نسب نامہ	209
بائبل مقدس کے ابرہام	210
(5) بائبل مقدس کے ابرہام کا ملک	211
(6) اُور شہر	212
(7) بائبل مقدس کے ابرہام کی وفات	213
(8) خُدا کا ابرہام سے تین باتوں کا وعدہ	214
(9) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کے ''نام کی تبدیلی کی نفی''	215
(10) بائبل مقدس کے ابرام سے ابرہام ''نام کی تبدیلی''	215
(11) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنے کا واقعہ	216
(12) بائبل مقدس کے ابرہام کو آگ میں ڈالنے کے واقعہ کی ''نفی''	221
(13) حضرت ابراہیمؑ کا ''پرندوں'' کے ٹکڑے کرنے کا واقعہ	221

Marfat.com

(14) بائبل میں پرندوں کی بجائے ''جانوروں'' کے ٹکڑے کرنے کا واقعہ 223

(15) قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی دو بیویوں کا ذکر 224

(16) بائبل مقدس میں ابرہام کی تین بیویوں کا ذکر پہلی بیوی سارہ 225

(17) بائبل مقدس کے ابرہام کی دوسری بیوی ہاجرہ 227

(18) بائبل مقدس کے ابرہام کی تیسری بیوی قطورہ 229

(19) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ 230

(20) بائبل مقدس کے ابرہام کے بیٹے اضحاق کی پیدائش 233

بائبل مقدس کے ابرہام اور اسمٰعیل کا ختنہ 234

(21) بائبل مقدس کے ابرہام کے بیٹے اِسمٰعیل کی پیدائش 235

(22) قرآن مجید میں حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا واقعہ 237

(23) بائبل مقدس میں ابرہام کے بیٹے اسمٰعیل کی قربانی کی نفی 241

(24) قرآن مجید میں حضرت اسحاق کی قربانی کی نفی 241

(25) بائبل مقدس میں ابرہام کے بیٹے اضحاق کی قربانی کا واقعہ 241

(26) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کا دِین حنیفت 244

(27) بائبل مقدس کے ابرہام کے دین حنیفت کی نفی 246

(28) قرآن مجید کے ابراہیمؑ نے پہلی عبادت گاہ ''خانہ کعبہ'' کو تعمیر کیا 247

(29) بائبل مقدس کے ابرہام نے خانہ کعبہ کو تعمیر نہیں کیا 249

(30) بائبل مقدس کے ابرہام کے بیٹے اسمٰعیل کی اولاد 250

(31) بائبل مقدس کے ابرہام کے بیٹے اضحاق کی اولاد 251

Marfat.com

(32) بائبل مقدس کے یعقوب کی چار بیویاں اور اُنکی اولاد 252

(33) بائبل مقدس میں یعقوب کی پہلی بیوی لیاہ 253

(34) بائبل مقدس میں یعقوب کی دوسری بیوی راخل 253

(35) بائبل مقدس میں یعقوب کی تیسری بیوی بلہیاہ 254

(36) بائبل مقدس میں یعقوب کی چوتھی بیوہ زلفہ 254

(37) یعقوب کے بچوں کی پیدائش کی مناسبت سے نام 254

(38) خلاصہ۔ 255

(1) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام ''آزر''

(1) اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے ''باپ آزر'' ☆ سے کہا: کیا تم بتوں کو خُدا بناتے ہو؟ بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔ (سورۃ الانعام ۶:۷۴)

(2) قاموس میں ہے کہ ''آزر'' حضرت ابراہیمؑ کے چچا کا نام ہے؛ امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے۔ (قرآن کنزالایمان ترجمۃ القرآن؛ص:۲۴۶)

(3) حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام ''آزر'' تھا، جسے تورات میں ''تارخ'' کہا گیا۔ اور آپ کا سلسلہ نسب حضرت نوحؑ سے جا ملتا ہے اور حضرت نوحؑ کا حضرت آدمؑ سے قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام ''آزر'' ہی بتایا گیا ہے۔ ''آزر'' ایک بت تراش اور بت فروش تھا۔ اس لیے اُن کا گھر اِن بتوں سے ہر وقت پٹا پڑا رہتا۔ آپ کی قوم ستارہ پرست (صابی) تھی۔ روایات میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کو دِین کی دعوت دینے کا ذکر

Marfat.com

فرمایا ہے۔(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص۱۲۴:۱۲۶)

(4) جب اپنے باپ سے بولا: اَے میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سُنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے۔اَے میرے باپ! بے شک میرے پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تُو میرے پیچھے چلا آ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں۔اَے میرے باپ! شیطان کا بندہ نہ بن؛ بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے۔اَے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہنچے تو تُو شیطان کا رفیق ہو جائے۔(سورۃ مریم۱۹:۴۲-۴۵)

(5) اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے۔سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد مجھے راہ دے گا۔

(سورۃ الزخرف۴۳:۲۶-۲۷)

(6) اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا؛ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہو گیا)؛ بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے۔(سورۃ التوبہ۹:۱۱۴)

☆ آزر: فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب، آگ، گرمی (کتاب خوبصورت نام ص ۱۸)

(2) بائبل مقدس میں ابرہام کے والد کا نام ''تارح''

(1) نحور اُنتیس برس کا تھا جب اُس سے ''تارح'' پیدا ہوا۔اور ''تارح'' کی پیدائش کے بعد نحور ایک سو اُنیس برس اور جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔اور ''تارح'' ستر برس کا تھا جب اُس سے (1) ابرام (2) نحور (3) حاران پیدا ہوئے۔اور حاران اپنے باپ تارح کے آگے اپنی زاد بوم یعنی کسدیوں کے اُور میں مرا۔حاران سے لوط پیدا ہوئے۔

Marfat.com

(پیدائش ۱۱:۲۴-۲۸)

(2) تب یشوع نے اُن سب لوگوں سے کہا کہ خُداوند اِسرائیل کا خُدا یوں فرماتا ہے کہ تمہارے آبا یعنی ابرہام اور نحور کا باپ ''تارح'' وغیرہ قدیم زمانے میں بڑے دریا کے پار رہتے اور دوسرے معبودوں کی پرستش کرتے تھے۔ (یشوع ۲۴:۲)

☆ بڑے دریا کے پار: بڑے دریا سے مراد دریائے فرات ہے اور وہ مسوپتامیہ میں دریائے فرات کے قریب بود و باش رکھتے تھے۔ (بابل: مسوپتامیہ کا دوسرا نام ہے)

(3) اور ''تارح'' نے اپنے بیٹے ابرام کو اور اپنے پوتے لوط کو جو حاران کا بیٹا تھا اور اپنی بہو ساری کو جو اُس کے بیٹے ابرام کی بیوی تھی ساتھ لیا اور وہ سب ''کسدیوں کے اُور'' سے روانہ ہوئے کہ کنعان کے ملک جائیں اور وہ حاران تک آئے اور وہیں رہنے لگے اور ''تارح'' کی عمر دو سو پانچ ۲۰۵ برس کی ہوئی اور ''تارح'' نے ''حاران'' (موجودہ تُرکی) میں وفات پائی۔ باپ کی وفات کے بعد ابرام ملک کنعان کو چلے گئے۔ (پیدائش ۱۱:۳۱-۳۲)

نوٹ: تارح کا مطلب، دیر، دم لینا، بو۔

(3) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کا نسب نامہ

حضرت ابراہیم کا نسب نامہ: ابراہیم بن آزر بن ناحور، بن ساروغ، بن راغو، بن فالغ، بن عابر، بن شالخ، بن ارفغشد، بن سام، بن نوح۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص: ۱۵۵)

(1) حضرت ابراہیمؑ دو ہزار ایک سو ساٹھ سال ق،م میں ''فدام آرام'' شہر میں پیدا ہوئے۔ اور آپ ایک ''بت تراش آزر'' کے ہاں پیدا ہوئے اور آپ کی قوم ستارہ پرست (صابی) تھی۔

Marfat.com

(مُستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبد الرشید قاسمی: ص؛۱۲۶)

(2) حافظ ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت ابراہیمؑ کے حالات کے ضمن میں اسحاق بن بشر کاہلی جو کتاب ''المبتداء'' کے مولف ہیں سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ماں کا نام ''امیلہ'' تھا۔ کلبیؒ نے کہا اِن کی ماں کا نام ''بونا بنت کربتا بن کرثی'' تھا اور اِس کا تعلق بنی ارفغشد بن سام بن نوحؑ سے تھا۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۱۵۵)

(3) حافظ ابن عساکرؒ نے ایک اور سند سے عکرمہؒ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی کنّیت الضیفان تھی (مطلب مہمانوں کا باپ) اِن کے پاس مہمان بہت زیادہ آتے تھے اور میزبانی کرنے میں آپ بہت مشہور تھے اِس لیے اِن کی کنّیت ''ابوالضیفان'' مشہور ہوئی۔

(4) اور کتاب میں ''ابراہیم''* کو یاد کرو؛ بے شک وہ صدیق تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا۔

(سورۃ مریم ۱۹:۴۱)

(5) اور ابراہیم کو جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو؛ اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم جانتے۔ (سورۃ العنکبوت ۲۹:۱۶)

☆ ابراہیم: عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے، پیغام پہنچانیوالا۔

(4) بائبل مقدس کے ابرہام کا نسب نامہ

ابرہام کا نسب نامہ:

(1) بنی سم، عیلام اور اسور اور ارفکسد اور لود اور ارام اور عُوض اور حُول اور جتر اور مسک ہیں۔ اور ارفکسد سے سلح پیدا ہوا اور سلح سے عبر پیدا ہوا۔ اور ''عبر'' ☆ سے دو بیٹے پیدا ہوئے پہلے کا نام ''فلج'' ☆ تھا کیونکہ اُس کے ایام میں زمین بٹی اور اُس کے بھائی کا نام یُقطان تھا۔ اور یُقطان

Marfat.com

سے الموُ داد اور سلف اور حصر ماوت اور اِراخ۔ اور ہُد ورام اور اُوزال اور دقلہ۔ اور عیبال اور ابی مائیل اور سبا۔ اور اوفیر اور حویلہ اور یُو باب پیدا ہوئے یہ سب بنی یُقطان ہیں سم ارفکسد سلح سے عبر سے فلج رعُو سے سُروج نحور سے تارح سے ابرام یعنی (ابرہام)۔ (ا-تواریخ ۱: ۱۷-۲۷)

بائبل مقدس کے ابرہام

ابرہام دُنیا کے تین توحید پرست ادیان یعنی یہودیت، مسیحیت اور اسلام کے پیروکار اپنا اسلاف دِین تسلیم کرتے ہیں۔ جو عبرانی بائبل کا عظیم بزرگ، عہد جدید کا رُوحانی جدامجد ہے۔ اُسے عرب اِسرائیل جھگڑے میں میخ محور کی حیثیت بھی حاصل ہے۔ وہ مغربی دُنیا اور اسلامی دُنیا میں جنگ محور ہے۔ کئی ایک لحاظ سے اُسے قوموں کے باپ کی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی اُسے دُنیا کے ایک کروڑ بیس لاکھ یہودیوں دو ارب مسیحیوں اور ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کا روحانی باپ سمجھا جاتا ہے۔ ابرہام ایک تاریخی شخصیت ہیں؛ جن کا ذکر بائبل مقدس میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ جو اپنے وقت کے سنجیدہ اور گردوپیش سے آگاہی رکھنے والے ہر بات کی غرض وغائیت پر سوچ بچار کرنے والا شخص تھا خُدا کی اطاعت کرنے سے ''ایمان'' کی تاریخ رقم ہوئی۔ وہ دوسروں کے نزدیک معظم اور کسی بھی قیمت پر اپنے گھرانے کا دفاع کرنے کے لئے بہادر اور دلیر تھا اور انتہائی مالدار تھا۔ بہت سے نوکروں، غلاموں، لونڈیوں، بھیڑ بکریوں، گائے بیلوں اور اُنٹوں کا مالک تھا۔ پیشہ موشیوں کا مالک تھا؛ تنازعات اور جھگڑوں سے بچتا تھا۔ ابرہام نے اپنی ساری زندگی خیموں میں بسر کی، اُس نے کوئی تاریخی عمارت نہیں بنائی۔ اعمال ۷: ۸ اور خُدا نے ابرہام سے ختنہ کا عہد باندھا اور اسی حالت میں ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دِن اُس کا ختنہ کیا گیا اور اضحاق سے یعقوب اور یعقوب سے بارہ قبیلوں کے بزرگ پیدا ہوئے

Marfat.com

نوٹ: یہ بزرگ اِسرائیلی کہلائے۔

(5) بائبل مقدس کے ابرہام کا ملک

(1) اور خُداوند نے ابرام سے کہا کہ تو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو مَیں تجھے دکھاوں گا۔ اور مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دُوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تو باعث برکت ہو! جو تجھے مبارک کہیں اُن کو مَیں برکت دوں گا۔ اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر مَیں لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ سو ابرام خُداوند کے کہنے کے مطابق چل پڑا اور لوط اُس کے ساتھ گیا اور ابرام پچھتر برس کا تھا جب وہ حاران سے روانہ ہوا۔ (پیدائش ۱۲:۱-۴)

نوٹ: ابرام اور ساری حاران سے نکل کر ملک کنعان میں آئے۔ (کنعانی نوح کے بیٹے حام کی نسل سے تھے)

(2) تب یشوع نے اُن سب لوگوں سے کہا کہ خُداوند اِسرائیل کا خُدا یوں فرماتا ہے کہ تمہارے ابا یعنی ابرہام اور نحور کا باپ تارح وغیرہ قدیم زمانہ میں بڑے دریا کے پار رہتے اور دوسرے معبودوں کی پرستش کرتے تھے۔ اور مَیں نے تمہارے باپ ابرہام کو بڑے دریا کے پار سے لے کر کنعان کے سارے ملک میں اُس کی رہبری کی اور اُس کی نسل کو بڑھایا اور اُسے اضحاق عنایت کیا۔ اور مَیں نے اضحاق کو یعقوب اور عیسو بخشے اور عیسو کو کوہ شعیر دیا کہ وہ اُس کا مالک ہو اور یعقوب اپنی اولاد سمیت مصر میں گیا۔ (یشوع ۲۴:۲-۴)

(3) اَے بھائیو اور بزرگو سنو! خُدایِ ذُوالجلال ہمارے باپ ابرہام پر اُس وقت ظاہر ہوا جب وہ حاران میں بسنے سے پیشتر مسوپتامیہ میں تھا۔ اور اُس سے کہا کہ اپنے ملک اور اپنے کنبے سے

Marfat.com

نکل کر اُس ملک میں چلا جا جسے مَیں تجھے دکھاؤں گا۔ اس پر وہ کسدِیوں کے ملک سے نکل کر حاران میں جا بسا اور وہاں سے اُس کے باپ کے مرنے کے بعد خُدا نے اُس کو اِس ملک میں لا کر بسا دیا جس میں تم اب بستے ہو۔ (اعمال ۷: ۲-۴)

(4) اور اُس نے اُس سے کہا کہ مَیں خُداوند ہوں جو تجھے ''کسدیوں کے اُور'' ☆ سے نکال لایا کہ تجھ کو یہ ملک میراث میں دوں۔ (پیدائش ۱۵: ۷)

(6) اُور شہر

اُور: کا لفظی مطلب شعلہ یا تیز روشنی ہے۔ مسوپتامیہ کے شہر ''کسدیوں کے اُور'' میں ابرہام ایک بت پرست گھرانے میں پیدا ہوئے۔

کسدی اُن لوگوں کو کہا جاتا تھا جو کسدتان کے رہنے والے تھے۔ اور یہ اُس ملک کو کہا جاتا تھا جس کا دارالخلافہ بابل تھا؛ جس کو موجودہ زمانے میں عراق کہا جاتا ہے کس دیہ سے آئے ہوئے لوگ ''اُور'' میں رہتے تھے۔ لیکن ''اُور'' مسوپتامیہ (عراق) کا شہر تھا۔ کسدیوں کی اکثریتی آبادی کے سبب ''کسدیوں کا اُور'' کہلاتا تھا۔ تقریباً دو ہزار ق م میں خُدا نے ابرہام کو ''کسدیوں کے اُور'' سے بلایا جو جدید عراق میں واقع ہے۔ ابرہام کا خاندان یقیناً ''اُور'' اور حاران کا ایک بااثر اور اہل ثروت خاندان ہوگا کیونکہ بعض قدیم شہر اُن کے آباؤ اجداد کے ناموں سے منسوب تھے۔ ابرہام کا خاندان بنیادی طور پر بت پرست تھا۔

☆ ابرہام مسوپتامیہ کی تہذیب میں پروان چڑھا تھا جو سندھ اور مصر کی تہذیبوں کی مانند انتہائی ترقی یافتہ تھی۔ ''اُور'' کو ''کسدیوں کا اُور'' بھی کہا جاتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کسی زمانے میں ''اُور'' شہر آباد تھا۔ یہ شہر چاند دیوتا کی پرستش کا مرکز بھی تھا۔ چاند دیوتا اِس شہر کا

Marfat.com

دیوتا مانا جاتا تھا۔ابرہام کا باپ ''تارح'' بھی چاند دیوتا کا پجاری تھا۔ابرہام کے زمانے تک ''اُور'' ایک انتہائی اہم اور ترقی یافتہ مرکز کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔وہاں ایک خوبصورت نظام حکومت، نظام تجارت، نظام تعلیم موجود تھا؛ کاروباری مقاصد کے لیے رسیدیں لکھنے اور تحریری معاہدات کا رواج تھا۔درس گاہوں میں، علم نجوم، علم فلکیات، ریاضی، فن جراحت اور نقشہ نگاری جیسے مضامین پڑھائے جاتے تھے۔اُن کا سال قمری نظام اور ۳۵۴ ایام پر مشتمل تھا۔ عسکری مقاصد کے لیے وہ رتھ، تانبے کے خود اور نیزے استعمال کرتے تھے اور زراعت سے بخوبی واقف تھے۔ ''اُور'' اپنے زمانے کا اہم مذہبی مرکز بھی تھا۔

سمیری لوگ محبت اور پیداوار کی دیوی عستار کی پوجا کرتے تھے۔تموز دیوتا کی عبادت بھی رائج تھی، وہ دیوتا خزاں میں مر کر موسم بہار میں زندہ ہو جاتا۔اِس کے علاوہ مختلف اجرام فلکی کی پرستش کا رواج بھی عام تھا۔لوگ اِنسانی بچوں اور جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔ان شواہد سے پتا چلتا ہے کہ ابرہام کا شہر ''اُور'' اپنے زمانے کا ترقی یافتہ شہر تھا جسے چھوڑنا ابرہام کے لیے کوئی آسان کام نہیں تھا۔بائبل مقدس میں اِس علاقے کو ملک ''سنعار'' ☆ کہا گیا، بعد کی صدیوں میں اُسے کسدستان کہا جانے لگا۔(تفہیم عہد عتیق از ڈاکٹر اسلم ضیائی: ص:۱۲۳)

(7) بائبل مقدس کے ابرہام کی وفات

(1) اور ابرہام کی کل عمر جب تک کہ وہ جیتا رہا ایک سو پچھتر برس کی ہوئی۔تب ابرہام نے دَم چھوڑ دیا اور خوب بڑھاپے میں نہایت ضعیف اور پوری عمر کا ہو کر وفات پائی اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔اور اُس کے بیٹے اضحاق اور اسمٰعیل نے مکفیلہ کے غار میں جو ممرے کے سامنے حتی صُحر کے بیٹے عفرون کے کھیت میں ہے اُسے دفن کیا۔یہ وہی کھیت ہے جسے ابرہام نے بنی حت سے خریدا

Marfat.com

تھا وہیں ابرہام اور اُس کی بیوی سارہ دفن ہوئے۔ اور ابرہام کی وفات کے بعد خُدا نے اُس کے بیٹے اضحاق کو برکت بخشی اور اضحاق بیرلحی روئی کے نزدیک رہتا تھا۔ (پیدائش ۲۵: ۷-۱۱)

نوٹ: ابرہام کی پہلی دو بیویوں سے سامی مذاہب کا سلسلہ چلا۔ نوح کے بڑے بیٹے سم سے جن مذاہب کا سلسلہ چلا اُن کو سامی کہا گیا ہے۔ اور سم کی نسل سے ابرہام پیدا ہوئے، ابرہام سامی اقوام کے جسمانی اور رُوحانی جدامجد ہیں۔ ابرہام کا نام تین سو سے زائد مرتبہ بائبل مقدس میں مذکور ہے۔ خُدا نے ۷۵ برس کی عمر میں ابرہام کو بلایا اور انہوں نے ۱۷۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ اِس طرح ابرہام کے تقریباً ۱۰۰ برس کے حالات کتاب مقدس میں مذکور ہیں۔ ان ایک سو برسوں میں سے پچیس سالوں کا تفصیلی بیان۔ پیدائش ۱۲: ۲۰ ابواب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن اُس کی زندگی کے آخری ۷۵ برسوں کی خاطر خواہ تفصیل موجود نہیں۔

(تفہیم عہد عتیق ڈاکٹر اسلم ضیائی؛ ص: ۱۲۸)

☆ عبر: عبرانی میں ''عبر'' کا مطلب: قدیم سامی لوگوں کا ایک گروہ تھا۔

☆ فلج: عبرانی میں فلج کا مطلب بٹا ہو، تقسیم شدہ۔

☆ بابل: ''موجودہ عراق'' کا دوسرا نام سنعار بھی ہے۔

(8) خُدا کا ابرہام سے تین باتوں کا وعدہ

(1) اور وہ اُس کو باہر لے گیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر اور اگر تُو ستاروں کو گن سکتا ہے تو گن اور اُس سے کہا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہو گی۔ (پیدائش ۱۵: ۵)

(2) اور میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے ایسا دُوں گا کہ وہ دائمی ملکیت ہو جائے۔ اور میَں اُن کا خُدا ہوں گا۔ (پیدائش ۱۷: ۸)

Marfat.com

(3) مَیں تیری اولاد اور نسل کو برکت دوں گا اور عالم کے بادشاہ اُس سے پیدا ہوں گے، زمین کا ہر بشر اُن کے وسیلے سے برکت پائے گا۔ (پیدائش ۱۶:۱۷)

نوٹ: خُدا کا پہلا ابرہام سے وعدہ، تیری اولاد کثرت سے ہوگی اور وہ بڑی قوم بن جائے گی۔ دوسرا تیری اولاد ایک سرزمین کی مالک ہوگی۔ تیسرا تیری اولاد سے عالم کے بادشاہ پیدا ہوں گے۔

(9) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کے ''نام کی تبدیلی کی نفی''

قرآن مجید، صحاح ستہ اور کسی بھی اسلامی تفسیروں میں ایسا کوئی واقعہ درج نہیں ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ کا نام تبدیل ہوا ہو۔ قرآن مجید میں صرف ایک ہی نام عربی زبان میں آیا ہے وہ ابراہیمؑ ہے۔

(10) بائبل مقدس کے ابرام سے ابرہام ''نام کی تبدیلی''

(1) دیکھ میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا۔ اور تیرا نام پھر ''ابرام'' ☆ نہیں کہلائے گا بلکہ تیرا نام ''ابرہام'' ہوگا۔ کیونکہ میں نے تجھے بہت ''قوموں کا باپ'' ٹھہرا دیا ہے۔ (پیدائش ۱۷: ۴-۵)

(2) اور خُدا نے ابرہام سے کہا ''ساری'' جو تیری بیوی ہے سو اُس کو ساری نہ پُکارنا۔ اُس کا نام سارہ ہوگا۔ (پیدائش ۱۵:۱۷)

نوٹ: بائبل مقدس کی اس آیت کے مطابق؛ خُدا نے ''ابرام'' کا نام تبدیل کر کے ''ابرہام'' رکھا؛ یہی نہیں بلکہ اُس کی بیوی کا نام بھی تبدیل کیا؛ خُدا نے اُسے کہا اب سے تیری بیوی کا نام ''ساری'' سے ''سارہ'' ہوگا۔ ''ساری'' ابرام کے باپ کی بیٹی تھی؛ مگر ماں سے ماتر اور ابرام

Marfat.com

کی سوتیلی بہن تھی۔

☆ ابرام: کو عبرانی میں ابی رام (Abiram) کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب بڑا باپ یا سرفراز باپ مگر عربی زبان میں ابرام کے لفظ کا مطلب ہے ملول یا غمگین۔ (خُدا کا بھید: ۳۵)

☆ ابرہام: خُدا کے دیئے ہوئے نام ابرہام کا عبرانی میں مطلب جو "برومند اور سر بلند ہوا" یعنی بہت سی قوموں کا باپ ابرہام سامی مذاہب کے جد امجد اور رُوحانی پیشوا ہیں۔

(11) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنے کا واقعہ

(1) اَے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رَب کے بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی جبکہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رَب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے بولا: میں جلاتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے فرمایا: تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھم (مغرب) سے لے آ تو ہوش اُڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو۔

(سورۃ البقرہ۲:۲۵۸)

(2) اور ان کی قوم ان سے جھگڑنے لگی؛ کہا: کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو وہ تو مجھے راہ بتا چکا: اور مجھے ان کا ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتاتے ہو ہاں جو میرا ہی رَب کوئی بات چاہے؛ میرے رَب کا علم ہر چیز کو محیط ہے؛ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے۔ اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری؛ تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ سزاوار کون ہے؛ اگر تم جانتے ہو۔

(سورۃ الانعام۶:۸۰-۸۱)

(3) بولا: کیا تو میرے خُداؤں سے منہ پھیرتا ہے اَے ابراہیم بے شک اگر تو باز نہ آیا تو میں

Marfat.com

تجھے پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا۔ (سورہ مریم ۱۹:۴۶)

(4) ان میں سے کچھ بولے: ہم نے ایک جوان کو انہیں بُرا کہتے سُنا جسے ابراہیم کہتے ہیں۔ بولے: تو اُسے لوگوں کے سامنے لاؤ شاید وہ گواہی دیں: بولے: کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اَے؟ ابراہیم! فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہو گا تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں۔ تو اپنے جی کی طرف پلٹے اور بولے: بے شک تمہیں ستم گار ہو۔

(سورۃ الانبیاء ۲۱:۶۰-۶۴)

(5) بولے: اِن کو جلا دو اور اپنے خُداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا ہے۔ ہم نے فرمایا: اَے آگ! ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ اور انہوں نے اِس کا بُرا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا۔ (سورۃ الانبیاء ۲۱:۶۸-۷۰)

(6) انہوں نے طاقت کے مطابق ہر ممکن جگہ سے ایندھن جمع کیا اور ایک مدت تک لکڑیاں اکٹھی کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب ان کی کوئی عورت بیمار ہوتی تو وہ نذر مانتی کہ اگر وہ تندرست ہو گئی تو وہ ابراہیمؑ کو جلانے کے لیے لکڑیاں اُٹھا کر لائے گی۔ پھر انہوں نے اِس کے لیے بڑا گڑھا تیار کیا اور اِس میں لکڑیاں ڈال کر آگ لگا دی آگ بھڑکنے لگی، شعلہ زن ہوئی، سرخ شعلوں کی شکل اختیار کر گئی اور اِس کے شرارے بلند ہونے لگے۔ پھر انہوں نے ابراہیمؑ کو منجنیق میں بٹھا دیا، جو ہیزن نامی ایک شخص نے بنائی تھی جو ''اکراد'' میں سے تھا اور وہ منجنیق بنانے والا پہلا آدمی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دِن تک اِس میں دھنستا جائے گا۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص:۱۶۹)

(7) تو اِس کی قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انہیں قتل کر دو یا جلا دو تو اللہ نے اُسے آگ سے بچا لیا بے شک اِس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے (سورۃ العنکبوت ۲۹:۲۴)

Marfat.com

(8) فرمایا: کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو پھر اُسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔ تو انہوں نے اس پر داؤں چلنا (فریب کرنا) چاہا ہم نے اُنہیں نیچا دکھایا۔ اور کہا: میں اپنے رَب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا۔ الٰہی! مجھے لائق اولاد دے۔ تو ہم نے اُسے خوش خبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی۔ (سورۃ الصافات ۳۷:۹۶-۱۰۱)

(9) نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیمؑ کو جلا ڈالنے پر متفق ہو گئی؛ اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قریہ کوثی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے۔ اور ایک منجنیق (گوپھن) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اِس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا ''حسبی اللہ نعم الوَکیل'' جبریل الامینؑ نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا تم سے نہیں جبریلؑ نے عرض کیا تو اپنے رَب سے سوال کیجیے فرمایا سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لیے کفایت کرتا ہے۔ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی۔ کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا۔ (کنز الایمان ترجمۃ القرآن؛ص:۵۸۹)

(10) آگ کے لیے لکڑیاں جمع کرنا شروع کر دیں اور ایک مدت تک لکڑیاں اکٹھی ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ ایک عورت جب بیمار ہوتی تو اس کے لیے نذر مانتی کہ اگر میں شفایاب ہو جاؤں گی تو ابراہیمؑ کو جلانے کے لیے ایندھن اٹھا لاؤں گی۔ پھر ایک بہت بڑی جگہ تیار کی اِس میں

Marfat.com

سارا ایندھن جمع کر دیا گیا اور پھر ایندھن کو آگ لگا دی۔ آگ خوب روشن ہو گئی۔ خوفناک آوازیں بلند ہونے لگیں۔ آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے اتنی بلند آگ شاید پہلے کبھی نہ دیکھی گئی ہوگی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کو ایک منجنیق میں بٹھا دیا گیا پھر انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھ اور پاؤں رسیوں سے جکڑ دیئے اور آگ میں پھینکنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اللہ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی، ص، ۱۵۸)

(11) جب انہیں نمرود کے حکم سے آگ میں ڈالا گیا تو اُس وقت جس صبر و رضا کا انہوں نے ثبوت دیا اور جس عزم و استقامت کو پیش کیا وہ ان ہی کا حصہ تھا (روزنامہ جنگ؛ ۱۶، ۱۰، ۲۰۱۳)

(12) گرگٹ کو قتل کرو اس نے ابراہیم پر آگ روشن کی: ام شریک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اس لیے کہ یہ اِس آگ کو پھونکوں سے بڑھکا تا تھا جس میں حضرت ابراہیمؑ کو پھینکا گیا تھا اور سب جانور آگ بجھا رہے تھے۔

(حدیث بخاری: ۵۸۵) (جلد دوم کتاب بدو الخلق۔ مترجم علامہ وحید)

نوٹ: اِس حدیث میں لکھا ہے کہ گرگٹ کو ہلاک کرو کیونکہ جب آگ لگی تھی تو یہ آگ کو پھونک مارتی تھی تا کہ وہ اور تیز ہو۔

(13) حضرت ام شریکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا وہ (آگ تیز کرنے کے لیے) حضرت ابراہیمؑ پر پھونکیں مارتی تھی۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا چھپکلی کو قتل کرو، وہ حضرت ابراہیمؑ پر جلائی ہوئی آگ میں پھونک مارتی تھی۔ حضرت عائشہؓ اگر اسے دیکھتی تو وہ قتل کر دیتی۔ بخاری و مسلم کی احادیث بھی ہیں۔ چونکہ یہ روایات مستند ہیں اور اصول روایت کے مطابق صحیح ثابت ہیں اس لیے ہم اِن پر

Marfat.com

ایمان لاتے ہیں اور اِس کی حکمت کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ کی حکمتوں کا احاطہ کرنا اِنسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ (مسند احمد (۶:۲۰۰) مسند احمد (۶:۲۱۸) مسند احمد (۶:۸۳) ابن ماجہ (۳۲۳۱)۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص ۱۷۱)

(14) حضرت ام شریکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا کہ وہ (آگ تیز کرنے کے لئے ابراہیمؑ) پر پھونکیں مارتی تھی۔ اسی طرح حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ چھپکلی کو قتل کردو کیونکہ وہ ابراہیم پر جلائی ہوئی آگ میں پھونکیں مارتی تھی۔ اور حضرت عائشہؓ جب اسے دیکھتی تھیں تو اسے ماردیتی تھیں۔ اس طرح ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے ایک نیزہ کھڑا کیا ہوا دیکھا تو اس نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیوں ہے اس کے ساتھ آپ کیا کرتی ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ اس سے چھپکلیاں مارتے ہیں۔ کیونکہ جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین کے تمام جانور اس آگ کو اپنی حسب کوشش بجھاتے تھے لیکن چھپکلی (اس آگ کو تیز کرنے کے لئے) اس میں پھونک مارتی تھی۔ (ابن ماجہ ابن ابی شیبہ) سامہ مولاۃ الفا کہہ بن المغیرہ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوئی تو میں نے آپ کے گھر میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھا تو میں نے عرض کی کہ اَے ام المومنینؓ آپ اس کے ساتھ کیا کرتی ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ چھپکلیوں کے لئے ہے ہم اس کے ساتھ اس کو مارتے ہیں۔ بے شک ہم سے رسول اللہؐ نے بیان فرمایا کہ جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور اور حشرات الارض آگ کو بجھاتے رہے مگر چھپکلی اس میں پھونک مارتی تھی تو اللہ کے رسولؐ نے ہمیں ان کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ (مسند ابن حمد ماجہ) (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص ۱۲۵)

Marfat.com

(12) بائبل مقدس میں ابرہام کو آگ میں ڈالنے کے واقعہ کی ''نفی''

(1) اور جب سُورج ڈوبا اور اندھیرا چھا گیا تو ایک تنور * جس میں سے دُھواں اُٹھتا تھا دکھائی دیا اور ایک جلتی مشعل اُن ٹکڑوں کے بیچ میں سے ہو کر گذری۔ اُسی روز خُداوند نے ابرہام سے عہد کیا اور فرمایا کہ یہ مُلک دریائے مصر سے لے کر اُس بڑے دریا یعنی دریائے فرات تک۔ قینیوں اور قنیزیوں اور قدمونیوں اور اموریوں اور کنعانیوں اور جرجاسیوں اور یبوسیوں سمیت میں نے تیری اولاد کو دیا ہے۔ (پیدائش ۱۵: ۱۷-۲۱)

☆ تنور: مطلب آگ اور دھواں خُدا کی حضوری کی علامت۔ (مطالعاتی اشاعت؛ ص: ۵۱)

نوٹ: بائبل مقدس میں ابرہام کو آگ میں ڈالنے کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(13) حضرت ابراہیمؑ کا ''پرندوں'' کے ٹکڑے کرنے کا واقعہ

(1) اور جب عرض کی ابراہیم نے: اَے رَب میرے! مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردے جلائے گا فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی: یقین کیوں نہیں مگر! یہ چاہتا ہوں کہ میرے دِل کو قرار آ جائے؛ فرمایا؛ تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلا لے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بُلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲: ۲۶۰)

(2) حضرت ابراہیمؑ نے چار پرند لئے، مور، مرغ، کبوتر، کوا، انہیں بحکم الٰہی ذبح کیا ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیئے۔ اور اس مجموعہ کے کئی حصہ کیے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے۔ پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے

Marfat.com

یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے۔ (قرآن کنز الایمان تفسیر؛ص:۸۰)

(3) حضرت خلیل اللہ کو خُدا تعالیٰ کی اِس صفت میں شک تھا۔ رب العالمین خالق کُل فرماتا ہے کہ چار پرندے لے لو۔ مفسرین کے اِس بارے میں کئی اقوال ہیں کہ کون کون سے پرند حضرت ابراہیمؑ نے لے لیے تھے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اِس کا علم ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا، اور اس کا نہ جاننا ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ کوئی کہتا ہے وہ کلنگ اور مور اور مرغ اور کبوتر تھے۔ کوئی کہتا ہے وہ مرغابی اور سیمرغ کا بچہ اور مرغ اور مور تھے۔ کوئی کہتا ہے وہ کبوتر مرغ اور مور اور کوا تھے۔ پھر انہیں کاٹ کر اِن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں ایک اور روایت میں ہے۔ پر اُکھیڑ دیئے اور سارے مختلف ٹکڑے آپس میں ملا دیئے۔ پھر چار پہاڑوں پر یا سات پہاڑوں پر وہ ٹکڑے رکھ دیئے اور سب پرندوں کے سَر اپنے ہاتھ میں رکھے۔ پھر بحکم خُدا تعالےٰ انہیں بلانے لگے جس جانور کو آواز دیتے اِس کے بکھرے ہوئے پَر اِدھر اُدھر سے اُڑتے اور آپس میں جڑتے اِسی طرح خون خون کے ساتھ ملتا اور باقی اجزء بھی جس جس پہاڑ پر ہوتے آپس میں مل جاتے اور اُڑتا ہوا آپ کے پاس آتا۔ آپ اسے دوسرے پرند کا سر دیتے تو وہ قبول نہ کرتا۔ خود اِس کا سَر دیتے تو وہ جڑ جاتا۔ یہاں تک کہ ایک ایک کر کے یہ چاروں پرند زندہ ہو کر اُڑ گئے۔ اور خُدا تعالےٰ کی قدرت کا اور مردوں کے زندہ ہونے کا یہ ایمان افروز نظارہ خلیل اللہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ غالب ہے کوئی چیز اسے عاجز نہیں کر سکتی۔ جس کام کو وہ چاہے بے روک ہو جاتا ہے ہر چیز اِس کے قبضہ میں ہے۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد اول: ص؛۳۶۷)

Marfat.com

(14) بائبل میں پرندوں کی بجائے جانوروں کے ٹکڑے کرنے کا واقعہ

(1) ابرام نے کہا اَے خُداوند خُدا تُو مجھے کیا دے گا؟ کیونکہ میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر رہے۔ پھر ابرام نے کہا دیکھ تو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا۔ تب خُداوند کا کلام اُس پر نازل ہوا اور اُس نے فرمایا یہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ وہ جو تیرے صُلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا۔ اور وہ اُس کو باہر لے گیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر اور اگر تو ستاروں کو گن سکتا ہے تو گن اور اُس سے کہا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی۔ (پیدائش ۱۵:۲-۵)

(2) اور ابرہام نے خُدا سے کہا اَے خُداوند خُدا! میں کیوں کر جانوں کہ میں اُس کا وارث ہوں گا؟۔ اُس نے اُس سے کہا کہ میرے لئے تین برس کی ایک بچھیا اور تین برس کی ایک بکری اور تین برس کا ایک مینڈھا اور ایک قُمری اور ایک کبوتر کا بچہ لے۔ اُس نے اُن سبھوں کو لیا اور اُن کو بیچ سے دو ٹکڑے ☆ کیا اور ہر ٹکڑے کو اُس کے ساتھ کے دُوسرے ٹکڑے کے مُقابل رکھا ''مگر پرندوں کے ٹکڑے نہ کئے''۔ تب شکاری پرندے اُن ٹکڑوں پر جھپٹنے لگے پر ابرام اُن کو ہنکاتا رہا۔ سُورج ڈوبتے وقت ابرام پر گہری نیند غالب ہوئی اور دیکھو ایک بڑی ہولناک تاریکی اُس پر چھا گئی۔ اور اُس نے ابرام سے کہا یقین جان کہ تیری نسل کے لوگ ایسے ملک میں جو اُن کا نہیں پردیسی ہوں گے اور وہاں کے لوگوں کی غلامی کریں گے اور وہ چار سو برس تک اُن کو دُکھ دیں گے۔ (پیدائش ۱۵:۸-۱۳)

☆ ٹکڑے: جس لفظ کا ترجمہ ''ٹکڑے'' کیا گیا ہے عبرانی میں اِس کا مطلب ''معاہدہ'' ہے۔ قدیم زمانے میں جب دو فریقین کے درمیان میں کوئی عہد ہوتا اُس میں دو افراد، دو خاندان، دو

Marfat.com

قبائل، دوقومیں جب دوستی کے اٹوٹ رشتہ میں بندھنا چاہتے تو وہ دوستی کا عہد کاٹتے مذکورہ عہد کے لیے وہ چند جانوروں کو ذبح کر کے اُن کے ٹکڑے کر کے ایک دوسرے کے مقابل رکھ دیتے جن کے درمیان میں گزرنے کا راستہ ہوتا تھا۔ دونوں افراد یا خاندان و قبائل اور قوموں کے نمائندگان مذبوح جانوروں کے ٹکڑوں میں سے اکٹھے گزرتے۔ اس کے بعد دونوں فریق مڑ کر جانوروں کی لاشوں کی طرف منہ کر کے یہ کہتے کہ اگر ہم میں سے کوئی دوستی کے عہد سے انحراف کرے تو دیوتا اُسے اِن جانوروں کے ٹکڑوں کی مانند کر دے۔

انیسوں صدی تک چین میں یہ رواج قائم تھا ٹکڑوں میں سے گزرتے وقت چینی لوگ مشجر پر بنائے ہوئے مرغ کی شبیہ کو درمیان میں سے پھاڑ کر دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنے پاس محفوظ کر لیتے تھے۔ اگر آئندہ پشتوں میں ایسے ''دوستوں'' کے لوگ ایک دوسرے سے ملتے اور مرغ کی شبیہ کے دونوں ٹکڑے ملانے سے شبیہ مکمل ہو جاتی تو وہ دوستی کا حق ادا کرنے کے پابند ہوتے تھے۔ اس عہد کو اصطلاحی طور پر ''دوستی کا عہد کاٹنا'' کہا جاتا تھا۔ بائبل مقدس کے مطابق اِسی طرح خُدا اور ابرہام کے درمیان عہد تھا لیکن ابرہام سو گیا صرف اکیلے خُدا کی ذات اُن ٹکڑوں میں سے گزری۔ (تفہیم عہد عتیق از ڈاکٹر اسلم ضیائی؛ ص:۱۰۴)

نوٹ: یہ عہد ابدی نوعیت کا ہوتا تھا اِس لئے اِس کا قیام بہت نادر تھا۔

(15) قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی دو بیویوں کا ذکر

(1) اور اس کی بی بی کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اُسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے بے شک یہ تو اچنبے کی بات ہے۔ (سورۃ ھود ۱۱:۷۱-۷۲)

Marfat.com

(2) اَے میرے رَب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اَے میرے رَب! اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تُو لوگوں کے کچھ دِل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں کچھ پھل کھانے کے دے شاید وہ احسان مانیں۔

(سورۃ ابراہیم ۱۴: ۳۷)

نوٹ: قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی بیوی حضرت سارہؓ اور حضرت ہاجرہؓ کا ذکر ناموں کے بغیر ان آیات میں ہوا ہے۔ لیکن روایات میں حضرت ہاجرہؓ اور حضرت سارہؓ کے ناموں سے ذکر ضرور موجود ہے۔ قرآن مجید کی ۱۴ نمبر سورۃ کا نام حضرت ابراہیمؑ کے نام پر ہے۔

(16) بائبل مقدس میں ابرہام کی تین بیویوں کا ذکر

ابرہام کی پہلی بیوی سارہ: ایک بہت بڑی قوم کی ماں اور اپنے بیٹے کے ساتھ انتہائی وفادار۔ کسی چیز یا بات کا انتظار کرنے سے زیادہ مشکل شاید ہی کوئی اور کام ہو۔ یہی کیفیت سارہ کی تھی وہ نوے برس کی تھی اور اتنی ضعیف ہو چکی تھی کہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اُس کے بطن سے بیٹا جنم لے گا۔ جب اُسے خُدا نے بتایا کہ اُس کے ''اپنا بیٹا'' ہوگا تو وہ ہنسی۔ غالباً ایمان کی کمی کے باعث نہیں بلکہ اس شک کے باعث کہ کیا خُدا اُس کے ضعیف ہوتے ہوئے بھی یہ کر سکتا ہے؟ ایمان ہی سے سارہ نے بھی سن یاس کے بعد حاملہ ہونے کی طاقت پائی اس لئے کہ اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا جانا۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص: ۲۴۰۳)

(1) اور خُدا نے ابرہام سے کہا کہ ''ساری'' جو تیری بیوی ہے سو اُس کو ساری نہ پُکارنا۔ اُس کا نام ''سارہ'' ہوگا۔ اور مَیں اُسے برکت دُوں گا اور اُس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشوں گا۔ یقیناً مَیں اُسے برکت دُوں گا کہ قومیں اُس کی نسل سے ہوں گی اور ''عالم کے بادشاہ'' اُس سے پیدا

Marfat.com

ہوں گے۔(پیدائش ۱۷-۱۶)

(2)اور اسمٰعیل کے حق میں بھی مَیں نے تیری دُعا سُنی ۔دیکھ مَیں اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور مَیں اُسے بڑی قوم بناؤں گا۔لیکن مَیں اپنا عہد اضحاق سے باندھوں گا جو اگلے سال اِسی وقت معین پر سارا سے پیدا ہوگا۔

(پیدائش ۱۷:۲۰-۲۱)

(3)اور ابرام اور نحور نے اپنا اپنا بیاہ کر لیا۔ابرام کی بیوی کا نام ساری اور نحور کی بیوی کا نام ملکہ تھا اور ساری بانجھ تھی ۔اُس کے کوئی بال بچہ نہ تھا۔(پیدائش ۱۱:۲۹)

(4)جب ابرام ننانوے برس کا ہوا تب خُداوند ابرام کو نظر آیا اور اُس سے کہا کہ میں خُدای قادر ہوں تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو۔(پیدائش ۱۷:۱)

(5)اور خُداوند نے جیسا اُس نے فرمایا تھا سارہ پر نظر کی اور اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق سارہ سے کیا۔سو سارہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لئے اُس کے بڑھاپے میں اُسی معین وقت پر جس کا ذکر خُدا نے اُس سے کیا تھا اُس کے بیٹا ہوا۔(پیدائش ۲۱:۱-۲)

(6)اور جب اُس کا بیٹا اضحاق اُس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو برس کا تھا۔(پیدائش ۲۱:۵)

(7)اور سارہ کی عمر ایک سو ستائیس برس کی ہوئی ۔سارہ کی زندگی کے اتنے ہی سال تھے۔اور سارہ نے قریت اربع میں وفات پائی ۔یہ کنعان میں ہے اور حُبرون بھی کہلاتا ہے اور ابرہام سارہ کے لئے ماتم اور نوحہ کرنے کو وہاں گیا۔(پیدائش ۲۳:۱-۲)

☆سارہ: مطلب راج کماری، بی بی یا بادشاہ زادی اور ساری کا مطلب ہے میری شاہزادی

نوٹ: ساری اور سارہ دونوں کا مطلب ''شہزادی'' ہے؛ اور ''سارہ'' نام کی اہمیت یہ ہے کہ وہ اِسرائیل کے ''بادشاہوں'' کی ماں ہوگی۔''سارہ'' ☆ سے دو سامی مذاہب ''یہودیت اور

Marfat.com

''مسیحیت'' نے جنم لیا۔

(17) ابرہام کی دوسری بیوی ہاجرہ

ہاجرہ: عربی زبان میں ہاجرہ کا مطلب ہے، ہجرت کرنیوالی۔ عبرانی زبان میں ہاجرہ کا مطلب اجنبی، دوڑنے والا، پرواز، خوفزدہ۔

جب سارہ نے ہاجرہ کو ابرہام سے اولاد کے حصول کے لئے چنا تو ہاجرہ کے لئے سارہ کی مرضی کے آگے سر جھکانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ جب ہاجرہ حاملہ ہوگئی تو اُس نے اپنی مالکن کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اُس کا حاملہ ہونا اُس کے گھمنڈ کا سبب بنا، اُس کا یہ رویہ اُس کے لئے سختیاں لے آیا۔ آخر کار سارہ نے اُسے سزا دی۔ اُسی سزا نے حاجرہ کو پہلے فرار کے لئے مائل کیا۔ جب وہ دوبارہ ابرہام کے گھر لوٹی اور اسمٰعیل کو جنم دیا تو سارہ کے بانجھ پن نے دونوں خواتین میں موجود تلخی اور تناؤ کو مزید بڑھا۔ اضحاق کی پیدائش کے بعد سارہ کسی بھی ایسے جواز کی تلاش میں رہی جو ہاجرہ اور اسمٰعیل کو گھر سے نکالنے کا سبب ہو۔ اسمٰعیل کے اضحاق کا مضحکہ اُڑانے سے سارہ کو وہ جواز مل گیا جس کی وہ منتظر تھی اور اُس نے ماں بیٹے کو گھر سے نکال دیا۔ اسمٰعیل عرب اقوام کا جدامجد تھا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص: ۲۴۰۵)

(1) اور وہ خُداوند کے فرشتہ کو بیابان میں پانی کے ایک چشمہ کے پاس ملی۔ یہ وہی چشمہ ہے جو شور کی راہ پر ہے۔ اور اُس نے کہا اَے ساری کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی اور کدھر جاتی ہے اُس نے کہا کہ مَیں اپنی بی بی ساری کے پاس سے بھاگ آئی ہوں۔ خُداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس لوٹ جا اور اپنے کو اُس کے قبضہ میں کر دے۔ اور خُداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا یہاں تک کہ کثرت کے سبب سے

Marfat.com

اُس کا شمار نہ ہو سکے گا۔ اور خُداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ تو حاملہ ہے اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اُس کا نام اسمٰعیل رکھنا اِس لئے کہ خُداوند نے تیرا دُکھ سُن لیا۔ وہ گورخر کی طرح آزاد مرد ہوگا۔ اُس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اُس کے خلاف ہوں گے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔ اور ہاجرہ نے خُداوند کا جس نے اُس سے باتیں کیں اتا ایل روئی نام رکھا یعنی اَے خُدا تو بصیر ہے ☆ کیونکہ اُس نے کہا کیا مَیں نے یہاں بھی اپنے دیکھنے والے کو جاتے ہوئے دیکھا؟ اِسی سبب سے اُس کنوئیں کا نام بیرلحی روئی ☆ پڑ گیا وہ قادِس اور برد کے درمیان ہے۔ (پیدائش ۱۶: ۷-۱۴)

(2) اور اسمٰعیل کے حق میں بھی مَیں نے تیری دُعا سُنی۔ دیکھ مَیں اُسے برکت دُوں گا اور اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور مَیں اُسے بڑی قوم بناؤں گا۔ لیکن میں اپنا عہد اضحاق سے باندھوں گا جو اگلے سال اسی وقت معین پر سارہ سے پیدا ہوگا۔ (پیدائش ۱۷: ۲۰-۲۱)

☆ اَے خُدا تو بصیر ہے: مراد ہے "خُدا جو مجھے دیکھتا ہے" اور خُدا جِسے میں نے دیکھا۔

☆ بیرلحی: ہاجرہ نے اُس کنواں کا نام بصیر کا کنواں رکھا۔ مطلب اُس زندہ بصیر کا کنواں جو مجھے دیکھتا ہے۔

نوٹ: اسمٰعیل، اِضحاق سے تقریباً ۱۷ سال بڑے تھے۔ قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کی دوسری بیوی "ہاجرہ" سے سامی دِین "اسلام" کا آغاز ہوا۔

Marfat.com

(18)ابرہام کی تیسری بیوی قطورہ

قطورہ: مطلب عُود جلانے والا، معطر۔ابرہام کی بیوی قطورہ سے کوئی سامی مذہب نہیں ہے۔

(1)ابرہام نے پھر ایک اور بیوی کی جس کا نام قطورہ تھا اور اُس سے (1)زِمران (2)یُقسان (3)مِدان (4)مِدیان (5)اِسباق (6)سُوخ پیدا ہوئے۔(پیدائش ۲۵:۱-۲)

(2)اور ابرہام نے اپنا سب کچھ اضحاق کو دیا۔اور اپنی حرموں کے بیٹوں کو ابرہام نے بہت کچھ انعام دے کر اپنے جیتے جی اُن کو اپنے بیٹے اضحاق کے پاس سے مشرق کی طرف یعنی مشرق کے ملک میں بھیج دیا۔(پیدائش ۲۵:۵-۶)

نوٹ: ابرہام کی تیسری بیوی قطورہ سے سات بیٹے پیدا ہوئے اور یہ سب بنی قطورہ کہلائے۔ اِن سے نہ کوئی نبی آیا اور نہ کوئی سامی مذہب چلا۔یہ شادی سارہ کی وفات کے بعد کی تو اُس وقت ابرہام تقریباً ۱۴۰ برس کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ابرہام اور قطورہ کی نسل کے لوگ بعض عرب قبائل کے پہلے آباواجداد تھے۔اُن میں مدیانی بھی شامل ہیں جو صحرا میں خانہ بدوش لوگ تھے، مدیانی قطورہ کے چوتھے بیٹے کی نسل سے تھے۔موسیٰ کا سُسر مدیانی ☆ کاہن تھا اور اُس کی بیٹی صفورہ موسیٰ کی بیوی تھی۔

☆ **مدیانی:** (1)اور مدیان کے کاہن کی سات بیٹیاں تھیں۔وہ آئیں اور پانی بھر بھر کر کٹھروں میں ڈالنے لگیں تا کہ اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کو پلائیں۔(خروج ۲:۱۶)

(2)اور جب وہ اپنے باپ ''رعوایل'' کے پاس لوٹیں تو اُس نے پوچھا کہ آج تم اس قدر جلد کیسے آگئیں۔انہوں نے کہا ایک مصری نے ہم کو گڈریوں کے ہاتھ سے بچایا اور ہمارے بدلے پانی بھر بھر کر بھیڑ بکریوں کو پلایا۔اُس نے اپنی بیٹیوں سے کہا کہ وہ آدمی کہاں ہے؟ تم اُسے

Marfat.com

کیوں چھوڑ آئیں؟ اُسے بُلا لاؤ کہ روٹی کھائے۔(خروج ۲:۱۸-۱۹)

(3) اور موسیٰ اُس شخص کے ساتھ رہنے کو راضی ہو گیا۔ تب اُس نے اپنی بیٹی صفورہ موسیٰ کو بیاہ دی۔(خروج ۲:۲۰-۲۱)

(4) موسیٰ کی بیوی کا نام صفورہ تھا۔ اور اُس کے ایک بیٹا ہوا اور موسیٰ نے اُس کا نام جیر سوم یہ کہہ کر رکھا کہ میں اجنبی ملک میں مسافر ہوں۔(خروج ۲:۲۲)

(5) اور موسیٰ اپنے خسر ''یترو'' * کی جو مدیان کا کاہن تھا بھیڑ بکریاں چراتا تھا۔(خروج ۳:۱)

(6) میں اُس کے خسر کا نام ''رعوایل'' دیا گیا ہے۔(خروج ۲:۱۸)

☆ اگرچہ اِس آیت میں مدیان کے کاہن کا نام ''یترہ'' نہیں دیا گیا تاہم اگلے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ''یترہ'' تھا۔ جو ممکن ہو یترو کے قبیلے کا نام تھا اور اِس کے مذہبی منصب کا نہیں بلکہ قبیلے میں سربراہ ہونے کا اشارہ دیتا ہے۔(بائبل مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۶۶، ۱۲۱)

نوٹ: ملک مدیان یہ کوہستانی خطہ شمالی عرب میں خلیج عقبہ کے ساتھ ساتھ واقع تھا۔ مدیانی ابرہام کی تیسری بیوی قطورہ کے چوتھے بیٹے مدیان کی نسل سے تھے یہ خانہ بدوش تھے جو چوپائے پالتے تھے۔

(19) قرآن مجید کے حضرت ابراہیم کے بیٹے اسماعیلؑ

اسماعیل: عربی لفظ مطلب، مسکراہٹ بھرا۔

حضرت اسماعیل کی ولادت کا ذکر: حضرت ابراہیم نے اپنے رَب کریم سے پاکیزہ اولاد کا سوال کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اس کی خوشخبری سُنائی اور ارض مقدس میں بیس سال گزرنے کے بعد حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد سے محروم

Marfat.com

رکھا ہے اور حضرت سارہ نے اپنی لونڈی ہاجرہ ابراہیم کو ہبہ کر دی۔ اس نے عرض کر دیا کہ آپ ہاجرہ کے پاس جائیں ہو سکتا ہے کہ اس کے بطن سے اللہ تعالیٰ اولاد نصیب فرما دے جب ابراہیم اس کے پاس گئے تو وہ حاملہ ہو گئی۔ اہل کتاب نے لکھا ہے کہ جب حضرت ہاجرہ حاملہ ہو گئیں تو اس نے اپنے آپ کو اپنی مالکہ حضرت سارہ سے اُونچا سمجھنا شروع کر دیا۔ فطری لحاظ سے حضرت سارہ کو غیرت آئی اور حضرت ابراہیم کے پاس شکایت کی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو تو حضرت ہاجرہ ڈر کر بھاگ گئیں اور ایک چشمہ کے پاس جا کر ٹھہر گئیں تو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آپ کے پاس پہنچا اور کہا تجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تیرے پیٹ کے اندر جو بچہ ہے اس کو تیرے لئے باعث خیر و برکت بنایا جانے والا ہے۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید، ص: ۱۳۲)

(1) اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے رَب کو پسند تھا۔

(سورۃ مریم ۱۹: ۵۴-۵۸)

(2) شیخ ابو محمد بن ابی زیدؒ نے اپنی کتاب ''النوادر'' میں ذکر کیا ہے کہ جب حضرت سارہ حضرت ہاجرہ پر ناراض ہوئیں تو انہوں نے قسم اُٹھائی کہ اس کے تین اعضاء کاٹے گی حضرت ابراہیم نے قسم پوری کرنے کے لئے ان کو حکم دیا کہ وہ اس کے دونوں کانوں میں سوراخ کر دے اور اس کا ختنہ کر دے تو عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ کا ختنہ ہوا (عرب کے اندر ختنوں کا رواج شاید اسی وجہ سے ہوا ہے جبکہ عجمی لوگ اس قابل تعجب سمجھتے ہیں) اور سب سے پہلے اس نے کان چھدوائے پھر اس نے اپنا دامن لمبا کیا تا کہ چلنے کے نشانات مٹ سکیں تا کہ سارہ کو اس کے قیام کا علم نہ ہو سکے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی خاتون ام اسماعیلؑ ہیں جنہوں

Marfat.com

نے کمر بند باندھا (اور کپڑے کو زمین تک لمبا کیا) تاکہ وہ سارہ پر چلنے کے نشانات مٹا سکے۔

حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کو لے آکر بیت اللہ کے پاس ٹھہرا دیا۔ وہاں مسجد کی بالائی جانب جاہ زمزم کی جگہ پر ایک درخت کے پاس بٹھا دیا اور وہاں کسی قسم کی کوئی آبادی نہیں تھی۔ اور نہ وہاں پانی موجود تھا آپ نے ماں بیٹا کے پاس کھجور کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ رکھ دیا۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص:۱۳۴)

(3) حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جُدا کر دیجئے۔ آپ اِن دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور کعبہ معظمہ کے نزدیک اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی۔ ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا۔ حضرت ہاجرہ والدہ اسماعیلؑ نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کے طرف التفات نہ فرمایا۔ حضرت ہاجرہ دودھ اور پانی ختم ہونے کے بعد پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں ایسا سات مرتبہ ہوا۔ حضرت اسماعیلؑ کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا۔ (قرآن کنز الایمان تفسیر: ص؛ ۴۶۷)

(4) جب حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو فاران کے بیابان میں چھوڑنے کا حکم ملا تو آپ صرف حکم الٰہی کی تعمیل میں ایک بے آب و گیاہ مقام پر چھوڑ آئے اور پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شفقت پدری جوش میں آجائے۔ (روزنامہ جنگ ۱۶،۱۰،۲۰۱۳)

(5) حضرت اسماعیلؑ نے قبیلہ کے سردار مضماض جرہمی کی لڑکی سے شادی کی اور ان سے بارہ

Marfat.com

اولادیں ہوئیں اِن میں سے نابت وقیدار کی نسل نے بڑا دُنیاوی جاہ وجلال حاصل کیا۔ کعبہ کی تولیت کا منصب اِن کے بڑے بیٹے نابت کے حصہ میں آیا، جوال اسماعیلؑ میں نسل درنسل کے بعد یہ منصب عدنان تک پہنچا۔ یہ بڑا تاریخی شخص تھا حضورؐ اور اکثر صحابہ کا سلسلہ اِن سے ہے۔ عدنان کی نسل سے خاندان قریش کی بنیاد پڑی اِس نسبت سے اِن کی نسل قریشی کہلائی۔ قریش کی پانچویں پشت میں ایک تاریخی شخص قصیٰ پیدا ہوا اِن سے عبد مناف اور اِن سے ہاشم جو حضورؐ کے دادا تھے پھر حضرت عبدالمطلب اور اِن سے حضرت عبداللہ اور ان سے حضرت محمدؐ پیدا ہوئے اور حضرت محمدؐ کے پیروکار مسلمان کہلائے۔ (تاریخ اسلام جلد؛۱؛ص؛۲۵)

(6) قرآن مجید میں حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش کا تفصیلی ذکر نہیں ہوا ہے۔ لیکن حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا مختصر سا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ص؛۱۴۱)

(20) بائبل مقدس کے ابرہام کے بیٹے اضحاق کی پیدائش

اضحاق: کا مطلب، ہنسی، ٹھٹھا، خوشی۔ ابرہام سے کیئے گئے الٰہی وعدے کی تکمیل میں ابرہام کی نسل کا پہلا فرد اضحاق۔ معجزانہ طور پر جنم لینے والا بچہ جو ابرہام اور سارہ سے اُس وقت پیدا ہوا جب سارہ نوے برس اور ابرہام ایک سو برس کا تھا۔ بائبل مقدس میں موجود بہت سے نام انتہائی معنی خیز اور قدرو قیمت کے حامل ہیں ان ناموں میں اکثر اوقات کسی شخص کے ماضی کی سچائیاں یا مستقبل سے وابستہ اُمیدیں اپنی جھلک دکھاتی ہیں۔ ابرہام اور سارہ کے بیٹے اضحاق کے نام کا مطلب ''وہ ہنسا ہے'' کے پیچھے بھی یہی حقیقت موجود تھی۔ یہ اُنہیں اُس ہنسی کی یاد دلاتا تھا جب وہ خُدا کا یہ فرمان سن کر ہکا بکا رہ گئے کہ کیسے ممکن ہے کہ ہم بڑھاپے میں والدین بنیں گے۔

Marfat.com

اضحاق اپنے کام سے کام رکھنے والا آدمی تھا اور جب تک اس سے درخراست نہ کی جاتی مہم جوئی سے گریز کرتا تھا۔ اپنی بیوی سے محبت رکھنے والا اور اُس کی خبر گیری، مستقل مزاج خاوند، اعلیٰ درجے کا متحمل اور تنازعات میں لڑائی جھگڑے سے بچنے کو ترجیح دی۔ پسندیدگی کے اعتبار سے اُس نے اپنے بیٹوں میں لیکر کھینچ دی۔

(۱)اور سارہ نے کہا کہ خُدا نے مجھے ہنسایا اور سب سُننے والے میرے ساتھ ہنسیں گے۔

(پیدائش ۲۱:۶)

(2)اور جب اُس کا بیٹا اضحاق اُس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو ۱۰۰ برس کا تھا۔ (پیدائش ۲۱:۵)

(3)اور خُداوند نے جیسا اُس نے فرمایا تھا سارہ پر نظر کی اور اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق سارہ سے کیا۔ سو سارہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لیے اُس کے بڑھاپے میں اُسی معین وقت پر جس کا ذکر خُدا نے اُس سے کیا تھا اُس کے بیٹا ہوا۔ اور ابرہام نے اپنے بیٹے کا نام جو اُس سے سارہ کے پیدا ہوا اضحاق رکھا۔ (پیدائش ۲۱:۱-۳)

بائبل مقدس کے ابرہام اور اسمٰعیل کا ختنہ

(1) تب ابرہام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کو اور سب خانہ زادوں اور اپنے سب زرخریدوں کو یعنی اپنے گھر کے سب مردوں کو لیا اور اُسی روز خُدا کے حکم کے مطابق اُن کا ختنہ کیا۔ ابرہام ننانوے برس کا تھا جب اُس کا ختنہ ہوا۔ اور جب اُس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ہوا تو وہ تیرہ برس کا تھا۔ ابرہام اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ایک ہی دِن ہوا۔ اور اُس کے گھر کے سب مردوں کا ختنہ خانہ زادوں اور اُن کا بھی جو پردیسیوں سے خریدے گئے تھے اُس کے ساتھ ہوا۔ (پیدائش ۱۷-۲۳)

Marfat.com

(21) بائبل مقدس کے ابرہام کے بیٹے اِسمٰعیل کی پیدائش

اِسمٰعیل: عبرانی میں اِسمٰعیل کا مطلب ''خُدا سُنتا'' ہے۔

اسمٰعیل بائبل مقدس کا وہ کردار ہے جس کی زندگی نام اور حیثیت دو حاسد عورتوں کے درمیان تنازے کا شکار رہی۔ جب ابرہام سے ہاجرہ حاملہ ہوگئی تو وہ اپنے آپ کو سارہ سے برتر سمجھنے لگی اس تناؤ کی فضا میں اسمٰعیل نے جنم لیا، سارہ کے حاملہ ہونے اور اضحاق کی پیدائش پر انتہائی صدمے اور مایوسی کے اثرات ڈالے۔ اسمٰعیل کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کے لئے صرف اسمٰعیل ہی کو موردالزام ٹھہرانا درست نہیں ہوگا۔ اسمٰعیل خُدا کے عہد کے ظاہری نشان ختنے کے تجربے میں سے گزرنے والے اولین افراد میں سے ایک، ماہر شکاری اور تیرانداز بارہ بیٹوں کا باپ۔

(1) اور اسمٰعیل کے حق میں بھی مَیں نے تیری دُعا سُنی۔ دیکھ مَیں اُسے برکت دُوں گا اور اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور مَیں اُسے بڑی قوم بناؤں گا۔ لیکن مَیں اپنا عہد اضحاق سے باندھوں گا جو اگلے سال اسی وقت معین پر سارہ سے پیدا ہوگا۔ (پیدائش ۱۷: ۲۰-۲۱)

(2) اور ابرام کی بیوی ساری کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اُس کی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا۔ اور ساری نے ابرام سے کہا کہ دیکھ خُداوند نے مجھے تو اولاد سے محروم رکھا ہے سو تو میری لونڈی کے پاس جا شاید اُس سے میرا گھر آباد ہو اور ابرام نے ساری کی بات مانی۔ اور ابرام ملک کنعان میں رہتے دس برس ہو گئے تھے جب اُس کی بیوی ساری نے اپنی مصری لونڈی اُسے دی کہ اُس کی بیوی بنے۔ اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ

Marfat.com

حاملہ ہوگئی تو اپنی بی بی کو حقیر جاننے لگی۔(پیدائش ۱۶:۱-۴)

(3)اور ابرام سے ہاجرہ کے ایک بیٹا ہوا اور ابرام نے اپنے اُس بیٹے کا نام جو ہاجرہ سے پیدا ہوا اِسمٰعیل رکھا۔اور جب ابرام سے ہاجرہ کے اسمٰعیل پیدا ہوا تب ابرام چھیاسی ۸۶ برس کا تھا۔

(پیدائش ۱۶:۱۵-۱۶)

(4) تب ابرہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور اُسے ہاجرہ کو دیا بلکہ اُسے اُس کے کندھے پر دھر دیا اور لڑکے کو بھی اُس کے حوالہ کر کے اُسے رُخصت کر دیا۔سو وہ چلی گئی اور بیرسبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی۔اور جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔اور آپ اُس کے مقابل ایک تیر کے ٹپے پر دُور جا بیٹھی اور کہنے لگی کہ میں اس لڑکے کا مرنا تو نہ دیکھوں سو وہ اُس کے مقابل بیٹھ گئی اور چلا چلا کر رونے لگی۔اور خُدا نے اُس لڑکے کی آواز سُنی۔اور خُدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پُکارا اور اُس سے کہا اَے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کیونکہ خُدا نے اُس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اُس کی آواز سُن لی ہے۔اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اُس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔پھر خُدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔(پیدائش ۲۱:۱۴-۱۹)

Marfat.com

(22) قرآن مجید میں ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی

(1) جب کہ اس سے اس کے رَب نے فرمایا: گردن رکھ عرض کی: میں نے گردن رکھی اس کے لئے جو رَب ہے سارے جہان کا۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۳۱)

(2) پھر جب وہ اِس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا: اَے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ کہا: اَے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خُدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ تو جب اِن دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا۔ اِس وقت کا حال نہ پوچھ۔ اور ہم نے اُسے ندا فرمائی کہ اَے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بیشک یہ روشن جانچ تھی۔ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اُس کے فدیہ میں دے کر اُسے بچالیا۔ اور ہم نے پچھلوں میں اُس کی تعریف باقی رکھی۔ سلام ہو ابراہیم پر۔ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں۔

(سورۃ الصافات ۳۷:۱۰۲-۱۱۱)

(3) ابراہیمؑ کہنے لگے میں اپنے رَب کی طرف جانے والا ہوں وہی مجھے راستہ دکھائے گا اَے اللہ مجھے اولاد عطا فرما جو سعادت مندوں میں سے ہو۔ ہم نے اس کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی پھر جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیمؑ نے کہا کہ بیٹا میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا میں تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو تمہارا کیا خیال ہے انہوں نے کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے خُدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹادیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا اَے ابراہیم تم

Marfat.com

نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور بعد میں آنے والوں میں ابراہیمؑ کا ذکر چھوڑا کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید؛ص:۱۳۸)

(4) چنانچہ بحکم الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاءؑ کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں۔ یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لئے وہ رغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔ یہ ''واقعہ منیٰ'' میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیمؑ نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی فرزند کو ذبح کے لئے بے دریغ پیش کر دیا بس اب اتنا کافی ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسماعیل ہیں یا حضرت اسحاقؑ لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیلؑ ہی ہیں۔ اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیمؑ نے ذبح فرمایا ذبیح حضرت اسماعیل ہیں۔ (قرآن کنز الایمان: تفسیر: ص:۸۰۹)

(5) اسرائیلی روایات پر اعتماد کرتے ہوئے حضرت اسحاق کو ذبح اللہ کہا گیا ہے۔ توریت میں تحریف اور ردوبدل ہوا ہے۔ خصوصاً زیر بحث مسئلہ میں ضرور تغیر و تبدل ہوا ہے کیونکہ توریت میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرے۔ اور ان ہی کے نسخے میں صریح طور پر یہ الفاظ ہیں کہ اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کو ذبح کرے۔ اور یہ اضافہ انہوں نے خود اپنے طور پر کیا ہے اس لئے حضرت ابراہیمؑ کے اکلوتے اور

Marfat.com

پہلو ٹھے بیٹے حضرت اسماعیلؑ ہیں نہ کہ حضرت اسحاق۔ یہ تحریف انہوں نے اس لئے کی ہے تا کہ آخری نبی کا شرف اپنے اندر ثابت کر سکیں۔اور دوسری وجہ عرب سے حسد ہے کیونکہ اسماعیل عرب کے باپ ہیں جو حجاز میں آباد ہوئے اور ہمارے نبی ﷺ ان ہی میں سے ہیں۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید؛ص:۱۴۱)

(6) جس وقت انہوں نے اِسے کندھے کے بل لٹایا۔ کہا کہ مجھے پیشانی کے رُخ لٹائیں۔ کہ میرے چہرے پہ آپ کی نظر نہ پڑے۔اور میرا چہرہ دیکھ کر آپ کا دِل نہ بھر آئے اور ذبح کرنے میں کوئی اشکال پیش نہ آئے۔ لہٰذا حضرت ابراہیمؑ نے اِسی طرح سے کیا پچھاڑا اور گھٹنا سینہ معصوم پر رکھا۔ چھری پتھر پر رگڑی ہاتھ کو حلقوم پر رکھا اور چھری چلادی۔ لیکن چھری نے حضرت اسماعیلؑ کا ایک رونگٹا تک نہیں کاٹا یہ دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ حیران رہ گئے کہ چھری کو کیا ہوا ہے یہ کاٹ کیوں نہیں رہی۔ آپ نے پریشان ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کی یا رَب کریم میرا کام آسان فرمائیں اللہ کریم نے آپ کی دُعا کو شرف قبولیت بخشا۔اور آپ کی تمام مشکلات آسان فرمادیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کو آواز دی۔ اَے ابراہیمؑ تم نے تو خواب کو حقیقت کر دکھایا ہم یقیناً نیک عمل کرنے والوں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں۔(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی:ص:۱۵۰)

(7) حضرت ابراہیمؑ کو تین دِن لگا تار خواب آئے کہ وہ اپنے بیٹے کو خواب میں ذبح کر رہے ہیں۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے اِن کو پُکارا کہ اَے ابراہیمؑ تم نے خواب کو سچ کر دکھایا پھر اللہ نے جنت سے مینڈھا عطا کیا۔

(جنگ اخبار دس نومبر ۲۰۱۲)

(8) حضرت اسماعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے پہلو ٹھے جو ہاجرہ قبطیہ مصریہ کے بطن سے پیدا ہوئے یہی ذبیح اللہ ہیں۔ اور جو ذبیح اللہ حضرت اسحاقؑ کو مانتے ہیں انہوں نے یہ بات اِسرائیلی

Marfat.com

روایات نقل کرنے والوں سے لی ہے۔ جنہوں نے تورات اور انجیل میں تحریف کی اور اِن کی تاویلات کر کے اِن کا حلیہ بگاڑ دیا اور قرآن مجید کی مخالفت کی۔ حضرت ابراہیمؑ کو اپنے پہلوٹھے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ بہر حال جو کچھ بھی ہوا حضرت اسماعیلؑ کا ذبیح اللہ ہونا نص سے ثابت ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۲۶۰)

(9) حضرت اسحاقؑ کے ذبیح ہونے کے دلائل کا اعتماد صرف اِسرائیلی روایات پر ہے اور ان کی کتب میں تحریف (ردّ و بدل) ہوئی ہے۔ خصوصی طور پر زیر بحث مسئلے میں ضرور تحریف ہوئی ہے۔ کیونکہ ان کی کتب میں یہ بات واضح موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرے لیکن ایک نسخے میں یہ صریح الفاظ اِس انداز میں ہیں ''اپنے اکلوتے بیٹے اسحاقؑ کو ذبح کرے'' گویا ''اسحاقؑ '' کا اضافہ انہوں نے اپنی طرف سے کیا ہے اور یہ سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ کیونکہ ابراہیمؑ کے اکلوتے اور پہلوٹھے بیٹے اسماعیلؑ ہیں نہ کہ اسحاقؑ۔ اور یہ تحریف انہوں نے صرف اور صرف عرب سے حسد کی وجہ سے کی ہے۔ کیونکہ اسماعیلؑ عرب کے باپ ہیں جو حجاز میں آباد ہوئے اور انہیں سے حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اور اسحاقؑ یعقوبؑ کے والد ہیں اور یعقوب کو اِسرائیل کہا گیا ہے جس کی طرف بنی اِسرائیل منسوب ہوتے ہیں۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۱۹۳)

(10) عید الضحیٰ کی قربانی اصل میں اِس واقعہ عظیم کی یاد تازہ کرتی ہے جو حضرت ابراہیمؑ سے واقع ہوا۔ یعنی خواب میں فرزند عزیز اسماعیلؑ کو ذبح کرتے دیکھا تو سچ مچ انہیں ذبح کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛ ۵۶۰)

Marfat.com

(23) بائبل مقدس میں ابرہام کے بیٹے اسمٰعیل کی قربانی کی نفی

بائبل مقدس اسمٰعیل کی قربانی کی نفی کرتی ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق اُس وقت ابرہام کے بیٹے اضحاق کی عمر تقریباً دو تین سال کی ہوگی جب اُس نے اپنی بیوی ہاجرہ اور اسمٰعیل کو گھر سے نکال دیا تھا۔ اضحاق کی قربانی کے وقت اسمٰعیل کتنی عمر تھی؟ بائبل مقدس اس بارے میں خاموش ہے۔ لیکن اس بات کا ذکر ضرور موجود ہے کہ جب ابرہام پہاڑ پر قربانی کے لیے گئے تو انہوں نے اپنے بیٹے اضحاق پر لکڑیاں رکھی تھیں جن کو جلا کر قربانی کرنی تھی۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اُس وقت اضحاق تقریباً ۱۴ یا ۱۵ سال کا ہوگا جو اس قابل تھا جو اپنے اُوپر لکڑیاں اُٹھا سکتا تھا۔

(24) قرآن مجید میں حضرت اسحاقؑ کی قربانی کی نفی

قرآن مجید اور صحاح ستہ میں کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس میں حضرت اسحاق کی قربانی کا واقعہ ہو، اس بارے میں قرآن مجید نفی کرتا ہے۔

(25) بائبل مقدس میں اضحاق کی قربانی کا واقعہ

بائبل مقدس میں خُدا ابرہام کو حکم دیتا ہے کہ اضحاق کو سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا؟

(1) اِن باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خُدا نے ابرہام کو آزمایا اور اُسے کہا اَے ابرہام! اُس نے کہا میں حاضر ہوں۔ تب اُس نے کہا کہ تو اپنے بیٹے اِضحاق کو جو تیرا اکلوتا ہے اور جسے تو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ* کے ملک میں جا اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو مَیں تجھے

Marfat.com

بتاؤں گا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا۔ تب ابرہام نے صبح سویرے اُٹھ کر اپنے گدھے پر چار جامہ کسا اور اپنے ساتھ دو جوانوں اور اپنے بیٹے اضحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کے لئے لکڑیاں چیریں اور اُٹھ کر اُس جگہ کو جو خُدا نے اُسے بتائی تھی روانہ ہوا۔ تیسرے دِن ابرہام نے نگاہ کی اور اُس جگہ کو دُور سے دیکھا۔ تب ابرہام نے اپنے جوانوں سے کہا تُم یہیں گدھے کے پاس ٹھہرو مَیں اور یہ لڑکا دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں اور سجدہ کر کے پھر تمہارے پاس لوٹ آئیں گے اور ابرہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیاں لے کر اپنے بیٹے اِضحاق پر رکھیں اور آگ اور چُھری اپنے ہاتھ میں لی اور دونوں اکٹھے روانہ ہوئے۔ تب اضحاق نے اپنے باپ ابرہام سے کہا اَے باپ! اُس نے جواب دیا کہ اَے میرے بیٹے میں حاضر ہوں۔ اُس نے کہا دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں ہے؟ ابرہام نے کہا اَے میرے بیٹے خُدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ مُہیا کر لے گا۔ سو وہ دونوں آگے چلتے گئے۔ اور اُس جگہ پہنچے جو خُدا نے بتائی تھی۔ وہاں ابرہام نے قربان گاہ بنائی اور اُس پر لکڑیاں چنیں اور اپنے بیٹے اِضحاق کو باندھا اور اُسے قربان گاہ پر لکڑیوں کے اُوپر رکھا۔ اور ابرہام نے ہاتھ بڑھا کر چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ تب خُداوند کے فرشتہ نے اُسے آسمان سے پُکارا، کہ اَے ابرہام، اَے ابرہام! اُس نے کہا میں حاضر ہوں۔ پھر اُس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اُس سے کچھ کر کیونکہ مَیں اب جان گیا کہ تو خُدا سے ڈرتا ہے اِس لئے کہ تو نے اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے مجھ سے دریغ نہ کیا۔ اور ابرہام نے نگاہ کی اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے۔ تب ابرہام نے جا کر اُس مینڈھے کو پکڑا اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا۔ اور ابرہام نے اُس مقام کا نام یہوواہ یری رکھا چنانچہ آج تک یہ کہاوت ہے کہ خُداوند کے پہاڑ پر مہیا کیا جائے گا۔ اور خُداوند کے فرشتہ نے آسمان سے دوبارہ

Marfat.com

ابرہام کو پکارا اور کہا کہ۔ خُداوند فرماتا ہے چونکہ تو نے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اِس لئے مَیں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ۔ میں تجھے برکت پر برکت دُوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کر دوں گا۔ اور تیری اولاد اپنے دُشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی۔ اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی۔

(پیدائش ۲۲:۱-۱۸)

نوٹ: اضحاق اور اُس کی بیوی سارہ کو پہلے سے علم نہیں تھا؛ نہ اُس نے بتایا تھا۔ کہ وہ اُس کے بیٹے اضحاق کی قربانی کرے گا۔ اور نہ ہی ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو پہلے سے بتایا تھا کہ وہ اُس کی قربانی کرے گا۔ حالآنکہ باپ، بیٹا تین چار دِن سے سوختنی قربانی کرنے کے لئے اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ اضحاق نے راستے میں جاتے جاتے اپنے باپ سے یہ پوچھا ضرور کہ لکڑیاں اور آگ تو موجود ہے لیکن وہ برہ کہاں ہے جس کی قربانی کرنی ہے۔ ابرہام نے یہ بات کہہ کر ٹال دیا کہ جا کر دیکھیں گے۔ بائبل مقدس کے مطابق اضحاق کو اپنی قربانی کا پہلے سے بالکل علم نہیں تھا۔ جبکہ قرآن مجید کے مطابق ابراہیم نے اپنے بیٹے اسماعیل کو قربان کرنے سے پہلے بتا دیا تھا کہ وہ اِسے قربان کرے گا۔

☆ موریاہ: یروشلیم کا ایک پہاڑ جس پر ہیکل تعمیر کی گئی تھی۔ (کلید الکتاب: ص:۱۱۶۱)

Marfat.com

(26) قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کا دِین حنیفت

(1) اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو؛ بے شک وہ صدیق تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا۔

(سورۃ مریم ۱۹:۴۱)

(2) ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جُدا ''مسلمان'' تھے؛ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے؛ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۶۷-۶۸)

(3) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا؛ اُس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دِین میں کچھ تنگی نہ رکھی؛ تمہارے باپ ''ابراہیم کا دِین''؛ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اِس قرآن میں تا کہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو اور تم اور لوگوں پر گواہی دو تو نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو؛ وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار۔ (سورۃ الحج ۲۲:۷۸)

(4) اور اسی دِین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے؛ کہ اَے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دِین تمہارے لیے چُن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب کہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرے بعد کس کی پوجا کرو گے؟ بولے: ہم پوجیں گے اُسے جو خُدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق کا ایک خُدا اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۳۲-۱۳۳)

(5) تم فرماؤ: بے شک مجھے میرے رَب نے سیدھی راہ دکھائی، ٹھیک ''دِین، ابراہیم'' کی ملت، جو ہر باطل سے جُدا تھے، اور مشرک نہ تھے۔ تم فرماؤ: بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور

Marfat.com

میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور مَیں سب سے ''پہلا مسلمان'' ہوں۔ (سورۃ الانعام ۶:۱۶۱-۱۶۳)

(6) بے شک ابراہیم ایک امام تھا اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا؛ اور مشرک نہ تھا۔

(سورۃ النحل ۱۶:۱۲۰)

(7) تم فرماؤ: اللہ سچا ہے۔ تو ''ابراہیم کے دِین'' پر چلو جو ہر باطل سے جُدا تھے؛ اور شرک والوں میں نہ تھے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۹۵)

(8) پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ ''دِین ابراہیم'' کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا۔ (سورۃ النحل ۱۶:۱۲۳)

(9) اور ''ابراہیم کے دِین'' سے کون منہ پھیرے سوا اس کے جو دِل کا احمق ہے اور بے شک ضرور ہم نے دُنیا میں اسے چن لیا اور بے شک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۳۰)

(10) اور کتابی بولے: یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے؛ تم فرماؤ بلکہ ہم تو ''ابراہیم کا دِین'' لیتے ہیں جو ہر طرح باطل سے جدا تھے مشرکوں سے نہ تھے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۳۵)

(11) اور اس سے بہتر کس کا دِین جس نے اپنا منہ اللہ کے لیے جھکا دیا اور وہ نیکی والا ہے اور ''ابراہیم کے دِین'' پر چلا جو ہر باطل سے جدا تھا؛ اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔

(سورۃ النساء ۴:۱۲۵)

نوٹ: اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کے لئے لفظ دوست (مطلب خلیل) آیا ہے۔

(12) حضرت ابراہیمؑ کو ''خلیل اللہ'' کا لقب دیا گیا ہے۔ خلیل اُس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کامل ہو اور اِس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو (کنز الایمان تفسیر: ص: ۱۷۷)

Marfat.com

(13) اس میں کفارقریش کا ردگمان کرتے تھے کہ وہ دِین ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ مشرک و بت پرست نہ تھے تو بت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے۔ (کنزالایمان ترجمۃ القرآن تفسیر؛ص:۲۶۹)

☆ حنیف: اُردو لغت میں ''حنیف'' (۱) حضرت ابراہیمؑ کے دِین کا ماننے والا (۲) پکا مسلمان (۳) مذہبی عقیدے کا پختہ، دِین میں سچا (۴) پکا، صادق، حضرت ابراہیم کا لقب، جمع حنفاء۔

(27) بائبل مقدس کے ابرہام کے دِین حنیفت کی نفی

ابرہام کے پاس انتخاب کا موقع موجود تھا کہ اپنے بت پرست گھرانے اور مال واسباب کے ساتھ انجان سرزمین کی طرف کوچ کر جائے یا اپنی موجودہ آبائی سرزمین پر ہی بسا رہے اُسے فیصلہ کرنا تھا۔ اُس کے پاس صرف خُدا کا وعدہ تھا کہ میں تمہارا راہنما ہوں گا اور تمہیں برکت دوں گا۔ لیکن یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اُس کے خُدا کی اطاعت کرنے سے ایمان کی تاریخ رقم ہوئی۔ خُدا نے اپنے وعدے کی تکمیل کی اور ابرہام کے وسیلے سے ساری دُنیا کو برکت عطا کی گئی اُس کا ایمان خُدا کو پسند آیا اور وہ سامی مذاہب کا جدامجد ہوا۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص:۲۴۰۲)

(1) اور خُداوند نے ابرام سے کہا تو اپنے وطن اور ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دُوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تو باعث برکت ہوا۔ سو ابرام خُداوند کے کہنے کے مطابق چل پڑا اور لوط اُس کے ساتھ گیا اور ابرام پچھتر برس کا تھا جب وہ حاران سے روانہ ہوا۔

(پیدائش۱۲:۱-۳)

Marfat.com

(2) ابرام کا پچھتر برس تک بت پرستی کا مذہب تھا۔ اور جب وہ اپنے ناطے داروں سے نکلا اُس وقت اُس کا باپ تارح فوت ہو چکا تھا۔

(3) ابرہام پہلا آدمی ہے جسے بائبل مقدس میں نبی کہا گیا ہے۔ نبی کی حیثیت سے اُس کا کردار خُدا سے دُعا مانگنا۔ اور اِس بات کو یقینی بنانا تھا کہ اُس کا خاندان ختنہ کی رسم کی پابندی کرے۔

(4) بائبل مقدس کے مطابق ابرہام پر کوئی کتاب یا صحیفہ نہیں اُترا۔ اور نہ ہی اُن کا کوئی دِین حنیفت تھا۔ البتہ اُن کے والد تارح کا بت پرستی کا دِین ضرور تھا جن سے ۷۵ برس کی عمر میں نکل کر ابرہام خُدا کی طرف لوٹے۔

(28) قرآن مجید کے ابراہیمؑ نے پہلی عبادت گاہ خانہ کعبہ کو تعمیر کیا

(1) اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اَے میرے رَب! اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دِن پر ایمان لائیں؛ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اِس گھر کی نیویں (بنیادیں) اور اسماعیل؛ یہ کہتے ہوئے اَے رَب ہمارے ہم سے قبول فرما؛ بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ (سورۃ البقرہ۲:۱۲۶-۱۲۷)

(2) اور (یاد کرو) جب ہم نے اِس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا؛ اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ؛ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم اور اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود والوں کے لیے۔

(سورۃ البقرہ۲:۱۲۵)

Marfat.com

(3) بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو "مکہ" میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ اِس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اِس میں آئے امان میں ہو؛ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اِس گھر کا حج کرنا ہے جو اِس تک چل سکے؛ اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۹۶-۹۷)

(4) اور جب کہ ہم نے ابراہیمؑ کو اِس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لیے۔ اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں۔ سورۃ الحج ۲۲:۲۶-۲۷ پھر اپنا میل کچیل اُتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ (سورۃ الحج ۲۲:۲۹)

(5) تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدمؑ نے بنائی تھی اور طوفان نوحؑ کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اِس کی جگہ کو صاف کر دیا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ کے مقابل تھا جہاں کعبہ معظّمہ کی عمارت تھی اِس طرح حضرت ابراہیمؑ کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اِس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی۔ (قرآن کنز الایمان تفسیر: ص:۶۰۲)

(6) سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظّمہ ہے جو شہر مکہ معظّمہ میں واقع ہے حدیث میں ہے کہ کعبہ معظّمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔ مقام ابراہیمؑ وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیمؑ کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں

Marfat.com

سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں۔ (قرآن کنزالایمان ترجمۃ القرآن تفسیر: ص: ۱۱۲)

(7) حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے کہ مقام ابراہیمؑ کو آپ نے اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرلیا تھا۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام ابراہیمؑ سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے حضرت اسماعیلؑ آپ کو پتھر دیتے جاتے تھے اور کعبہ کی بنیاد کرتے جاتے تھے اور اس پتھر کو سرکاتے جاتے تھے جہاں دیوار اُونچی کرنی ہوتی تھی وہاں لے جاتے تھے اس طرح کعبہ کی دیواریں پوری کیں۔

(تفسیر ابن کثیر: ج ا: ص؛ ۲۰۲)

(8) پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیاد حضرت آدمؑ نے رکھی اور بعد طوفان نوحؑ پھر حضرت ابراہیمؑ نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی اِس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسماعیلؑ کو میسر ہوئی دونوں حضرات نے اِس وقت یہ دُعا کی یا رب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت کی۔ (قرآن کنزالایمان ترجمۃ القرآن تفسیر؛ ص؛ ۳۵)

(29) بائبل مقدس کے ابرہام نے خانہ کعبہ تعمیر نہیں کیا

بائبل مقدس کے مطابق ابرہام نے نہ اُن کے دونوں بیٹوں اسمٰعیل اور اضحاق میں سے کسی نے بھی کسی قسم کی کوئی عبادت گاہ تعمیر نہیں کی۔ بائبل مقدس کے مطابق ابرہام نے ساری زندگی خیموں میں گزاری۔ بائبل مقدس کے مطابق ابرہام اور اُن کے بیٹے اسمٰعیل نے ''مکہ معظمہ'' میں کوئی ''خانہ کعبہ'' تعمیر نہیں کیا۔ کیونکہ بائبل مقدس کے مطابق ابرہام نے اپنی دوسری بیوی ہاجرہ کو اُس وقت اپنے سے الگ کردیا تھا جب سارہ سے اضحاق پیدا ہوئے تھے۔

Marfat.com

اُس کے بعد بائبل مقدس خاموش ہے کہ ہاجرہ اوراسماعیل کہاں گئے۔البتہ ابرہام کی نسل میں سے داؤد نبی کے بیٹے سلیمان نبی نے پہلی عبادت گاہ ''ہیکل سلیمانی'' (بیت المقدس) جو بنی اِسرائیل کا پہلا قبلہ تعمیر کیا؛ اِس سے پہلے بنی اِسرائیل کی کوئی تاریخی عبادت گاہ نہیں تھی۔ بائبل مقدس کے ابرہام اوراس کے بیٹے اسمٰعیل اور نہ اضحاق نے کوئی عبادت گاہ نہیں بنائی جواُن کے نام سے منسوب ہو۔

نوٹ: بنی اِسرائیل کے پاس صرف ایک ہی تاریخی عبادت گاہ ''ہیکل سلیمانی'' ہے۔اور یہ عبادت گاہ ابرہام کے پوتے یعقوب کے چوتھے بیٹے یہوداہ کی آل میں سے داؤد نبی کے بیٹے سلیمان نبی نے ۹۵۰ ق م میں تعمیر کی۔

(30) بائبل مقدس میں ابرہام کے بیٹے اسمٰعیل کی اولاد

(1) ابرہام کی دوسری بیوی ''ہاجرہ'' سے ''اسمٰعیل'' پیدا ہوئے اوراُن سے بارہ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ (1) نبایوت (2) قیدار (3) ادبئیل (4) مبسام (5) مشماع (6) دُومہ (7) مسا (8) حدد (9) تیما (10) یطور (11) نفیس (۱۲) قدمہ۔ اور ایک بیٹی مہلت جو یعقوب کے بڑے بیٹے عیسو کے ساتھ بیاہی گئی۔ بائبل مقدس میں اسمٰعیل کے بارہ بیٹوں کے ناموں سے اِن کی بستیاں اور چھاؤنیاں نامزد ہوئیں اور یہی بارہ بیٹے اپنے اپنے قبیلے کے سردار ہوئے۔ (پیدائش ۲۵: ۱۳-۱۵)

(2) عرب اور قیدار کے سب امیر تجارت کی راہ سے تیرے ہاتھ میں تھے وہ برے اور مینڈے اور بکریاں لاکر تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ (حزقی ایل ۲۷: ۲۱)

نوٹ: اسلامی مفسرین کے مطابق اسمٰعیل کے دوسرے بیٹے قیدار کی نسل کعبہ کی تولید کا منصب

Marfat.com

ان کے بیٹے نابت قیدار کے حصہ میں آیا اور یہ منصب نسل در نسل عدنان تک پہنچا اکثر صحابہ کا سلسلہ ان سے ہوتا ہوا عدنان تک پہنچا۔ عدنان کی نسل سے خاندان قریش کی بنیاد پڑی اور اس نسبت سے ان کی نسل قریشی کہلائی۔ قریش کی پانچویں پشت سے قصی پیدا ہوا اور ان سے چھ لڑکے پیدا ہوئے۔ اور اُن کے بیٹے عبد مناف کے بھی چھ لڑکے تھے۔ ان میں ہاشم جو حضورؐ کے دادا سب سے زیادہ با اثر تھے اُن سے حضرت عبدالمطلبؓ سے حضرت عبداللہ سے حضرت محمدؐ پیدا ہوئے۔ (تاریخ اسلام؛ جلد اول؛ ص؛ ۲۵-۲۷)

(31) بائبل مقدس کے ابرہام کے بیٹے اضحاق کی اولاد

(1) اور اضحاق نے اپنی بیوی کے لئے خُداوند سے دُعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی اور خُداوند نے اُس کی دُعا قبول کی اور اُس کی بیوی ربقہ حاملہ ہوئی۔ (پیدائش ۲۵:۲۱)

(2) اور جب اُس کے وضع حمل کے دِن پورے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کے پیٹ میں توام ہیں۔ پہلا بچہ جو پیدا ہوا تو سُرخ تھا اور ایسے جیسے پشمینہ اور انہوں نے اُس کا نام عیسو رکھا اور دوسرے کا نام یعقوب رکھا۔ جب وہ رِبقہ سے پیدا ہوئے تو اضحاق ساٹھ برس کا تھا۔

(پیدائش ۲۵:۲۴-۲۵)

(3) اُس نے رحم میں اپنے بھائی کی ایڑی پکڑی اور وہ توانائی کے ایام میں خُدا سے کُشتی لڑا۔

(ہوسیع ۱۲:۳)

(4) اور اضحاق ایک سو اسی برس کا ہوا۔ تب اضحاق نے دَم چھوڑ دیا اور وفات پائی اور بوڑھا اور پوری عمر کا ہو کر اپنے لوگوں میں جا ملا اور اُس کے بیٹوں عیسو اور یعقوب نے اُسے دفن کیا۔

(پیدائش ۳۵:۲۸-۲۹)

Marfat.com

نوٹ: بزرگ ابرہام اور سارہ کا موعودہ فرزند اضحاق تھا۔ اضحاق اپنے باپ ابرہام کے ہاتھوں قربان ہونے کے لئے تیار تھا۔ جب وہ سینتیس ۳۷ برس کا ہوا تو اُس کی ماں سارہ کا انتقال ہو گیا چالیس برس کی عمر میں اُس کی شادی رِبقہ سے ہوئی۔ اضحاق جب ۶۰ برس کا ہوا تو اُس کی بیوی رِبقہ کے بطن سے دو جڑواں بیٹے عیسو اور یعقوب پیدا ہوئے۔ عیسو بڑا تھا اور یعقوب چھوٹا تھا۔ بڑھاپے میں اضحاق کی آنکھیں دھندلا گئیں۔ اور اُس کا بیٹا یعقوب اُسے دھوکا دے کر اپنے بھائی عیسو کی برکت لے گیا۔ (تفہیم عہد عتیق از ڈاکٹر اسلم ضیائی؛ ص: ۱۳۰)

عبرانی: میں عیسو کا مطلب ہے ''بالوں والا'' اور یعقوب کا مطلب ''ایڑی'' یا ''وہ ایڑی سے پکڑتا ہے'' یا حق مارنے والا۔

(32) بائبل مقدس کے یعقوب کی چار بیویاں اور اُنکی اولاد

یعقوب: کا دوسرا نام ''اِسرائیل*'' بھی ہے اور ان کی اولاد اِسرائیلی کہلائی، اور اکثر اِن کو یعقوب کا گھرانہ یا یعقوب کی نسل یا یہودیوں کے جدامجد بھی کہتے ہیں۔ ابرہام، اضحاق اور یعقوب پرانے عہد نامے کی اہم ترین شخصیات میں سے ہیں ابرہام سے ایک قوم کے آغاز کے سلسلے میں یعقوب تیسرا فرد تھا۔ اِسرائیل کے بارہ قبائل کا جدامجد۔

*اِسرائیل: بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے یعقوب کو اِسرئیل کا نام دیا۔ عبرانی میں اِسرائیل کا نام یسرائیل ہے اور اِس کا مطلب ہے ''خُدا سے کُشتی لڑنے والا'' یا خُدا جدو جہد میں شریک ہو؛ خُدا سے زور آزمائی کرنے والا آدمی''۔ دوسرے معنی میں یہ بات مُضمر ہے کہ ''خُدا اپنی اور اپنے لوگوں کی مخالف فوجوں کو شکست دے''۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۲۴۴)

(1) یعقوب کی کُل عمر ایک سو سینتالیس برس ۱۴۷ کی ہوئی جب اُس نے وفات پائی۔ یعقوب

Marfat.com

کی چار بیویاں تھیں دو اِن کے ماموں لابن کی بیٹیاں ''لیاہ'' اور ''راخل'' جو سگی بہنیں تھیں اور دو اِن بیویوں کی لونڈیاں ''بلہیاہ'' اور ''زلفہ''۔ (پیدائش ۴۷:۲۸)

(33) بائبل مقدس کے یعقوب کی پہلی بیوی لیاہ

لیاہ: یعقوب کی پہلی بیوی تھی اُس سے چھ لڑکے، اور ایک لڑکی پیدا ہوئی جن کے نام درج ذیل ہیں۔ پیدائش ۳۵:۲۳ لیاہ کے بیٹے یہ تھے۔

(1) رُوبن: کا مطلب ''خداوند نے میرا دُکھ دیکھ لیا''۔

(2) شمعون: کا مطلب ''مجھ سے نفرت کی گئی''۔

(3) لاوی: کا مطلب ''شوہر کو مجھ سے لگن ہوگی''۔

(4) یہوداہ: کا مطلب ''خُداوند کی ستائش کروں گی''۔

(5) اشکار (6) زبولون۔

(7) ایک لڑکی دِینہ پیدا ہوئی۔

نوٹ: دینہ اِن چھ بھائیوں کی سگی بہن تھی۔

(34) بائبل مقدس کے یعقوب کی دوسری بیوی راخل

راخل: مطلب، ایک بھیڑ، یعقوب کی دوسری بیوی ''راخل'' سے دو لڑکے پیدا ہوئے، بڑے بیٹے کا نام یوسف جو بعد میں فرعون کی حکومت میں مصر کے حاکم بنے، دوسرے بنیمین۔

(1) اور راخل کے دو بیٹے (1) یوسف (2) بنیمین ☆ تھے۔ (پیدائش ۳۵:۲۴)

(1) اور یوں ہوا کہ راخل نے مَرتے مَرتے اُس کا نام بنونی ☆ رکھا اور مَر گئی پر اُس کے باپ

Marfat.com

نے اُس کا نام بنیمین رکھا۔ اور راخل مَر گئی اور افرات یعنی بیت لحم کے راستہ میں دفن ہوئی۔

(پیدائش ۳۵:۱۹-۱۸)

☆ بنونی: عبرانی میں بنونی مطلب ''میرے غم کا فرزند''۔

☆ بنیمین: کا مطلب ''دہنے ہاتھ کا فرزند''۔ دہنے ہاتھ کو قدیم زمانہ میں قوت اور اختیار کی جگہ مانا جاتا تھا۔ اس کا مطلب ''جنوب کا فرزند'' بھی ہوسکتا ہے اس لئے کہ اُس کے دوسرے بھائی شمال میں پیدا ہوئے تھے۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص:۸۶)

(35) بائبل مقدس کے یعقوب کی تیسری بیوی بلہیاہ

بلہیاہ: مطلب، عمر رسیدہ، مصیبت زدہ، حیران یا جو اپنے تئیں پھیلاتا ہو تیسری بیوی ''بلہیاہ'' جو راخل کی لونڈی تھیں اِن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔

(1) اور راخل کی لونڈی بلہاہ کے بیٹے (1) دان (2) نفتالی۔ (پیدائش ۳۵:۲۵)

(36) بائبل مقدس کے یعقوب کی چوتھی بیوی زلفہ

زلفہ: چوتھی بیوی ''زلفہ'' جو لیاہ کی لونڈی تھیں اِن سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔

(1) اور لیاہ کی لونڈی زلفہ کے بیٹے (1) جد (2) آشر پیدا ہوئے۔ (پیدائش ۳۵:۲۶)

(37) یعقوب کے بچوں کی پیدائش کی مناسبت سے نام

یعقوب کی اِن چار بیویوں سے ۱۲ بارہ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اور یہ سب اِسرائیلی کہلائے

(1) روبن (2) شمعون (3) لاوی (4) یہوداہ (5) دان (6) نفتالی (7) جد (8) آشر

Marfat.com

(9) اشکار (10) زبولون (11) یوسف (12) بنیامین (13) لڑکی دینہ۔

یعقوب (اِسرائیل) کی پہلی بیوی کے چوتھے بیٹے یہوداہ کی نسل سے "داؤد" اور اِن سے "سلیمان نبی"۔ اور پھر انہی کی نسل سے مسیحیوں کے یسُوع مسیح پیدا ہوئے جو یہودی کہلائے۔ اِس طرح یسُوع مسیح کے پیروکاروں کی بنیاد پڑی اور وہ مسیحی کہلائے۔

(38) خلاصہ

(1) سورۃ الانعام ۶:۷۴ کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر ہے۔

بائبل مقدس پیدائش ۱۱:۲۶ کے مطابق "ابرہام" کے والد کا نام "تارح" ہے۔

نوٹ: دونوں مذاہب کی کُتب کے مطابق؛ حضرت ابراہیمؑ اور ابرہام دونوں کے نسب نامے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قرآن مجید کے حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام "آزر" بائبل مقدس کے ابرہام کے والد کا نام "تارح"۔

(2) سورۃ الانبیاء ۱۹: ۶۸-۶۹ کے مطابق حضرت "ابراہیمؑ" کو آگ میں ڈالا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس آگ کو ٹھنڈا کیا۔

بائبل مقدس میں "ابرہام" کو آگ میں ڈالنے کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(3) سورۃ البقرہ ۲: ۲۶۰ کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کو پرندوں کے ٹکڑے کرنے کا درج ہے۔

پیدائش ۱۵:۸ کے مطابق ابرہام کو جانوروں کے ٹکڑے کرنے کا درج ہے پرندوں کے ٹکڑے کرنے کی نفی ہے۔

نوٹ: دونوں کتابوں کے واقعات، قرآن مجید میں پرندوں کے ٹکڑے کرنے کا درج ہے۔ اور بائبل مقدس میں جانوروں کے ٹکڑے کرنے کا درج ہے۔ اِس طرح اِن دونوں کتابوں کے

Marfat.com

یہ الگ الگ فعل (متن) ہیں جو ایک جیسے نہیں۔قرآن مجید کے مطابق اُن پرندوں کے ٹکڑے پھر آ کر ملتے ہیں۔لیکن بائبل مقدس میں ابرہام نے جن جانوروں کے دو دو ٹکڑے کیئے گئے وہ جانور زندہ نہیں ہوئے۔اور نہ ہی ابرہام کا کوئی ایسا واقعہ ہے جس میں اُن جانوروں کے زندہ ہونے کی کوئی روایت نہیں ہے۔

(4) قرآن مجید کے مطابق حضرت ابراہیمؑ پر آسمانی صحیفہ (کتاب) اُتری تھی۔

بائبل مقدس کے ابرہام پر کوئی آسمانی صحیفہ اُترنے کی کوئی آیت یا کتاب نہیں ہے۔

(5) سورۃ ال عمران ۳:۶۷ کے مطابق حضرت ابراہیمؑ مسلمان ہیں۔اور اُن کا مذہب ''دِین حنیف'' تھا۔

پیدائش ۱۲:۴ جب ابرہام کو خُدا نے بلایا اُس وقت اُس کی عمر پچھتر برس کی تھی اُس کے بعد اُس کا بت پرست دِین سے کوئی تعلق نہیں رہا۔اور نہ ہی ابرہام کی موت تک اُن کا اپنا کوئی دِین تھا، البتہ اُن کے باپ تارح بت پرست ضرور تھے۔جب ابرہام اپنے رشتہ داروں اور ناطہ داروں سے نکل کر خُدا کی طرف پھرے تب اِن سے اسماعیل اور اضحاق اور ان سے یعقوب اور یعقوب کے تیسرے بیٹے لاوی کی نسل سے موسیٰ پیدا ہوئے۔اور موسیٰ کی معرفت سے بنی اِسرائیل کو خُدا کی طرف سے شرِیعت کی کتاب توریت ملی جس سے ایک سامی دِین یہودیت کا آغاز ہوا۔

(6) قرآن مجید اور حدیث کی کُتب میں حضرت ابراہیمؑ کی تیسری بیوی قطورہ کا کوئی ذکر نہیں۔

جبکہ بائبل مقدس میں ابرہام کی تیسری بیوی قطورہ اور اُن کی اُولاد کا ذکر ہے۔اور موسیٰ کے سُسر بنی قطورہ کی نسل سے تھے۔

(7) قرآن مجید میں حضرت یعقوبؑ کے بڑے بیٹے عیسو کا ذکر نہیں۔

Marfat.com

بائبل مقدس سے مطابق یعقوب کے بیٹے عیسواور اسمٰعیل کی بیٹی مہلت کی شادی کا ذکر ہے۔

(8) اسلام کے جدامجد حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ ہیں۔

بائبل مقدس کے مطابق یہودیت اور مسیحیت کے جدامجد ابرہام کے بیٹے اضحاق ہیں۔

(9) سورۃ الصافات ۳۷:۱۰۲ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کرنے سے پہلے اپنا خواب بتادیا تھا اسی لئے حضرت اسماعیلؑ نے خود کہا کہ آپ مجھے اوندھے منہ لٹائیں تاکہ اللہ کی آزمائش پر پورا اتریں۔

پیدائش ۲۲:۷ اُس نے کہا دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں ہے؟ بائبل مقدس کے مطابق اضحاق کو آخری لمحہ تک یہ معلوم نہیں تھا کہ اُس کے باپ نے اُس کی قربانی کرنی ہے۔

نوٹ: قرآن مجید کے مطابق حضرت اسماعیلؑ کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ اُن کے باپ نے اُن کو قربان کرنا ہے۔ لیکن بائبل مقدس کے اضحاق کو پہلے سے معلوم نہیں تھا۔

(10) قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ نے ''خواب'' میں دیکھا کہ میں اپنے بڑے بیٹے ''اسماعیلؑ'' کو ذبح کر رہا ہوں۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت اسماعیلؑ کا ظاہری طور پر ذبح کیا جانا۔ قرآن مجید اور صحاح ستہ میں کہیں بھی حضرت اسماعیلؑ کو رسی سے باندھنے یا چھری سے ذبح کرنے کا کوئی ذکر نہیں قرآن مجید کے مطابق یہ واقعہ خواب کا ہے عملی نہیں۔ اسلامی مفسرین اور روایات کے مطابق حضرت اسماعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ نے اوندھے منہ لٹایا تاکہ اُن کا دِل نہ بھرائے اور چھری چلاتے رہے لیکن حضرت اسماعیلؑ کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ لیکن کچھ اسلامی مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ کی گردن کے پچھلے حصہ پر چھری چلاتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو خراش تک نہ آنے دی اِس سے حضرت

Marfat.com

ابراہیمؑ پریشان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اَے ابراہیمؑ میں نے تیرا امتحان لیا اور تو کامیاب ہو گیا۔

اسلامی مفسرین کے مطابق جہاں جہاں قربانی کا ذکر ہے اُس سے مراد حضرت اسماعیلؑ ہیں نہ کہ کوئی اور۔

بائبل مقدس کے اسمٰعیل کا ظاہری طور پر یا خواب میں ذبح کیا جانے کا کوئی واقعہ بائبل مقدس میں سرے سے نہیں ہے۔ ''بائبل مقدس'' میں صرف ''اضحاق کو ذبح کرنے کا پورا واقعہ درج ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق ابرہام بیرسبع سے موریاہ کے پہاڑ پر اپنے بیٹے اِضحاق کو لے کر گئے۔ جہاں انہوں نے عملی طور پر ''اِضحاق'' کو رسی سے باندھا اور لکڑیوں پر اِضحاق کو سیدھے منہ لٹایا، پھر اُس کی شاہ رگ پر چھری چلانے کے لئے پکڑی ہی تھی کہ خُدا نے منع فرمایا۔
نوٹ: قرآن مجید میں حضرت ''اسماعیلؑ'' کی قربانی کا واقعہ اور بائبل مقدس میں ''اضحاق'' کی قربانی کا واقعہ علیحدہ علیحدہ ہیں ایک نہیں۔

Marfat.com

چوتھا باب (259)

قرآن مجید کے حضرت لوطؑ اور بائبل مقدس کے لوط کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت لوطؑ کا نسب نامہ 260

(2) بائبل مقدس میں لوط کا نسب نامہ 261

(3) بائبل مقدس کے مطابق سدوم عمورہ کی تباہی 262

(4) قرآن مجید کے حضرت لوطؑ کی قوم نے رسُولوں کو جھٹلایا 262

(5) بائبل مقدس کے مطابق لوط کی کوئی قوم نہیں تھی 263

(6) اسلام کے مطابق لوط کے پاس فرشتے 264

(7) بائبل مقدس کے مطابق دو فرشتے لوط کے پاس آئے تھے 265

(8) قرآن مجید کے مطابق لوط کی قوم پر چنگھاڑ بھیجی 266

(9) بائبل کے مطابق آگ اور گندھک سے سُدوم، عُمورہ کی تباہی 267

(10) قرآن مجید کے مطابق سدوم پر برساؤ برسایا 268

(11) قرآن مجید کے مطابق پتھروں سے سدُوم، عُمورہ کی تباہی 268

(12) بائبل میں بیت حورون میں پتھروں اور راولوں کی بارش 270

(13) جبریلؑ کا سدوم، عمورہ کو اکھاڑ کر آسمان سے اوندھا گرانا 271

(14) بائبل میں سدوم، عُمورہ کی طبقہ زمین کو آسمان سے اوندھا نہ گرانا 273

(15) قرآن مجید کے مطابق حضرت لوطؑ کی بیوی ''جہنمی'' 274

Marfat.com

(16) بائبل میں لوط کی بیوی کو حکم عدولی کی سزا نمک کا ستون 275

(17) خلاصہ۔ 277

(1) قرآن مجید کے حضرت لوطؑ کا نسب نامہ

لوط بن ہاران بن تارخ (تارخ وہی مشہور آزر ہے جو ابراہیمؑ کا باپ ہے) سہیلی فرماتے ہیں کہ حضرت لوط کی بیوی کا نام والتھ تھا اور نوحؑ کی بیوی کا نام والغہ تھا۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص:۱۶۶)

لوط: ایک پیغمبر کا نام ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے حقیقی بھیجتے تھے۔ بحرہ مردار کے پاس چند بستیاں تھیں سدوم عمورہ وہاں آپ رہتے تھے۔ ان لوگوں کو بدفعلی کی عادت تھی لڑکوں کے ساتھ لواطت کیا کرتے تھے۔ حضرت لوطؑ نے بہت کچھ سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا خُدا نے ان کو ہلاک کیا لوطؑ اور ان کا خاندان بغیر بیوی کے سب بچے باقی سب برباد ہو گئے۔ اُن بستیاں کو الٹا کر دیا کہ اُوپر والا حصہ نیچے کر کے اُن کو نیچے گرا دیا؛ پھر ان بستیوں پر مسلسل لگا تار کھنگر یلے پتھر برسا کر اُس کو ڈھک دیا اور ہر پتھر پر اس شخص کا نام درج تھا جس پر اُس نے گرنا تھا۔ وہ اِنسان خواہ اپنے علاقے میں مقیم ہو یا سفر کر رہا ہو یا خوف کے مارے ڈر کر بھاگ رہا ہو یا الگ سو رہا ہو۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص:۱۶۶؛ ص:۱۷۶)

نوٹ: قرآن مجید میں لوط کی قوم کا کئی جگہ ان کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ سورۃ انعام، سورۃ اعراف، سورۃ ہود، سورۃ انبیاء، سورۃ الشعرآ، سورۃ انمل، سورۃ عنکبوت، سورۃ صافات، سورۃ زاریات، سورۃ نجم، سورۃ قمر اور سورۃ تحریم میں انکا ذکر موجود ہے۔

Marfat.com

(۲) بائبل مقدس میں لوط کا نسب نامہ

لوط: ابرہام کا بھتیجا تھا۔لڑکپن ہی میں اُس کا باپ چل بسا، اُس کے لئے یہ مشکل وقت تھا لیکن اُس کے دادا تارح اور چچا ابرہام نے اُس مشکل وقت میں لوط کی پرورش کی۔ اُس زمانے کے بدکار شہر سدوم عورہ کی ثقافت میں لوط اس قدر رچ بس گیا کہ اُسے چھوڑنے پر وہ آمادہ نہیں تھا اور جب خُدا کے حضور اُس شہر کو آگ اور گندھک سے تباہ کرنے کا وقت آیا تو اُس شہر میں پانچ آدمی بھی نیک نہ نکلے تاکہ وہ شہر بچ سکے۔لوط اور اُس کی دو بیٹیاں بچ سکیں لیکن اس کی بیوی کو فرشتوں کی حکم عدولی کرنے کی یہ سزا ملی کہ وہ نمک کا ستون بن گئی۔ بائبل مقدس میں لُوط کی بیوی اور اُن کی بیٹیوں کے نام نہیں لکھے البتہ اُن کی بڑی بیٹی سے جو بیٹا پیدا ہوا اُس کا نام موآب رکھا وہی موآبیوں کا باپ اور چھوٹی بیٹی سے جو بیٹا پیدا ہوا، اس کا نام بن عمی وہی بنی عمون کا باپ ہے۔

(1) عبرانی میں مواب کا مطلب ہے" میرے باپ سے" اور عبرانی میں بنی عمی کا مطلب ہے "میری امت کا بیٹا"۔مواب کا علاقہ بحیرہ مردار کے مشرق میں واقع ہے۔عمون کا ملک دریائے یردن کی وادی کے مشرق میں تھا بعد میں موابی اور عمونی ابرہام کی نسل یعنی اِسرائیلیوں کے لوگوں کے دشمن بن گئے۔(مطالعاتی اشاعت؛ص:۵۷)

(2) نحور اُنتیس برس کا تھا جب اُس سے تارح پیدا ہوا۔اور تارح کی پیدائش کے بعد نحور ایک سو اُنیس برس اور جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔اور تارح ستر برس کا تھا جب اُس سے ابرام اور نحور اور حاران پیدا ہوئے اور حاران سے لوط پیدا ہوا اور حاران اپنے باپ تارح کے آگے اپنی زاد بُوم یعنی کسدیوں کے "اُور" میں مرا۔(پیدائش ۱۱:۲۴-۲۸)

Marfat.com

(3) ابرہام مصر سے اپنی بیوی اور اپنے سب مال اور لوط کو ساتھ لے کر کنعان کے جنوب کی طرف چلا۔ (پیدائش ۱:۱۳)

(4) اور لوط کے پاس بھی جو ابرام کا ہم سفر تھا بھیڑ بکریاں گائے بیل اور ڈیرے تھے۔

(پیدائش ۵:۱۳)

(5) تب لوط نے آنکھ اُٹھا کر یردن کی ساری ترائی پر جو ضغر کی طرف ہے نظر دوڑائی کیونکہ وہ اس سے پیشتر کہ خُداوند نے سدوم اور عمورہ کو تباہ کیا خُداوند کے باغ اور مصر کے ملک کی مانند خوب سیراب تھی۔ (پیدائش ۱۰:۱۳)

(3) بائبل مقدس کے مطابق سدوم عمورہ کی تباہی

(1) پھر خُداوند نے فرمایا چونکہ سُدوم اور عمورہ کا شور بڑھ گیا اور اُن کا جُرم نہایت سنگین ہو گیا ہے۔ اس لئے میں اب جا کر دیکھوں گا کہ کیا انہوں نے سراسر ویسا ہی کیا ہے جیسا شور میرے کان تک پہنچا ہے اور اگر نہیں کیا تو مَیں معلوم کرلوں گا۔ (پیدائش ۲۰:۱۸)

(4) قرآن مجید کے حضرت لوطؑ کی قوم نے رسُولوں کو جھٹلایا

(1) لوطؑ کی قوم نے رسُولوں کو جھٹلایا۔ (سورہ القمر ۵۴:۳۳)

(2) عرض کی: اَے میرے رَب! میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔

(سورۃ المومنون ۲۳:۴۰)

(3) لوطؑ کی قوم نے رسُولوں کو جھٹلایا۔ جب کہ اُن سے اُن کے ہم قوم لوطؑ نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے۔ بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسُول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم

Marfat.com

مانو۔(سورۃ الشعرآ ۲٦:۱٦۰-۱٦۳)

(4) جو تمہارے رَب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان کیے رکھے ہیں۔ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا۔

(سورۃ الذریت ۵۱:۳۴-۳۵)

(5) اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو اور تم سوجھ (دیکھ) رہے ہو کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر؛ بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ تو اُس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں۔ (سورۃ النمل ۲۷:۵۴-۵٦)

(5) بائبل مقدس کے مطابق لوط کی کوئی قوم نہیں تھی

(1) تب لوط نے آنکھ اُٹھا کر یردن کی ساری ترائی پر جو ضغر کی طرف ہے نظر دوڑائی کیونکہ وہ اِس سے پیشتر کہ خُداوند نے سدوم اور عُمورہ کو تباہ کیا خُداوند کے باغ اور مصر کے ملک کی مانند خوب سیراب تھی۔ سو لوط نے یردن کی ساری ترائی کو اپنے لئے چن لیا اور وہ مشرق کی طرف چلا اور وہ ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ (پیدائش ۱۳:۱۰)

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق لوط کی وہ قوم نہیں تھی لوط تو وہاں پردیسی تھا۔ وہ ابرہام کے ساتھ کسدیوں کے اُور سے نکل کر آیا تھا اور یہ جگہ اُس نے پسند کی تھی اور وہ یہاں رہنے لگا تھا۔

Marfat.com

(6) اسلام کے مطابق لوط کے پاس فرشتے

(1) حضرت سدیؒ فرماتے ہیں کہ فرشتے ابراہیمؑ سے چل کر دوپہر کے وقت حضرت لوطؑ کی بستی میں پہنچے جب سدوم شہر میں پہنچے تو حضرت لوطؑ کی بیٹی سے ان کی ملاقات ہوئی وہ اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر رہی تھی لوط کی دو بیٹیاں تھیں بڑی کا نام ریثا اور چھوٹی کا نام زغرتا تھا۔ فرشتوں نے اس بچی سے پوچھا کہ اے لڑکی ادھر کوئی ٹھہرنے کی جگہ ہے؟ اُس نے کہا ادھر ٹھہرو میں واپس آکر بتاتی ہوں وہ لڑکی دوڑی اور اپنے باپ کے پاس آکر کہا ابا جی شہر کے باہر چند نوجوان ہیں جو آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان سے زیادہ حسین اور خوبصورت آدمی کبھی نہیں دیکھے۔ کہیں آپ کی قوم ان کو پکڑ کر ذلیل نہ کرے۔ حضرت لوطؑ ان کے پاس آئے اور اس بات کا آپ کے گھر والوں کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ ان کی بیوی باہر گئی اور قوم کے لوگوں کو بتایا کہ لوط کے گھر کچھ لوگ آئے ہیں اور ان سے زیادہ حسین و خوبصورت چہرے میں نے کبھی نہیں دیکھے تو ان کی قوم بھاگتی ہوئی ان کی طرف آئی۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص:۱۷۲)

(2) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ نبی مومنوں سے ان کے نفسوں سے زیادہ قریب ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اور بعض صحابہ اور متقدین ائمہ کا بھی یہی قول ہے کہ باپ ہوتا ہے۔ اور یہ اس طرح ہے جس طرح اللہ نے فرمایا ہے کیا تم جہاں والوں میں سے مردوں کے پاس آتے ہو اور تمہارے رَب نے تمہارے لئے جو بیویاں پیدا کی ہیں۔ انہیں تم چھوڑتے ہو بلکہ تم حد سے نکل جانے والی قوم ہو۔ حضرت مجاہد، سعید بن مسیب، ربیع بن انس، قتادہ، سدی، محمد بن اسحاق نے کی ہے اور یہی درست ہے اور بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ لوطؑ نے اپنی بیٹیوں کے متعلق کہا تھا ان کا قول غلط ہے اور اہل کتاب سے لیا گیا ہے اور ان لوگوں نے اپنی کُتب میں تغیر و

Marfat.com

تبدل کیا ہے اور اہل کتاب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ لوط کے پاس دو فرشتے آئے تھے اور انہوں نے شام کا کھانا بھی کھایا تھا۔ اور یہ بات قرآن کے بھی خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ذکر ہے کہ انہوں نے کھانے کی طرف ہاتھ ہی نہیں بڑھائے تھے بہر حال اہل کتاب نے اس قصہ میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص؛۱۷۳)

(7) بائبل مقدس کے مطابق دو فرشتے لوط کے پاس آئے تھے

(1) اور وہ دونوں فرشتے شام کو سدوم میں آئے اور لوط سدوم کے پھاٹک پر بیٹھا تھا لوط اُن کو دیکھ کر اُن کے استقبال کے لئے اُٹھا اور زمین تک جھکا۔ اور کہا اَے میرے خُداوندا اپنے خادم کے گھر تشریف لے چلئے اور رات بھر آرام کیجئے اور اپنے پاؤں دھوئے اور صبح اُٹھ کر اپنی راہ لیجئے اور اُنہوں نے کہا نہیں ہم چوک ہی میں رات کاٹ لیں گے۔ لیکن جب وہ زیادہ بجد ہوا تو وہ اُس کے ساتھ چل کر اُس کے گھر میں آئے اور اُس نے اُن کی ضیافت تیار کی اور بے خمیری روٹی پکائی اور انہوں نے کھایا۔ اس سے پیشتر کہ وہ آرام کرنے کے لئے لیٹیں سدوم کے مردوں نے جوان سے لے کو بڈھے تک سب لوگوں نے ہر طرف سے اُس گھر کو گھیر لیا۔ اور انہوں نے لوط کو پکار کر اُس سے کہا کہ وہ مرد جو آج رات تیرے ہاں آئے کہاں ہیں؟ اُن کو ہمارے پاس لے کر آ تا کہ ہم اُن سے صحبت کریں۔ تب لُوط نکل کر اُن کے پاس دروازہ پر گیا اور اپنے پیچھے کواڑ بند کر دیا۔ (پیدائش ۱:۱۹-۶)

(2) تب وہ اُس مرد لُوط پر پل پڑے اور نزدیک آئے تا کہ کواڑ توڑ ڈالیں۔ لیکن اُن مردوں نے اپنے ہاتھ بڑھا کر لُوط کو اپنے پاس گھر میں کھینچ لیا اور دروازہ بند کر دیا۔ اور اُن مردوں کو جو گھر کے دروازہ پر تھے کیا چھوٹے کیا بڑے اندھا کر دیا۔ سو وہ دروازہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے

Marfat.com

تھک گئے۔(پیدائش۱۹:۹-۱۱)

(8) قرآن مجید کے مطابق لوط کی قوم پر چنگھاڑ بھیجی

(1) ابراہیم نے فرمایا: تو اَے فرشتو تم کس کام سے آئے؟ بولے: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(سورۃ الذریات۵۱:۳۱-۳۲)

(2) اَے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔تو دِن نکلتے انہیں ''چنگھاڑ'' ☆ نے آلیا۔(سورۃ الحجر۱۵:۷۲-۷۳)

(3) صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا۔تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان۔

(سورۃ القمر۵۴:۳۸-۳۹)

(4) بے شک ہم نے ان پر ایک ''چنگھاڑ بھیجی'' جبھی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی۔(سورۃ القمر۵۴:۳۱)

(5) تو انہیں صبح ہوتے ''چنگھاڑ'' نے آلیا۔تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی؛۔

(سورۃ الحجر۱۵:۸۳-۸۴)

(6) اللہ نے فرمایا کہ کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے پچھتاتے ہوئے۔تو انہیں آلیا سچی ''چنگھاڑ'' نے تو ہم نے انہیں گھاس کوڑا کر دیا تو دُور ہوں ظالم لوگ!(سورۃ المومنوں۲۳:۴۱)

(7) کہا پھر تمہارا کیا کام ہے اَے فرشتو! بولے: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔مگر لوط کے گھر والے؛ ان سب کو ہم بچا لیں گے۔(سورۃ الحجر۱۵:۵۷-۵۹)

(8) اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔(سورۃ الاعراف۷:۸۰)

Marfat.com

(9)سدوم عمورہ کے لوگوں کو سورج نکلتے نکلتے چنگھاڑے نے آ پکڑا اور ہم نے اس شہر کا اُلٹا کر نیچے سے اُوپر کر دیا (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید: ص:۱۶۸)

☆ چنگھاڑ: فرشتہ کی ہولناک آواز۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر: ص؛ ۹۵۵)

(9) بائبل مقدس میں آگ اور گندھک سے سُدوم، عُمورہ کی تباہی

(1) اور سُدوم کے لوگ خُداوند کی نظر میں نہایت بدکار اور گنہگار تھے۔ (پیدائش ۱۳:۱۳)

(2) تب اُن مردوں (فرشتوں) نے لوط سے کہا کیا یہاں تیرا اور کوئی ہے؟ داماد اور اپنے بیٹوں اور بیٹیوں اور جو کوئی تیرا اِس شہر میں ہو سب کو اس مقام سے نکال لے جا۔ (پیدائش ۱۹:۱۲)

(3) کیونکہ ہم اس مقام کو نیست کریں گے اس لئے کہ اُن کا شور خُداوند کے حضور بہت بُلند ہوا ہے اور خُداوند نے اُسے نیست کرنے کو ہمیں بھیجا ہے تب لُوط نے باہر جا کر دامادوں سے جنہوں نے اُس کی بیٹیاں بیاہی تھیں باتیں کیں اور کہا اُٹھو اور اس مقام سے نکلو کیونکہ خُداوند اس شہر کو نیست کرے گا لیکن وہ اپنے دامادوں کی نظر میں مُضحک سا معلوم ہوا۔ جب صبح ہوئی تو فرشتوں نے لوط سے جلدی کرائی اور کہا کہ اُٹھ اپنی بیوی اور اپنی دونوں بیٹیوں کو جو یہاں ہیں لے جا۔ ایسا نہ ہو کہ تو بھی اِس شہر کی بدی میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جائے۔ (پیدائش ۱۹:۱۳-۱۴)

(۴) "تب خُداوند نے اپنی طرف" سے سدُوم ☆ اور عُمورہ ☆ پر گندھک اور آگ آسمان سے برسائی اور اُس نے اُن شہروں کو اور اُس ساری ترائی کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غارت کیا۔ (پیدائش ۱۹:۲۴-۲۵)

☆ صغر: عبرانی زبان میں "صغر" کا مطلب ہے "چھوٹا"۔ غالباً اِن سے مراد مشرق میں مواب کی پہاڑیاں ہیں جو بحیرہ مردار سے چند میل جنوب میں ہے۔ صغر ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔

Marfat.com

☆ سدوم: کا مطلب ہے شعلہ زن، جلتا ہوا۔

☆ عمورہ: باغی لوگ یا جو لوگ دہشت کھاتے ہیں۔

(10) قرآن مجید کے مطابق سدوم پر برساؤ برسایا

(1) اور ضرور یہ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر بُرا برساؤ برسا تھا؛ تو کیا یہ اُسے دیکھتے نہ تھے بلکہ انہیں جی اٹھنے کی اُمید تھی ہی نہیں۔ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (مذاق)؛ کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا۔ (سورۃ الفرقان ۲۵: ۴۰-۴۱)

(2) اور ہم نے اُن پر ایک برساؤ برسایا تو کیا ہی بُرا برساؤ تھا ڈرائے گیئوں کا۔ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے؛ اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے۔ (سورۃ الشعرآ ۲۶: ۱۷۳-۱۷۴)

(11) قرآن مجید کے مطابق پتھروں سے سدوم، عمورہ کی تباہی

(1) بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں کہ اُن پر گارے (گیلی مٹی) کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں۔ جو تمہارے رَب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان کیے رکھے ہیں۔ تو ہم نے اِس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا۔ (سورۃ الذریت ۵۱: ۳۲-۳۶)

(2) لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ بے شک ہم نے ان پر ''پتھراؤ بھیجا'' سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے؛ ہم نے انہیں پچھلے پہر بچالیا۔ اپنے پاس کی نعمت فرما کر؛ ہم یونہی صیلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے۔ (سورۃ القمر ۵۴: ۳۳-۳۵)

Marfat.com

(3) اور ہم نے ان پر ''پتھروں'' کا مینہ برسایا؛ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا؟۔

(سورۃ الاعراف ۷:۸۴)

(4) پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اُوپر کو اِس کا نیچا کر دیا اور اِس پر کنکر کے پتھر لگا تار ''منضود'' ☆ جو نشان کئے ''مسومتہ'' ہوئے برسائے تیرے رب کے پاس ہیں اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں۔ (سورۃ ھود ۱۱:۸۲-۸۳)

(5) حسن وسدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی ان کا نام اِس پتھر پر لکھا تھا۔ (کنز الایمان تفسیر: ص؛ ۴۱۵)

(6) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں سب سے پہلے جن لوگوں پر زمین کو الٹایا گیا وہ ان کے شرفاء شمار ہوتے تھے۔ الجلیل فارسی زبان کا لفظ ہے جسے اب عربی میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کا معنی سخت ٹھوس اور مضبوط ہے۔

(7) اور بے شک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان۔

(سورۃ القمر ۵۴:۳۸-۳۹)

(8) قوم لوطؑ نے ڈرانے والوں کی تکذیب کی، بے شک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی، سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے کہ ان کو ہم نے سحر کے وقت نجات دے دی۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۲۳۱)

☆ ''منضود'' مسلسل ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے۔ مقصد یہ ہے یہ پتھراؤ مسلسل تھا۔ پتھر یکے بعد دیگرے موسلا دھار بارش کی صورت میں برس رہے تھے۔

☆ ''مسومتہ'' یعنی ''نشان زدہ'' ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا تھا جس پر آ کر اُس نے گرنا تھا اور اس کو نیست و نابود کرنا تھا۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۲۱۹)

Marfat.com

☆ ''منضود'' وہ پتھر جو آسمان سے مسلسل پے در پے نیچے آرہے تھے۔

☆ مسومۃ: کہ ہر پتھر پر اُس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس پر اس نے آکر گرنا تھا اور اسے کچلنا تھا۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۲۳۹)

☆ سدوم عمورہ: اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی، ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لئے انہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدفعلی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کردی گئیں۔ (قرآن کنز الایمان؛ ص۶۵۳)

نوٹ: قرآن مجید میں سدوم عمورہ کا نام نہیں لکھا، البتہ ''لوط کی قوم'' ''مجرم قوم'' اور ''بستی'' جیسے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ تفسیروں میں سدوم عمورہ کا نام لکھا ہوا ہے۔

(12) بائبل مقدس میں بیت حورون میں پتھروں اور اولوں کی بارش

(1) یروشلیم کے بادشاہ اَدُونی صدق نے حبرون کے بادشاہ ہُوہام اور یرموت کے بادشاہ پیرام اور لکیس کے بادشاہ یافیع اور عجلُون کے بادشاہ دبیر کو یوں کہلا بھیجا کہ۔ میرے پاس آؤ اور میری کُمک کرو اور چلو ہم جبعون کو ماریں کیونکہ اُس نے یشوع اور بنی اِسرائیل سے صلح کر لی ہے۔ اس لئے اموریوں کے پانچ بادشاہ، یعنی یروشلیم کا بادشاہ اور حبرون کا بادشاہ اور یرموت کا بادشاہ اور لکیس کا بادشاہ، اور عجلُون کا بادشاہ اکٹھے ہوئے اور اُنہوں نے اپنی سب فوجوں کے ساتھ چڑھائی کی اور جبعون کے مقابل ڈیرے ڈال کر اُس سے جنگ شروع کی۔ (یشوع ۱۰:۳-۵)

(2) اور خُداوند نے اُن کو بنی اِسرائیل کے سامنے شکست دی اور اُس نے اُن کو جبعون میں بڑی خون ریزی کے ساتھ قتل کیا اور بیت حورُون ☆ کی چڑھائی کے راستہ پر اُن کو رگیدا اور

Marfat.com

عزیقاہ اور مقیدہ تک اُن کو مارتا گیا۔ اور جب وہ اِسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگے اور بیت حورُدن کے اُتار پر تھے تو خُداوند نے عزیقاہ تک آسمان سے اُن پر بڑے بڑے پتھر برسائے اور وہ مر گئے اور جو اولوں سے مرے وہ اُن سے جن کو بنی اِسرائیل نے تِہ تیغ کیا کہیں زیادہ تھے۔

(یشوع ۱۰:۱۰-۱۱)

☆ **بیت حورون:** وادی ایالون: جبعون سے مقیدہ تک کا فاصلہ تقریباً پچیس میل (چالیس کلو میٹر) ہے ایالون کی وادی بیت حورُون کے درے کے جنوب مغرب میں واقع تھی۔

(مطالعاتی اِشاعت: ص؛۴۰۵)

نوٹ: سُدوم عمورہ کو خُدا نے آگ اور گندھک سے برباد کیا تھا۔ پتھروں کی بارش سُدوم عُمورہ پر نہیں ہوئی تھی۔ پتھروں اور اولوں کی بارش کا یہ واقعہ لوط سے بہت بعد کا ہے۔ لوط اور اُس کی قوم اِسرائیلی نہیں ہیں۔ ابرہام کے پوتے یعقوب کی نسل بنی اِسرائیلی ہیں۔ بائبل مقدس کے مطابق آسمان سے پتھروں کی بارش کا واقعہ بنی اِسرائیل کے مخالفین کے ساتھ ہوا تھا۔

(13) جبریلؑ کا سدوم، عمورہ کو اکھاڑ کر آسمان سے اوندھا گرانا

(1) پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اُوپر کو اس کا نیچا کر دیا اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے۔ (سورۃ ھود ۱۱:۸۲)

(2) تو ہم نے اس بستی کا اُوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لیے۔ اور بے شک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو (سورۃ الحجر ۱۵:۷۴-۷۷)

Marfat.com

(3) اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریلؑ نے اُن کی بستیوں کو اُٹھا کر آسمان کے قریب پہنچا کر اوندھا کر کے پھینک دیا اور اُن پر آسمان سے ان کے نام کے پتھر برسائے۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد: ۵: ص؛ ۲۶۵)

(4) حضرت جبریلؑ نے ان بستیوں کو الٹا کیا کہ اُوپر والا حصہ نیچے کر کے ان کو نیچے گرا دیا۔ پھر اِنہی بستیوں کو مسلسل پے در پے کھنگر یلے پتھروں کے ساتھ ڈھک دیا۔ ہر پتھر پر ہر اُس شخص کا نام درج تھا جس پر اِس نے آ کر گرنا تھا۔ وہ خواہ اپنے علاقے میں موجود مقیم ہو یا سفر کر رہا ہو یا ڈر کر خوف کے مارے وہاں سے بھاگ رہا ہو اور الگ ہو رہا ہو۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۲۴۰)

(5) حضرت جبریلؑ نے پر کے ایک کنارے سے ان بستیوں کو بنیادوں سے اکھیڑا جو تعداد میں ساٹھ تھیں اور جن میں کئی قبیلے آباد تھے۔ بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ ان میں چار سو آدمی بستے تھے ایک قول ہے کہ ان بستیوں کے مکینوں کی تعداد چار ہزار تھی، ان میں جو حیوانات تھے اور مضافات کے کھیت، کھلیان اور میدان سب کو یکبارگی اٹھا لیا گیا اور آسمان تک بلند کیا گیا۔ حتیٰ کہ فرشتوں نے ان کے مرغوں کی اذانیں سنیں اور کتوں کا بھونکنا سنائی دینے لگا، پھر بستیوں کو کافروں پر الٹ دیا گیا۔ اُوپر کی زمین نیچے ہو گئی۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۲۱۹)

(6) حضرت مجاہدؒ نے کہا کہ حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور انہوں نے اپنا بازو قوم لوطؑ کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اِس کو اوندھا کر کے گرا دیا اِس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی۔ (قرآن کنز الایمان تفسیر؛ ص؛ ۲۹۰)

(7) حضرت جبریلؑ نے قوم لوطؑ کے شہر جس طبقہ زمین میں تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے۔ اتنا اُونچا

Marfat.com

اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اِس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا۔ پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹا۔ اِن پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے، قتادہ نے کہا ان پر سرخ خطوط تھے۔ حسن وسدیؒ کا قول ہے کہ اِن پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اِن کا نام اِس پتھر پر لکھا تھا۔ (قرآن کنزالایمان: تفسیر: ص؛ ۴۱۵)

(8) ''سدوم حضرت لوطؑ کے شہر کا نام ہے'' جس کو فرشتوں نے اُلٹ دیا تھا۔ پہلے پہلے تو سدوم کے سوا دوسری چھ بستیوں کو جہاں حضرت لوطؑ کی قوم رہتی تھی فرشتوں نے اُلٹ دیا تھا کیونکہ سدوم کے باشندوں نے ان چھ بستیوں کے لوگوں کی بداطواریاں دیکھ کو ان سے قطع تعلق کر دیا تھا مگر پھر یہ بھی ناجائز کاموں میں گرفتار ہو گئے اس لئے سدوم کا بھی وہی حشر ہوا۔

(اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا: ص؛ ۳۸۸)

(14) بائبل میں سدوم عُمورہ کی طبقہ زمین کو آسمان سے اوندھا نہ گرانا

بائبل مقدس میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے جس میں جبرائیل فرشتہ کا سدوم، عُمورہ کی بستیوں کو اکھاڑ کر آسمان پر لے جانا اور پھر وہاں سے اُس قطعہ زمین کو اوندھا گرانا۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے اُن شہروں سدوم اور عُمورہ کو اُن کے گناہ کے باعث آگ اور گندھک سے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ یہ شہر بحیرہ مُردار کے جنوب مشرق میں واقع تھے۔ ۱۹۲۴ میں ایک ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر میلون جی کائیل نے وہ جگہ دریافت کر لی جہاں یہ شہر آباد تھے۔ اب وہ جگہ پانی کے نیچے ہے ماہرین ارضات کی تحقیق کے مطابق یہ علاقہ تیل اور معدنی رال سے جلا ہوا ہے جن کے ذخیرے یہاں پائے جاتے ہیں۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۱۷۵۴)

Marfat.com

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق سدوم عمورہ لوط کے نام پر شہر نہیں تھا۔ سدوم عمورہ لوط کے آنے سے پہلے یہ شہر آباد تھے لوط یہاں پردیسی تھا۔

(15) قرآن مجید کے مطابق حضرت لوطؑ کی بیوی ''جہنمی''

(1) تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی، مگر اس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہوئی۔ (سورۃ الاعراف ۷:۸۳)

(2) اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوحؑ کی عورت اور لوطؑ کی عورت وہ ہمارے بندوں میں سزاوار (لائق) قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے انھیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔

(سورۃ التحریم ۶۶:۱۰)

(3) اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے۔ جب کہ ہم نے اُسے اور اُس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی۔ مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی۔ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرمادیا۔

(سورۃ الصفت ۳۷:۱۳۳-۱۳۶)

(4) تو اُس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو ستھراپن چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرادیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے۔ اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا تو کیا ہی بُرا ابر ساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا۔ (سورۃ النمل ۲۷:۵۶-۵۸)

(5) مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے۔ (سورۃ الحجر ۱۵:۶۰)

(6) بولے: اَے لوط اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے۔ فرمایا: میں تمہارے کام سے

Marfat.com

بیزار ہوں اَے میرے رَب! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا۔تو ہم نے اُسے اور اُس کے گھر والوں کو نجات بخشی۔مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی۔پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔(الشعرآ ۲۶:۱۶۷-۱۷۲)

(7) حضرت لوطؑ پر ان کی قوم میں سے کوئی بھی ایمان نہ لایا یہاں تک کہ خود حضرت لوطؑ کی بیوی بھی کافر ہی تھی۔پس عذاب الٰہی سے کوئی نہ بچا۔آپ کی بیوی بھی قوم کے ساتھ ہی ہلاک ہوئی۔(تفسیر ابن کثیر: جلد:۵؛ص:۲۶۵)

نوٹ: قرآن مجید کے مطابق حضرت لوط کی بیوی نمک کا ستون نہیں بنی۔

(16) بائبل مقدس میں لوط کی بیوی کو حکم عدولی کی سزا نمک کا ستون

(1) اور یوں ہوا کہ جب وہ اُن کو باہر نکال لائے تو اُس نے کہا اپنی جان بچانے کو بھاگ۔"نہ تو پیچھے مُڑ کر دیکھنا" نہ کہیں میدان میں ٹھہرنا اُس پہاڑ کو چلا جا۔تا نہ ہو کہ تو ہلاک ہو جائے۔لوط نے اُن سے کہا میں پہاڑ تک جا نہیں سکتا کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر مصیبت آ پڑے اور میں مر جاؤں لوط نے کہا دیکھ یہ شہر ایسا نزدیک ہے کہ وہاں بھاگ سکتا ہوں اور یہ چھوٹا بھی ہے۔اجازت ہو تو میں وہاں چلا جاؤں۔وہ چھوٹا سا بھی ہے اور میری جان بچ جائے گی۔اُن مردوں نے کہا جلدی کر اور وہاں چلا جا کیونکہ میں کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ تو وہاں پہنچ نہ جائے۔مگر اُس کی بیوی نے اُس کے "پیچھے سے مُڑ" کر سدوم شہر کو دیکھا۔فرشتوں کی حکم عدولی کے باعث لوط کی بیوی "نمک کا ستُون" ☆ بن گئی۔اور زمین پر دُھوپ نکل چکی تھی جب لُوط "ضُغر" ☆ میں داخل ہوا۔(پیدائش ۱۹:۱۷-۲۶)

Marfat.com

نوٹ : فرشتوں نے لوط کو بھاگنے کے لیے کہا تھا۔ لیکن اُس کی بیوی بھاگی نہیں تھی وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی اِسی لیے اُس نے مڑ کر دیکھا اور سزا پا گئی۔

(2) جب صبح ہوئی تو فرشتوں نے لوط سے جلدی کرائی اور کہا کہ اُٹھ اپنی "بیوی" اور اپنی دونوں بیٹیوں کو جو یہاں ہیں لے جا۔ ایسا نہ ہو کہ تو بھی اس شہر کی بدی میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جائے۔ مگر اُس نے دیر لگائی تو اُن فرشتوں نے اُس کا اور اُس کی بیوی اور اُس کی دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا کیونکہ خُداوند کی مہربانی اُس پر ہوئی اور اُسے نکال کر شہر سے باہر کر دیا۔

(پیدائش ۱۹: ۱۵-۱۶)

نوٹ : بائبل مقدس کے مطابق خُداوند کی مہربانی لوط اُس کی بیوی اور دونوں لڑکیوں پر تھی۔ بائبل مقدس کے مطابق لوط کی بیوی نے لوط کا ساتھ دیا تھا اِسی لئے فرشتے ان چاروں کو اُس شہر سے باہر نکال لائے لوط کی بیوی سے غلطی یہ ہوئی کہ جاتے جاتے اُس نے پیچھے مُڑ کر اُس شہر کو دیکھا تھا۔ حکم یہ تھا کہ تم نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا لوط کی بیوی نے مُڑ کر دیکھا اور اُسے فرشتوں کی "حکم عدولی کی سزا" یہ ملی کہ وہ اُسی وقت وہاں "نمک کا ستون" بن گئی۔

چونکہ لوط کے باقی لڑکے، لڑکیاں اور داماد اور اُن کے بچے سدوم عمورہ میں رہ گئے تھے اُن کی فکر میں لوط کی بیوی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا کہ اُن کا کیا حال ہوا ہے۔ ماں کی ممتا آڑے آئی اور وہ سزا پا گئی اور یہ سزا خُدا کی طرف سے خُدا کے فرشتوں نے اُسے دی۔

بائبل مقدس کے مطابق اگر لوط کی بیوی دوزخی ہوتی تو وہ اپنے دامادوں اور دوسری شادی شدہ بیٹیوں کے ساتھ اُسی جگہ پر آگ اور گندھک سے ہلاک ہو جاتی فرشتے کبھی بھی لوط کے ساتھ اُس کی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر اُس کو شہر سے باہر نہ لے جاتے۔

Marfat.com

☆نمک کا ستون: یہ بحیرہ مردار کے جنوبی سرے کے قریب نمک کے قالب آج بھی موجود ہیں اُن میں سے ایک لُوط کی بیوی کے نام سے مشہور ہے۔

(17) خلاصہ

(1) قرآن مجید کے مطابق سدوم میں حضرت لوطؑ کی قوم تھی جس پر عذاب آیا تھا۔

پیدائش ۹:۱۹ انہوں نے کہا یہاں سے ہٹ جا۔ پھر کہنے لگے کہ یہ شخص (لوط) ہمارے درمیان قیام کرنے آیا تھا اور اب حکومت جتاتا ہے سو ہم تیرے ساتھ اُن سے زیادہ بدسلوکی کریں گے۔ بائبل مقدس کے مطابق سُدوم اور عُمورہ میں لوط کی قوم نہیں تھی بلکہ وہاں پر لوط قیام کرنے آیا تھا وہاں پر پہلے ہی سے دوسری قومیں آباد تھیں۔

(2) قرآن مجید کے مطابق حضرت لوطؑ کی قوم کو گارے اور پتھروں کے کنکروں سے ہلاک کیا گیا۔ اور اُن پر پتھروں کی بارش سے تباہی سحری کے وقت ہوئی۔

بائبل مقدس کے مطابق خُدا نے آسمان سے آگ اور گندھک سُدوم اور عُمورہ پر برسائی اور اِن دونوں شہروں کو منٹوں میں خاک سیاہ کر دیا۔ بائبل مقدس کے مطابق اُن شہروں کو گارے اور پتھروں کے کنکروں سے ہلاک نہیں کیا گیا۔ دوسرے اُس وقت دھوپ نکل چُکی تھی، ان شہروں میں سے صرف تین لوگ لوط اور اُس کی دو کنواری بیٹیاں ہی بچیں تھیں۔

(3) قرآن مجید کے مطابق حضرت جبریلؑ سدوم، عمورہ کی بستیوں کو اُٹھا کر اُوپر کی طرف لے گیا اور پھر آسمان سے اُن شہروں کو اوندھا گرایا۔

بائبل مقدس کے مطابق جبرائیل فرشتہ اُن شہروں کو نہ تو آسمان تک لے کر گیا اور نہ ہی اُس زمین کو اوندھا گرایا۔ بائبل مقدس کے مطابق سُدوم اور عُمورہ کے واقعات میں جبرائیل

Marfat.com

فرشتہ کا کوئی کردار نہیں۔ کیونکہ بائبل مقدس کے مطابق جبرائیل فرشتہ خُدا کا صرف پیغام رساں فرشتہ ہے وہ جنگجو فرشتہ نہیں بائبل مقدس کے مطابق جنگجو فرشتہ میکائیل ہے۔

(4) سورۃ التحریم کے مطابق حضرت لوطؑ کی بیوی دوزخی ہے کیونکہ اُس نے حضرت لوطؑ کے دِین کی مخالفت کی تھی۔

بائبل مقدس کے مطابق خُداوند کی مہربانی لوط اُس کی بیوی اور دونوں لڑکیوں پر تھی۔ بائبل مقدس کے مطابق لوط کی بیوی نے لوط کا ساتھ دیا تھا۔ اگر وہ ساتھ نہ دیتی تو وہ وہاں ہی اپنی بیٹیوں اور دامادوں کے ساتھ آگ اور گندھک سے فنا ہو جاتی۔ لوط کی بیوی نے اُس وقت ساتھ دیا جب فرشتے اُن کے گھر آئے تھے۔ اور لوگ اُس کے گھر کا دروازہ توڑ رہے تھے۔ اور یہ سب واقعات لوط کی بیوی کی آنکھوں کے سامنے ہو رہے تھے۔ اور وہ جانتی تھی کہ یہ شہر برباد ہونے کو ہے اِسی لئے فرشتے ان چاروں کو اُس شہر سے باہر نکال لائے۔

Marfat.com

پانچواں باب (279)

قرآن مجید کے زکریاؑ نبی اور انجیل میں زکریاہ کاہن کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ	280
(2) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن	281
(3) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کا پیشہ	282
(4) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کا پیشہ	284
(5) بائبل مقدس میں کاہن اور لاوی کا رُتبہ	284
(6) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی بیوی	285
(7) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی بیوی	286
(8) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی بیٹے کے لئے دُعا	287
(9) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی بیٹے کے لئے دُعا	287
(10) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبی کو بیٹے کی بشارت	288
(11) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کو بیٹے کی بشارت	289
(12) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی نشانی تین دِن زبان بند	290
(13) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی سزا ۲۷۹۱ دِن زبان بند	291
(14) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی بند زبان کا کھولنا	292
(15) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی بند زبان کا کھولنا	292

Marfat.com

280

(16) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی شہادت 293

(17) عہد عتیق کے زکریاہ کاہن کی شہادت 295

(18) خلاصہ۔ 296

(1) قرآن مجید کے زکریا نبیؑ

(1) زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں۔ (سورۃ الانعام ۶:۸۵)

زکریا: ایک مشہور پیغمبر جو آرے سے چیرے گئے۔ (فیروز الغات)

نسب نامہ: حافظ ابن عساکرؒ نے اپنی مشہور و معروف اور ضخیم کتاب میں حضرت زکریاؑ کا نام و نسب کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔ زکریاؑ بن برخیا۔ بعض نے زکریا بن دان اور بعض نے زکریا بن لدن بیان کیا ہے، زکریا بن برخیا بن مسلم بن صدوق بن خشبان بن داؤد بن سلیمان بن مسلم بن صدیقہ بن برخیا بن بلعہ بن ناحور بن شلوم بن بہنا اشاط بن اینامن بن رحعام بن سلیمان بن ''داؤد''؟ اِن کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۶۴۰)

(2) ''حضرت زکریاؑ'' حضرت داؤدؑ کی نسل سے تھے۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ ص؛ ۴۰۸)

(3) زکریا: ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام ہے۔ مدراک التنزیل میں ہے کہ زکریاؑ کے معنی عبرانی زبان میں ہمیشہ ذکر کرنے والے اور تسبیح کہنے والے کے ہیں۔ اخبار الاول میں ہے کہ برخیا کے بیٹے یہودا کی اولاد میں سے تھے مگر محققین کے نزدیک آپ جویم بن سلیمانؑ کی اولاد سے ہیں اور آپکے والد کا نام اذان بن مسلم تھا۔ آپ کا نسب چودہ واسطوں سے حضرت داؤدؑ سے ملتا ہے آپ نجاری کا پیشہ کرتے تھے۔ امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ حضرت زکریاؑ نے حضرت

Marfat.com

مریم کی ہمشیرہ سے شادی کی تھی اور معالم التنزیل، مدارک اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ آپ حضرت مریم کی خالہ ایشاع نامی سے نکاح کیا تھا مگر امام رازی کا قول صحیح ہے۔ کچھ ہو بہر حال مدت تک حضرت زکریاؑ کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ ادھر حضرت مریم کی والدہ حنہ سے بھی کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہ ہوتا تھا۔ (اسلامی انسائیکلو پیڈیا؛ص:۳۵۵)

(4) حضرت یحییٰ کا اِسم گرامی بھی اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ ایسا نام اس سے پہلے نہیں رکھا گیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے اَے زکریاؑ ہم تمہیں ایک بیٹے کی خوش خبری دے رہے ہیں اور اس سے پہلے ہم نے ان کا ہم نام پیدا نہیں کیا۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی:ص؛۴۰۹)

نوٹ: قرآن مجید کے مطابق ''یحییٰ'' نام کسی اور نبی یا اِنسان کو پہلے نہیں دیا گیا تھا اِس لیے اِسلام کے مطابق ''یحییٰ'' نام بہت مقدس ہے۔ کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے آیا، کسی اِنسان نے ''یحییٰ'' نام نہیں رکھا۔

(2) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن

انجیل مقدس کے ''زکریاہ کاہن'' یعقوب کے تیسرے بیٹے لاوی کی نسل سے ہیں۔ اُن کی بیوی کا نام الیشبع تھا اور وہ دونوں کاہنوں کے گھرانے سے تھے۔ موسیٰ کے بھائی ہارون کی نسل کے مرد کاہن ہوتے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے زکریا کاہن تھے۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص:۱۸۴۹)

(1) ہارون اور اُس کے بیٹے (1) ندب (2) ابیہو (3) الیعزر (4) اتمر، کہانت کے عہدہ پر ہو کر میری خدمت کریں۔ (خروج ۱:۲۸)

Marfat.com

(2) اور ندب اور ابیہو تو جب انہوں نے دشت سینا میں خُداوند کے حضور اُوپری آگ گذرانی تب ہی خُداوند کے سامنے مر گئے اور وہ بے اولاد بھی تھے اور الیعزر اور اتمر اپنے باپ ہارون کے سامنے کہانت کی خدمت کو انجام دیتے تھے۔ (گنتی ۳:۴)

(3) ندب اور ابیہو اپنے باپ سے پہلے مر گئے اور اُن کے اولاد نہ تھی سو الیعزر اور اتمر نے کہانت کا کام کیا۔ ابیہو بغیر اولاد کے مر گیا تھا۔ (۱-تواریخ ۲۴:۲)

نوٹ: لاوی کی نسل ہی سے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون پیدا ہوئے۔ موسیٰ کے بھائی ''ہارون'' کے چار بیٹے تھے۔ اُن کے بیٹے ''اتمر'' کی نسل سے زکریاہ تھے جو ''ابیاہ'' کہلائے۔

(4) اور اُن دِنوں مریم اُٹھی اور جلدی سے ''پہاڑی ملک'' میں یہوداہ کے ایک شہر کو گئی۔ اور زکریاہ کے گھر میں داخل ہو کر الیشبع کو سلام کیا۔ (لوقا ۱:۳۹)

زکریاہ کاہن: پہاڑی ملک میں رہتے تھے۔ اور یہوداہ کا علاقہ جسے رُومی اور یونانی ''یہودیہ'' کہتے تھے فلسطین کے جنوبی حصہ میں تھا۔ چونکہ یہودیہ کے بہت سے حصے پہاڑی ہیں اس لئے واضح نہیں کہ زکریاہ اور الیشبع کس جگہ رہتے تھے۔ لیکن یہ موجودہ یروشلیم کے اردگرد کا علاقہ تھا۔ جو ناصرۃ سے تقریباً ۱۶۰ کلومیٹر دُور اُس وقت تین چار دِن کی مسافت پر واقع تھا۔ (مطالعاتی اشاعت ص: ۱۸۵۱)

☆ **زکریاہ:** مطلب خُداوند کی یادگاری یا خُداوند کا آدمی۔

(3) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کا پیشہ

(1) صحیح بخاری میں ہے کہ زکریاؑ (نجار) بڑھئی کا پیشہ کرتے تھے۔

(معارف القرآن: جلد: ۵: ص: ۶۱۵)

Marfat.com

(2) آنحضرتؐ نے حضرت زکریاؑ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ زکریاؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔
(صحیح مسلم وترمذی)

(3) حضرت زکریاؑ کارپنٹر یعنی ''بڑھئی'' (نجار) کا کام کرکے گزر بسر کرتے تھے۔

(انبیاء کرام انسائیکلو پیڈیا: ص؛۷۷۷)

(4) حضرت زکریاؑ میں اب کاروبار کرنے کی ہمت نہیں رہ گئی تھی۔ بس اتنا تھا کہ دِن کو ایک گھڑی کو وہ دوکان پر جاتے۔ اور جو تھوڑی سی بکری ہوتی اِسی پر گزارہ کر لیتے اور اِسی سے ضرورت مندوں کو بھی دیتے۔ اور پھر وہ گھر میں فارغ ہی ہوتے اور خاموشی سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛۴۰۴)

(5) حضرت زکریاؑ نبی اپنی روزی کمانے کے لیے بڑھئی (نجاری) کا کام کرتے تھے۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛۴۰۹)

(6) کچھ روایات میں ہے کہ حضرت زکریاؑ ہیکل سلیمانی کے ''امام یا متولی'' تھے۔

(7) حضرت زکریاؑ بڑھئی (ترکھان) تھے۔ وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بسر اوقات کرتے تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں یزید ابن ہارون نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے، انہوں نے ابو رافع سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا: ''کان زکریا نجارا'' زکریا بڑھئی تھے۔ اِسی طرح اِس حدیث کو امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے ایک سند سے حماد بن سلمہ سے انہیں الفاظ میں روایت کیا ہے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛۵۸۷)

(8) حضرت زکریا نبیؑ بڑھئی تھے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرتے اور ہاتھ کی کمائی کھاتے اسی طرح حضرت داوٗدؑ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے تو انبیاءؑ سے یہ بات بعید ہے کہ وہ مشقت اُٹھا کر مال جمع کریں کہ جو ان کے بعد ان کے ورثا کے حصے میں آئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ

Marfat.com

بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت زکریا نبیؑ بڑھی تھے۔اسی طرح مسلم اور ابن ماجہ نے کئی سندوں سے مذکورہ روایت بیان کی ہے۔(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۴۷۲)

(4) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کا پیشہ

کاہن: عہد عتیق میں لاوی قبیلے کا وہ شخص جو قوم کی طرف سے خُدا کے حضور حاضر رہ کر قربانیاں گزرانتا اُسے کاہن کہتے تھے۔عہد جدید میں خُدا کا وہ برگزیدہ شخص جو خاص رسم سے مخصوص اور مقرر ہو کر مذہبی خدمات میں مشغول رہتا اور عہد جدید کی قربانی گزرانتا ہے اُسے بھی کاہن کہتے ہیں۔الیشبع اور زکریاہ دونوں کاہنوں کے گھرانے کے افراد تھے۔زکریاہ ہر سال دو ہفتوں کے لئے اپنے کہانتی فرائض کی انجام دہی کے لئے یروشلیم کی ہیکل سلیمانی میں جاتے تھے۔ایسے ہی ایک سفر کے بعد زکریاہ خوشی سے بھرا ہوا گھر لوٹا لیکن اُس کی قوت گویائی جاتی رہی تھی اُس نے خوشی کی خبر لکھ کر پہنچائی کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں تھا۔جب بچہ پیدا ہوا تو الیشبع نے خُدا کا دیا ہوا نام یوحنا رکھنے پر اصرار کیا۔زکریاہ نے اُس نام سے تحریری اتفاق نے اُس کی بند زبان کھول دی۔(مطالعاتی اشاعت:ص؛۲۴۶۳)

(5) بائبل مقدس میں کاہن اور لاوی کا رُتبہ

کاہنوں: میں سب سے بڑا رُتبہ ''سردار کاہن'' کا ہوتا تھا۔وہ یروشلیم کی ہیکل کا نگران اور اثر و رسوخ والے یہودی اُستادوں (شریعت کے علما) مثلاً فریسیوں اور قوم کے دوسرے سرداروں کا سربراہ مانا جاتا تھا۔رومی حکمرانوں نے اِن لیڈروں کو مقامی معاملات سے متعلق اور خاص طور پر اپنے مذہبی معاملات کے فیصلے کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔اور زکریاہ صرف

Marfat.com

ایک کاہن تھا ترکھان (بڑھی) نہیں تھا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛۱۹۲۵)

(1) یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں ابیاہ* کے فریق میں سے ''زکریاہ ایک کاہن'' تھا۔ (لوقا۱:۵)

ابیاہ کے فریق میں سے: اُس وقت کاہنوں کے ۲۴ فرقے تھے اور ہر فریق (گروہ) باری باری سال میں دو دو ہفتے (مطلب ۱۵دِن) کے لیے ''ہیکل سلیمانی'' میں جا کر کہانت کا کام سر انجام دیتے تھے زکریاہ کا کام کہانت تھا۔ موسیٰ کے بھائی ہارون کی نسل کے مرد کاہن ہوتے تھے داؤد نبی نے انہیں ۲۴ چوبیس فرقوں میں تقسیم کیا تھا۔ اور یہ فریق اپنی اپنی باری پر ہیکل میں خدمت کرتے تھے۔ ابیاہ آٹھویں فریق کا سربراہ تھا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛۱۸۴۹)

(6) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی بیوی

(1) اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت مریم اور اشیاع عمران کی بیٹیاں تھیں اور دونوں سگی بہنیں تھیں۔ (مسلم۲،۲۱۲، ندوی، ح۴۱۱، نسائی؛۴۴۹)

(2) حضرت زکریا نبیؑ اور عمران دونوں ہمزلف تھے، فاقوذا کی دختر اشیاع جو حضرت یحییٰؑ کی والدہ ہیں۔ اوران کی بہن حنہ فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آ گیا اور وہ مایوس ہوگئی یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچہ کو کھلا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دِل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا۔ بارگاہ الٰہی میں دُعا کی کہ یا رَب! اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور خدمت کے لئے حاضر کردوں۔ جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان

Marfat.com

کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا۔ اگر لڑکی ہوگئی تو وہ اس قابل کہاں ہے۔ اس زمانے میں لڑکوں کو خدمت کے لئے بیت المقدس میں دے دیا جاتا تھا۔ (کنز الایمان: تفسیر: ص؛ ۹۷)

(3) جمہور کی رائے ظاہری حدیث کے مطابق ام یحییٰؑ اشیاع بنت عمران تھیں۔ جو حضرت مریم بنت عمران کی بہن ہیں۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص؛ ۶۵۲)

(4) حضرت عیسیٰؑ کی والدہ اور حضرت یحییٰؑ کی والدہ حقیقی بہنیں تھیں اور کچھ مفسرین نے یہ بھی کہا کہ وہ خالہ زاد تھیں۔ (انبیائے کرام اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛ ۷۸۱)

(5) حضرت زکریا نبیؑ کی اہلیہ کا نام حسنہ بنت فاقوذا بعض مفسرین نے اشیاع بھی بتایا ہے۔

(انبیاء کرام انسائیکلو پیڈیا: ص: ۷۸۰)

(6) امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ حضرت زکریا نبیؑ نے حضرت مریم کی ہمشیرہ سے شادی کی تھی۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛ ۳۵۵)

(7) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی بیوی

(1) زکریاہ ایک کاہن تھا اور اُس کی بیوی ہارون کی اولاد (لاوی نسل) میں سے تھیں اور اُن کا نام ''الیشبع'' تھا۔ (لوقا ۱: ۵)

نوٹ: زکریاہ کاہن کی بیوی الیشبع کی مقدسہ مریم کے ساتھ صرف رشتہ داری تھی اور ''الیشبع لاوی نسل'' سے تھیں۔ اور مقدسہ مریم یعقوب کے چوتھے بیٹے یہوداہ کی نسل سے یہودی تھیں۔ مقدسہ مریم اور یوسف (مقدسہ مریم کے منگتر) کے بعد زکریاہ کاہن کی بیوی الیشبع پہلی خاتون ہیں جس نے آنے والے منجی یسُوع مسیح کی خبر سُنی زکریاہ کاہن کی بیوی الیشبع تقریباً ۸۰ اسی برس کے بڑھاپے میں تھیں اور مقدسہ مریم تقریباً دس سے چودہ برس کی تھیں، اِس طرح اِن دونوں کی عمروں

Marfat.com

میں تقریباً ۷۰ سال کا فرق ہے۔ انجیل مقدس اور مسیحی روایات کے مطابق وہ سگی بہنیں نہیں تھیں۔

(8) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی بیٹے کے لئے دُعا

(1) یہ مذکور ہے تیرے رَب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی۔ جب اُس نے اپنے رَب کو آہستہ پکارا۔ عرض کی: اَے میرے رَب! میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا (شعلہ چمکا) اور اَے میرے رَب! میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا۔ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے۔ وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اَے میرے رَب! اُسے پسندیدہ کر۔ (سورۃ مریم ۱۹:۱-۶)

(2) تو ہم نے اِس کی دُعا قبول کی اور اُسے یحییٰ عطا فرمایا اور اِس کے لئے اُس کی بی بی سنواری بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف؛ سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ (سورۃ الانبیاء ۲۱:۸۹-۹۰)

(3) یہاں پکارا زکریا نے اپنے رَب کو بولا: اَے رَب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دُعا سننے والا۔ (سورۃ ال عمران ۳:۳۸)

(9) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی بیٹے کے لئے دُعا

(1) یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں اَبیاہ کے فریق میں سے زکریاہ نام ایک کاہن تھا اور اُس کی بیوی ہارون کی اولاد میں سے تھی اور اُس کا نام اِلیشبع تھا۔ اور وہ دونوں خُدا کے حضور راستباز اور خُداوند کے سب احکام وقوانین پر بے عیب چلنے والے تھے۔ اور اُن کے اولاد نہ تھی

Marfat.com

کیونکہ الیشبع بانجھ تھی اور دونوں عمر رسیدہ تھے۔(لوقا۱:۵-۶)

(2)فرشتہ جبرائیل نے اُس سے کہا اَے زکریاہ! خوف نہ کر کیونکہ تیری دُعا سُن لی گئی اور تیرے لیے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا تو اُس کا نام یوحنا رکھنا۔(لوقا۱:۱۳)

(10)قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کو بیٹے کی بشارت

(1)تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے ''یحیٰ'' کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا۔اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔(سورۃ ال عمران ۳:۳۹)

(2)فرمایا ایسا ہی ہے تیرے رَب نے فرمایا:وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اِس سے پہلے تجھے اِس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا۔(سورۃ مریم ۱۹:۹)

(3)اَے زکریا! ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام ''یحیٰ'' ہے اِس کے پہلے ہم نے اِس نام کا کوئی نہ کیا۔(سورۃ مریم ۱۹:۷)

(4)حضرت زکریا نبیؑ عبادت خانے میں ہی تھے کہ فرشتوں نے انہیں آواز دی اور انہیں سنا کر کہا کہ آپ کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جس کا نام یحییٰؑ رکھنا۔ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ یہ بشارت ہماری طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔یحییٰؑ نام کی وجہ یہ ہے کہ اِن کی حیات ایمان کے ساتھ ہوگی۔وہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی یعنی ''حضرت عیسیٰؑ بن مریم'' کی تصدیق کریں گے۔حضرت ربیع بن انسؒ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کو تسلیم کرنے والے بھی حضرت یحییٰؑ ہیں۔حضرت قتادہؒ کا قول ہے کہ حضرت یحییٰؑ ٹھیک حضرت عیسیٰؑ کی روش اور آپ کے طریق پر تھے۔حضرت ابن عباسؒ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔

Marfat.com

(تفسیر ابن کثیر جلد:۱:ص:۴۲۲)

(11) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کو بیٹے کی بشارت

(1) چونکہ ''زکریاہ کاہن'' تھے اور کہانت کے دستور کے موافق اُن کے نام کا قرعہ نکلا کہ خُداوند کے مقدس (ہیکل سلیمانی) میں جاکر بخُور (خوشبو) جلائیں۔

(2) جب وہ خُدا کے حضور اپنے فریق کی باری پر کہانت کا کام انجام دیتا تھا تو ایسا ہوا۔ کہ کہانت کے دستور کے موافق اُس کے نام کا قرعہ نکلا کہ خُداوند کے مقدس میں جاکر خوشبو جلائے۔ اور لوگوں کی ساری جماعت خوشبو جلاتے وقت باہر دُعا کر رہی تھی۔ کہ خُداوند کا فرشتہ خوشبو کے مذبح کی دہنی طرف کھڑا ہوا اُس کو دکھائی دیا۔ اور زکریاہ دیکھ کر گھبرایا اور اُس پر دہشت چھا گئی۔ مگر فرشتہ نے اُس سے کہا اے زکریاہ! خوف نہ کر کیونکہ تیری دُعا سُن لی گئی اور تیرے لئے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا۔ تو اُس کا نام یوحنا رکھنا۔ اور تجھے خوشی وخرمی ہوگی اور بہت سے لوگ اُس کی پیدائش کے سبب سے خوش ہوں گے۔ (لوقا۱:۸-۱۴)

(3) اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا تو خوشبودار مصالح مُر اور مصطکی اور لَون اور خوشبودار مصالح کے ساتھ خالص لُبان وزن میں برابر برابر لینا۔ اور نمک ملا کر اُن سے گندھی کی حکمت کے مطابق خوشبودار روغن کی طرح صاف اور پاک بخور بنانا۔ (خروج ۳۰:۳۴-۳۵)

نوٹ: بخور، خوشبو یہ مسالوں کا ایک مرکب جو جلنے پر خوشبو دیتا تھا۔ اور یہ خوشبو خُدا کے حضور نذرانہ کے طور پر ہیکل سلیمانی میں صبح کی قربانی سے پہلے جلائی جاتی اور یہ پاک بخور دُعا کی علامت تھی۔

Marfat.com

(12) قرآن مجید کے زکریا نبیؑ کی نشانی تین دِن زبان بند

(1) فرمایا ایسا ہی ہے تیرے رَب نے فرمایا؛ وہ مجھے آسان ہے اور میں نے اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا۔ سورۃ مریم ۱۹:۹ عرض کی: اَے میرے رَب! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا۔ سورۃ مریم ۱۹:۸ عرض کی: اَے میرے رَب! مجھے کوئی ''نشانی'' دے دے؛ فرمایا: تیری ''نشانی'' یہ ہے کہ تو تین (ثَلٰثَ) رات (لَیَال) دِن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہوکر۔ (۱۹:۱۰)

(2) بولا: اَے میرے رَب! میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا اور میری عورت بانجھ؛ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے۔'' عرض کی: اَے میرے رَب! میرے لئے کوئی نشانی کردے؛ فرمایا: تیری ''نشانی'' یہ ہے کہ ''تین دِن'' تو لوگوں سے بات نہ کرے، مگر اشارہ سے؛ اور اپنے رَب کی بہت یاد کر اور کچھ دِن رہے (شام) اور تڑکے (صبح) اس کی پاکی بول۔ (سورۃ ال عمران ۳: ۴۰-۴۱)

(3) تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا تو اُنہیں اشارہ سے کہا کہ صبح وشام تسبیح کرتے رہو۔

(سورۃ مریم ۱۹:۱۱)

(4) حضرت زکریا نبیؑ اللہ تعالیٰ سے اِس کی علامت طلب کرنے لگے تو ذات باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ نشان یہ ہے کہ تو تین دِن تک لوگوں سے بات نہ کر سکے گا۔ رہے گا تندرست صحیح سالم لیکن زبان سے لوگوں سے بات چیت نہ کی جائے گی صرف اشاروں سے کام لینا پڑے گا۔ یعنی تین راتیں تندرستی کی حالت میں۔ پھر حکم دیا کہ صبح شام، ذکر، تکبیر اور تسبیح میں زیادہ مشغول رہو۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد:۱؛ص:۴۲۳)

Marfat.com

(5) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو صحیح ہونے کی حالت میں کسی سے تین راتیں کلام نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِس کی نشانی یہ ہے کہ تجھ پر خاموشی طاری ہو جائے گی، تو تین دِن تک کلام نہیں کر سکے گا مگر صرف اشارے سے کلام کرے گا حالآنکہ تو بالکل تندرست اور صحیح مزاج والا ہوگا۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص:۶۴۴)

نوٹ: قرآن مجید کی اِن آیات کے مطابق حضرت زکریا نبیؑ کو یہ ''نشانی'' دی گئی کہ اُن کی زبان ''تین رات دِن'' بند ہوئی، مطلب تین (۳) دِن گونگے رہے۔

(13) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی سزا ''۲۷۹ دِن زبان بند''

(1) زکریاہ کاہن نے ''جبرائیل فرشتہ'' سے کہا کہ مَیں اِس بات کو کس طرح جانوں؟ کیونکہ مَیں بوڑھا ہوں اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے۔ فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا مَیں جبرائیل ہوں جو خُدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں اور اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تجھ سے کلام کروں اور تجھے ان باتوں کی خوشخبری دُوں۔ اور دیکھ جس دِن تک یہ باتیں واقع نہ ہولیں تو چپکا رہے گا اور بول نہ سکے گا۔ اس لِئے کہ تو نے میری باتوں کا جو اپنے وقت پر پوری ہوں گی یقین نہ کیا۔ اور لوگ زکریاہ کی راہ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے کہ اُسے مقدس میں کیوں دیر لگی۔ جب وہ باہر آیا تو اُن سے بول نہ سکا پس اُنہوں نے معلوم کیا کہ اُس نے مقدس میں رویا دیکھی اور وہ اُن سے اشارے کرتا تھا اور گونگا ہی رہا۔ (لوقا:۱۸-۲۲)

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق چونکہ ''زکریاہ کاہن'' نے ''جبرائیل فرشتہ'' کے پیغام کو چیلنج کیا کہ ''میں کس طرح جانوں''؟ بے یقینی بات کرنے پر ''جبرائیل فرشتہ'' نے کہا، چونکہ تو نے میری بات کا یقین نہیں کیا۔ اِس لیے ''زکریاہ'' تیری زبان جب تک بچہ نہ ہولے تو گونگا ہی رہے گا۔

Marfat.com

انجیل مقدس کے مطابق ''زکریاہ کاہن'' کو یقین نہ کرنے کی خُدا کی طرف سے زبان بندی کی سزا فرشتہ جبرائیل نے تقریباً ۲۷۹ دِن مطلب نو ماہ آٹھ دِن کی ''سزا'' دی۔

زکریاہ کاہن کو زبان بندی کی سزا خُدا کی طرف سے فرشتہ جبرائیل نے دی تھی۔ یہ سب باتیں جبرائیل فرشتہ نے ہیکل کے مذبح کی دہنی طرف کھڑے ہو کر زکریاہ کاہن سے کہیں۔

انجیل مقدس کے مطابق ''زکریاہ کاہن'' جب بخور (خوشبو) کی قربانی چڑھا کر قربان گاہ سے باہر آئے تو وہ گونگے ہو چکے تھے۔ اور یوحنا اصطباغی کے پیدا ہونے کے دِن تک ''زکریاہ کاہن'' گونگے رہے۔

(14) قرآن مجید کے مطابق زکریا نبی کی بند زبان کا کھلنا

قرآن مجید اور صحاح ستہ میں کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس میں زکریا نبی نے یحیی نام رکھا اور اُس کی زبان کھل گئی ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

(15) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کی بند زبان کا کھلنا

(1) اور آٹھویں دِن ایسا ہوا کہ وہ لڑکے کا ختنہ کرنے آئے اور اُس کا نام اُس کے باپ کے نام پر زکریاہ رکھنے لگے۔ مگر اُس کی ماں نے کہا نہیں بلکہ اُس کا نام یوحنا رکھا جائے۔ انہوں نے اُس سے کہا کہ تیرے کنبے میں کسی کا یہ نام نہیں۔ اور انہوں نے اُس کے باپ کو اشارہ کیا کہ تو اُس کا نام کیا رکھنا چاہتا ہے؟ اُس نے تختی منگا کر یہ لکھا کہ اُس کا نام یوحنا ہے اور سب نے تعجب کیا۔ اُسی دم اُس کا منہ اور زبان کھل گئی اور وہ بولنے اور خُدا کی حمد کرنے لگا۔ اور اُن کے آس پاس کے سب رہنے والوں پر دہشت چھا گئی اور یہودیہ کے تمام پہاڑی ملک میں ان سب باتوں کا

Marfat.com

چرچا پھیل گیا اور سب سُننے والوں نے اُن کو دِل میں سوچ کر کہا تو یہ لڑکا کیسا ہونے والا ہے؟ کیونکہ خُداوند کا ہاتھ اُس پر تھا۔(لوقا۱:۵۹-۶۶)

(16) قرآن مجید کے حضرت زکریا نبیؑ کی شہادت

(1) وہب بن منبہؒ کی ایک روایت میں ہے کہ یہود نے جب ''حضرت یحییٰ'' کو ''شہید'' کر دیا، تو لوگ ''حضرت زکریا نبیؑ'' کی طرف متوجہ ہوئے۔ کہ انہیں بھی قتل کر دیں ''حضرت زکریا نبیؑ'' نے جب دیکھا تو وہ وہاں سے نکل بھاگے۔ تاکہ وہ اُن کے ہاتھ نہ لگ سکیں، سامنے ایک درخت آ گیا اور وہ اُس کے شگاف میں گھس کر چھپ گئے۔ یہود آپ کا پیچھا کر رہے تھے۔ جب انہوں نے ''حضرت زکریا نبیؑ'' کو درخت کے اندر چھپے دیکھا تو انہوں نے درخت پر آرا چلا دیا اور جب آرا ''حضرت زکریا نبیؑ'' کے سر پر پہنچا تو آپ کو وحی ہوئی کہ دیکھو اگر تم نے کبھی بھی آہ و زاری اور واویلا کیا تو ہم یہ سب کچھ تہ و بالا کر دیں گے۔ اور اگر تم نے صبر سے کام لیا۔ تو ہم بھی اِن یہود پر اپنا غضب نازل نہیں کریں گے۔ چنانچہ ''حضرت زکریا نبیؑ'' نے صبر سے کام لیا اور اف تک نہیں کی اور آرے سے حضرت زکریاؑ اور درخت دونوں کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص: ۴۱۴)

(2) راوی بتاتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: آپ کے صبر کے کیا کہنے؟ حضرت زکریا نبیؑ نے فرمایا: میں نماز سے باہر نہ آیا (نماز مکمل کی) آپؐ نے بتایا: جب حضرت یحییٰ کا سر مبارک ملکہ کے سامنے رکھ دیا گیا تو بادشاہ کے گھر والے اور تمام خدام کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔ یہ واقعہ رات کو پیش آیا جب صبح ہوئی تو بنی اِسرائیل کہنے لگے یہ سب حضرت زکریا نبیؑ کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ حضرت زکریا نبیؑ کا خُدا ناراض ہو گیا ہے۔ آؤ ہم اپنے بادشاہ کی ہلاکت کی وجہ سے

Marfat.com

اس سے ناراض ہو جائیں اور اسے قتل کر دیں۔ حضرت زکریاؑ نے بتایا: وہ لوگ میری تلاش میں نکلے کہ پکڑ کر مجھے قتل کر دیں، مجھے ایک شخص نے آگاہ کر دیا کہ اسرائیلی آپ کے قتل کے درپے ہیں۔ میں بھاگ کھڑا ہوا۔ تو میرے راستے میں ایک درخت آیا اور اس نے مجھے آواز دیتے ہوئے کہا میری طرف آؤ، میری طرف آؤ میں گیا درخت پھٹ گیا اور میں اس میں داخل ہو گیا۔ لیکن میری چادر کا پلو باہر ہی رہا۔ ابلیس نے اسرائیلیوں سے کہا اس درخت کے اندر ذرا دیکھو یہ جو کپڑے کا پلو نظر آرہا ہے حضرت زکریا نبیؑ کی چادر ہے۔ اسرائیلی کہنے لگے اس درخت کو آگ لگا دیتے ہیں۔ لیکن ابلیس نے کہا اسے آری سے چیر دو حضرت زکریا نبیؑ نے بتایا میں درخت کے ساتھ آری کے ذریعے دو حصوں میں چیرا گیا نبی کریمؐ نے پوچھا کیا آپ کو کوئی درد و تکلیف محسوس ہوئی؟ فرمایا: بالکل نہیں! یہ تکلیف تو اس درخت کو پہنچی جس کے اندر اللہ تعالیٰ نے میری رُوح کو رکھ دیا تھا۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛۵۹۶)

(3) حضرت وھب بن منبہؒ سے روایات مختلف ہیں، کہ حضرت زکریا نبیؑ طبی موت فوت ہوئے یا شہید کر دیئے گئے۔ ایک روایت یہ ہے کہ آپ اپنی قوم سے بھاگے اور ایک درخت کے تنے کے درمیان خلا میں داخل ہو گئے۔ لوگ اِن کے پیچھے بھاگے اور انہوں نے آکر آرے کے ساتھ دونوں کو چیرنا شروع کیا۔ جب آرا پسلیوں تک پہنچا تو آپ نے زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ اگر تیری چیخ و پکار بند نہ ہوئی تو میں زمین اور جو زمین پر ہے سب کچھ الٹ دوں گا۔ یہ سُن کر آپ کی چیخ و پکار رُک گئی حتیٰ کہ آپ کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۶۴۸)

Marfat.com

(17) عہد عتیق کے زکریاہ کاہن کی شہادت

(1) تب خُدا کی رُوح یہو یدع کاہن کے بیٹے زکریاہ پر نازل ہوئی، سو وہ لوگوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ خُدا یوں فرماتا ہے کہ تم کیوں خُداوند کے حُکموں سے باہر جاتے ہو یوں خوش حال نہیں رہ سکتے۔ چونکہ تم نے خُداوند کو چھوڑا ہے۔ اُس نے بھی تم کو چھوڑ دیا۔ تب انہوں نے زکریاہ کے خلاف سازش کی اور بادشاہ کے حکم سے خُداوند کے گھر کے صحن میں زکریاہ کو سنگسار کر دیا

(۲- تواریخ ۲۴: ۲۰-۲۱)

نوٹ: یہ واقعہ عہد عتیق کے زکریاہ کاہن کا ہے عہد جدید کے زکریاہ کاہن کا نہیں۔

(2) یسُوع مسیح نے کہا سب نبیوں کے خون کی جو بنای عالم سے بہایا گیا اِس زمانہ کے لوگوں سے بازپُرس کی جائے۔ ہابل کے خون سے لے کر اُس زکریاہ کے خون تک جو قربان گاہ اور مقدس ہیکل کے بیچ میں ہلاک ہوا سب کی بازپُرس کی جائے گی۔ (لوقا ۱۱: ۵۱)

(3) تاکہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ راست باز ہابل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس زمانے کے لوگوں پر آئے گا۔ (متی ۲۳: ۳۵)

نوٹ: انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں زکریاہ کاہن کی ایسی شہادت کا کوئی واقعہ نہیں ہے کہ وہ آرے سے چیرے گئے ہوں۔ اور نہ ہی یہ درج ہے کہ اُن کی موت کیسے ہوئی تھی۔ توریت کے "زکریاہ" اور انجیل مقدس کے "زکریاہ کاہن دونوں میں ہزاروں سال کا فرق ہے۔ البتہ توریت کے زکریاہ ہیکل میں سنگسار ہونے سے شہید ہوئے تھے وہ انجیل مقدس کے زکریاہ کاہن نہیں تھے۔

Marfat.com

(18) خلاصہ

(1) اسلام کے مطابق حضرت زکریا نبیؑ حضرت داؤدؑ کی نسل سے ہیں۔

انجیل مقدس کے مطابق زکریاہ کاہن، موسیٰ کے بھائی ہارون کے بیٹے اتمر کی نسل سے ہیں۔ "داؤد نبی" کی نسل سے نہیں۔

(2) قرآن کے حضرت زکریا نبیؑ بڑھئی (نجار) تھے، اور اہل اسلام حضرت زکریاؑ کو نبی مانتے ہیں۔

لوقا ۱:۸ کے مطابق "زکریاہ کاہن" تھے۔ اور مسیحی زکریاہ کو کاہن ہی مانتے ہیں۔

یہودیت اور مسیحیت میں کہانت ایک بہت بڑا خُدائی اعزاز ہے۔ مسیحیت میں خُدا کی طرف سے کاہن کا اعزاز بہت ہی مقدس مرتبہ جانا جاتا ہے۔

کاہن: اہل اِسلام کاہن کو اچھا نہیں جانتے اسے جادوگروں کا لقب مانتے ہیں۔ کاہن کا مطلب ہے جنوں سے دریافت کر کے غیب کی خبریں بتانے والا (جمع کہنہ) چونکہ مکہ والے کاہن کو بُرا سمجھتے تھے۔ (فیروز اللغات)

(3) زکریاؑ نبی کی بیوی کا نام "اشیاع" بنت عمران جو حضرت مریم والدہ عیسیٰؑ کی بہن تھیں۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص: ۶۵۲)

انجیل لوقا ۱:۳۶ کے مطابق "مقدسہ مریم" کی رشتہ دار "زکریاہ کاہن" کی بیوی الیشبع تھی جس کے پاس "مقدسہ مریم" گئیں اُس وقت الیشبع کے حمل کا چھٹا مہینہ تھا۔

نوٹ: مسیحیت کے مطابق "الیشبع" اور مقدسہ مریم سگی بہنیں نہیں تھیں صرف رشتہ داری تھی۔

(4) قرآن مجید اُس حضرت زکریا نبیؑ کو مانتا ہے جس نے حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریم کی پیدائش ہی سے پرورش، کفالت اور ہیکل سلیمانی میں امامت کی۔

Marfat.com

انجیل مقدس اور مسیحی روایات کے مطابق زکریاہ سال میں ایک بار صرف پندرہ ۱۵ دِنوں کے لیے آتا تھا۔ وہ مستقل طور پر ہیکل سلیمانی میں نہیں رہتا تھا۔ اور نہ ہی اُس کے پاس کوئی اختیار تھا۔ کیونکہ ہیکل سلیمانی کا سارا انتظام و اختیار سردار کاہن کے پاس ہوتا تھا۔ زکریاہ تو پہاڑی ملک میں کہانت کا کام انجام دیتا تھا۔ مسیحی عقیدے کے مطابق نہ تو اُس نے مقدسہ مریم کی کفالت کی اور نہ ہی اُس کے پاس غیب سے کوئی رزق آتا تھا۔ انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم ناصرت شہر میں اپنے ماں باپ کی پرورش میں پلی بڑھی تھیں۔

(5) انجیل مقدس کے ''زکریاہ کاہن'' پر صرف ''فرشتہ جبرائیل'' ہی ظاہر ہوا تھا۔

سورۃ مریم ۱۹:۵ قرآن مجید کے حضرت زکریاؑ نبی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

(6) کچھ اسلامی مفسرین کا اختلاف ہے کہ حضرت زکریاؑ کو یہ بشارت اللہ تعالیٰ نے دی تھی یا فرشتوں نے اکثر علماء کا اِس پر اتفاق ہے کہ حضرت زکریاؑ کو یہ بشارت اللہ تعالیٰ نے دی تھی۔ کیونکہ اِس سے پہلی آیت میں یہ بتایا ہے کہ حضرت زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ سے خطاب کیا تھا اور اس سے سوال کیا تھا۔ دُعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارت دی اور جو علماء یہ کہتے ہیں کہ حضرت زکریاؑ کو یہ بشارت فرشتوں نے دی تھی ان کی دلیل میں سورۃ ال عمران ۳:۳۹ ہے۔ امام رازیؒ نے اِس کے جواب میں یہ کہا کہ ہوسکتا ہے دو مرتبہ بشارت دی گئی ہو ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہو اور دوسری بار فرشتوں نے بشارت دی ہو۔ (تبیان القرآن مجید؛ ص:۴؛ ۲۵۴)

انجیل مقدس کے مطابق زکریاہ کاہن کو صرف جبرائیل فرشتہ ہی نے بیٹے کی بشارت دی۔

نوٹ: قرآن مجید کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا اَے زکریاؑ تیرے ہاں بیٹا ہوگا لہٰذا قرآن مجید اور انجیل مقدس کے یہ فعل الگ الگ ہیں، اور ایک دُوسرے سے قطعاً مختلف ہیں۔

(7) عرض کی اَے میرے رَب میرے لیے کوئی نشانی کر دے فرمایا تیری ''نشانی'' یہ ہے کہ

Marfat.com

’’تین دِن‘‘ تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر شارہ سے۔ (سورۃ مریم ۳:۴۱)

نوٹ: اس آیت کے مطابق ’’زکریاؑ نبی‘‘ نے ’’بیٹے‘‘ کے پیدا ہونے کی اللہ سے خود ’’نشانی‘‘ مانگی اور اُس کو یہ نشانی دی گئی کہ زبان ’’تین رات دِن‘‘ بند رہی۔ قرآن مجید کے مطابق ’’زکریا نبی‘‘ نے خود کہا کہ مجھے کوئی ’’نشانی‘‘ دی جائے اُس کے کہنے کے مطابق اُسے زبان بندی کی ’’نشانی‘‘ دی گئی تھی ’’سزا نہیں‘‘۔ اسلام کے مطابق زکریاؑ (نبی) تھے۔ اور اسلام کے مطابق کسی نبی کو ’’سزا‘‘ کا ملنا نبی کی شان کے خلاف ہے۔

انجیل مقدس کے مطابق زکریاہ کاہن کو جبرائیل فرشتہ کی بات پر یقین نہ کرنے کی سزا یہ ملی کہ اُس کی زبان تقریباً نو ماہ آٹھ دِن (مطلب ۲۷۹، دِن) بند رہی۔ بائبل مقدس میں ایسا نہیں ہے انجیل مقدس میں نبیوں کو خُدا کی حکم عدولی کرنے پر یا غلط کام کرنے پر خُدا کے فرشتے بھی نبیوں کو سزا دیتے ہیں۔

(8) سورۃ مریم ۱۹:۱۱ کے مطابق زکریاؑ نبی نے لوگوں کو کہا کہ صبح و شام تسبیح کرو۔

انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں یہ کہیں نہیں ہے کہ ’’زکریاہ کاہن‘‘ نے اپنے لوگوں سے کہا ہو کہ ’’صبح و شام تسبیح‘‘ کرتے رہو، اور نہ ہی انجیل مقدس میں تسبیح کرنے کی کوئی ہدایت ہے۔

(9) اسلامی روایات کے مطابق ’’زکریاؑ نبی‘‘ کو آرے سے چیرا گیا، اور اُن کی موت طبعی نہیں ہوئی بلکہ وہ شہید ہوئے تھے۔

انجیل مقدس کے مطابق ’’زکریاہ کاہن‘‘ کی موت طبعی ہوئی تھی۔ وہ آرے سے چیرے نہیں گئے اور نہ وہ شہید ہوئے۔ البتہ توریت کے زکریاہ کاہن سنگسار ہونے سے ضرور شہید ہوئے تھے۔

نوٹ: انجیل مقدس کے ’’زکریاہ کاہن‘‘ اور قرآن مجید کے ’’زکریا نبیؑ‘‘ دونوں کے قول اور فعل قرآن مجید اور انجیل مقدس کے مطابق الگ الگ ہیں ایک جیسے نہیں۔

Marfat.com

چھٹا باب (299)

قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ انجیل مقدس میں یوحنا نبی کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ نبی 300

(2) انجیل مقدس میں یوحنا نبی 301

(3) قرآن مجید میں حضرت زکریا نبیؑ کو بیٹے کی خوش خبری 301

(4) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کو بیٹے کی خوش خبری 302

(5) قرآن مجید کے حضرت یحییٰ عورتوں سے بچنے والا نبی 302

(6) انجیل مقدس کے یوحنا نبی کا عورتوں سے بچنے والے نبی کی نفی 303

(7) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی نبوت 303

(8) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی نبوت 304

(9) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ قرب کے لائق 304

(10) انجیل مقدس میں یوحنا نبی قرب کے لائق 305

(11) بائبل مقدس میں موسوی شریعت میں نذارت کا شرعی قانون 305

(12) بائبل میں نذارت کی شرعی حیثیت 306

(13) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی رہائش گاہ 307

(14) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی رہائش گاہ 308

Marfat.com

(15) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کا لباس 308

(16) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کا لباس 308

(17) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی خوراک 309

(18) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی خوراک 309

(19) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی لٹیوں کی نفی 310

(20) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی لٹیں 310

(21) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی تبلیغ 310

(22) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی تبلیغ 310

(23) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی دشمنی 311

(24) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی دشمنی 311

(25) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی قید 312

(26) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی قید 312

(27) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی شہادت کا واقعہ 313

(28) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی شہادت کا واقعہ 314

(29) خلاصہ۔ 315

(1) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ

نسب نامہ: حضرت یحییٰؑ کے والد کا نام ''زکریاؑ'' اور والدہ کا نام ''اشیاع بنت عمران'' اسلام کے مطابق حضرت یحییٰؑ کی والدہ اور حضرت مریم سگی بہنیں تھیں کیونکہ لکھا ہے اشیاع بنت عمران

Marfat.com

اِسمُد یحیٰؑ: کے معنی ہیں وہ شخص جو زندہ رہتا ہے قرآن مجید کی رُو سے شہید ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اِس لحاظ سے یحییٰؑ نام میں پیشگوئی کی گئی تھی۔(تفسیر کبیر؛ص:۱۲۸)

☆ یحییٰؑ: کا لفظ حیات سے بنا ہے۔(تبیان القرآن مجید:ص؛۲۵۴)

(2)انجیل مقدس میں یوحنا نبی

یوحنا: مطلب خُداوند شفقت کرنے والا ہے، خُداوند مہربان ہے خُداوند پُر فضل ہے۔اور یوحنا کا لقب، بپتسمہ ☆ دینے والا یا یوحنا اصطباغی بھی ہے۔(مطالعاتی اشاعت:ص؛۱۸۵۰)

نسب نامہ: یوحنا نبی کے والد کا نام ''زکریاہ'' اور والدہ کا نام ''الیشبع'' ہے جو (موسیٰ کے بھائی ہارون) کی آل میں سے تھیں۔اِن کا نسب نامہ یعقوب کے تیسرے بیٹے لاوی کی نسل سے ہے زکریاہ کاہن اور الیشبع کا بیٹا یوحنا، نسلی اعتبار سے کاہنوں کے خاندان میں سے تھے۔اور یوحنا نبی یسُوع مسیح سے چھ ماہ قبل جنوبی یہودیہ کے کوہستانی ملک میں پیدا ہوئے۔

☆ **بپتسمہ:** لُغوی اور مجازی مطلب ''ڈبونا'' یا ''غوطہ دینا'' ہے۔

(3)قرآن مجید کے زکریا نبی کو بیٹے کی خوش خبری

(1) اَے ''زکریا!'' ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام ''یحیٰ'' ہے اِس کے پہلے ہم نے اِس نام کا کوئی نہ کیا۔(سورۃ مریم ۱۹:۷)

نوٹ: اِس آیت میں صرف ''زکریا نبیؑ'' کو ''بیٹے کے نام'' کی خوش خبری سنائی گئی۔

Marfat.com

(4) انجیل مقدس میں زکریاہ کاہن کو بیٹے کی خوش خبری

(1) فرشتہ جبرائیل نے اُس سے کہا اَے زکریاہ! خوف نہ کر کیونکہ تیری دُعا سُن لی گئی اور تیرے لئے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا۔ تو اُس کا نام یوحنا رکھنا۔ (لوقا ۱:۱۳)

نوٹ: یوحنا کی ماں الیشبع اور یسُوع مسیح کی ماں مریم دونوں معجزانہ طور سے حاملہ ہوئیں۔

(5) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ عورتوں سے بچنے والا نبی

(1) تو فرشتوں نے اِسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور ''سردار'' اور ہمیشہ کے لیے ''عورتوں سے بچنے والا اور نبی'' ہمارے خاصوں میں سے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۳۹)

(2) حضرت یحییٰؑ کو کہا گیا کہ عورت کے قریب نہ جانا۔ (معارف القرآن: ص؛ ۶۰۸)

(3) نکاح نہ کرنا یہ حضرت یحییٰؑ کی خصوصیت تھی ورنہ تمام انبیاء کا نکاح کرنا افضل ہے۔

(تفسیر قرطبی: جلد: ۴: ص؛ ۷۸)

(4) حضرت یحییٰؑ میں عورتوں کی طرف رغبت اور شہوت رکھی گئی تھی۔ لیکن وہ اپنی عفت اور پاکدامنی کی بنا پر عورتوں سے اجتناب کرتے تھے۔ (تبیان القرآن مجید: جلد: ہفتم؛ ص؛ ۲۵۴)

(5) ابو نعیم اصبہانی نے اپنی سند سے ابو سلیمان سے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور یحییٰ ایک عورت سے ٹکرا گئے۔ حضرت عیسیٰ نے ان کو کہا کہ اَے خالہ زاد بھائی آپ سے وہ غلطی ہوگئی ہے یحییٰ نے دریافت کیا کہ اَے خالہ زاد بھائی وہ کیا غلطی ہے؟ فرمایا کہ آپ ایک عورت سے ٹکرا گئے ہیں یحییٰ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے اس کا کوئی احساس نہیں ہوا فرمایا کہ سبحان اللہ آپ

Marfat.com

کا جسم تو میرے ساتھ ہے اور آپ کی رُوح کہاں ہے آپ نے جواب دیا کہ عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے پھر فرمایا کہ اگر میرا دِل جبریلؑ کی طرف لگ جائے تو میں سمجھوں گا کہ اللہ کی معرفت آنکھ جھپکنے کے بعد بھی حاصل نہیں کی۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۴۷۵)

حُصُوراً: سے مراد عورتوں سے رکنے والے کے ہیں اور اس کے مفہوم کے بارے میں اور بھی کئی اقوال ہیں مگر یہ معنی زیادہ مناسب ہیں کیونکہ زکریا نبیؑ نے یہ دُعا فرمائی تھی کہ مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا کر۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۴۷۴)

نوٹ: سورۃ ال عمران کی اِس آیت میں حضرت زکریاؑ نبی کو فرشتوں نے یہ مژدہ سنایا کہ حضرت یحییٰؑ سردار اور ہمیشہ کے لیے عورتوں سے بچنے والا نبی اور ہمارے خاصوں میں سے ہے

(6) عورتوں سے بچنے والے یوحنا نبی کی نفی

انجیل مقدس میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے اور نہ کوئی واقعہ ہے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ یوحنا عورتوں سے بچنے والا نبی ہے۔

(7) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی نبوت

(1) اَے ''یحیٰ: کتاب مضبوط تھام؛'' اور ہم نے اِسے بچپن ہی '' میں نبوت دی''۔ اور اپنی طرف سے مہربانی اور ستھرائی؛ اور کمال ڈر والا تھا۔ اور اپنے، ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا اور زبردست و نافرمان نہ تھا۔ (سورۃ مریم۱۹:۱۲-۱۴)

نوٹ: اِس آیت میں حضرت یحییٰؑ کو کہا گیا ہے کہ کتاب کو مضبوط تھامنا۔

Marfat.com

(8) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی نبوت

(1) اور اَے لڑکے تو خُدا تعالیٰ کا نبی کہلائے گا کیونکہ تو خُداوند کی رائیں تیار کرنے کو اُس کے آگے آگے چلے گا۔ (لوقا ۱:۷۶)

(2) اُن دِنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں یہ منادی کرنے لگا کہ۔ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ یہ وہی ہے جس کا ذکر یسعیاہ نبی کی معرفت یوں لکھا ہوا کہ۔ خُداوند کی راہ تیار کرو اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔ (متی ۳:۱-۳)

(3) اور حناہ اور کائفا سردار کاہن تھے اُس وقت خُدا کا کلام بیابان میں زکریاہ کے بیٹے یوحنا پر نازل ہوا۔ اور وہ یردن کے سارے گردنواح میں جا کر گناہوں کی معافی کے لِئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرنے لگا۔ (لوقا ۳:۲-۳)

نوٹ: انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی نبوت یہ تھی کہ راہ تیار کرو کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے

(9) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ قرب کے لائق

(1) اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں۔

(سورۃ الانعام ۶:۸۵)

نوٹ: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اِن سب کو اپنے قریب بتایا ہے۔ سارے قرآن مجید میں حضرت یحییٰؑ نے نہ خود کوئی پیغام "قول" اور نہ ہی انہوں نے کچھ "فعل" کیا۔ سارے قرآن مجید میں حضرت "یحییٰؑ" کا نام صرف اِن "چار آیات" میں آیا ہے۔

Marfat.com

(10) انجیل مقدس میں یوحنا نبی قرب کے لائق

(1) تو پھر کیوں گئے تھے؟ کیا ایک نبی دیکھنے کو؟ ہاں میں تم سے کہتا ہوں بلکہ نبی سے بڑے کو۔ یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیرے آگے تیار کرے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں اُن میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ اُس سے بڑا ہے۔ متی ۱۱:۹-۱۱ کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی۔ اور چاہو تو مانو ایلیاہ جو آنے والا تھا یہی ہے۔ جس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے۔ (متی ۱۱:۱۳-۱۵)

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق یوحنا نبی کے متعلق یسوع مسیح نے خود کہا کہ عورتوں سے پیدا ہونے والوں میں یوحنا سے بڑا کوئی نہیں ہے۔

(11) بائبل مقدس میں موسوی شریعت میں نذارت کا شرعی قانون

(1) پھر خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ۔ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ جب کوئی مرد یا عورت نذیر کی منت یعنی اپنے آپ کو خُداوند کے لئے الگ رکھنے کی خاص منت مانے۔ تو وہ نذیر ''مے اور شراب'' سے پرہیز کرے اور مے کا یا شراب کا سرکہ نہ پئے اور نہ انگور کا رس پئے اور نہ تازہ یا خشک انگور کھائے۔ اور اپنی نذارت کے تمام ایام میں بیج سے لے کر چھلکے تک جو کچھ انگور کے درخت میں پیدا ہو اُسے نہ کھائے۔ (گنتی ۶:۱-۴)

(2) اور اُس کی نذارت کی منت کے دِنوں میں اُس کے سر پر اُسترہ نہ پھیرا جائے۔ جب تک وہ مدت جس کے لئے وہ خُداوند کا نذیر بنا ہے پوری نہ ہو تب تک وہ مقدس رہے اور اپنے سر کے

Marfat.com

بالوں کی لٹوں کو بڑھنے دے۔ (گنتی ۶:۵)

(3) اُن تمام ایام میں جب وہ خُداوند کا نذیر ہو وہ کسی لاش کے نزدیک نہ جائے۔ وہ اپنے باپ یا ماں یا بھائی یا بہن کی خاطر بھی جب وہ مریں اپنے آپ کو نجس نہ کرے کیونکہ اُس کی نذارت جو خُدا کے لئے ہے اُس کے سر پر ہے۔ وہ اپنی نذارت کی پوری مدت تک خُداوند کے لئے مقدس ہے۔ اور اگر کوئی آدمی ناگہان اُس کے پاس ہی مر جائے اور اُس کی نذارت کے سر کو ناپاک کر دے تو وہ اپنے پاک ہونے کے دِن اپنا سر منڈوائے یعنی ساتویں دِن سر منڈوائے۔ اور آٹھویں روز دو قمریوں یا کبوتر کے دو بچے خیمہ اجتماع کے دروازہ پر کاہن کے پاس لائے۔ اور کاہن ایک کو خطا کی قربانی کے لِئے اور دوسرے کو سوختنی قربانی کے لِئے گذرانے اور اُسی کے لِئے کفارہ دے کیونکہ وہ مردہ کے سبب سے گنہگار ٹھہرا ہے اور اُس کے سر کو اُسی دِن مقدس کرے۔ (گنتی ۶:۶-11)

(4) اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں سے کہہ کہ تم بنی اِسرائیل کو اس طرح دُعا دیا کرنا۔ (گنتی ۶:۲۲)

(12) بائبل مقدس میں نذارت کی شرعی حیثیت

نذیر: عبرانی میں اِس لفظ کا مطلب ہے ''الگ کرنا'' نذیر کاہن ہوتے تھے۔

چونکہ ''یوحنا'' کے ماں باپ نے بیٹے کے لیے نذارت کی منت مانی ہوئی تھی قدیم اِسرائیل میں ''موسوی شرِیعت'' کے مطابق دستور تھا کہ جب کوئی عورت یا مرد اپنے بچے کی ''نذارت'' کی منت مان لیتے، مطلب اپنے بچہ کو خُداوند کے لیے الگ رکھنے کی خاص منت مانتے تو اُس کا باقاعدہ موسوی شرِیعت میں قانون تھا۔

نوٹ: بائبل مقدس کے مطابق ماں کے پیٹ سے صرف دو نذیر پیدا ہوئے، ایک سمسون

Marfat.com

دوسرے یوحنا نبی۔ سمسون نے نذرات کے دِنوں میں نذرات کے قانون کی حکم عدولی کی، اُس نے اپنے بالوں کی لٹیں کٹوائی تھیں، جس سے اُس کی طاقت ختم ہوئی اور اُسکے دشمنوں نے اُس کی آنکھیں نکال دی بعد میں اُس کی موت واقع ہوئی۔ ان دونوں نذیروں میں فرق یہ ہے کہ ایک نے نذرات کے قانون کو توڑا۔ دوسرے یوحنا نبی ہیں جنہوں نے اپنی نذرات کی منت کو پورا کیا۔ (لوقا ۷:۲۸) میں یسُوع مسیح۔ نے کہا کہ عورتوں میں سے پیدا ہونے والا یوحنا اصطباغی سے بڑا کوئی نہیں یوحنا کے ماں باپ نے اپنے بیٹے کی نذارت کی منت اُس وقت مانی ہوئی تھی جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے، اِس لیے یوحنا نبی پر نذرات کا قانون لاگو تھا۔ اور اُس نے اپنی نذرات کے سب قوانین کو پورا کیا اور اپنی شہادت تک جنگلوں میں رہا۔

(13) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی رہائش گاہ

(1) حضرت یحییٰؑ بہت خلوت پسند تھے، آپ ویرانوں میں رہنا پسند کرتے۔ ابن عساکرؒ کا بیان ہے کہ آپ کے والدین آپ کی تلاش میں نکلے تو دیکھا آپ بحیرہ اُردن میں بیٹھے تھے۔ ملاقات پہ دونوں میاں بیوی بہت روئے کیونکہ حضرت یحییٰؑ بے حد عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے تھے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص: ۵۹۴)

(2) حضرت عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کے پاس رہنے کے لئے گھر نہ تھے جس جگہ رات ہو جاتی وہاں ٹھہر کر آرام کر لیتے جب دونوں ایک دوسرے سے الگ ہونے لگے تو یحییٰ نے فرمایا کہ مجھے وصیت کریں فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر کہ میں غصے سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر فرمایا کہ مال جمع نہ کرنا۔ فرمایا ہاں میں اس کی طاقت رکھتا ہوں یہ کام ہو سکتا ہے۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص: ۴۷۵)

Marfat.com

(14) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی رہائش گاہ

(1) اور وہ لڑکا ''یوحنا'' بڑھتا اور رُوح میں قوت پاتا گیا اور اِسرائیل پر ظاہر ہونے کے دِن تک جنگلوں میں رہا۔ (لوقا۱:۸۰)

(2) اور یہودیہ کے مُلک کے سب لوگ اور یروشلیم کے سب رہنے والے نکل کر ''یوحنا'' کے پاس بیابان ''جنگل'' میں جاتے تھے۔ (مرقس۱:۵)

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق ''یوحنا نبی'' نے دریائے یردن کے نزدیک ترین جنگل میں زندگی گزاری اور جنگل ہی میں اُن کی رہائش تھی۔ یہودیہ کے بیابان، یہ علاقہ یروشلیم اور بحیرہ مردار کے درمیان واقع ہے اور یوحنا اِسی بیابان میں رہتا تھا۔

(15) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کا لباس

قرآن مجید وحدیث میں حضرت یحییٰؑ کے لباس کے متعلق کچھ نہیں تحریر ہوا کہ وہ کیسا لباس زیب تن کرتے تھے۔

(۱) حضرت خیثمہ سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ خالہ زاد بھائی تھے۔ عیسیٰؑ اون کا لباس پہنتے اور یحییٰؑ اُونٹ کے بالوں سے بنایا ہوا لباس زیب تن فرماتے ان میں سے کسی کے پاس درہم ودینار اور غلام ولونڈی نہ تھے۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص:۴۷۵)

(16) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کا لباس

(1) یہ یوحنا اُونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتا تھا اور

Marfat.com

اس کی خوراک ٹڈیاں اور جنگلی شہد تھا۔ (متی ۳:۴)

(2) اور یوحنا اُونٹ کے بالوں کا لباس پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتا اور ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ (مرقس ۱:۶)

(17) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی خوراک

(1) آپ کی خوراک درختوں کے پتے کھاتے، نہروں سے پانی پیتے اور کبھی کبھار ٹڈی سے بھوک مٹاتے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۵۹۴)

(2) ابن وہبؒ، مالک سے وہ حمید بن قیسؒ سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زکریاؑ کے بیٹے حضرت یحییٰؑ کی خوراک گھاس تھی۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۵۹۴)

(3) ابن وھبؒ نے مجاہدؒ سے نقل کیا ہے کہ یحییٰؑ بن زکریا کی خوراک گھاس تھی۔ وہ جنگلی جانوروں کے ساتھ چارا چرتے تھے۔ اِس ڈر سے کہ کہیں لوگوں کی معاش میں اِن کے ساتھ نہ مل جائیں۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۶۵۰)

(4) حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ کی خوراک تمام لوگوں سے زیادہ پاک تھی آپ جنگلی جانوروں کے ساتھ چارا کھاتے کہ کہیں لوگوں کی معیشت میں ان کے ساتھ مل نہ جائے۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۵۹۴)

(18) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی خوراک

(1) یہ ''یوحنا'' اُونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتا تھا اور اُس کی خوراک ''صرف ٹڈیاں اور جنگلی شہد'' تھا۔ (متی ۳:۴)

Marfat.com

(19) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی لٹیوں کی نفی

قرآن مجید وحدیث میں حضرت یحییٰؑ کے بالوں کی لٹوں کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہوا۔

(20) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی لٹیں

(۱) یوحنا نے بچپن سے لیکر "شہید" ہونے تک اپنے سر کے بال نہیں کٹوائے بلکہ "یوحنا نبی" کی لٹیں تھیں۔نوٹ: نذارت کے دِنوں میں بال نہیں کٹواتے تھے۔(لوقا۱:۱۵)

(21) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی تبلیغ

قرآن مجید وحدیث میں حضرت یحییٰؑ کی تبلیغ کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔صرف یہ لکھا ہے کہ وہ ہمارے خاصوں میں سے ہیں۔

(22) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی تبلیغ

(1) اُن دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں یہ منادی کرنے لگا کہ۔ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی ☆ نزدیک آگئی ہے۔(متی ۳:۱-۲)

☆ آسمان کی بادشاہی: اس اصطلاح کا مطلب ہے "خُدا کی ازلی وابدی حکمرانی۔خُدا آسمان پر ہے لیکن اُس کی حکمت میں وہ ساری باتیں شامل ہیں جو زمین پر واقع ہوتی ہیں۔

(مطالعاتی اشاعت ص:۱۷۴۰)

Marfat.com

(23) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی دشمنی

اسلامی روایات کے مطابق اُس کی دشمنی بادشاہ کی بیوی سے ہی بیان کی گئی ہے۔ حضرت یحییٰ اپنے زمانے کا بہترین اِنسان تھا، آپ تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔ آپ کو عورت ذات سے کوئی تعلق خاطر نہیں تھا۔ بنی اِسرائیل کے بادشاہ کی ملکہ ان پر فریفتہ ہوگئی عورت فاحشہ تھی۔ حضرت یحییٰ کو بلا بھیجا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی عصمت کی حفاظت فرمائی۔ آپ نے انکار کردیا اور اِس کی حاجت براری کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اِس نے حضرت یحییٰؑ کو شہید کرنے کا تہیہ کرلیا۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص: ۵۹۵)

(24) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی دشمنی

(1) قیصر کی حکومت میں پُنطُیس پیلاطُس یہودیہ کا حاکم تھا، اور ہیرودیس گلیل کا اور اُس کا سوتیلا بھائی فلپس تُوریہ کا حاکم تھا۔ جو گلیل کی جھیل کے شمال اور مشرق میں واقع تھا۔ (لوقا ۳:۱)

(2) اِسی سوتیلے بھائی فلپس کی بیوی تھی جس کے ساتھ اُس کے بھائی ہیرودیس نے شادی کی۔ ہیرودیس انتپاس (ہیرودیس اعظم کا بیٹا تھا) وہ رومیوں کے ماتحت ۴ ق م سے ۳۹ ق م تک گلیل کا حاکم تھا۔

(3) ہیرودیاس ہیرودیس اعظم کے بیٹے ارستبولس کی بیٹی اور اُس کی پوتی تھی۔ ہیرودیاس نے اپنے باپ کے بھائی فلپس سے شادی رچائی جو رشتے میں اُس کا چچا لگتا تھا۔ ایک دفعہ فلپس کا بھائی ہیرودیس انتپاس اُس کے گھر اُسے ملنے گیا اور ہیرودیاس پر فریفتہ ہوگیا۔ اُس نے ہیرودیاس سے کہا کہ فلپس کو چھوڑ کر مجھ سے شادی کر اور اس طرح اُسنے لے لیا۔ موسیٰ کی

Marfat.com

شرِیعت کے مطابق کوئی بھی مرد اپنے بھائی کے جیتے جی اُس کی بیوی سے شادی نہیں کر سکتا تھا۔ یوحنا نبی نے اس فعل پر ہیرودیس انتپاس کی ملامت کی۔ یوحنا نبی نے اُسے یہی کہا تھا کہ زندہ بھائی کے ہوتے ہوئے اُس کی بیوی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ (مطالعاتی اشاعت :ص؛ ۱۷۶۷)

(4) تو اپنی بھاوج کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے بھائی کا بدن ہے (احبار ۱۸:۱۶-۲۰

نوٹ :اس آیت کے مطابق زندہ بھائی کی بیوی کے ساتھ شادی؛ یہ زنا کے مترادف ہے۔

(5) اس بات سے ملکہ ہیرودیاس اُس سے دشمنی رکھتی اور چاہتی تھی کہ اُسے قتل کرائے مگر ایسا نہ ہوسکا۔ کیونکہ ہیرودیس بادشاہ ''یوحنا'' کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اُس سے ڈرتا تھا اور اُسے بچائے رکھا۔ اِسی لیے ہیرودیس بادشاہ نے یوحنا کو قید میں رکھا کہ اُس کی بیوی جو ''یوحنا'' سے دشمنی رکھتی تھی کہیں انھیں قتل نہ کرادے۔

(6) ہیرودیس بادشاہ ''یوحنا'' سے باتیں سُن کر حیران ہو جاتا، مگر سنتا خوشی سے تھا ''یوحنا'' نے'' ہیرودیس بادشاہ'' سے کہا تھا، کہ تجھے اپنے بھائی کی بیوی کو رکھنا روا نہیں۔ (مرقس ۶:۲۰)

(25) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی قید

قرآن مجید میں حضرت یحییٰؑ کی قید کے متعلق کوئی آیت نہیں ہے۔ البتہ اسلام کی تفسیروں میں حضرت یحییٰؑ کی قید کے متعلق واقعات قلم بند ضرور ہے۔

(26) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی قید

(1) ہیرودیس نے اپنے بھائی فلپس کی بیوی ہیرودیاس کے سبب سے یوحنا کو پکڑ کر باندھا اور قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔ (متی ۱۴:۳)

Marfat.com

(2) ہیرودیس بادشاہ نے آدمی بھیج کر ''یوحنا'' کو پکڑوایا اور اپنے بھائی فلپس کی بیوی ''ہیرودیاس'' کے سبب سے اُسے قید خانہ میں باندھ رکھا تھا کیونکہ ہیرودیس بادشاہ نے اُس سے بیاہ کرلیا تھا۔ (مرقس ۶:۱۷)

(27) قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کی شہادت کا واقعہ

قرآن مجید کی کسی ایک آیت میں ''حضرت یحییٰؑ'' کی شہادت کا کوئی واقع درج نہیں کہ کہاں اور کیوں قتل ہوئے البتہ روایات میں ہے۔

(1) جب ''زکریاؑ نبی'' کے بیٹے ''یحییٰؑ'' کو قتل کیا گیا تو آپ دمشق کے مضافات میں ''شبنہ'' بستی میں اپنے بیٹے یحییٰؑ کو تلاش کرنے کے لیے گئے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے، ص: ۶۴۰)

(2) بہت سی روایات میں لکھا ہے کہ ''حضرت یحییٰؑ'' کے قتل کے کئی اسباب تھے۔ زیادہ مشہور یہ ہے۔ کہ اِس دور کے دمشق کے بادشاہ نے ایسی عورت سے شادی کرنے کا پروگرام بنایا جس کے ساتھ نکاح حرام تھا۔ تو حضرت یحییٰؑ نے اسے اِس سے رُوکا تو عورت کے دِل میں اُس سے رنجش پیدا ہوگئی۔ جب بادشاہ اور عورت کے درمیان محبت کا سلسلہ آگے بڑھا، تو اُس نے بادشاہ سے حضرت یحییٰؑ کے خون کا مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے اُس کا مطالبہ پورا کیا اور بادشاہ نے ایک شخص کو بھیجا۔ جو حضرت یحییٰؑ کو قتل کر کے اُس کا سر اور خون تھال میں رکھ کر اُس کے پاس لائے۔ کہا جاتا ہے کہ جب حضرت یحییٰؑ کا سر عورت کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ عورت فوراً مرگئی۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص: ۶۵۱)

(3) بعض نے واقعہ یوں بیان کیا کہ اِس بادشاہ کی عورت ''حضرت یحییٰؑ'' پر فریفتہ ہوگئی۔ اِس

Marfat.com

نے آپ کو پیغام بھیجا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ حضرت ''یحییٰ'' کے انکار پر اُس نے بادشاہ سے مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے پہلے تو انکار کیا لیکن بعد میں مان گئے۔ بادشاہ نے ''حضرت یحییٰ'' کو قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا۔ اور اُس نے ''حضرت یحییٰ'' کا سر اور خون تھال میں رکھ کر عورت کے سامنے پیش کیا۔ اِس کا مفہوم ایک حدیث میں بھی بیان ہوا ہے۔ جس کو اسحاق بن بشر نے اپنی کتاب ''المبتدا'' میں (اپنی سند سے) ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص:۶۵۱)

(28) انجیل مقدس میں یوحنا نبی کی شہادت کا واقعہ

(1) ہیرودیس بادشاہ نے اپنی سالگرہ میں امیروں اور فوجی سرداروں اور گلیل کے رئیسوں کی ضیافت کی۔ اِس ضیافت میں ''ہیرودیس بادشاہ'' کی بیٹی نے ناچ کر اِن رئیسوں اور بادشاہ کو خوش کر دیا۔ (مرقس ۶:۲۱)

(2) بادشاہ ہیرودیس نے بیٹی سے کہا مجھ سے مانگ اور بادشاہ نے ''قسم کھائی'' کہ میں تجھے اپنی آدھی سلطنت تک دے دوں گا۔ اِس پر ہیرودیس بادشاہ کی بیٹی باہر اپنی ماں کے پاس گئی اور اپنی ماں سے پوچھتی ہے کہ میں بادشاہ سے کیا مانگوں۔

(3) چونکہ ''ملکہ ہیرودیاس'' کی ''یوحنا'' سے دشمنی اور بغض تھا اِس لیے اُس نے اپنی بیٹی کو کہا بادشاہ سے ''یوحنا اصطباغی'' کا سر مانگ۔ لڑکی اندر گئی اور بادشاہ ہیرودیس سے کہا کہ مجھے ''یوحنا اصطباغی'' کا سر چاہیے۔

(4) اِس پر ''ہیرودیس بادشاہ'' بہت غمگین ہوا مگر اپنی قسم اور مہمانوں کے سبب سے اُس سے انکار نہ کر سکا۔ پس بادشاہ نے حکم دیا کہ ''یوحنا اصطباغی'' جو قید میں ہے اُس کا سر لا کر دو۔ اِس پر

Marfat.com

''یوحنا'' کو قید خانہ میں ہی شہید کیا گیا اِس کے بعد ''یوحنا'' کے شاگرد آئے اور اُس کی لاش اٹھا کر قبر میں رکھی۔ (مرقس ۶:۲۶)

نوٹ: ''یوحنا نبی'' تقریباً ساڑھے تینتس سال کی عمر میں شہید ہوئے اور یہ سارے واقعات انجیل مقدس کے ہیں روایات نہیں۔

(29) خلاصہ

(1) اسلام کے مطابق ''حضرت یحییٰ'' کی والدہ کا نام ''اشیاع'' بنت عمران ہے۔

انجیل مقدس میں ''یوحنا'' کی والدہ کا نام ''الیشبع'' ہے۔

نوٹ: سب سے پہلے تو اِن دونوں نبیوں کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

(2) سورۃ مریم ۱۹:۷ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا اَے زکریاؑ تیرے ہاں بیٹا ہوگا۔

انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ فرشتہ جبرائیل نے بیٹے کی بشارت دی کہ تیرے بیٹا ہوگا۔

(3) سورۃ ال عمران ۳:۳۹ میں لکھا ہے کہ فرشتوں نے اُسے آواز دی۔

انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ جبرائیل فرشتہ زکریاہ پر ظاہر ہوا۔

(4) سورۃ مریم ۱۹:۷ ''حضرت یحییٰ'' کا نام اللہ تعالیٰ نے اِن کے پیدا ہونے سے پہلے بتا دیا۔ قرآن مجید کے مطابق ''حضرت یحییٰ'' کا نام پیدا ہونے سے پہلے ہی منظر عام پر آ چکا تھا اور یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ لکھا ہے ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام ''یحییٰ'' ہے اِس کے پہلے ہم نے اِس نام کا کوئی نہ کیا۔

لوقا ۱:۵۹ ''یوحنا'' کا نام اُس کی پیدائش کے آٹھویں ۸ دِن رکھا گیا اور یہ نام ''زکریاہ'' کی بیوی ''الیشبع'' نے رکھا، جس سے لوگ اور اُس کے رشتہ دار حیران ہو گئے۔ چونکہ زکریاہ

Marfat.com

کاہن کے خاندان میں ایسا کسی اور کا نام نہیں تھا اِسی لیے لوگوں کو حیرانی ہوئی جب بچے کا نام یوحنا رکھا گیا۔ پھر لوگوں اور رشتہ داروں نے ''زکریاہ کاہن'' کو کہا کہ آپ بتائیں اِس بچے کا کیا نام رکھا جائے۔ اُسی وقت ایک تختی منگوائی اور اُس پر زکریاہ نے ''یوحنا'' لکھا، اور نام لکھتے ہی ''زکریاہ کاہن'' کی زبان تقریباً نو ماہ آٹھ دِن مطلب ۲۷۹ دِن بعد کھل گئی۔

نوٹ: ''یوحنا'' نام اُن کی والدہ ''الیشبع'' نے رکھا اور نام کی تصدیق زکریاہ کاہن نے تختی پر لکھ کر کی۔ دوسرے ''حضرت یحییٰؑ'' اور انجیل مقدس کے ''یوحنا'' دونوں ناموں میں فرق ہے ایک عربی زبان کا نام اور دوسرا عبرانی نام۔

(5) قرآن مجید اور اسلامی روایات میں ''حضرت یحییٰؑ'' کا، نہ قول، نہ فعل، نہ تقریر کچھ بھی موجود نہیں اور نہ ہی قرآن مجید میں کوئی ایک بیان جو حضرت یحییٰؑ نے اپنی زبان سے ادا کیا ہو۔

نوٹ: انجیل مقدس کے یوحنا اور قرآن مجید کے حضرت یحییٰؑ کے کام ایک جیسے نہیں۔ دونوں مذہبی کتابوں میں اِن کے فعل الگ الگ ہیں اور وہ کسی بھی طرح ایک جیسے نہیں۔

(1) اسلام کے ''حضرت یحییٰؑ'' نے ''نہ ٹڈیاں'' کھائیں اور ''نہ ہی شہد اور'' ''نہ ہی بپتسمہ'' کی منادی کی۔

انجیل مقدس کے یوحنا نبی نے ساری زندگی ٹڈیاں اور شہد کھایا اور شریعت کے قانون نذارت کو پورا کیا اور بپتسمہ کی منادی کی۔

(2) ''حضرت یحییٰؑ'' کو صرف عورتوں سے بچنے والا نبی کہا ہے۔

انجیل مقدس ''یوحنا نبی'' کو عورتوں سے بچنے والے نبی کی نفی کرتا ہے۔

(3) انجیل مقدس میں ''یوحنا نبی'' کی شہادت کا پورا واقعہ ہے اور یہ انجیلی بیان ہے روایت نہیں۔

قرآن مجید میں حضرت یحییٰؑ کے شہادت کی ایک آیت بھی نہیں صرف چند روایات ہیں۔

Marfat.com

ساتواں باب (317)

قرآن مجید میں فرشتہ جبریلؑ اور انجیل مقدس میں جبرائیل کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(ا) فرشتہ	318
(2) بائبل مقدس میں فرشتوں کا ذکر	320
بائبل مقدس میں بڑے فرشتے	320
(3) قرآن مجید میں فرشتوں کا ذکر	321
(4) اسلام میں ایمان بالملائکہ میں بڑے فرشتے	322
(5) بائبل مقدس میں جبرائیل فرشتہ	323
(6) قرآن مجید میں حضرت جبریلؑ فرشتہ	323
(7) قرآن مجید میں حضرت جبریلؑ کا نام الرُوح الامین	324
(8) قرآن مجید میں حضرت جبریلؑ کا نام رُوح الاعظم	325
(9) قرآن مجید کے مطابق جبریلؑ کا نام رُوح القدس	326
(10) انجیل مقدس میں تثلیث کے تیسرے اقنوم کا نام رُوح القدس	328
(11) اسلام میں لفظ حضرت کی اہمیت	329
(12) مسیحیت میں لفظ حضرت کی اہمیت	330
(13) خلاصہ۔	330

Marfat.com

(1)فرشتہ

فرشتہ: (1) بھیجا ہوا، رسول، قاصد (2) اِسلامی عقیدہ کے مطابق ایک مخلوق جو نور سے بنی ہے۔(فیروز اللغات)

فرشتہ: کے لئے یونانی زبان کا لفظ ''اینگلےلُوس'' (Angelos) ہے جس کا مطلب ہے ''پیغام بر''۔(مطالعاتی اشاعت: ص؛۲۳۲۳)

فرشتے: کے لغوی معنی ہیں بھیجا ہوا، قاصد یا پیغامبر۔

دُنیا کے تقریباً تمام مذاہب میں فرشتوں کا تصور پایا جاتا ہے۔ فرشتے خُدا اور مخلوق کے درمیان رابطے کا ذریعہ اور کائنات کا نظم ونسق چلانے والے کارندے ہیں جو کہ خُدا کے مقاصد کی تکمیل میں لگے رہتے ہیں اور ان میں غیر معمولی طاقت و ذہانت ہوتی ہے۔ خُدا نے اِنسان کو فرشتوں سے کچھ ہی کم تر بنایا ہے۔ اور یہ غالباً اربوں کھربوں میں ہیں اور یہ خُدا کے فیصلوں پر عملدرآمد کرنے کے ساتھ ساتھ خُدا کی حمد وثنا کرتے رہتے ہیں۔ فرشتوں کی ہر صنف کا علم صرف اُسی شعبے تک محدود ہے جس سے اُن کا تعلق ہے۔ مثلاً ہوا کے انتظام سے متعلق جو فرشتے ہیں وہ ہوا کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جس کا خُدا نے اُن کو حکم دیا ہوا ہے اور یہی حال دوسرے شعبوں کے فرشتوں کا ہے۔ زمین و آسمان میں جتنے فرشتے ہیں وہ سب خُدا کے آگے سربسجود ہوتے ہیں وہ اپنے رَب کی حکم عدولی نہیں کرتے اور جو کچھ اُن کو حکم دیا جاتا ہے اُسی کے مطابق وہ کام کرتے ہیں۔

بائبل مقدس میں اکثر دیکھتے ہیں کہ فرشتے یہی فریضہ سرانجام دیتے ہیں، یعنی خُدا کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔ بعض اوقات فرشتے شخصی ملاقات کرکے پیغام یا حکم دیتے ہیں۔ کسی وقت

Marfat.com

وہ خواب میں پیغام پہنچاتے ہیں۔ کئی دفعہ فرشتے رویا میں موجود ہوتے ہیں فرشتے اِنسانوں کی رویا کی طرف راہنمائی کرتے اور اُن کی وضاحت کرتے ہیں۔

مگر فرشتے قاصدوں سے کچھ بڑھ کر ہیں وہ خُدا کے الہ کار کی حیثیت سے کام کر کے اُس کی مرضی پوری کرتے ہیں۔ وہ خُدا کے لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں اور جب وہ خُدا کا گناہ کریں تو خُدا کی حکم عدولی کرنے پر خُدا کی طرف سے انہیں سزا بھی دیتے ہیں۔ فرشتے خُدا کے لوگوں کے دشمنوں اور بدی کی دوسری قوتوں کو بھی سزا دیتے ہیں۔ کتاب مقدس کے مطابق فرشتے اُس گروہ کا حصہ ہیں جو آسمان میں خُدا کے چاروں طرف کھڑے رہتے ہیں۔

بائبل مقدس میں چند فرشتوں کے نام دیئے گئے ہیں۔ دانی ایل نبی کی کتاب میں جبرائیل فرشتہ کا ذکر ہے۔ یہی جبرائیل فرشتہ بعد میں انجیل مقدس کے زکریاہ کاہن اور مقدسہ مریم پر ظاہر ہوا۔ دوسرا میکائیل فرشتہ ہے جس کے بارے میں کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ وہ خُدا کے محافظ فرشتوں میں سب سے زورآور ہے۔ اِس فرشتہ کا ذکر دانی ایل نبی کی کتاب میں ہوا ہے۔ شیطان اور اُس کے ساتھی فرشتے بھی پہلے خُدا کے فرشتوں کے گروہ کا حصہ تھے۔ تصویروں میں فرشتوں کو ایسی ہستیاں دکھایا جاتا ہے جو لمبے لمبے چوغے پہنے ہوتے ہیں اور اُن کے پر ہوتے ہیں مگر بائبل مقدس میں وہ کئی صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔

نوٹ: فرشتے فوق الفطرت ہستی، جو لوگوں کو خُدا کا پیغام پہنچاتے اور خُدا کے لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

Marfat.com

(2) بائبل مقدس میں فرشتوں کا ذکر

(1) فارس کی مملکت کے موکل نے اکیس دِن تک میرا مقابلہ کیا۔ پھر میکائیل جو مقرب فرشتوں میں سے ہے میری مدد کو پہنچا اور میں شاہان فارس کے پاس رُکا رہا۔ (دانی ایل ۱۰:۱۳)

(2) اور اُس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیے کھڑا ہے اُٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اُس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا اور اُس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا (دانی ایل ۱۲:۱)

(3) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اُس کے فرشتے اُن سے لڑے۔ لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر اُن کے لئے جگہ نہ رہی۔ (مکاشفہ ۱۲:۷)

بائبل مقدس میں بڑے فرشتے

(1) **میکائیل:** عبرانی میں میکائیل کا مطلب ہے۔ ''امیر الامرا'' یعنی سرداروں کا سردار۔ خُدا کا جنگجو فرشتہ۔ میکائیل خُدا کا مقرب جنگجو فرشتہ ہے، وہ اسرائیل کا خاص محافظ تھا اور آخری دِنوں میں بنی اسرائیل کو تباہی و بربادی سے بچائے گا۔ میکائیل خُدا کی نئی اُمت یعنی کلیسا کو بچائے گا۔ (مطالعاتی اشاعت؛ ص: ۲۳۴۱)

(2) **جبرائیل:** خُدا کا پیغام رساں فرشتہ۔ لوقا ۱:۱۹ میں جبرائیل فرشتہ نے خود بتایا کہ میرا نام جبرائیل ہے۔

Marfat.com

(3) لوسفر: مطلب صبح کا روشن ستارہ (شیطان)۔ اَے صبح کے روشن ستارے تُو کیونکر آسمان پر سے گر پڑا اَے قوموں کو پست کرنے والے تو کیونکر زمین پر پٹکا گیا!۔ (یسعیاہ ۱۴:۱۲)

(4) اور میں نے اُن ساتوں فرشتوں کو دیکھا جو خُدا کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور اُنہیں سات نرسنگے دیے گئے۔ (مکاشفہ ۸:۲)

(5) اتھاہ گڑھے کا فرشتہ اُن پر بادشاہ تھا۔ اُس کا نام عبرانی میں ابدون اور یونانی میں اپلیون ہے۔ (مکاشفہ ۹:۱۱)

اتھاہ گڑھے کا فرشتہ: ابدون، اپلیون ان دونوں کا مطلب ہے تباہی، بربادی یا ہلاکت مگر زیرِ نظر حوالہ اتھاہ گڑھے کے فرشتے کے نام کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

(مطالعاتی اشاعت؛ ص ۶۴۰؛ ۲۳۳۷)

نوٹ: بائبل مقدس میں بڑے فرشتوں کا ذکر ضرور موجود ہے لیکن حتمی تعداد نہیں بائبل میں لکھا ہے کہ انسانی گنتی ختم ہو جاتی ہے لیکن خُدا کے فرشتوں کی گنتی ناممکن ہے۔

(3) قرآن مجید میں فرشتوں کا ذکر

قرآن مجید میں بھی فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اسلام کے مطابق یہ اللہ کی خاص نوری مخلوق ہیں۔ جن کا کام اللہ تعالیٰ کے کاموں میں ہاتھ بٹانا اور اُس کی عبادت کرنا ہے۔ فرشتوں پر ایمان اسلام کے چھ بنیادی نکات میں سے ایک ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اسلام میں اگرچہ فرشتوں کے درجات تو مقرر نہیں البتہ حضرت جبرئیلؑ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ سب سے بڑا فرشتہ ہے اور اُس کے دیگر اہم امور، کاموں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات رسولوں تک پہنچانا ہے۔ اِسلام میں فرشتوں کی تقریباً ۱۱۳ اقسام کا ذکر ملتا ہے۔

Marfat.com

(4)اسلام میں ایمان بالملائکہ میں بڑے فرشتے

(1)حضرت جبریل: اِن کے ذمہ پیغمبروں کی خدمت میں وحی لانا ہے۔

(2)حضرت میکائیل: اِن کے ذمہ بارش برسانے اور خُدا کی مخلوق کو روزی پہنچانا ہے۔ ایک فرشتے ہیں جو بندوں کے رزق پر مسلط ہیں۔یعنی جہاں حکم ہوتا ہے وہاں پانی برساتے ہیں جس سے بندوں کی روزی پیدا ہوتی ہے۔(اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛۶۸۹)

☆ میکائیل: اُردولغت میں وہ فرشتہ جو مخلوق کی روزی رساں پر مقرر ہے۔

(3)حضرت عزرائیل: ملک الموت فرشتہ۔ان کے ذمہ اِنسانی رُوح قبض کرنے یعنی لوگوں کی جان نکالنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے۔

(4)حضرت اِسرافیل: ان کے ذمہ قیامت کے دِن صود پھونکنا ہے۔

(5)حمالات العرش حفاظ: اللہ تعالیٰ کے عرش اُٹھانے والے فرشتے ہیں۔

(6) کرما کاتبین: اِنسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے کراما کاتبین، یہ دو فرشتے ہیں اِن میں سے ایک اِنسان کی دائیں طرف ہوتا ہے جو نیکیاں تحریر کرتا ہے اور ایک بائیں طرف جو بُرائیاں (گناہ) لکھتا ہے۔

(7)منکر نکیر: یہ دو فرشتے آدمی کے مرنے کے بعد قبر میں اُس سے سوال جواب کرتے ہیں۔

(8)رضوان: یہ فرشتے جنت کے امور کے انچارج ہیں۔

(9)حفاظہ: حفاظت کرنے والے فرشتے۔

Marfat.com

(5) بائبل مقدس میں جبرائیل فرشتہ

(1) جبرائیل: ایک فرشتہ جس کے نام کا مطلب ہے ''خُدا قادر ہے'' ''خُدا کا سورما'' ''خُدا میری قوت ہے، یا قوت خُدا۔ مسیحیت میں جبرائیل کو کسی دوسرے نام سے نہیں پکارتے اور نہ ہی اُس کا اور کوئی نام بائبل مقدس میں ہے۔

(2) چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خُدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرۃ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔ (لوقا ۱:۲۶)

(3) فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا میں جبرائیل ہوں جو خُدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں اور اِس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھ سے کلام کروں اور تجھے اِن باتوں کی خوشخبری دُوں۔ (لوقا ۱:۱۹)

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق جبرائیل خُدا کا پیغام رساں فرشتہ ہے۔ ''مقدسہ مریم'' کے پاس ''جبرائیل فرشتہ'' ہی پیغام لے کر آیا کہ اُس کا نام ''یسُوع'' رکھنا۔ ''زکریاہ کاہن'' کے پاس بھی ''جبرائیل فرشتہ'' ہی آیا تھا کہ اُس کا نام یوحنا رکھنا۔ مسیحیت میں ''جبرائیل فرشتہ'' ہی کو اِنسانوں کے ساتھ ہم کلام ہونے کے لیے خُدا نے استعمال کیا اور وہ فرشتہ ہی کے رُوپ میں خُدا کا پیغام لے کر اِنسانوں تک آتا تھا اور انجیل مقدس کے مطابق جبرائیل فرشتہ نے کبھی بھی اِنسانی رُوپ نہیں دھارا۔

(6) قرآن مجید میں حضرت جبریلؑ

(1) تم فرما دو: جو کوئی دشمن جبریل کا دشمن ہو تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دِل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔ جو کوئی دشمن

Marfat.com

ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسُولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا

(سورۃ البقرہ۲:۹۶-۹۸)

(2) نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دِل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (سورۃ التحریم ۶۶:۴)

☆ جبریل: (جب، ریل) چار فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام "جبریل" ہے جو اللہ کی طرف سے وحی لے کر آتے تھے۔ اور یہ نام (جبریل) اِسم کے طور پر قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور لقب کے طور پر "ناموس اکبر"۔

☆ نامُوس اکبر: حضرت جبریل کا لقب، شرِیعت، قاعدہ، دستور، بزرگ۔

☆ نامُوس: (نا، مُو، س) اُردو لغت میں مطلب؛ آبرو، شہرت، عزت، صاحب راز، جبریل کا لقب، فرشتہ، احکام الٰہی، اہل خانہ، حرم سرا، زنان خانہ، ننگ، شرم۔

(3) رُوح سے مراد حضرت جبریلؑ ہیں اور قرآن مجید کی کئی آیتوں میں حضرت جبریلؑ پر رُوح کا اطلاق ہوا ہے۔ البتہ قرآن مجید میں آپ پر نور کا بھی اطلاق کیا گیا ہے۔ اس سے مراد نور ہدایت ہے۔ (تبیان القرآن: جلد: ہفتم: ص؛ ۲۶۳:۲۶۴)

(4) قرآن مجید میں "جبریلؑ فرشتہ" کو کئی (اَسماء) سے پکارا گیا۔ مثلاً "الرُوح الامین" اور "رُوح الاعظم"، "رُوح القدس"۔

(7) قرآن مجید میں حضرت جبریلؑ کا نام "الرُوح الامین"

الرُوح الامین: اُردو لغت میں مطلب؛ امانت دار رُوح۔ حضرت جبریلؑ فرشتہ کا لقب۔

Marfat.com

(1) اور بیشک یہ قرآن رَب العالمین کا اُتارا ہوا ہے اُسے ''رُوح الامین'' لے کر اُترا۔ تمہارے دِل پر کہ تم ڈر سناؤ۔ روشن عربی زبان میں۔ اور بیشک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے۔(سورۃ الشعرآء ۲۶:۱۹۲-۱۹۶)

(2) جس دِن الرُوح (جبریل) کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔ (سورۃ النباء ۷۸:۳۸)

(3) اس میں فرشتے اور الرُوح (جبریل) اترتے ہیں اپنے رَب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔
(سورۃ القدر ۹۷:۴)

(4) رُوح الامین: سے ''حضرت جبریلؑ'' مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں۔
(کنز الایمان: تفسیر: ص؛ ۶۷۵)

(5) الرُوح الامین: اِس مرکب لفظ میں رُوح کے معنی جبریلؑ ہیں اور امین اِن کا لقب ہے یہ اِس لیے کہ جبریلؑ کو خُدا کی طرف سے جو وحی دی جاتی تھی وہ بلا کم و کاست پیغمبروں کو پہنچا دیتے تھے رُوح القدس بھی حضرت جبریلؑ کا نام ہے۔ (اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا: ص؛ ۳۴۶)

(8) قرآن مجید میں حضرت جبریلؑ کا نام ''رُوح الاعظم''

رُوح الاعظم: رُوح اِنسانی کی ایک قسم ہے جو رَبوبیت کے لحاظ سے ذات خُداوندی کا مظہر ہے۔ سب سے پہلے اسی کو خُدا نے پیدا کیا۔ یہی خلیفہ اکبر اور نورانی جوہر ہے جس کی جوہریت ذات الٰہی اس کی نورانیت اور اس کے علم کی مظہر ہے۔ یہ رُوح جوہریت کے لحاظ سے نفس واحدہ اور نورانیت کے اعتبار سے عقل کہلاتی ہے۔ (اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا: ص؛ ۳۴۶)

Marfat.com

(9) قرآن مجید میں حضرت جبریلؑ کا نام ''رُوح القدس''

رُوح القدس: اُردو لغت میں پاک رُوح، لقب حضرت جبریلؑ نیز وہ خُدا کی پاک رُوح جو بی بی مریم میں پھونکی گئی جس سے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔

رُوح القدس: بھی جبریلؑ کو کہتے ہیں۔(اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛ ۳۴۷)

رُوح القدس: سے مراد ''حضرت جبریلؑ'' ہیں۔(کنز الایمان: تفسیر؛ ص؛ ۵۰۱)

(1) اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسُول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور ''رُوح القدس'' سے اس کی مدد کی تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم لے کر آئے جو تمہارے نفس کی خواہش نہیں تو تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو۔(سورۃ البقرہ ۲: ۸۷)

(2) جب اللہ فرمائے گا: اَے مریم کے بیٹے عیسیٰ! یاد کر میرا احسان اپنے اُوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے ''رُوح القدس'' سے تیری مدد کی، تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں۔

(سورۃ المائدہ ۵: ۱۱۰)

(3) تم فرماؤ: اسے ''رُوح القدس'' نے اتارا تمہارے رَب کی طرف سے ٹھیک کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔(سورۃ النحل ۱۶: ۱۰۲)

(4) اور ''رُوح القدس'' سے اس کی مدد کی؛ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں لیکن وہ تو مختلف ہو گئے ان میں کوئی کافر ہو گیا؛ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔(سورۃ البقرہ ۲: ۲۵۳)

☆ خُدا جبرئیلؑ کو جس کے پاس چاہتا ہے بھیجتا ہے کہو اس قرآن کو تیرے رَب کی طرف سے

Marfat.com

سچائی کے ساتھ رُوح القدس نے اتارا ہے۔(اسلامی انسائیکلوپیڈیا؛ص:۷۳۹)

*جبریلؑ :ایک فرشتے کا نام ہے جو پیغمبروں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لانے پر مامور ہیں اور علاوہ اِس نام کے اِن کے اور نام بھی ہیں۔مثلاً رُوح الامین رُوح الاعظم اور رُوح القدس۔ اِن ناموں کا ذکر قرآن مجید کی آیات میں آیا ہے۔علاوہ قرآن مجید کے احادیث کی کتابوں میں بھی جبریلؑ کا ذکر نہایت تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔جبریلؑ کو "ناموس اکبر" بھی کہتے ہیں۔

حضرت جبریلؑ حضورؐ کے پاس کئی طریقوں سے پیغام الٰہی لے کر آتے تھے۔اول یہ کہ حضرت جبریلؑ کسی بھی شکل میں ظاہر ہو کے مطلع کر جاتے۔ چنانچہ جنگ احزاب کے بعد جبریلؑ آدمی کی شکل میں غبار آلودہ ظاہر ہوئے اور یہ کہہ گئے کہ اَے نبیؐ جنگ سے آپؐ فارغ ہو گئے لیکن ہم نہیں ہوئے چلئے بنی قریظہ کا محاصرہ کیجئے۔چنانچہ اِس حدیث کو صحاح ستہ نے روایت کیا ہے اکثر تو دحیہ کلبیؓ کی شکل میں دکھائی دیتے تھے۔اور کبھی اجنبی شکل میں اِس طرح ظاہر ہوتے تھے کہ حضار مجلس بھی دیکھ لیتے تھے۔بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے کہ حضرت جبریلؑ مسافرانہ صورت میں نہایت سفید لباس میں ظاہر ہو کر حضورؐ کے زانو سے زانو ملا کر ایمان اور اسلام کے معنی پوچھنے لگے اور آپؐ کے جواب کے بعد خود ہی تصدیق کرتے جاتے تھے۔صحیح بخاری میں ہے کہ جبریلؑ فرشتہ کبھی آدمی کی شکل میں آ کے مجھ سے کلام کرتا ہے تو میں اس کی بات یاد کر لیتا ہوں۔دوم یہ کہ حضرت جبریلؑ ملکوتی صورت میں خاص آپؐ کو دکھائی دیں اور کلام الٰہی یا احکام الٰہ کبھی معہ الفاظ اور کبھی محض مطلب دِل میں القاء کر جائیں اور کسی کو نہ ان کی صورت دکھائی دے نہ ان کی آواز سنائی دے۔ چنانچہ اکثر وحی قرآن مجید میں یہی بات رش آتی تھی اور کبھی جبریلؑ کے وحی لاتے وقت حضورؐ کو ایک آواز جرس کی مانند سنائی دیتی تھی۔ جیسا کہ صحیح بخاری اور مسند احمد بن حنبل میں ہے۔حضرت جبریلؑ علم الٰہی سے جس کو قلم اور لوح محفوظ کہتے

Marfat.com

ہیں مطلع ہو کر اور الفاظ بھی وہیں سے تلقین پا کر آنحضرت ﷺ کو حسب حاجت پہنچا جاتے تھے۔

(اسلامی اِنسائیکلوپیڈیا:ص:۲۲۲)

نوٹ: اسلامی اصطلاح میں اللہ کی طرف سے حضرت ''جبریل فرشتہ'' کو مخصوص اِنسانوں کے ساتھ ہم کلام ہونے کے لئے بھیجا گیا۔ اور حضرت ''جبریل فرشتہ'' خالق کا پیغام اِنسانوں میں سے ایک مخصوص اِنسان کو سُناتا ہے تو یہ ''وحی'' ہے اور ''جبریل فرشتہ'' قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم کے سامنے اِنسانی رُوپ میں ظاہر ہوا۔

(10) انجیل مقدس میں تثلیث کے تیسرے اقنوم کا نام ''رُوح القدُس''

رُوح القدُس: یونانی زبان کا جو لفظ یہاں استعمال ہوا اُس کا مطلب ہے تسلی دینا، مددگار، حوصلہ افزائی کرنا یا دفاع کرنا۔ مسیحیت میں تثلیث کے تیسرے اقنوم کا نام رُوح القدس ہے۔ بائبل مقدس اور مسیحیت میں جبرائیل فرشتے کا اسماء رُوح القدس نہیں ہے۔

رُوح القدس جس کا مطلب خُدا کا بھید، جو نہ دکھائی دینے والے خُدا کی لا انتہا قدرت ہے۔ جو اِس کُرہ ارض پر ہر جگہ موجود ہے۔ اور اِنسانوں کے دِلوں اور زندگیوں میں اپنی قدرت کو ظاہر کرنے میں مصروف عمل ہے۔ رُوح القدس خُدا کی ذات میں اور خُدا کے ساتھ رہنے والی لامحدود ہستی ہے۔ (خُدا کا بھید: ص:۳) (مطالعاتی اِشاعت: ص:۱۹۶۴: ۶۷۸)

مسیحیت: میں ''رُوح القدُس'' سے مراد خُدا کی ذاتی حضوری جو لوگوں کی زندگیوں کی راہنمائی کرتی ہے اور انہیں طاقت اور توفیق عطا کرتی ہے کہ خُدا کی رضا کے مطابق زندگی گزاریں۔ یسُوع مسیح کی زمینی زندگی میں ہر واقعہ اور کام ''رُوح القدُس'' کی راہنمائی اور قدرت سے ہوا۔ اُس کے آسمان پر جانے کے بعد ''رُوح القدُس'' خُدا کی طرف سے اُس کے

Marfat.com

پیروکاروں کی مدد کے لیے خاص بخشش ہے۔

(1) لیکن مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار ''رُوح القدس'' تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دُوں گا۔ اور وہ آ کر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا ۱۶: ۷-۸)

(2) لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق ''رُوح القدس'' آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اِس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آیندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا اجلال ظاہر کرے گا۔ اِس لئے مَیں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا۔ (یوحنا ۱۶: ۱۳-۱۵)

(3) اور مَیں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی رُوحِ حق جِسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا۔ (یوحنا ۱۴: ۱۶-۱۷)

(11) اسلام میں لفظ حضرت کی اہمیت

حضرت: اُردو لغت میں لفظ حضرت کا مطلب (حَض، رت) (1) قُرب، نزدیکی، درگاہ (2) جناب، حضور، قبلہ، تعظیم و عزت کا لقب (3) چالاک، بدمعاش، بدذات، چلتا ہوا، بے ڈھب، ذات شریف۔

☆ **حضرت:** نزدیکی، درگاہ، حضور اور حاضر ہونے کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ عرف عام میں کلمہ تعظیم ہے کہ ہر مرد و زن پر اس کا اطلاق آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے ساتھ بھی اس

Marfat.com

کا استعمال کرتے ہیں۔(اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا:ص:۲۶۵)

نوٹ: حضرت کا لفظ اِسلامی اصطلاح ہے جو نیک مرد و زن کے لقب کے طور پر لکھتے ہیں۔ اہل اسلام عقیدت کے طور پر اولیاء اللہ، ولی، پیغمبروں کے نام بولنے یا نام لکھنے سے پہلے حضرت بولتے اور لکھتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ وہ اللہ کے فرشتوں مثلاً آدمؑ، جبریلؑ اور میکائیلؑ کے نام بولنے سے پہلے عقیدت کے طور پر شروع میں حضرت کا لفظ لکھتے اور بولتے ہیں اور بعد میں علیہ السلام لکھتے اور بولتے ہیں۔

(12) مسیحیت میں لفظ حضرت کی اہمیت

حضرت: مسیحیت میں عقیدت کے طور پر مقدس لوگوں کے ناموں سے پہلے حضرت کا لفظ نہیں لکھتے۔ یہی نہیں بلکہ ساری بائبل مقدس میں جتنے بھی نبی، رسول اور پیغمبر ہو گذرے ہیں اُن کے ناموں کے ساتھ ہر قسم کے اعزازی لفظ خاص طور پر ''حضرت'' یا ''علیہ اسلام'' نہیں لکھتے۔ چونکہ حضرت لفظ صرف مرد و زن کا اعزازی عقیدت کے طور پر لقب ہے لیکن یہ اعزازی عقیدت کا لقب فرشتوں کا نہیں۔ فرشتے خُدا کی خاص مخلوق اور خُدا کے خادم اور پیامبر ہیں۔ اِسی لیے مسیحیت میں ''جبرائیل'' اور دوسرے تمام ''فرشتوں'' کے ناموں سے پہلے ''حضرت'' نہ بولتے اور نہ لکھتے ہیں، کیونکہ وہ خُدا کے مقرب فرشتے ہیں، اِنسانی مخلوق نہیں۔

(13) خلاصہ

(1) قرآن مجید میں ''جبریلؑ فرشتہ'' کے اَسماء ''رُوح القدس'' الرُوح الامین، رُوح الاعظم آئے ہیں یہ سب جبریلؑ کے اسماء ہیں۔ اسلام کے مطابق رُوح سے مراد جبریلؑ فرشتہ ہیں۔

Marfat.com

انجیل مقدس اور مسیحیت میں ''جبرائیل فرشتہ'' کے اور نام مثلاً ''رُوح القدس'' رُوح الاعظم اور الرُّوح الامین نہیں ہیں۔صرف ''اِسم'' کے طور پر جبرائیل (نام) آیا ہے، جس کو مسیحیت میں مانتے ہیں۔

نوٹ : بائبل مقدس کا جبرائیل خُدا کا خاص مقرب اور قاصد فرشتہ ہے۔ مسیحیت میں ''رُوح القدس'' سے مراد خُدا کا تیسرا اقنوم ہے۔

(2) قرآن مجید کے مطابق جبریلؑ فرشتہ اِنسانی رُوپ دھار سکتا ہے۔

انجیل مقدس کے جبرائیل جب بھی کسی پر ظاہر ہوئے، تو وہ فرشتہ ہی کے رُوپ میں ظاہر ہوئے۔انجیل مقدس کے مطابق جبرائیل فرشتہ نے کبھی بھی اِنسانی رُوپ نہیں دھارا۔

نوٹ : قرآن مجید کے ''جبریلؑ'' اور انجیل مقدس کے ''جبرائیل'' اپنے ناموں اور کاموں (فعلوں) کی مناسبت سے بھی الگ الگ ہیں ایک جیسے نہیں۔

(3) قرآن مجید کے مطابق رُوح القدس، حضرت جبریلؑ کا نام (رُوح القدس) بھی ہے جسے مادی یا اِنسانی رُوپ میں بھی دیکھتے ہیں۔

انجیل متی ۱۶:۳ کے مطابق رُوح القدس کو ایک کبوتر کی مانند کہا گیا ہے۔انجیل مقدس کے مطابق رُوح القدس، اِنسان یا فرشتہ کے مادی رُوپ میں نہیں ہے وہ رُوح ہے۔ بلکہ رُوح القدس تثلیث کا نظر نہ آنے والا تیسرا اقنوم اور اُس کی لاانتہاء قدرت ہے۔

(4) اہل اسلام عقیدت کے طور پر اولیاء اللہ، ولی، پیغمبروں کے نام بولنے یا نام لکھنے سے پہلے حضرت بولتے اور لکھتے ہیں۔

مسیحیت میں عقیدت کے طور پر نبیوں یا رسُولوں یا نیک لوگوں کے ناموں سے پہلے حضرت کا لفظ نہیں لکھتے۔ یہی نہیں بلکہ ساری بائبل مقدس میں جتنے بھی نبی، رسُول اور پیغمبر ہو گذرے ہیں اُن کے ناموں کے ساتھ ہر قسم کے اعزازی لفظ خاص طور پر حضرت یا علیہ اسلام نہیں لکھتے۔

Marfat.com

آٹھواں باب (332)

(پہلا باب) قرآن مجید کی حنہ والدہ حضرت مریم اور انجیل میں حناوالدہ مقدسہ مریم موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کی حنہ والدہ حضرت مریم کا نسب نامہ 333

(2) انجیل مقدس میں حناہ والدہ مقدسہ مریم کا نسب نامہ 333

(3) قرآن مجید کے مطابق حنہ کی بیٹے کے لئے منت 334

(4) انجیل مقدس میں حناہ کا بیٹے کے لئے منت ماننے کی نفی 335

(5) قرآن مجید کی حنہ کے ہاں بیٹے کی بجائے بیٹی کی پیدائش 336

(6) انجیل مقدس میں حناہ کے ہاں بیٹی کی پیدائش 337

(7) قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم کی کفالت پر جھگڑا 337

(8) مقدسہ مریم کی کفالت پر جھگڑے کی نفی 339

(9) خلاصہ 339

Marfat.com

(۱) قرآن مجید کی حنہ والدہ حضرت مریم

نسب نامہ: حضرت مریم کی ماں حنہ بنت فاقوذ بن قبیل عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں۔ اوران کے خاوند کا نام ''عمران'' اوراُن کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ سے ہے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص:٦٥٦)

(2) انجیل مقدس میں حناہ والدہ مقدسہ مریم

مسیحی روایات کے مطابق مقدسہ مریم کے والد کا نام یہوا قیم (دیگر تلفظات، الیا قیم، یا قیم، ایلی) اور والدہ کا نام حناہ تھا۔ لوقا ۳۔ کے مطابق مقدسہ مریم کا شجرہ نسب تصور کیا جاتا ہے۔ مسیحیت کے مطابق مقدسہ مریم کی ماں کا نام ''حناہ'' اوراُس کے خاوند جو عبرانی نسل اور یعقوب کے چوتھے بیٹے یہوداہ کی نسل سے یہودی تھے۔

نوٹ: انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے والدین کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ خاص طور پر ان کی والدہ حناہ کا تو، سرے سے ہی کوئی ذکر ہی نہیں ملتا، نہ ہی اُن کا نام لکھا ہے یہ حناہ نام صرف روایات میں ضرور ملتا ہے۔ انجیل مقدس کے اس بیان سے، کہ فرشتہ جبرائیل ناصرت کے گاؤں میں ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ مقدسہ مریم کے والدین ناصرت میں رہتے تھے۔ دوسرے اس بیان سے کہ الیشبع زکریاہ کاہن کی بیوی ان کی رشتہ دار تھی اس سے آگے انجیل مقدس خاموش ہے کہ وہ کیسی رشتہ داری تھی۔ لیکن روایات کے مطابق والد کا نام یہوا قیم اور والدہ حناہ ضرور لکھا ہے۔

Marfat.com

(3) قرآن مجید کی حنہ کی بیٹے کے لئے منت

(1) بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی ال اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے۔ یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے؛ اور اللہ سُنتا جانتا ہے۔ جب ''عمران کی بی بی'' نے عرض کی اَے رَب میرے میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے، تو تُو مجھ سے قبول کر لے بے شک تو ہی سُنتا جانتا ہے۔

(سورۃ ال عمران ۳:۳۳-۳۵)

(2) حضرت مریم کی والدہ نے نذر مان لی کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں بچہ (لڑکا) عطا فرمائے تو وہ اُسے پیدا ہوتے ساتھ ہی اللہ کے نام پر الگ کر دیں گی اور وہ بچہ اللہ تعالیٰ کے گھر بیت المقدس کے لیے مخصوص ہوگا۔ (کنز الایمان تفسیر: ص؛ ۹۸)

(3) عمران کی بی بی حنہ بنت فاقوذا نے اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق حمل میں یہ منت مانی کہ اَے میرے پروردگار میں نے آپ کے لیے نذر کیا وہ بچہ جو میرے شکم میں ہے تیری عبادت کے لیے اور تیرے گھر کی خدمت کے لیے آزاد ہوگا پس تو اپنی رحمت سے میری نذر کو قبول فرما۔

(معارف القرآن: جلد؛۱؛ ص؛ ۶۰۲)

(4) حنہ بنت فاقوذا (والدہ حضرت مریم) کے ہاں ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ بانجھ تھیں لیکن انہیں اولاد کی بڑی تمنا تھی۔ اور جب وہ کسی پرندے کو اپنے چھوٹے چھوٹے چوزوں کے ساتھ چلتے پھرتے اور اُسے دانہ کھلاتے دیکھتیں۔ یا کسی خاتون کو بچہ گود میں اٹھائے دیکھتیں تو اُن کا دِل مچل جاتا اور وہ بچے کے لیے بے چین ہو جاتیں۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛ ۴۱۸)

Marfat.com

(5) محمد بن اسحاقؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مریم کی ماں حنہ کے ہاں بچہ نہیں ہوتا تھا۔ ایک دِن انہوں نے ایک پرندے کو دیکھا جو اپنے چوزے کو خوراک دے رہا تھا انہیں یہ دیکھ کر یہ خیال آیا کاش اِن کے ہاں بھی بچہ ہوتا۔ پس انہوں نے نذر مانی کہ اگر اِن کے ہاں بچہ ہوا تو وہ اِسے بیت المقدس کی مجاوری کے لیے وقف کر دیں گی۔ کہتے ہیں اُنہیں اُسی وقت حیض کا خون آنا شروع ہوا، جب وہ پاک صاف ہوئیں۔ اور حضرت عمران قریب گئے تو انہیں حمل ٹھہر گیا۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص:۵۹۹)

(6) محمد بن اسحاقؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مریم کی والدہ کو حمل قرار نہیں پاتا تھا۔ ایک دِن اِس نے ایک پرندہ دیکھا وہ اپنے چوزے کو خوراک دے رہا تھا۔ تو اِس کے دِل میں بھی بچے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اِس نے اللہ کے لیے نذر مانی کہ اگر اِس کے بچہ پیدا ہوا تو وہ اِسے اللہ کے لیے بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے آزاد کر دیں گی۔ کہتے ہیں کہ فوری طور پر حیض کا خون آنے لگ گیا۔ جب وہ حیض سے پاک ہوئی تو اِس کا خاوند اِس کے پاس آیا تو وہ مریم کے ساتھ حاملہ ہوگئیں۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص:۶۵۷)

(4) انجیل مقدس کی حناہ کا بیٹے کے لئے منت ماننے کی ''نفی''

انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے میں ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔ کہ ''ناصرۃ'' کی حناہ والدہ مقدسہ مریم نے لڑکے کے لیے منت مانی ہو، ایسی کوئی بھی روایت مسیحی لٹریچر میں نہیں ہے اور نہ ہی وہ بانجھ تھیں۔

Marfat.com

(5) قرآن مجید کی حنہ کے ہاں بیٹے کی بجائے بیٹی کی پیدائش

(1) پھر جب اسے جنا بولی: اَے رَبّ میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی؛ اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اِس لڑکی سا نہیں اور میں نے اِس کا نام ''مریم'' رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔ تو اُسے اس کے رَبّ نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا؛۔
(سورۃ ال عمران ۳:۳۶-۳۷)

(2) پس حنہ نے خلاف توقع لڑکی جنی تو نہایت حسرت سے کہا۔ اَے میرے پروردگار میں نے تو اِس حمل سے لڑکی کو جنا میری نذر تو اب کیا پوری ہوگی۔ اِس لیے کہ لڑکی قبول کرنے کا دستور نہ تھا۔ پھر عمران کی بی بی حنہ نے اس کا نام مریم رکھا۔ (معارف القرآن؛ جلد:۱؛۶۰۳)

(3) بہت سے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ''حنہ بنت فاقوذا'' نے حضرت مریم کو جنم دیا تو اس کو کپڑوں میں لپیٹ کر مسجد میں لے گئیں اور اِسے مسجد کے خدام کے سپرد کر دیا جو وہاں قیام پذیر ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۶۵۸)

(4) حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا۔ یہ احبار حضرت ہارونؑ کی اولاد میں سے تھے۔ اور بیت المقدس میں اِن کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا۔ (کنز الایمان تفسیر: ص؛۹۸)

Marfat.com

(6) انجیل مقدس میں حناہ کے ہاں بیٹی کی پیدائش

انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں کہیں کوئی ایسا واقعہ درج نہیں ہے، اور نہ ہی ساری دُنیا کے کسی بھی مسیحی لٹریچر میں ایسا کوئی واقعہ لکھا ہے جس میں مقدسہ مریم کی والدہ نے منت مانی ہو لڑکے کی اور ہوگئی لڑکی ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

نوٹ: یہودی روایات کے مطابق یہودی ماں باپ کی یہ خواہش ضرور ہوتی تھی کہ اُن کے ہاں جو پہلا بچہ ہو وہ لڑکی ہو۔ بائبل یسعیاہ نبی کی کتاب کے مطابق یہودیوں کو پتہ تھا کہ دُنیا کا جو نجات دہندہ آنے والا ہے۔ وہ کسی کنواری سے پیدا ہوگا۔ روایات میں ہے کہ جب یہودیوں کے ہاں پلوٹھی بیٹی پیدا ہوتی تو وہ خوشی کرتے اور اُس کا نام مریم رکھتے۔ اور وہ لڑکی تقریباً ساری زندگی کنواری اِس انتظار میں رہتی کہ ہوسکتا ہے اُس سے یہودیوں کا نجات دہندہ پیدا ہو۔

(7) قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم کی کفالت پر جھگڑا

(1) یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں؛ اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۴۴)

(2) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں ہم وحی کرتے ہیں انکی آپ کی طرف اور نہ تھے آپ ان کے پاس جب پھینک رہے تھے وہ مجاور اپنی قلمیں یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کون اِن میں سے سرپرستی کرے مریم کی اور نہ تھے آپ ان کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

مفسرین عظام فرماتے ہیں تمام مجاوروں نے اپنے اپنے قلم جسے وہ پہچانتے تھے، ایک

Marfat.com

جگہ رکھ دیئے اور ایک نابالغ بچے سے کہا ان میں سے ایک قلم اٹھالاؤ۔ وہ ایک قلم اٹھالایا۔ یہ قلم حضرت زکریاؑ کا تھا، لیکن دوسرے مجاور نہ مانے اور کہنے لگے: ایک بار پھر قرعہ اندازی ہوگی۔ اس دفعہ ہر ایک اپنا قلم نہر میں پھینکے گا جس کا قلم بہاؤ کے خلاف بہنے لگے وہ بچی کی کفالت کا حقدار ہوگا۔ دوسری بار جب قرعہ اندازی ہوئی تو صرف حضرت زکریاؑ کا قلم پانی کے بہاؤ کی مخالف سمت بہنے لگا، جبکہ باقی قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہتے چلے گئے۔ پھر وہ خواہش کرنے لگے کہ تیسری بار قرعہ اندازی کی جائے جس کا قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ چلے گا وہ حقدار اور غالب سمجھا جائے گا۔ تیسری بار قرعہ اندازی ہوئی تو سارے قلم بہاؤ کے خلاف بہنے لگے، صرف زکریاؑ کا قلم تھا جو پانی کے ساتھ بہہ رہا تھا، اب مجاور ہار گئے۔ حضرت زکریاؑ نے بچی کی کفالت کی ذمہ داری اٹھائی اور حضرت مریم اُن کی کفالت میں دے دی گئیں۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص:۶۰۱)

(3) حضرت مریم کی پرورش کے بارے میں مجاورین میں جھگڑا تھا کہ ''مریم'' کو کس کی پرورش میں رکھا جائے۔ چونکہ حضرت مریم سردار کی بیٹی تھیں اِس لیے ہر کوئی چاہتا تھا کہ میری پرورش میں رکھا جائے۔ (معارف القرآن؛ ص:۶۱۳)

(4) اکثر مفسرین یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ مریم کی پیدائش ہوئی تو اِن کی والدہ انہیں کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں لے گئیں اور بیت المقدس کے مجاوروں کے سپرد کر دیا۔ جب بچی مجاوروں کے سپرد ہوئی تو وہ باہم جھگڑنے لگے ہر ایک اِس کی کفالت کے لیے بے تاب تھا۔ یہ حضرت زکریاؑ کا دور نبوت تھا۔ آپ بچی کی کفالت کا اپنے آپ کو زیادہ حقدار سمجھتے تھے کیونکہ آپ کی بیوی سیدہ مریم کی بہن تھیں۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص:۶۰۱)

Marfat.com

(5)''حضرت زکریاؑ'' نے فرمایا میں زیادہ مستحق ہوں کیونکہ ''مریم'' میری رشتہ دار ہے قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ حضرت ''زکریا نبیؑ'' کے نام کا نکلا۔

(6) اِسلام کے مفسرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ''زکریا نبیؑ'' نے حضرت مریم کے لئے مسجد میں اچھی سی جگہ مخصوص کردی۔

(8) مقدسہ مریم کی کفالت پر جھگڑے کی ''نفی''

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے، روایات اور ساری دُنیا کے کسی مسیحی لڑیچر میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ جس میں مقدسہ مریم کی ماں نے اُسے ہیکل سلیمانی میں کفالت کے لئے زکریاہ کاہن کے سپرد کیا ہو یا مقدسہ مریم کی کفالت پر ہیکل سلیمانی کے کاہنوں میں جھگڑا ہوا ہو، یا قرعہ ڈالا گیا ہو، ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔ مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق مقدسہ مریم کی پرورش تو اُن کے ماں باپ نے ناصرۃ گاؤں میں کی تھی اِسی لیے یسُوع مسیح ناصری کہلائے۔

(9) خلاصہ

(1) سورۃ ال عمران ۳:۳۳ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عمران کے خاندان کو چن لیا اور عمران کی بیوی کا نام حنہ بنت فاقوذا جو حضرت اسماعیلؑ کی آل میں سے ہیں۔

انجیل مقدس کے مطابق حناہ کے خاوند کا نام یہواقیم (دیگر تلفظات، الیاقیم، یاقیم، ایلی) ''ایلی'' ہے۔ اور ''حناہ'' آل اضحاق سے ہیں۔

(2)''حنہ بنت فاقوذا'' نے بیٹے کی منت مانی تھی اگر بیٹا پیدا ہو گیا تو وہ اُسے بیت المقدس میں خدمت کے لیے دے دیں گی۔ اور جب وہ جنی تو لڑکی پیدا ہوئی۔

Marfat.com

انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے والدین کا کوئی ذکر نہیں ہے خاص طور پر تو ''حناہ'' کا کوئی ایسا واقعہ یا بیان سرے سے نہیں ہے کہ اُس نے منت مانی ہو لڑکے کی اور لڑکی پیدا ہو گئی ہو

(3) ''حنہ بنت فاقوذا'' نے اپنی بیٹی حضرت مریم کو پیدا ہوتے ساتھ ہی بیت المقدس میں پرورش کے لیے زکریاؑ نبی کی کفالت میں دیا کہ وہ اُس کی کفالت کریں لیکن اس پر مجاورین میں جھگڑا ہوا اور قرعہ ڈالا گیا اور قرعہ زکریاؑ نبی کے نام کا ہی نکلا اور انہوں نے اُس کی کفالت کی۔

انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق ''حناہ'' کا کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے۔ کہ اُس نے اپنی بیٹی (مریم) کو پیدا ہوتے ساتھ ہی ''زکریاہ کاہن کی کفالت میں دیا ہو۔ اور جب کفالت میں دیا ہی نہیں تو جھگڑا کیسا؟ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے اور روایت میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق مسیحی اُس مریم کو نہیں مانتے جس کی کفالت زکریاہ نبی نے کی تھی مسیحی ایمان عقیدہ کے مطابق مقدسہ مریم کی تو ناصرۃ شہر میں اُس کے ماں باپ نے پرورش کی جو شہر بیت المقدس سے ۷۰ ستر میل شمال میں واقع ہے۔

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق زکریاہ کاہن مستقل طور پر بیت المقدس کے کاہن نہیں تھے۔ وہ صرف دو ہفتے ۱۵ دِن کے لیے عارضی طور پر سال میں ایک بار آتے۔ تاکہ کہانت کے فرائض انجام دیں وہ بھی اگر اُن کے نام کا قرعہ نکلے۔ چونکہ لاوی کاہنوں کے تقریباً ۲۴ فرقے تھے اور ہیکل کے مذہبی فرائض انجام دینے کے لیے سال میں ہر فرقے کے لیے ۱۵ دِن مقرر ہوتے تھے اور ہر فرقے کے کاہن وہاں آتے اور پھر اُن کے درمیان ہیکل کے ہر مذہبی فرائض انجام دینے کے لیے قرعہ ڈالا جاتا تھا۔ اور جن مذہبی فرائض کے لیے جس کاہن کے نام کا قرعہ نکلتا وہی وہ بیت المقدس میں مذہبی فرائض انجام دیتا تھا۔

Marfat.com

دوسرا باب (341)

قرآن مجید کی حضرت مریم اور انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کی حضرت مریم کا نسب نامہ	342
(2) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کا نسب نامہ	343
(3) قرآن مجید کی حضرت مریم کا بڑھنا	345
(4) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے بڑھنے کی نفی	345
(5) قرآن مجید کی حضرت مریم کو غیب سے رزق	345
(6) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کو غیب سے رزق کی نفی	346
(7) قرآن مجید میں حضرت مریم کا بھائی ہارون	347
(8) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے بھائی ہارون کی نفی	347
(9) قرآن مجید کی حضرت مریم کی منگنی کی نفی	348
(10) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کی منگنی	348
(11) قرآن مجید کی حضرت مریم کو جبریلؑ کا پیغام	349
(12) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کو جبرائیل فرشتہ کا پیغام	349
(13) جبریل فرشتہ حضرت مریم کے پاس اِنسانی رُوپ میں	350
(14) جبرائیل فرشتہ مقدسہ مریم کے پاس فرشتہ کے رُوپ میں	352
(15) حضرت مریم کو جبریلؑ فرشتہ کی پھونک مارنے سے حمل	352

Marfat.com

(16) مقدسہ مریم کا جبرائیل کی پھونک مارنے سے حمل کی نفی 354

(17) حضرت جبریل نے نفخ روح کا عمل سرانجام دیا 355

(18) جبرائیل کے نفخ روح کا عمل سرانجام دیئے جانے کی نفی 356

(19) قرآن مجید کی حضرت مریم کی حمل سے پچھتائی 356

(20) انجیل مقدس کی مقدسہ مریم کو حمل سے خوشی 356

(21) قرآن مجید کی حضرت مریم کی زچگی کی جگہ کھجور کی جڑ 357

(22) انجیل مقدس کی مقدسہ مریم کی زچگی بیت لحم کی چرنی 358

(23) حضرت عیسیٰ کا ماں کے پیٹ میں باتیں کرنا 358

(24) یسُوع کا ماں کے پیٹ میں باتیں کرنے کی نفی 359

(25) خلاصہ 359

(1) قرآن مجید کی حضرت مریم کا نسب نامہ

نسب نامہ عمران: عمران بن ہاشم بن اُمون بن میشا بن حزقیاہ بن اُحریق بن موثم بن عزازیا بن اُمصیا بن یاوش بن اُحریہو بن یازم بن یھفا شاط اِیشا بن ایان بن رحبعام بن داؤد علیہ السلام۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص: ٦٥٦)

(2) **نسب نامہ حضرت مریم:** ابوالقاسم ابن عساکرؒ نے اِن کا نام ونسب اس طرح بیان کیا ہے۔ مریم بنت عمران بن ماثان بن العازر بن الیود بن اخنز بن صادق بن عیازوز بن الیاقیم بن اَیبود بن زرابابیل بن شالتال بن یوحنا نبی بن برشا بن آمون بن میشا بن حزقیا بن احاز بن

Marfat.com

موثام بن عریابن یورام بن یوشافاط بن ایشابن ایابن رجعام بن سلیمان بن داؤد علیہ السلام۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۶۵۶)

(3) قرآن مجید کی حضرت مریم کے باپ کا نام ''عمران'' اور والدہ کا نام ''حنہ بنت فاقوذا'' بن قبیل ہے۔ اور انکا نسب نامہ عمران سے ہوتے ہوئے حضرت اسماعیلؑ تک جاتا ہے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۶۵۶)

(4) بیشک اللہ نے چن لیا، آدم، نوح اور ابراہیم کی ال اولاد اور ''عمران کی ال'' کو سارے جہاں سے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۳۳)

(5) اور جب فرشتوں نے کہا؛ اَے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چُن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا اَے مریم! اپنے رَب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اِس کے لیے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ (سورۃ ال عمران ۳:۴۲-۴۳)

(6) اور عمران کی بیٹی مریم والدہ عیسیٰ جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی (سورۃ التحریم ۶۶:۱۲)

(7) مریم کے معنی ''عابدہ'' کے ہیں۔ (کنز الایمان: تفسیر: ص؛۹۸)

(8) اسلام کے مفسرین اور روایات کے مطابق اور بعض آئمہ تفسیر نے لکھا ہے کہ مریم اُس عورت کو کہتے ہیں جس کو مرد کی حاجت نہ ہو۔ (معارف القرآن: ص؛۶۰۸)

(2) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کا نسب نامہ

مریم: (1) کنواری دوشیزہ (2) پارسا باعظمت، پاک دامن (3) حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ماجدہ کا نام۔ (فیروز اللغات)

عبرانی: میں مریم کا لفظی مطلب ہے (1) سرفرازی (2) سمندر کی ملکہ (3) ستارہ

Marfat.com

(4) عبادت گذار (5) کڑواہٹ۔

سریانی: میں مریم کے معنی ''خادم'' کے ہیں۔

نسب نامہ: مسیحی روایات کے مطابق مقدسہ مریم کے والد کا نام یہواقیم (دیگر تلفظات الیاقیم یاقیم، ایلی) اور والدہ کا نام حناہ تھا۔ لوقا ۳ باب کے مطابق شجرہ نسب دراصل مقدسہ مریم کا ہی شجرہ نسب تصور کیا جاتا ہے۔ مقدسہ مریم کے بارے میں نئے عہد نامے میں زیادہ معلومات درج نہیں ہیں نہ آپ کے والدین کا کوئی ذکر ہے روایات کے مطابق یہواقیم اور والدہ کا نام حناہ ہے۔ آپ الیشبع کی رشتہ دار تھیں جو کہ زکریاہ کاہن کی بیوی تھی۔ زکریاہ ہارون کے خاندان سے تھے آپ گلیل کے شہر ناصرت میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی تھیں۔ مقدسہ مریم داؤد نبی کے بیٹے ناتن کی نسل سے یہوداہ سے یعقوب سے اضحاق۔ مقدسہ مریم کی ماں کا نام ''حناہ'' اور وہ یہودی (عبرانی) نسل سے ہیں۔

نوٹ: روایات کے مطابق مقدسہ مریم کے باپ کا نام ''یہواقیم یا عیلی'' تھا۔ ''ایل'' عبرانی میں خُدا کو کہتے ہیں۔ عیلی یہودی تھا اور پیشہ کے لحاظ سے بھیڑ بکریاں پالنے والا اور یروشلیم کا رہنے والا تھا۔ انجیل مقدس میں مریم کے ساتھ ''مقدسہ'' لکھا ہوا ہے، کیونکہ فرشتہ جبرائیل نے کہا تو عورتوں میں مبارک ہے ''مطلب مقدس''۔

متی ۱:۱۶ کا نسب نامہ یوسف (مقدسہ مریم کے شوہر) کا نسب نامہ ہے۔ اور یوسف داؤد نبی کے بیٹے ''سلیمان نبی'' کی نسل سے تھے اور ان کے باپ کا نام ''یعقوب'' تھا۔

Marfat.com

(3) قرآن مجید کی حضرت مریم کا بڑھنا

(1) حضرت مریم ایک دِن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔

(2) بے فصل میوے جو جنت سے اُترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا تھا۔

(3) حضرت مریم نے صغرسنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے میں پرورش پارہی تھیں جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسیٰؑ نے اسی حال میں کلام فرمایا۔ (کنزالایمان:تفسیر:ص؛۹۸)

(4) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے بڑھنے کی ''نفی''

(1) انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے اور کسی مسیحی روایت میں نہیں ہے۔ کہ مقدسہ مریم ایک دِن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

(2) انجیل مقدس کی مقدسہ مریم کی کوئی ایسی روایت نہیں ہے کہ اُس نے اپنی ماں کا دُودھ نہ پیا ہو۔

(3) انجیل مقدس، مسیحی روایات اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق مقدسہ مریم نے صغرسنی میں کلام کیا، ایسا کوئی واقعہ سرے سے نہیں ہے۔

(5) قرآن مجید کی حضرت مریم کو ''غیب سے رزق''

(1) تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا؛ جب ''زکریا'' اِس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اِس کے پاس نیا رزق پاتے کہا: اَے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؛ بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے؛ بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۳۷)

Marfat.com

(2) قرآن مجید کے مطابق ''حضرت مریم'' کے پاس بے فصل میوے گرمیوں میں سردی کے پھل اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل جنت سے اُترتے تھے۔ (کنزالایمان: تفسیر: ص؛ ۹۸)

(3) جب حضرت زکریاؑ حضرت مریم بنت عمران بن ماثان کے نگران بنے تو آپ جب بھی اِس کے کمرے میں جاتے تو وہاں موسم کے بغیر اِس کے پاس پھل موجود پاتے اور یہ اولیاء اللہ کی کرامات میں سے ہے۔ آپ کو اِس واقعہ سے احساس ہوا کہ جو بے موسمی پھل دے سکتا ہو وہ اولاد دینے پر بھی قادر ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۶۴۱)

(4) حضرت زکریاؑ جب بھی اِن کے حجرہ عبادت میں تشریف لے جاتے تو بے موسم کے طرح طرح کے پھل موجود پاتے۔ گرمیوں کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمیوں میں دیکھ کر ایک دِن پوچھنے لگے مریم یہ پھل کہاں سے آتے ہیں انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتے ہیں۔ یہ وہ رزق ہے جو بارگاہ الٰہی سے مجھے عطا کیا جاتا ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔ (قصص الانبیاء: قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۶۰۲)

(6) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کو غیب سے رزق کی نفی

انجیل مقدس، مسیحی لٹریچر، مسیحی ایمان عقیدہ اور مسیحی روایات، میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے کہ مقدسہ مریم کے پاس غیب سے کوئی رزق آتا تھا۔ مسیحیت اُس مریم کو نہیں مانتے جس کے پاس غیب سے کوئی رزق آتا تھا۔ انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم کی پرورش تو ناصرت شہر میں اُس کے ماں باپ نے کی تھی۔ انجیل مقدس کی مقدسہ مریم کی پرورش ہیکل سلیمانی میں نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی زکریاہ کاہن کی کوئی ایسی روایت ہے جو مقدسہ مریم کے پاس غیب سے کوئی رزق پاتے تھے۔

Marfat.com

(7) قرآن مجید کی حضرت مریم کا بھائی ہارون

(1) اَے ہارون کی بہن! تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔ (سورۃ مریم ۱۹:۲۸)

(2) صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کا ہارون نامی ایک بھائی تھا۔ اور حضرت مریم کے حالات اِس کی ولادت اور اِس کی ماں کے اِسے آزاد کرنے کے پورے قصہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جس سے حضرت مریم کے بھائی ہارون نامی کی نفی ہوتی ہو حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے مجھے نجران کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا، تم قرآن میں پڑھتے ہو "اَے ہارون کی بہن" حالآنکہ موسیٰ کا زمانہ مریم سے کافی پہلے کا ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں واپس آ کر اِس بات کا تذکرہ نبیؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تو نے انہیں بتایا نہیں کہ وہ اپنے بچوں کے نام انبیاء اور نیک لوگوں کے نام پر رکھتے تھے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص: ٦٧٦)

نوٹ: قرآن مجید کے مطابق "حضرت مریم" کے بھائی کا نام "ہارون" ہے۔

(8) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے بھائی ہارون کی نفی

انجیل مقدس، مسیحی روایات اور مسیحی ایمان عقیدے اور دُنیا کے مسیحی لٹریچر میں ایسا کچھ نہیں لکھا کہ مقدسہ مریم کا ہارون بھائی تھا ایسا نہیں ہے۔ یسُوع مسیح کی خوشخبری سے پہلے، مقدسہ مریم کے حالات زندگی کی کوئی تفصیل انجیل مقدس میں درج نہیں ہے۔ اور نہ ہی انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے والدین کی کوئی تفصیل درج ہے۔

Marfat.com

(9) قرآن مجید کی حضرت مریم کی منگنی کی نفی

(1) حضرت مریم اِس بشارت کوسُن کر اپنی مناجات میں کہنے لگیں خُدایا مجھے بچہ کیسے ہوگا؟ میں نے تو نکاح نہیں کیا اور نہ میرا ارادہ نکاح کرنے کا ہے اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد:۵:ص:۴۲۶)

(2) حضرت عبدالرحمٰن ابن زیدؒ کہتے ہیں جب حضرت عیسیٰؑ نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ تو آپ نے کہا میں کیسے نہ گھبراؤں، خاوند والی میں نہیں، کسی کی ملکیت کی لونڈی باندی میں نہیں۔ مجھے دُنیا یہ کہے گی کہ یہ بچہ کیسے ہوا؟ میں لوگوں کے سامنے کیا جواب دے سکوں گی؟ کون سا عذر پیش کر سکوں گی۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا اماں آپ کو کسی سے بولنے کی ضرورت نہیں میں اِن سے نمٹ لوں گا۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد:۲:ص:۳۳۹)

نوٹ: قرآن مجید، صحاح ستہ، اور کسی بھی اسلامی تفسیر میں کوئی ایسی روایت یا واقعہ نہیں ہے جس میں حضرت عمران کی بیٹی حضرت مریم کی کسی کے ساتھ منگنی یا نکاح ہوا ہو۔

(10) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کی "منگنی"

(1) اور یسُوع کی پیدائش اِس طرح ہوئی کہ جب اُس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو اُن کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ (متی ۱:۱۸)

نوٹ: یہودیت میں منگنی ایک پکا قانونی معاہدہ تھا۔ یہودی دستور کے مطابق منگنی کو نکاح کا درجہ حاصل تھا جسے صرف باضابطہ طلاق سے توڑا جا سکتا تھا۔

Marfat.com

(11) قرآن مجید کی حضرت مریم کو جبریلؑ کا پیغام

(1) اور جب فرشتوں نے کہا: اَے ''مریم!'' بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اَے مریم! اپنے رَبّ کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اِس کے لئے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

(سورۃ ال عمران ۳: ۴۲-۴۳)

(2) اور یاد کرو جب ''فرشتوں'' نے مریم سے کہا: اَے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی۔ جس کا نام ''مسیح عیسیٰ ابن مریم' کا بیٹا رودار (باعزت) ہوگا دُنیا اور آخرت میں قرب والا۔ (سورۃ ال عمران ۳: ۴۵)

(12) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کو جبرائیل فرشتہ کا پیغام

(1) چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خُدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرۃ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔ جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی اور اُس کنواری کا نام مریم تھا۔ اور فرشتہ نے اُس کے پاس اندر آ کر کہا سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے! خُداوند تیرے ساتھ ہے۔ وہ اِس کلام سے بہت گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔ فرشتہ نے اُس سے کہا اَے مریم! خوف نہ کر کیونکہ خُدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اُس کا نام یسُوع رکھنا۔ لوقا ۱: ۲۶-۳۱ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیوں کر ہوگا جبکہ میں مرد کو نہیں جانتی؟۔ اور فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا کہ رُوح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خُدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولود مقدس خُدا

Marfat.com

کا بیٹا کہلائے گا۔لوقا۱:۳۴۔۳۵مریم نے جبرائیل فرشتہ سے کہا دیکھ میں خُداوند کی بندی ہوں۔ میرے لئے تیرے قول کے موافق ہو۔تب فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا۔(لوقا۱:۳۸)

نوٹ: یسوع مسیح کی ماں مقدسہ مریم کے پاس ''**جبرائیل فرشتہ**'' آیا اور وہ ''**ناصرۃ**'' شہر کے اُس گھر میں آیا تھا جہاں مقدسہ مریم رہتی تھیں۔کب آیا؟ یوحنا اصطباغی کی پیدائش سے تین ماہ پہلے۔''جبرائیل فرشتہ'' نے بڑے ادب سے مقدسہ مریم کو کہا، سلام تجھ پر جس پر فضل ہوا ہے، خُداوند تیرے ساتھ ہے مقدسہ مریم نے کہا یہ کیسا سلام ہے؟۔

(13) حضرت جبریلؑ حضرت مریم کے پاس اِنسانی رُوپ میں

(1) بولی: اَے میرے رَب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا؛ فرمایا: اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے؛ جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اِس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔(سورۃ ال عمران ۳:۴۷)

(2) تو ان سے اُدھر ایک پردہ کر لیا، تو اس کی طرف ہم نے اپنا رُوحانی (رُوح الامین) بھیجا وہ اِس کے سامنے ایک ''تندرست آدمی'' کے روپ میں ظاہر ہوا۔بولی: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خُدا کا ڈر ہے بولا: میں تیرے رَب کا بھیجا ہوا ہوں، کہ تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔بولی: میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں۔کہا: یونہی ہے، تیرے رَب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے، اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے۔''فتمثل لھا بشرا سویا'' تندرست آدمی (بشر)۔(سورۃ مریم ۱۹:۱۷-۲۱)

Marfat.com

(3) سیدہ مریم حیض کے دِنوں میں خود ہی مسجد سے نکل جاتی تھیں اور دوسری ضروریات زندگی مثلاً خورد و نوش کے لیے بھی انہیں مسجد سے نکلنا پڑتا تھا۔ ایک دِن وہ کسی کام کے لیے مسجد سے نکلیں اور مسجد اقصیٰ کی مشرقی جانب ذرا دُور اکیلی ہوئیں تو اللہ نے ''رُوح الامین'' (حضرت جبریلؑ) کو بھیجا۔ پس وہ ظاہر ہوا اِس کے سامنے ایک تندرست اِنسان کی صورت میں۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص:٦١١)

(4) اللہ تعالیٰ نے ''حضرت مریم'' کے پاس اپنے امین ''فرشتہ جبریلؑ'' کو بھیجا وہ فرشتہ پوری اِنسانی شکل میں حضرت مریم کے سامنے آیا۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد؛٣؛ ص؛٣٣٤)

(5) حضرت مریم حیض کے دونوں میں مسجد سے الگ ہوتی تھیں یا پانی لینے یا غذا حاصل کرنے جیسے ضروری کام کے لئے ہی مسجد سے باہر نکلتی تھیں۔ ایک دِن وہ اپنے کسی کام کے لئے نکلیں اور مسجد اقصیٰ کی شرقی جانب اکیلی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جبریلؑ امین کو بھیجا وہ صاف اِنسان کی شکل میں ان کے سامنے آئے جب حضرت مریم نے انہیں دیکھا تو کہا کہ میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو پرہیز گار ہے۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید، ص:٤٩١)

(6) اللہ نے فرشتہ جبریلؑ کو بھیجا اور وہ حضرت مریم کے سامنے ہاتھ پاؤں اور حسن جمال سے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔ (بیان القرآن مجید؛ ص؛٢٤٣)

(7) قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم اُس تندرست آدمی (جبریلؑ) سے بولی میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں۔

نوٹ: حضرت مریم نے اُس وقت خُدا کا نام رحمٰن لیا۔

Marfat.com

(14) جبرائیل مقدسہ مریم کے پاس فرشتہ کے رُوپ میں

انجیل مقدس، مسیحی روایات، مسیحی لٹریچر اور دُنیا کے مسیحی ایمان، عقیدہ میں یہ نہیں ہے کہ جبرائیل فرشتہ اِنسانی رُوپ دھار کر مقدسہ مریم کے سامنے آئے اور مقدسہ مریم نے اُس سے رحمٰن کی پناہ مانگی ہو۔ انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم فرشتے کے سلام سے پریشان اور اُس کی موجودگی سے خوفزدہ ضرور ہوئی۔ مگر اُسے ملنے والی خبر تو اِسرائیل کی ہر دوشیزہ کا خواب تھا کہ اُس کا بیٹا خُدا کا موعودہ منجی مسیح ہوگا۔ مریم کو جبرائیل فرشتہ کے پیغام پر شک نہیں ہوا لیکن اُس نے پوچھا ضرور کہ اُس کا حمل کیسے ممکن ہوگا؟۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛۲۴۶۴)

(15) حضرت مریم کو جبریلؑ فرشتہ کی پھونک مارنے سے حمل

(1) اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف ایک جگہ الگ گئی۔

(سورۃ مریم۱۹:۱۶)

(2) کہا یونہی ہے تیرے رَب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اِس لیے کہ ہم اِسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا اسے لئے ہوئے ایک دُور جگہ چلی گئی۔ (سورۃ مریم۱۹:۲۱-۲۲)

(3) اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی تو ہم نے اس میں اپنی رُوح پھونکی اور اُسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہاں کے لئے نشانی بنایا۔ (سورۃ الانبیاء۲۱:۹۱)

(4) اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی ''رُوح پھونکی'' اور اس نے اپنے رَب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرما

Marfat.com

نبرداروں میں ہوئی۔ (سورۃ التحریم ۱۲:۶۶)

(5) اسلام کے بہت سے سلف صالحین نے بیان کیا ہے کہ جبریلؑ فرشتہ نے حضرت مریم کے گریبان میں پھونک ماری تو وہ فوراً حاملہ ہوگئیں۔

(6) بعض روایات میں ہے کہ جبریلؑ فرشتہ نے حضرت مریم کے منہ میں پھونک ماری۔

(کنزالایمان: تفسیر؛ ص: ۵۵۱)

(7) حضرت مریم کے حمل اور وضع حمل کی مدت میں کئی اقوال ہیں اور اس کی مدت زیادہ طویل نہیں تھی۔ حسن بصریؒ نے کہا اِس میں ۹ نو گھنٹے لگے۔ سعید بن جبرؒ نے کہا اِس میں ۹ ماہ لگے، زجاج نے کہا اِس میں ۸ ماہ لگے۔ الماوردیؒ نے کہا اِس میں ۶ ماہ لگے۔

(زادالمسیر ؛ ج ۵؛ ص ۲۱۹: مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۱۲ھ)

(8) علم الٰہی میں اب نہ رد ہو سکتا ہے نہ بدل ہو سکتا ہے، جب حضرت مریم کو اطمینان ہو گیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریلؑ فرشتہ نے حضرت مریم کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دَم کیا، اور وہ بقدرت الٰہی فوراً حاملہ ہوگئیں۔ اِس وقت حضرت مریم کی عمر ۱۰ یا ۱۳ کی سال تھی۔ (کنزالایمان تفسیر: ص: ۵۵۱)

(9) ایک اور روایت میں لکھا ہے، جبریلؑ نے حضرت مریم کے کُرتے یا گریبان میں پھونک ماری جس سے انہیں بحکم اللہ حمل ٹھہر گیا۔

(10) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حمل کے ساتھ ہی بچہ ہو گیا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد؛ ۳: ۳۴۴)

(11) اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت مریم نے حاملہ ہونے کے فوراً بعد حضرت عیسیٰؑ کو جنم دیا۔ کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ وہ صرف نو ۹ گھنٹے حاملہ رہیں، اور یہ دلیل انہوں نے قرآن مجید سے لی ہے۔ اور حاملہ ہونے کے فوراً بعد ایک ایسی جگہ چلیں گئیں جو نا معلوم تھی۔

Marfat.com

(12) ابن عباسؓ اور عکرمہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے سات آٹھ ماہ حاملہ رہی۔ ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ حاملہ ہونے کے فوراً بعد اِس نے اسے جنم دیا۔ بعض نے کہا وہ نو (۹) گھنٹے حاملہ رہیں۔ انہوں نے اس کی دلیل قرآن مجید سے لی ہے اللہ نے فرمایا پس وہ اِس کے ساتھ حاملہ ہوئی اور وہ اسے دُور کی جگہ لے گئی۔ اور اِس کو دردِزہ کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص:۶۷۲)

(13) بہت سے سلف صالحین نے بیان کیا ہے کہ جبریلؑ نے مریم کے گریبان میں پھونک ماری تو وہ خود بخود اِن کی شرمگاہ تک پہنچ گئی۔ اور وہ فوراً حاملہ ہوگئیں جیسے خاوند کے جماع سے عورت حاملہ ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اس کے ساتھ حاملہ ہوگئی اور اِس کو لے کر دور کی جگہ چلی گئی۔ یہ اِس لیے ہوا کہ جب وہ بچہ کے ساتھ حاملہ ہوئی تو اِس نے دِلی تنگی محسوس کی اِسے علم تھا کہ لوگ اِس کے متعلق باتیں کریں گے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص:۶۷۰)

(14) اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جبریلؑ کو بھیجا جس نے اللہ کے حکم سے ان میں پھونک ماری جس سے وہ اپنے بیٹے کے ساتھ امید سے ہوگئیں۔ فرشتے کے ذریعے ان میں رُوح ڈالی گئی اس رُوح کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف تشریف وتکریم کے لیے ہے۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص:۵۰۱)

(16) مقدسہ مریم کا جبرائیل کے پھونک مارنے سے حمل کی نفی

انجیل مقدس اور مسیحی روایات کے مطابق کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا جس میں یہ لکھا ہو کہ جبرائیل کے پھونک مارنے سے حمل ہوا ہو۔ انجیل مقدس کے مطابق جبرائیل فرشتہ، مقدسہ مریم کے پاس وحی لے کر آئے تھے اور یہ پیغام دیا تھا، کہ تو حاملہ ہوگی، تیرے بیٹا ہوگا، اُس کا نام یسوع رکھنا۔ خُدا

Marfat.com

کی طرف سے جبرائیل فرشتہ وحی لے کر آئے تھے وہ پھونک مارنے نہیں آئے تھے۔

نوٹ : انجیل مقدس میں جبرائیل فرشتہ نے مقدسہ مریم کے منہ یا گریبان یا آستین میں نہ پھونک ماری اور نہ اُسی وقت حمل ہوا۔ اِس طرح کا واقعہ نہ انجیل مقدس میں اور نہ ہی کسی مسیحی روایت میں اور نہ ہی کسی مسیحی لٹریچر میں اور نہ دُنیا کے مسیحی ایمان، عقیدہ میں ہے۔

(17) حضرت جبریلؑ نے نفخ رُوح کا عمل سرانجام دیا

(1) اکثر اسلاف نے بیان کیا ہے کہ جبریلؑ نے سیدہ مریم کے گریبان میں پھونکا سو یہ پھونک آپ کے مقام خاص کی طرف اتر گئی اور آپ فوری طور پر حاملہ ہوگئیں۔ جس طرح عورت مرد کے جماع سے حاملہ ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ نفخ رُوح سیدہ مریم کے منہ کے راستے آپ کے اندر داخل ہوگئی تو یہ قول قرآن مجید کے سیاق سے مطابقت نہیں رکھتا۔ نفخ رُوح منہ کے ذریعے نہیں بلکہ گریبان کے ذریعے عمل میں آیا۔ جیسا کہ سدی نے بعض صحابہ سے ایسی سند کے ساتھ اِسے روایت کیا ہے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص؛ ۶۱۲)

(2) حضرت عیسیٰؑ چونکہ ''رُوح الامین'' یعنی جبریلؑ امین کے نفخ روح سے پیدا ہوئے اور رُوح الامین کی طرح اِن کا لقب بھی ''رُوح اللہ'' ہوا اگرچہ حضرت عیسیٰؑ صورۃً اِنسان اور بشر تھے مگر حقیقتاً جنس ملائکہ سے تھے۔ اس لیے اللہ تعالےٰ نے ان کو آسمان پر اٹھایا تا کہ اپنے ہم جنس فرشتوں میں زندگی بسر کریں۔ (معارف القرآن؛ جلد؛ ۱:۲۵)

(3) وھب بن منبہؒ نے کہا حضرت جبریلؑ نے حضرت مریم کے چاک گریبان میں پھونک ماری تو وہ پھونک ان کے چاک گریبان سے ان کے رحم تک پہنچ گئی۔ بہر حال حضرت ''آدم بھی نفخ رُوح'' سے پیدا ہوئے اور ''حضرت عیسیٰؑ بھی نفخ رُوح'' سے پیدا ہوئے۔

Marfat.com

(تبیان القرآن مجید: جلد: ہفتم: ص؛۲۶۶)

(4) خُدا کی رُوح اس سے حضرت عیسیٰؑ مراد ہیں۔ چونکہ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے محض حضرت جبریل کے نفخ رُوح سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لیے انہیں رُوح اللہ کہتے ہیں۔

(اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص؛۳۴۷)

(18) جبرائیل فرشتہ کا نفخ رُوح کو سرانجام دیئے جانے کی نفی

انجیل مقدس اور مسیحی روایات کے مطابق کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جس میں جبرائیل کے نفخ رُوح کا کوئی عمل سرانجام دیا ہو۔ یسُوع مسیح اللہ کی رُوح نہیں بلکہ وہ تثلیث کے دوسرے اقنوم کا نام ہیں

(19) قرآن مجید کی حضرت مریم حمل سے پچھتائی

(1) بولی ہائے کسی طرح اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ (سورۃ مریم ۱۹: ۲۳)

نوٹ: قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم کو حمل سے خوشی نہیں ہوئی بلکہ وہ پچھتائی کہ میں اس سے پہلے مرکیوں نہیں گئی۔

(20) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کو حمل سے خوشی

(1) لیکن خُداوند آپ تم کو ایک نشان بخشے گا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اُس کا نام عمانوایل☆ رکھے گی۔ (یسعیاہ: ۷: ۱۴)

(2) فرشتہ جبرائیل نے مقدسہ مریم سے کہا دیکھ تُو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اُس کا نام یسُوع رکھنا۔ (لوقا ۱: ۳۱)

Marfat.com

(3) مریم نے کہا دیکھ میں خُداوند کی بندی ہوں میرے لئے تیرے قول کے مُوافق ہو۔تب فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا۔(لوقا۱:۳۸)

(4) پھر مریم نے کہا کہ میری جان خُداوند کی بڑائی کرتی ہے۔اور میری رُوح میرے منجی خُدا سے خوش ہوئی۔ کیونکہ اُس نے اپنی بندی کی پست حالی پر نظر کی اور دیکھ اب سے لے کر ہر زمانے کے لوگ مجھ کو مبارک (مقدس) کہیں گے۔(لوقا۱:۴۶-۴۸)

نوٹ:اس آیت کی پیشنگوئی مقدسہ مریم جانتی تھی کہ وہ پوری ہو رہی ہے کہ ایک کنواری حاملہ ہوگی بیٹا جنے گی اور اُس کا نام عمانوایل رکھے گی اس لئے وہ خوش تھی۔

☆ **عمانوایل**: کا مطلب خدا ہمارے ساتھ ہے۔

(21) قرآن مجید کی حضرت مریم کی زچگی کھجور کی جڑ

(1) پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا۔(سورۃ مریم۱۹:۲۳)

(2) تو اسے اِس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رَب نے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی تو کھا پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔(سورۃ مریم۱۹:۲۴-۲۶)

(3) پھر دردزہ اِسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے آیا۔بولی کاش! میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور لوگوں کی یاد سے بھی بھولی بسری ہوتی۔اتنے میں اِسے نیچے سے آواز دی گئی کہ آزردہ خاطر نہ ہو تیرے رَب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۶۶۸)

Marfat.com

(4) کچھ نے کہا کھجور کا تنا خشک تھا اور بعض نے کہا ہے کہ پھل دار تھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کھجور کا درخت ہو اور پھل کا موسم نہ تھا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ سردی کے موسم میں پیدا ہوئے اور سردی کے موسم میں کھجور کی پیداوار نہیں ہوتی بلکہ گرمی کے موسم میں ہوتی ہے۔ اور یہ بات اللہ کے فرمان سے بھی سمجھ میں آتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ درخت تر و تازہ کھجوریں گرائے گا۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص:۴۹۴)

نخل مریم: کھجور کا وہ سوکھا درخت جس کے نیچے حضرت مریم حضرت عیسیٰؑ کی تولید کے وقت بیٹھی تھیں اور اِن کی برکت سے وہ درخت سرسبز ہو گیا تھا۔

(22) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کی زچگی بیت لحم کی چرنی

(1) پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرۃ سے داؤد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے اس لیے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ تاکہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اُس کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا۔ اور اُس کا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا اور اُس نے اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

(لوقا ۲:۴)

☆ چرنی: مطلب، ناند، وہ بڑا برتن یا جگہ جہاں مویشیوں کو چارا ڈالتے ہیں۔

(23) حضرت عیسیٰؑ کا ماں کے پیٹ میں سے باتیں کرنا

(1) حضرت عیسیٰؑ ماں کے پیٹ میں باتیں کرتے تھے مروی ہے کہ حضرت مریم نے فرمایا کہ خلوت اور تنہائی کے مواقع پر حضرت عیسیٰؑ بولتے تھے اور مجمع میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔ یہ

Marfat.com

حال اِس وقت کا ہے جب آپ میرے پیٹ میں تھے۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد:۳:ص؛۳۳۵)

(2) حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے کہ حضرت مریم نے کہا میں جب خلوت میں ہوتی تو حضرت عیسیٰؑ میرے ساتھ کلام کرتا اور جب میں لوگوں میں ہوتی تو وہ میرے پیٹ میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۶۷۲)

(24) یسُوع مسیح کا ماں کے پیٹ میں سے باتیں کرنے کی نفی

انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں یسُوع مسیح کا مقدسہ مریم کے ساتھ خلوت، تنہائی یا پیٹ میں باتیں کرنے یا مجمع میں اللہ کی تسبیح بیان کرنے کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ اور نہ کسی مسیحی روایت میں اور نہ کسی مسیحی لٹریچر میں اور نہ ہی ساری دُنیا کے مسیحی ایمان عقیدہ میں ایسی کوئی بات ہے۔

(25) خلاصہ

(1) قرآن مجید کی حضرت مریم عمران کے گھرانہ سے ہیں اور اُن کے والد کا نام عمران ہے۔ سورۃ التحریم ۶۶:۱۲ کے مطابق عمران کی بیٹی۔ جو حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے ہیں۔

انجیل مقدس اور مسیحی روایات کے مطابق مقدسہ مریم کے باپ کا نام یہواقیم (دیگر تلفظات، الیاقیم، یاقیم، ایلی) ہے۔ اور وہ یہوادہ کی نسل سے ہیں اور اُن کی آل اضحاق سے ہے

نوٹ: قرآن مجید میں حضرت مریم کے والد کا نام عمران ہے۔ جبکہ انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے والد کا نام یہواقیم ہے۔ ان دونوں کے والد الگ الگ ہیں۔

(2) قرآن مجید اور اِسلامی روایات کے مطابق حضرت مریم کی جائے پیدائش کا کوئی ذکر نہیں ہے

انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم اور یوسف دونوں کا آبائی گاؤں بیت لحم میں تھا اور

Marfat.com

بیت لحم داؤد نبی کا شہر تھا۔ اور اِسی گھر میں مجوسیوں نے آکر یسُوع کو سجدہ کیا اور سونا، مُر، لبان کے ہدیے لائے اور یسُوع کے نذر کیئے۔

☆ **بیت لحم**: کا مطلب، روٹی کا گھر۔

(3) قرآن مجید اور اسلامی روایات کے مطابق حضرت مریم کو پیدا ہوتے ساتھ ہی حضرت ''زکریاؑ نبی'' کی کفالت میں دے دیا گیا تھا۔

انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں کفالت کا ایسا کوئی واقعہ سرے سے موجود ہی نہیں کہ پیدا ہوتے ساتھ ہی یا بعد میں مقدسہ مریم کو ''زکریاہ کاہن'' کی کفالت میں دیا گیا ہو۔

(4) قرآن مجید اور اسلامی روایات کے مطابق حضرت مریم کے پاس غیب سے رزق آتا تھا اور اِس کے گواہ قرآن مجید کے ''زکریاؑ نبی'' ہیں۔ کہ گرمیوں میں سردی کے پھل اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل۔ اور زکریاؑ نبی حیران ہوکر پوچھتے کہ یہ رزق تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے تو وہ جواب دیتیں اللہ کی طرف سے آتا ہے وہ جسے چاہے دے۔

مسیحی ایمان وعقیدے کے مطابق غیب سے رزق کا واقعہ قرآن مجید کا ہے انجیل مقدس کا نہیں۔ انجیل مقدس کے مطابق ''مقدسہ مریم'' کے پاس غیب سے کوئی رزق نہیں آتا تھا اور نہ ہی اُس زکریا نبی کو مانتے ہیں جس نے مقدسہ مریم کی کفالت ہیکل میں کی، مسیحیت کے مطابق مقدسہ مریم کی پرورش اُنکے ماں باپ نے ناصرۃ شہر میں گم نامی میں کی۔

(5) قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم کا بھائی ''ہارون'' ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدے اور مسیحی روایت کے مطابق ''مقدسہ مریم'' کا کوئی بھائی نہیں ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں۔

(6) اسلام کے مفسرین کے مطابق سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ

Marfat.com

اِن کا چچازاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا۔ (کنزالایمان تفسیر ص ۵۵۱)

انجیل متی کے مطابق ''مقدسہ مریم'' کے حمل کا سب سے پہلے فرشتہ جبرائیل کی معرفت جس کو علم (الہام) ہوا وہ ''یوسف'' تھے جو مقدسہ مریم کے منگیتر تھے۔

(7) قرآن مجید کے مطابق ''جبریل فرشتہ'' پورا تندرست آدمی بن کر حضرت مریم کے سامنے آیا

انجیل مقدس میں ''فرشتہ جبرائیل'' آدمی بن کر مقدسہ مریم کے سامنے نہیں آیا، بلکہ فرشتہ ہی کے رُوپ میں ظاہر ہوا جس سے مقدسہ مریم ڈر گئیں۔

(8) اسلامی روایات کے مطابق جبریلؑ کا حضرت مریم کے کُرتے یا گریبان یا آستین یا منہ میں پھونک مارنا اور اُسی وقت مریم کا حمل ہو جانا ثابت ہے۔

انجیل مقدس میں یا کسی مسیحی روایت میں اِس طرح کا کوئی واقعہ سرے سے نہیں ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی روایات کا مطالعہ کر لیا جائے تو بھی ''قرآن مجید کے جبریل'' کا ایک لفظ بھی ''انجیل مقدس کے جبرائیل فرشتہ'' کے ساتھ نہیں ملتا۔

(9) حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئیں اس لئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں۔ (کنزالایمان تفسیر؛ص:۵۵۱)

انجیل مقدس کی مقدسہ مریم حمل کے سبب سے ضعیف نہیں ہوئی۔ مسیحیت میں اِس طرح کا کوئی واقعہ یا روایت نہیں ہے۔

(10) سورۃ ال عمران ۳:۴۲-۴۵ کے مطابق بہت سے فرشتوں کی معرفت جو نام آیا وہ ''مسیح عیسیٰ ابن مریم'' ہے اور ''مسیح'' اِسم معرفہ کے طور پر آیا ہے۔

انجیل مقدس کے مطابق یسُوع اِسم معرفہ ہے اور مسیح اُس کا لقب۔ مسیحیت میں مسیح اِسم

Marfat.com

معرفہ نہیں۔ انجیل مقدس میں یسُوع نام جبرائیل فرشتہ ہی کی معرفت آیا کہ اُس کا نام ''یسوع'' رکھنا۔ اور یہ صرف ایک ہی فرشتہ جبرائیل کا پیغام ہے بہت سے فرشتوں کا نہیں۔

(11) قرآن مجید کے جبریل فرشتہ کے متعلق لکھا ہے کہ اُس نے گریبان میں پھونک ماری تو اُسی وقت حمل ہو گیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اُسی وقت حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی۔

انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے یا روایت میں ایسا کوئی بیان سرے سے نہیں ہے انجیل لوقا کے مطابق جبرائیل فرشتہ نے مریم سے کہا کہ رُوح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خُدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔ انجیل مقدس اور مسیحی عقیدہ یہ نہیں ہے کہ جبرائیل فرشتہ نے پھونک ماری اور ساتھ ہی حمل ہو گیا ہو۔

(12) قرآن مجید اور روایات کے مطابق حضرت مریم کے جاننے والوں کو مریم کے حمل کا پتہ چل گیا تھا لیکن لوگوں نے مریم کو کچھ نہیں کہا اُسے چھوڑ دیا۔

موسوی شریعت کے مطابق اگر اُس وقت یہودیوں کو پتہ چل جاتا کہ کنواری کو حمل ہوا ہے تو لوگ اُسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیتے کیونکہ زنا کی سزا اُن کے نزدیک سنگسار تھی۔

Marfat.com

تیسرا باب (363)

قرآن مجید میں حضرت مریم اور انجیل میں مقدسہ مریم پر ''تہمت'' کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کی حضرت مریم پر تہمت 364

(2) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم پر تہمت کی نفی 364

(3) قرآن مجید کی حضرت مریم پر بہتان 365

(4) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم پر بہتان کی نفی 366

(5) قرآن مجید کی حضرت مریم کو شرمندگی 366

(6) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کو شرمندگی کی نفی 367

(7) قرآن مجید کی حضرت مریم کا روزہ 368

(8) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کی روزہ کی نفی 368

(9) حضرت مریم کی گود میں بچہ عیسیٰ کا بولنا 369

(10) انجیل میں مقدسہ مریم کی گود میں یسوع کے بولنے کی نفی 370

(11) خلاصہ 371

Marfat.com

(۱) قرآن مجید کی حضرت مریم پر تہمت

(1) اَے ہارون کی بہن! تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔ (سورۃ مریم ۱۹: ۲۸)

(2) پھر انہوں نے کہا اَے ہارون کی بہن! نہ تمہارا باپ بدکار تھا اور نہ تمہاری ماں بدچلن تھی۔

(تبیان القرآن مجید: ص؛ ۲۶۹)

(3) اگر تجھے کوئی اِنسان نظر پڑ جائے تو کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن کے نام کا روزہ رکھا ہے۔ میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔ اب وہ اِس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ انہوں نے کہا اَے مریم تو نے بڑی بُری حرکت کی ہے۔ اَے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ بُرا تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۶۶۸)

(4) انہوں نے سیدہ مریم پر زنا کاری جیسی بدترین و شرمناک تہمت لگائی اور اِسی زنا کاری کے عمل سے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا شدہ بتلایا۔ بعض نے اِس سے بھی ایک قدم آگے رکھا اور کہا کہ یہ بدکاری حیض کی حالت میں ہوئی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر؛ جلد اول؛ ص؛ ۷۰۵)

(2) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم پر تہمت کی ''نفی''

(1) یسُوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اُس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو اُن کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اُس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اُسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اُسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ اِن باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خُداوند کے فرشتہ نے اُسے خواب میں دِکھائی دے کر کہا اَے یوسف ابن داؤد! اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اُس کے پیٹ

Marfat.com

میں ہے وہ رُوح القدس کی قدرت سے ہے۔ اُس کے بیٹا ہوگا اُس کا نام یسُوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔ (متی ۱: ۱۸۔۱۹)

نوٹ: انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات کے مطابق مقدسہ مریم پر کسی نے کوئی تہمت نہیں لگائی۔ کیونکہ اُس کے منگیتر یوسف کے سوا کسی اور کو علم نہیں تھا صرف یوسف کو علم تھا کہ مقدسہ مریم خُدا کی قدرت سے حاملہ ہے۔ یوسف کے شک کو فرشتہ جبرائیل نے اُسے خواب میں دکھائی دے کر بتا دیا تھا اس لئے اُس نے اُس پر کوئی تہمت نہیں لگائی تھی۔

(3) قرآن مجید کی حضرت مریم پر بہتان

(1) اور اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اور مریم پر بڑا بہتان اٹھایا۔ (سورۃ النسآء ۴: ۱۵۶)

(2) تو اُسے گود میں لے کر اپنی قوم کے پاس آئی؛ بولے: اَے مریم! بے شک تو نے بڑی بُری بات کی۔ (سورۃ مریم ۱۹: ۲۷)

(3) جب مریم بچہ کو لے کر لوگوں کے پاس گئی تو انہوں نے کہا اَے مریم تم نے تو بہت سنگین کام کیا ہے یعنی تم ایک ولد الزنا لے آئی ہو۔ (تبیان القرآن مجید: جلد ہفتم: ص: ۲۶۹)

(4) اکثر اسلاف نے اہل کتاب سے یہ واقعہ نقل کیا ہے جب گھر والوں نے دیکھا کہ مریم غائب ہیں تو وہ تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ آخر وہ اس جگہ جا پہنچے جہاں سیدہ مریم بچے کو گود میں لئے بیٹھی تھیں اور نور کا ایک ہالہ ان کے چاروں طرف سایہ افگن تھا۔ بچہ اور نور کا یہ ہالہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے تم نے بہت بُرا کام کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب لوگوں نے دیکھا کہ سیدہ مریم بچہ اُٹھا کر لا رہی ہے تو کہنے لگے: مریم تو نے بہت بُرا کام کیا ہے۔ لفظ فریہ سے مراد ایسا کام یا ایسی گفتگو جو بہت ہی بُری ہو۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص: ٦١٦)

Marfat.com

(5) وہب بن منبہ ؒ نے کہا جب حضرت مریم بچہ کو قوم کے پاس لے کر آئیں تو اسرائیل کے تمام مرد اور عورتیں جمع ہو گئیں۔ ایک عورت نے حضرت مریم کو مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اِس کا آدھا دھڑ سوکھ گیا پھر اِس کو اِسی طرح اٹھا کر لے جایا گیا۔ ایک اور شخص نے کہا مجھے یقین ہے اس نے زنا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اِس کی گویائی سلب کر لی اور وہ گونگا ہو گیا۔ پھر لوگ سہم گئے اور اُن کو مارنے اور ان کو کوئی تکلیف دہ بات کہنے سے باز رہے اور خوف زدہ ہوئے اور چپکے چپکے باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے اَے مریم تو نے بہت سنگین کام کیا ہے۔

(تبیان القرآن مجید: جلد ہفتم؛ص:۲۶۹)

(4) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم پر بہتان کی ''نفی''

(1) پس یوسف نے نیند سے جاگ کو ویسا ہی کیا جیسا خُداوند نے اُسے حکم دیا تھا اور وہ اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا اور اُس کو نہ جانا جب تک اُس کے بیٹا نہ ہوا اور اُس کا نام یسُوع رکھنا۔

(متی ۱:۲۴_۲۵)

نوٹ: انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق مقدسہ مریم پر کسی یہودی نے کوئی بہتان نہیں لگایا۔ کیونکہ اُس کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تھی اور وہ اُس کے شوہر تھے مقدسہ مریم کے حاملہ ہونے کے ساتھ ہی وہ اُسے اپنے گھر لے آئے تھے اِس لیے کسی نے کوئی بہتان نہیں لگایا۔

(5) قرآن مجید کی حضرت مریم کو شرمندگی

(1) اِس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا؛ وہ بولے: ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے (پنگھوڑے) میں بچہ ہے۔ (سورۃ مریم ۱۹:۲۹)

Marfat.com

(2) جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ اِن کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر: ص؛۵۵۲)

(3) آپ لوگ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں، اِس سے پوچھئے آپ کے سوالوں کا جواب میں نہیں یہ معصوم نومولود بچہ دے گا سیدہ مریم نے اشارہ کردیا لوگ آگ بگولہ ہو گئے۔ کہنے لگے ہم کیسے بات کریں اِس سے گہوارہ میں (کمسن) بچہ ہے۔ اچانک وہ بچہ بول پڑا کہ میں اپنے پروردگار کا بندہ ہوں اور اللہ میرا پروردگار ہے۔ اور اللہ کا بندہ اور رسول ہوں، اور اللہ کی بندی سیدہ مریم کا بیٹا ہوں، پھر اپنی والدہ ماجدہ کے اِن الزامات سے براءت کا اعلان کیا جو الزامات جاہل لوگ لگا رہے تھے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص:۶۱۸)

(6) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کو شرمندگی کی ''نفی''

(1) اُسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات میدان میں رہ کر اپنے گلہ کی نگہبانی کررہے تھے۔ اور خُداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہوا اور خُداوند کا جلال اُن کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔ مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرو مت کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خُداوند۔ لوقا ۲:۱۶ پس انہوں نے جلدی سے جا کر مریم اور یوسف کو دیکھا اور اُس بچہ کو چرنی میں پڑا پایا۔ اور انہوں دیکھ کر وہ بات جو اُس کے حق میں اُن سے کہی گی تھی مشہور کی۔ اور سب سُننے والوں نے ان باتوں پر جو چرواہوں نے اُن سے کہیں تعجب کیا۔ (لوقا ۲:۸۔۱۱)

نوٹ: انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق مقدسہ مریم کو کوئی شرمندگی نہیں ہوئی۔ بلکہ اُسی رات سب سے پہلے آنے والے گڈریوں نے اُس جگہ جہاں یسوع مسیح پیدا ہوئے تھے

Marfat.com

آ کر سرائے کی چرنی میں اُسے سجدہ کیا۔ اور یہ بھیڑ بکریوں کو پالنے والے یہودی گڈرے اُس وقت کے پہلے چشم دید گواہ ہیں انہوں نے اس بات کو آ کر یہودیوں میں مشہور بھی کیا۔

(7) قرآن مجید کی حضرت مریم کا روزہ

(1) تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (سورۃ مریم ۱۹:۲۶)

(2) پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے۔ ہماری شریعت میں چُپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا۔ حضرت مریم کو سکوت کی نذر ماننے کا اِس لئے حکم دیا گیا تا کہ کلام حضرت عیسیٰؑ فرمائیں اور اِن کا کلام حجت قویہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے۔ حضرت مریم نے اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (کنز الایمان تفسیر: ص؛ ۵۵۲)

(3) اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ اگر تو کسی اِنسان کو دیکھے تو کہہ دینا کہ میں رحمٰن کے لئے روزہ کی منت مانی ہے۔ یعنی خاموش رہنے کی منت مانی ہے ان کی شریعت میں طعام و کلام چھوڑنے کا روزہ جائز تھا۔ (مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبد الرشید؛ ص؛ ۴۹۵)

(8) انجیل مقدس میں مقدسہ مریم کے روزہ کی ''نفی''

(1) اور چرواہے جیسا اُن سے کہا گیا تھا ویسا ہی سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر خُدا کی تمجید اور حمد کرتے ہوئے لوٹ گئے مگر مریم اِن باتوں کو اپنے دِل میں رکھ کر غور کرتی رہی۔ (لوقا ۲: ۲۰،۱۹)

نوٹ: انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے اور روایات کے مطابق مقدسہ مریم کے چُپ کا روزہ

Marfat.com

رکھنے کا کوئی واقعہ یا روایت نہیں ہے۔

(9) قرآن مجید کی حضرت مریم کی گود میں بچہ عیسیٰؑ کا بولنا

(1) بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی کیا۔ (سورۃ مریم ۱۹:۳۰)

نوٹ: اِس آیت میں ''حضرت عیسیٰؑ'' کو ''عبداللہ'' (اللہ کا بندہ) کہا گیا ہے۔

(2) اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا۔

(سورۃ مریم ۱۹:۳۱-۳۲)

(3) اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے (پنگھوڑے) میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہوگا

(سورۃ آل عمران ۳:۴۶)

(4) جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ اِن کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے۔ حضرت مریم نے کہا جو کچھ کہنا ہے خود اِن سے کہو اِس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا۔ اور یہ گفتگو سُن کر حضرت عیسیٰؑ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے داہنے دست مبارک سے اشارہ کر کے کلام شروع کیا'' پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا'' ☆ تا کہ کوئی انہیں ''خُدا اور خُدا کا بیٹا نہ کہے'' کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی جب حضرت عیسیٰؑ نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت وطہارت کا یقین ہو گیا۔ اور حضرت عیسیٰؑ اتنا فرما کر خاموش ہو گئے۔

(کنزالایمان: تفسیر؛ ص: ۵۵۲)

Marfat.com

(5) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ یوسف نجار حضرت مریم کو غار تک پہنچا کر آیا وہ چالیس دِن غار میں رہیں حتیٰ کہ نفاس سے پاک ہوگئیں پھر وہ حضرت عیسیٰؑ کو گود میں اٹھا کر قوم کے پاس جانے لگیں راستہ میں حضرت عیسیٰؑ نے حضرت مریم سے کہا اَے میری ماں آپ خوش ہو جائیں میں اللہ کا بندہ اور اس کا مسیح ہوں۔ (تبیان القرآن مجید: جلد: ہفتم؛ ص؛ ۲۶۹)

(6) لوگوں نے کہا بھلا ہم گود کے بچے سے کلام کیسے کریں؟ بچے (عیسیٰؑ) نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اِس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔ اور اِس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۶۶۸)

(7) اسلامی مفسرین یہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں کلام نہ کیا ہوتا تو ان کی ماں کی زنا سے براءت ثابت نہ ہوتی اور پھر یہود ضرور اِن کو رجم کر دیتے اور جب یہود نے ان کو سنگسار نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس تہمت سے ان کی براءت ثابت ہوگئی اور اس تہمت سے ان کی براءت کا یہی طریقہ ہے۔ (تبیان القرآن: جلد: ہفتم: ص؛ ۲۷۵)

(10) مقدسہ مریم کی گود میں یسُوع مسیح کے بولنے کی ''نفی''

(1) اور دیکھو یروشلیم میں شمعون نام ایک آدمی تھا اور وہ آدمی راستباز اور خُدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور رُوح القدس اُس پر تھا۔ لوقا ۲: ۲۵ اور شمعون نے اُن کے لئے دُعائے خیر کی اور اُس کی ماں مریم سے کہا دیکھ یہ اسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے اور ایسا نشان ہونے کے لئے مقرر ہوا ہے جس کی مخالفت کی جائے گی۔ لوقا ۲: ۳۴ اور جب وہ خُداوند کی شریعت کے مطابق سب کچھ کر چکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرۃ کو پھر گئے۔ اور وہ لڑکا بڑھتا اور قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا اور خُدا کا فضل اُس پر تھا۔ (لوقا ۲: ۳۹۔۴۰)

Marfat.com

نوٹ : انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ جس میں لوگوں نے مقدسہ مریم پر تہمت لگائی ہو اور انہوں نے بچہ کی طرف اشارہ کیا ہو۔ اور یسُوع مسیح پیدا ہوتے ساتھ ہی مقدسہ مریم کی گود میں بولے ہوں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور مجھے کتاب دی گئی ہے اور لوگ خاموش ہو گئے ہوں ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

☆ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح اللہ کے بندے نہیں ہیں بلکہ وہ خُود خُدا تھے جنہوں نے انسانی رُوپ دھارا۔

(11) خلاصہ

(1) قرآن مجید میں حضرت مریم پر تہمت، بہتان لگا اور اُسے شرمندگی ہوئی۔

انجیل مقدس کی مقدسہ مریم پر نہ تہمت لگی نہ بہتان اور نہ اُسے شرمندگی ہوئی۔ بلکہ انجیل مقدس میں لکھا ہے۔ مقدسہ مریم نے کہا میری رُوح میرے منجی خُدا سے خوش ہوئی۔

نوٹ : انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں مقدسہ مریم کے متعلق ایسا کچھ نہیں لکھا اور نہ کوئی ایسا واقعہ پیش آیا۔

(2) قرآن مجید میں لکھا ہے اگر تجھ "مریم" پر کسی اِنسان کی نظر پڑ جائے تو کہہ دینا میں نے رحمٰن کے نام کا روزہ رکھا ہے میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔

انجیل مقدس میں اور نہ ہی کسی مسیحی روایت میں "رحمٰن" کے روزہ رکھنے کا کوئی ذکر ہے اور نہ ہی بائبل مقدس میں خُدا کا نام "رحمٰن" ہے۔

(3) قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم مشرقی مکان کی طرف صرف اکیلی ہی گئی تھیں۔

انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم اور اُس کا منگیتر یوسف ناصرۃ سے بیت لحم دونوں

Marfat.com

اکٹھے آئے تھے۔

(4) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ نے پیدا ہوتے ساتھ ہی کہا کہ میں کتاب لے کر آیا ہوں۔

مسیحی ایمان عقیدے، مسیحی روایات اور انجیل مقدس کے مطابق ''یسوع مسیح'' کوئی کتاب لے کر نہیں آئے نہ انہوں نے اپنی ساڑھے تنتس سالہ زندگی میں یہ کہا کہ میں کتاب لے کر آیا ہوں۔ انجیل مقدس تو یسوع مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد تقریباً ایک سو سال کے عرصے میں لکھی گئیں۔

کُتب کا مرکزی موضوع یسوع ناصری ہے جو یہودی والدین کے ہاں پیدا ہوئے۔ اور اُن کے شاگردوں نے اُن کی پیدائش، حالات و واقعات اور اُن کی تعلیمات کو الہام سے لکھا۔ پولُس رسول جس کا عبرانی نام ساول تھا، زندگی میں یسوع مسیح کے ساتھ ملاقات تک نہیں ہوئی تھی اور انجیل مقدس کا تقریباً ۴۰ فی صد کلام اُس کا ہے۔ یسوع مسیح کے شاگردوں نے اُن کی تعلیمات کی جگہ جگہ منادی کی۔ انجیل مقدس میں ''یسوع مسیح'' کا کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے کہ وہ پیدا ہوتے ساتھ ہی بولے ہوں کہ میں کتاب لے کر آیا ہوں۔

Marfat.com

چوتھا باب (373)

حضورؐ کی جنتی اَزواجِ مطہرات، آسیہ، کلثم اور حضرت مریم اور انجیل مقدس کی مقدسہ مریم کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) جنت میں حضورؐ کی جنتی اَزواجِ مطہرات 373

(2) انجیل مقدس میں جنتی اَزواجی زندگی کی نفی 379

(3) خلاصہ - 380

(1) جنت میں حضورﷺ کی جنتی اَزواجِ مطہرات

(1) ان کا رَب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ والیاں، بندگی والیاں، روزہ داریں، (ثَیِّبٰت) بیاہیاں اور (اَبکارًا) کنواریاں۔ (سورۃ التحریم ۶۶:۵)

(2) اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اَے میرے رَب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔ اور عمران کی بیٹی مریم نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی رُوح پھونکی اور اس نے اپنے رَب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔ (سورۃ التحریم ۶۶:۱۱-۱۲)

Marfat.com

(3) آسیہ بنت مزاحم کو اللہ تعالیٰ نے، ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی رُوح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔

(قرآن کنزالایمان: تفسیر: ص؛ ۱۰۱۰)

(4) یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسے حدیث میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دِن حضرت مریم بطور زوجیت نبی کریم حضرت محمد ﷺ کو دی جائیں گی یہ روایات میں موجود ہے۔

(خطبات حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی: جلد ہفتم: ص؛ ۴۱۹)

(5) ابن عساکرؒ، ابوبکر عبداللہ بن ابوداؤد بن اشعث کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: دُنیا کی عورتوں میں سے چار عورتیں تیرے لیے بس ہیں جو تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ فاطمہؓ بنت محمد، خدیجہؓ بنت خویلدؓ، آسیہ مزاحم اور حضرت مریم بنت عمران۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۶۰۵)

(6) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: مردوں میں بہت کامل ہیں اور عورتوں میں صرف چار کاملہ ہیں: آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی) حضرت مریم بنت عمران، خدیجہؓ بنت خویلد اور فاطمہؓ بنت محمدؐ اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔ (تبیان القرآن مجید: جلد: دوازدہم: ۱۳۲)

(7) سعد بن جنادہ عوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی حضرت مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی (آسیہ) اور موسیٰ کی بہن کلثم سے کی ہے۔

(قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۶۶۶)

Marfat.com

(8) زبیر بن بکارؒ نے (اپنی سند کے ساتھ) ابوداؤد سے بیان کیا ہے کہ رُسول اللہؐ خدیجہؓ کے مرض الوفات میں ان کے ہاں گئے اور اسے فرمایا: تیری تکلیف سے مجھے تکلیف اور دکھ کا احساس ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اِس دکھ میں بہت خیر و بھلائی رکھ دی ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری شادی تیرے ساتھ ساتھ حضرت مریم بنت عمران، کلثم جو موسیٰ کی بہن ہے اور فرعون کی بیوی آسیہ کے ساتھ کر دی ہے وہ کہنے لگی کیا واقعۃً اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ساتھ ایسا کر دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں کہا اتفاق و اتحاد اور بیٹے نصیب ہوں۔

(قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛٦٦٦)

(9) رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے میری شادی تیرے ساتھ ساتھ مریم بنت عمران والدہ عیسیٰؑ، کلثم جو موسیٰ کی بہن ہے اور فرعون کی بیوی آسیہ کے ساتھ کر دی ہے۔ وہ کہنے لگی کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ایسا کر دیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا قیامت کے دِن یہ میری بیویوں میں سے ہوں گی۔ (قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے ص ٦٦٦)

(10) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ حضرت خدیجہؓ پر اِس کے مرض الموت میں داخل ہوئے تو فرمایا: اَے خدیجہؓ جب تیری ملاقات اپنی سوکنوں سے ہو تو ان کو میری طرف سے سلام کہنا: اِس نے کہا اَے اللہ کے رسُولؐ! کیا آپ نے مجھ سے پہلے بھی شادی کی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری شادی مریم بنت عمران، آسیہ مزاحم اور موسیٰ کی بہن کلثم سے کر دی ہے۔ (قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛٦٦٦)

(11) حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جبریلؑ وحی لے کر آئے اور بیٹھ کر رسول اللہؐ سے باتیں کرنے لگ گئے۔ وہاں سے حضرت خدیجہؓ کا گزر ہوا جبریلؑ نے پوچھا: اَے محمدؐ! یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ میری امت کی صدیقہ ہے۔ جبریلؑ نے کہا: میرے پاس اللہ کی طرف سے

Marfat.com

اِس کے لیے پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کو سلام کہتا ہے اور اِسے موتی کے ایسے محل کی خوشخبری دیتا ہے جو لہو ولعب سے دور ہوگا اور اِس میں تھکاوٹ اور شور نہیں ہوگا۔ خدیجہؓ نے کہا اللہ سلام ہے سلامتی والا ہے۔ اِس کی طرف سے سلامتی ہوتی ہے تم دونوں پر سلامتی ہو۔ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اللہ کے رسولؐ پر ہوں یہ موتی کا گھر کیا ہے؟ فرمایا یہ اندر سے خالی ایک عظیم شان وشوکت والے موتی کا ہوگا۔ یہ گھر مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم کے گھروں کے درمیان میں ہوگا۔ اور وہ دونوں قیامت کے دِن میری بیویوں میں سے ہوں گی۔

(قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے: ص:۶۶۶)

(12) اَے خدیجہؓ اپنی سوکنوں سے میرا سلام کہنا، حضرت خدیجہؓ نے فرمایا یا رسُول اللہ کیا مجھ سے پہلے بھی آپؐ نے کسی سے نکاح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے "مریم بنت عمران" اور آسیہ زوجہ فرعون اور کلثم بہن موسیٰ کی یہ تینوں میرے نکاح میں دے رکھیں ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد:۵:ص:۴۵۸)

(13) روایت ابوامامہ باہلی سے ہے کہ حضورؐ نے حضرت خدیجہؓ کی رحلت کے وقت فرمایا، اَے خدیجہؓ تو "مریم بنت عمران" اور فرعون کی بیوی آسیہ سے زیادہ بزرگ ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اِن دونوں کا معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک میرے ساتھ نکاح کر دیا تھا یہ دونوں جنت میں تیرے ساتھ ہیں۔ (معارج النبوتؒ: جلد: دوم: ص:۳۲۲)

(14) امام ثعلبی اور علامہ قرطبی نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے حضور ﷺ حضرت خدیجہؓ کے پاس گئے اس وقت ان کی رُوح قبض ہونے والی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اَے خدیجہ تمہاری تکلیف کو میں ناپسند کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اِس تکلیف میں بہت خیر رکھی ہے۔ جب تم اپنی سوکنوں کے پاس جاؤ تو اُن کو میرا سلام کہنا، حضرت خدیجہؓ نے پوچھا وہ کون ہیں؟ یارسول

Marfat.com

اللہؐ! آپؐ نے فرمایا وہ ''مریم بنت عمران'' آسیہ بنت مزاحم اور حضرت موسیٰؑ کی بہن ہیں۔

(تبیان القرآن مجید، الکشف والبنان: ج:۹: ص:۳۵۲: الجامع لا حکام القرآن مجید: ج:۱۸: ص:۱۸۸ (تبیان القرآن مجید: ج: دوازدہم: ص:۱۳۲: ج:۱: ص:۱۳۲)

(15) حدیث مبارکہ میں یہ تصریح ملتی ہے کہ سیدہ مریم بنت عمران کو جنت میں رسول اللہؐ کے زوجیت کا شرف حاصل ہوگا۔ اِسی طرح آسیہ بنت مزاحم بھی آپ کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوں گی۔ اور ہم نے اپنی تفسیر میں بعض بزرگوں کے حوالے سے اِس بات کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کیونکہ ارشاد خُداوندی ہے۔ ''ثیبٰت وابکار'' (التحریم:۵) ترجمہ'' کچھ پہلے بیاہیاں اور کچھ کنواریاں'' کہتے ہیں کہ بیاہتا سے مراد آسیہ ہیں اور ابکار سے مراد مریم بنت عمران ہیں۔ سیدہ مریم بنت عمران کا ذکر مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوب پاک صاف فرمایا۔ انہیں اپنے دور کی تمام عورتوں پر فضلیت عطا فرمائی۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص؛ ۶۰۷)

(16) طبرانی فرماتے ہیں سعد بن جنادہ عونی سے روایت ہے کہ رسُول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے جنت میں ''عمران کی بیٹی مریم'' فرعون کی بیوی آسیہ اور حضرت موسیٰؑ کی ہمشیرہ سے میرا عقد نکاح فرمادیا ہے۔ اسے ابن جعفر عقیلی نے عبدالنور کے حوالے سے اسی متن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ہاں یہ الفاظ زیادہ ہیں: میں نے عرض کی: یارسُولؐ اللہ آپ کو مبارک ہو۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص؛ ۶۰۸)

(17) زبیر بن بکار فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن حسن نے بیان فرمایا۔ انہوں نے یعلی بن مغیرہ سے انہوں نے ابوداؤد سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہؓ بیمار تھیں اور اسی بیماری میں ہی آپ کا انتقال ہوا تھا۔ نبی

Marfat.com

کریم ﷺ نے فرمایا: اَے خدیجہؓ! تجھے تکلیف میں دیکھ کر مجھے سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے ساتھ ''مریم بنت عمران''، کلثم حضرت موسیٰ کی بہن اور فرعون کی بیوی آسیہ کے ساتھ میرا رشتہ ازواج منعقد کر دیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا: یا رسُول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ایسا کر دیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت خدیجہؓ نے مبارک باد دیتے ہوئے عرض کیا آپؐ کے اور ان کے درمیان اتحاد و اتفاق رہے اور اولاد نصیب ہو۔ (قصص الانبیاء: قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۶۰۸)

(18) ابن عساکرؒ محمد بن زکریا غلابی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے عباس بن نجار نے ہم سے ابوبکر الھندلی نے بیان کیا۔ انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ حضرت خدیجہؓ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپؓ بیمار تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: اَے خدیجہؓ جب اپنی سوکنوں سے ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہنا۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا: یا رسُول اللہ کیا آپؐ نے مجھ سے پہلے بھی شادی فرمائی تھی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح ''حضرت مریم بنت عمران'' آسیہ بنت مزاحم اور کلثم حضرت موسیٰؑ کی بہن سے فرما دیا ہے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۶۰۸)

(19) ابن عساکرؒ سوید بن سعید کے طریقہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: جبریلؑ بارگاہ نبوی ﷺ میں پیغام خُداوندی لے کر حاضر ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے۔ اِسی دوران حضرت خدیجہؓ کا گزر ہوا۔ حضرت جبریلؑ نے پوچھا: یا رسول اللہؐ یہ عورت کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری اُمت کی صدیقہ ہیں۔ حضرت جبریلؑ نے کہا اللہ تعالیٰ انہیں سلام اور خوشخبری دیتا ہے کہ جنت میں ان کے لیے یاقوت کا ایک گھر ہے جو ہر شور و غوغا سے پاک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا: وہ ایک

Marfat.com

موتی کا گھر ہے جو مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم کے گھروں کے درمیان ہے اور وہ دونوں قیامت کے روز میری بیویاں ہوں گی۔(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ص:۶۰۸)

(20) ابن عساکر ابوزرعہ دمشقی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ کعب الاحبارؓ نے فرمایا کہ معاویہؓ نے اِن سے چٹان یعنی بیت المقدس کی چٹان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا! یہ چٹان کھجور کے درخت پر ہے اور کھجور کا درخت جنت کی نہروں میں سے ایک نہر کے اُوپر ہے اور اِس درخت کے نیچے "مریم بنت عمران" آسیہ بنت مزاحم رہتی ہیں اور وہ قیامت تک اہل جنت کے لیے موتی پروتی رہیں گی۔(قصص الانبیاء قادری نذیر احمد سعیدی:ص:۶۰۹)

(2) انجیل مقدس کے مطابق جنتی ازواجی زندگی کی "نفی"

(1) صدوقیوں نے یسوع مسیح سے یہ سوال کیا؟ کہ اَے اُستاد موسیٰ نے کہا تھا کہ اگر کوئی بے اولاد مر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بیوی سے بیاہ کر لے اور اپنے بھائی کے لیے نسل پیدا کرے۔اب ہمارے درمیان سات بھائی تھے اور پہلا بیاہ کر کے مر گیا اور اِس سبب سے کہ اُس کے اولاد نہ تھی اپنی بیوی اپنے بھائی کے لیے چھوڑ گیا۔اِسی طرح دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک۔سب کے بعد وہ عورت بھی مر گئی۔پس وہ قیامت میں اُن ساتوں میں سے کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ سب نے اُس سے بیاہ کیا تھا۔یسوع مسیح نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم گمراہ ہو اِس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خُدا کی قدرت کو۔کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔(متی ۲۲:۲۴-۳۰)

نوٹ: انجیل مقدس اور مسیحی روایات اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق آسمان پر شادی بیاہ اور مردوں کو حوریں نہیں ملیں گی، انجیل مقدس فردوس میں جنتی ازواجی زندگی کی نفی کرتی ہے۔

Marfat.com

گوشت، پھل اور میوے وغیرہ کھانے کو نہیں ملیں گے۔ انجیل مقدس کے مطابق آسمان پر لوگ ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔ اور وہاں فرشتوں کی مانند ہوں گے۔

(3) خلاصہ

(1) اسلامی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ''حضرت مریم'' بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم اور کلثم (حضرت موسیٰؑ کی بہن) جنت میں حضورؐ کی ازواج میں دی گئیں ہیں۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق فردوس میں شادی بیاہ کا کوئی تصور ہی نہیں پایا جاتا اور نہ ہی ایسی کوئی روایت ہے۔ بائبل مقدس میں حضرت موسیٰ کی بڑی بہن کا نام مریم ہے۔

Marfat.com

نواں باب (381)

(پہلا باب) قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ 383

(2) انجیل مقدس میں یسُوع مسیح 383

(3) قرآن مجید میں مسیحؑ 385

(4) انجیل مقدس میں مسیح موعود 385

(5) حضرت عیسیٰؑ ابن مریم 387

(6) یسُوع ابن مریم کی نفی 389

(7) انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح ابن خُدا 390

(8) حضرت عیسیٰؑ میں اللہ نے اپنی رُوح پھونکی 392

(9) یسُوع مسیح میں خُدا نے اپنی رُوح نہیں پھونکی 393

(10) حضرت عیسیٰؑ کی نفخ رُوح سے پیدائش 393

(11) یسُوع مسیح کی نفخ رُوح سے پیدائش کی نفی 394

(12) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی خوشخبری کی جگہ غیر آباد 394

(13) یسُوع مسیح کی پیدائش کی خوشخبری کی جگہ ناصرۃ گاؤں 395

Marfat.com

(14) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی جگہ کھجور کی جڑ 396

(15) یسُوع مسیح کی پیدائش کی جگہ بیت لحم کی چرنی 397

(16) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش گرمیوں میں 399

(17) یسُوع مسیح کی پیدائش سردیوں میں 399

(18) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر معصوم لڑکوں کی شہادت کی نفی 400

(19) یسُوع مسیح کی پیدائش پر معصوم لڑکوں کی شہادت 400

(20) حضرت عیسیٰؑ کا پنگھوڑے میں بولنا 401

(21) یسُوع مسیح کا پنگھوڑے میں بولنے کی نفی 402

(22) حضرت عیسیٰؑ کس شرِیعت کے تابع تھے 402

(23) یسُوع مسیح موسیٰ کی شرِیعت کے تابع تھے 402

(24) حضرت عیسیٰؑ کے حالات زندگی 403

(25) یسُوع مسیح کے حالات زندگی 404

(26) حضرت عیسیٰؑ کا حلیہ 407

(27) یسُوع مسیح کا حلیہ 409

(28) خلاصہ 409

Marfat.com

(1) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ

(1) عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے؛ اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۵۹)

(2) جب عمران کی بی بی نے عرض کی اَے میرے رَب میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تُو مجھ سے قبول کر لے بے شک تُو ہی سُنتا جانتا ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۳۵)

(3) یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں۔ (سورۃ مریم ۱۹:۳۴)

عیسیٰ: کا لفظی مطلب بے شک بچانے والا، ایک پیغمبر جو حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور اُن پر کتاب بھی نازل ہوئی۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کو آٹھ اسماء سے پُکارا گیا:

(1) عیسیٰ ابن مریم (2) المسیح ابن مریم (3) المسیح عیسیٰ ابن مریم (4) عیسیٰ

(5) المسیح (6) ابن مریم (7) المسیح ابن اللہ (8) عبداللہ (مطلب اللہ کا بندہ)۔

نوٹ: عیسیٰ نام عربی زبان میں فرشتہ جبریلؑ کی معرفت قرآن مجید میں آیا ہے۔ اہل اِسلام قرآن مجید میں آئے حضرت عیسیٰؑ کے اِن اِسماء کو ماننے کے پابند ہیں۔

(2) انجیل مقدس میں یسُوع مسیح

(1) اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اُس کا نام "یسُوع" رکھنا۔ (لوقا ۱:۳۱)

(2) اُس کے بیٹا ہوگا اور تو اُس کا نام "یسُوع" رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں

Marfat.com

سے نجات دے گا۔ (متی ۱:۲۱)

(3) اور کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔ (اعمال ۴:۱۲)

یسُوع: یسُوع یہ عبرانی ☆ نام یشوع کی ایک شکل ہے۔ جس کا مطلب ہے خُداوند نجات دیتا ہے۔ جھوشوا (یسُوع) جس کا مطلب ہے چھڑانے والا، نجات دینے والا، خلاصی و رہائی دینے والا، مسیحی ایمان عقیدہ کے مطابق جھوشوا (یسُوع)۔

☆ **عبرانی زبان:** یسُوع مسیح کے آسمان پر زندہ اُٹھائے جانے کے بعد پہلے ۵۰ سالوں تک عبرانی زبان استعمال ہوتی رہی۔ عبرانی زبان میں ''جھوشوا'' اور اُردو زبان میں ''یسُوع'' ترجمہ کیا ہے۔ مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق یسُوع (جھوشوا) نام کی شہادت خُدا جبرائیل فرشتہ دیگر فرشتوں مقدسہ مریم اور یوسف (جو مقدسہ مریم کے شوہر تھے) سے ملتی ہے۔

مسیحی ایمان عقیدے میں ''جھوشوا'' میں خُداوند خُدا کی تمام تر خُدائی و خُداوندی کی کاملیت پر پختہ ایمان ہے کہ خُدا نے ''جھوشوا'' نام اِس لئے رکھا کہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔ اِس لحاظ سے جھوشوا سے نجات یافتہ لوگ ''جھوشوائی یا ''مسیحی'' کہلاتے ہیں۔

نوٹ: یسُوع ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوئے جن کے آباؤ اجداد میں کئی مشہور ہستیاں ہیں۔ اُن میں داؤد بادشاہ اور اُن کا بیٹا سلیمان بھی شامل ہے۔ داؤد بادشاہ کو اِسرائیل کا سب سے عظیم حکمران مانا جاتا ہے۔

Marfat.com

(3) قرآن مجید میں مسیح علیہ اسلام

مسیحؑ: حضرت عیسیٰؑ کو "مسیح" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ "مسح" سے ماخوذ ہے جس کے معنی سیر و سیاحت ہے۔ اور آپ نے زمین میں خوب سیر و سیاحت کی تا کہ اللہ کی قدرت کے نشانات دیکھیں اور اس دور کے فتنوں سے اپنے دِین کو بچا سکیں۔ کیونکہ یہودیوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کی والدہ ماجدہ پر انہوں نے الزامات لگائے۔ آپ کو مسیح اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ممسوح القدمین (پاؤں چھوئے ہوئے) تھے بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ کے چھونے سے بیمار شفایاب ہو جاتے تھے۔ اِس لئے آپ کو "مسیح" کہا گیا۔

(قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے: ص: ۷۳۵)

نوٹ: قرآن مجید کی دو سورتوں میں حضرت عیسیٰؑ کو دو مرتبہ مسیح اسم معرفہ کے طور پر پکارا گیا۔

(4) انجیل مقدس میں مسیح موعود

موعود: اُردو لغت میں مطلب وعدہ کیا گیا۔ اقرار کیا گیا۔ وہ شے جس کا اقرار کیا گیا ہو۔

مسیح موعود: عبرانی کے لفظ "ممسُوح" کا مطلب ہے "مسح کیا گیا" اِس کا ترجمہ "برگزیدہ" یا "چُنا ہوا" بھی کیا گیا ہے۔

مسیح: مسیحا اُردو لفظ مسیح عبرانی کے لفظ "ماشیاخ" اور انگریزی کے لفظ مسایاخ سے ماخوذ ہے۔

داؤد نبی سے خُدا کا وعدہ: میں اُس کی نسل کو ہمیشہ تک قائم رکھوں گا اور اُس کے تخت کو جب تک آسمان ہے۔ میں ایک بار اپنی قدوسی کی قسم کھا چکا ہوں میں داؤد سے جھوٹ نہ بولوں گا زبور ۸۹: ۲۹ اُس کی نسل ہمیشہ قائم رہے گی اور اُس کا تخت آفتاب کی مانند میرے حضور قائم

Marfat.com

رہے گا وہ ہمیشہ چاند کی طرح اور آسمان کے سچے گواہ کی مانند قائم رہے گا (زبور ۸۹:۳۵-۳۷
نوٹ: چونکہ یسُوع مسیح داؤد نبی کے گھرانے سے تھے۔ انجیل متی ۱:۱ کے مطابق مسیحی کہتے ہیں کہ داؤد کے ساتھ خُدا کا یہ وعدہ مسیح موعود (یسُوع) میں پورا ہوا ہے۔

☆ مسح: ایک رسم ہے جس میں اُس شخص کے سر پر تیل انڈیلا جاتا ہے جو خُدا اور اُس کے لوگوں کی خدمت کرنے کو چنا گیا ہو مثال کے طور پر کاہن اور کبھی کبھی نبی بھی مسح کئے جاتے تھے یہودی نوشتوں میں بادشاہ ہے جسے اکثر "چنا ہوا" یا "ممسوح" مطلب مسح کیا ہوا۔

سینکڑوں برس بعد بھی اِس مسئلے پر بحث ہوا کرتی تھی جب کہ ابتدائی مسیحی کہنے لگے کہ "یسُوع" خُدا کا "مسیح" (برگزیدہ) ہے۔ ابتدائی مسیحی یسُوع میں وہ "مسیح" دیکھتے تھے جو سارے لوگوں کو خُدا کی بادشاہی میں آنے کی دعوت دینے کے وسیلے سے غریبوں اور محتاجوں کو چھڑاتا اور سلامتی قائم کرتا ہے یسُوع "یسُوع مسیح" یا "یسُوع مسیح موعود" کے نام سے معروف ہے۔ مسح کرنا اس بات کا بھی نشان تھا کہ اُس شخص پر خُدا کی قوت نازل ہوئی ہے۔ یونانی زبان میں مسح ☆ کرنے کے لئے لفظ "خرسٹس" استعمال ہوا ہے جو یہی معنی رکھتا ہے۔

اِن دونوں الفاظ کا مطلب "مسح کیا ہوا ہے"۔ یہ لفظ بنی اِسرائیل کے اُس بادشاہ کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جس کو نبی "مسح" کرتا تھا اور یہ اِس بات کی علامت تھا کہ خُدا نے اُسے چُنا ہے۔ چونکہ یسُوع یہودیوں کی توقعات پر پورا نہ اُترے اِس لئے یہودیوں نے اُن کو مسیح موعود تسلیم نہ کیا۔ لیکن یسُوع مسیح کے ماننے والوں کو انجیل "مسیحی" نام سے پہچان دیتی ہے۔

(1) اور شاگرد پہلے انطاکیہ ہی میں "مسیحی" کہلائے۔ (اعمال ۱۱:۲۶)

(2) اگرپا نے پولُس سے کہا تُو تو تھوڑی ہی سی نصیحت کر کے مجھے "مسیحی" کر لینا چاہتا ہے۔
(اعمال ۲۶:۲۸)

Marfat.com

(3) نیت بھی نیک رکھو تا کہ جن باتوں میں تمہاری بدگوئی ہوتی ہے اُن ہی میں وہ لوگ شرمندہ ہوں جو تمہارے ''مسیحی'' نیک چال چلن پر لعن طعن کرتے ہیں۔(۱-پطرس ۳:۱۶)

(4) خُداوند کا رُوح مجھ پر ہے۔اس لئے کہ اُس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مَسح کیا۔اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سناؤں کچلے ہوؤں کو آزاد کروں۔(لوقا ۴:۱۸)

مسیح: انجیل مقدس میں ۶۰۰ بار لفظ مسیح لقب کے طور پر آیا ہے اِسم کے طور پر نہیں۔اِسم کے طور پر لفظ یسُوع آیا ہے۔

نوٹ: ''عیسیٰ'' نام ایک بار بھی انجیل مقدس میں نہیں آیا۔

(5) عیسیٰؑ ابن مریم

اِبن: اُردو لغت میں؛ بیٹا، فرزند، پتر۔

اِبن مریم: اُردو لغت میں؛ بی بی مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ۔

(1) اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا(سورۃ مریم ۱۹:۳۱-۳۲)

(2) **عیسیٰ ابن مریم:** قرآن مجید کی چھ سورتوں کی 13 آیات میں حضرت عیسیٰؑ کو ''عیسیٰ ابن مریم'' کہہ کر پکارا گیا ہے۔(1) ۲:۸۷،۲۵۳ (2) ۵:۴۶،۷۸،۱۱۰،۱۱۲،۱۱۴،۱۱۶ (3) ۱۹:۳۴ (4) ۳۳:۷ (5) ۵۷:۲۷ (6) ۶۱:۶،۱۴۔

(3) **ال مسیح ابن مریم:** قرآن مجید کی دو سورتوں کی 5 آیات میں حضرت عیسیٰؑ کو ''المسیح عیسیٰ ابن مریم'' کہہ کر پکارا گیا ہے۔(1) ۵:۱۷،۷۲،۱۷،۷۵ (2) ۹:۳۱۔

Marfat.com

(4) ال مسیح عیسیٰ ابن مریم: قرآن مجید کی دو سورتوں کی 3 آیات میں حضرت عیسیؑ کو المسیح عیسیٰ ابن مریم کہہ کر پکارا گیا ہے۔ (1) ۳:۴۵ (2) ۴:۱۵۷،۱۷۱۔

(5) عیسیٰ: قرآن مجید کی چھ سورتوں کی ۹ آیات میں حضرت عیسیؑ کو ''عیسیٰ'' کے نام سے پکارا گیا ہے۔ (1) ۲:۱۳۶ (2) ۳:۵۲،۵۵،۵۹،۸۴ (3) ۴:۱۶۳ (4) ۶:۸۶ (5) ۴۳:۶۳ (6) ۴۲:۱۳۔

(6) المسیح: قرآن مجید کی 2 سورتوں کی دو آیات میں حضرت عیسیؑ کو ''مسیح'' کہہ کر پکارا گیا ہے۔ (1) ۴:۱۷۲ (2) ۵:۷۲۔

(7) ابن مریم: قرآن مجید کی 2 سورتوں میں حضرت عیسیؑ کو دو مرتبہ ''ابن مریم'' کہہ کر پکارا گیا ہے۔ (1) ۲۳:۵۰ (2) ۴۳:۵۷۔

(8) عبداللہ: قرآن مجید کی اس سورت میں حضرت عیسیؑ نے کہا میں عبداللہ (مطلب اللہ کا بندہ) ہوں کہہ کر اپنے آپ کو متعارف کرایا (1) ۱۹:۳۰ (۲) ۴:۱۷۲۔

(9) ال مسیح ابن اللہ: سورۃ التوبہ ۹: ۳۰۔۳۱ اور یہودی بولے عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے؛ المسیح ابن اللہ کا بیٹا ہے؟ یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خُدا بنالیا اور المسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے اِن کے شرک سے۔

☆ قرآن مجید کی سورۃ التوبہ ۹: ۳۰ میں حضرت عیسیؑ کو ایک مرتبہ ''المسیح ابن اللہ'' کہہ کر پکارا گیا ہے

نوٹ: سورۃ توبہ کے مطابق نصرانی حضرت عیسیؑ کو ''المسیح ابن اللہ'' کہتے ہیں۔ قرآن کی اس آیت میں اِس بات کی نفی کی گئی ہے کہ حضرت عیسیؑ ''المسیح ابن اللہ'' نہیں ہیں مطلب وہ خُدا کے

Marfat.com

بیٹے نہیں ہیں۔ چونکہ اسلام توحید کا درس دیتا ہے کہ خُدا واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں جہاں بھی حضرت عیسیٰؑ کا ذکر ہے وہاں ''عیسیٰ ابن مریم'' کے طور پر آیا ہے۔ حضوؐر پر فرشتہ جبریلؑ کی معرفت قرآن مجید وحی کی صورت میں نازل ہوا۔ اور فرشتہ نے عربی زبان میں حضرت عیسیٰؑ کا نام لیا حضرت جبریلؑ نے ایک بار بھی ''عبرانی یا یونانی'' زبان میں (جھوشوا) یسُوع نہیں کہا۔

(10) اہل کتاب کی بے دینی کا جو اُوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں (قرآن کنز الایمان؛ ص ۳۴۵)

نوٹ: قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے صرف آٹھ سورتوں میں ۲۱ مرتبہ حضرت عیسیٰؑ کو اِبن مریم کہہ کر پکارا گیا ہے؛ مطلب حضرت عیسیٰؑ مریم کے بیٹے ہیں۔ قرآن مجید کی ۱۳ سورتوں کی ۳۴ آیات میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں حوالہ جات ہیں۔

یسُوع: قرآن مجید میں یسُوع نام ایک بار بھی نہیں آیا۔ قرآن شریف میں صرف ''عیسیٰؑ'' اور ''مسیح'' اِسم کے طور پر آیا ہے۔

(6) یسُوع اِبن مریم کی نفی

(1) وہ بزرگ ہوگا اور خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا۔ (لوقا ۱: ۳۲)

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کو ''یسُوع اِبن مریم'' (مطلب مریم کا بیٹا) کہہ کر نہیں پکارا گیا اور نہ ہی مسیحی ایمان عقیدے میں ہے کہ ''یسُوع اِبن مریم ہیں''۔ مسیحیت اور انجیل مقدس یہ تقاضا کرتی ہے کہ یسُوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ وہ مولود مقدس خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔

Marfat.com

(2) میں یسُوع مسیح کا خود دعویٰ ہے کہ میں خُدا کا بیٹا ہوں۔ انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کو ''اِبن مریم'' نہیں لکھا اور نہ ہی مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق وہ ابن مریم ہیں۔ یسُوع مسیح مقدسہ مریم کا دُنیاوی بیٹا تو کہلا سکتا ہے لیکن وہ اِبن مریم نہیں کہلا سکتا۔ (لوقا ۴:۱-۱۲)

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے لئے ایک اور اصطلاح استعمال ہوئی ہے ''ابن آدم'' یسُوع مسیح اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ میں بشر بھی ہوں اور خُدا بھی ہوں اس لئے آیا کہ اپنی جان دے کر لوگوں کو گناہ سے آزاد کرائے دُنیاوی اِنسانی پہچان کے طور پر یسُوع کو مقدسہ مریم کا بیٹا کہہ سکتے ہیں۔ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح ابن مریم نہیں ہیں۔

(7) انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح ''ابن خُدا''

ابن خُدا: مسیحی ایمان عقیدے اور انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح، اِنسان تھا نہیں، ہے نہیں، ہوگا نہیں، بلکہ وہ اِنسانوں کی نجات کی خاطر اِنسان بنا۔ انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے پیدا ہونے سے پہلے فرشتوں نے بتا دیا تھا کہ وہ ''ابن خُدا'' ہے۔

(1) یسُوع مسیح ''ابن خُدا'' کی خوشخبری کا شروع۔ (مرقس ۱:۱)

(2) وہ بزرگ ہوگا اور ''خُدا تعالیٰ کا بیٹا'' کہلائے گا اور خُداوند خُدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا۔ (لوقا ۱:۳۲)

(3) اور فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا کہ رُوح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خُدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وہ مولود مقدس خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔ (لوقا ۱:۳۵)

(4) اور ''کلام مجسم ہوا''* اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا

Marfat.com

ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔(یوحنا۱:۱۴)

☆ **کلام مجسم ہوا:** انجیل یوحنا کے مطابق ''کلام'' ''یسوع'' اِنسانی صورت میں مجسم ہوا۔ یسُوع مسیح بشر بن کر زمین پر آیا اور اِنسانوں کے درمیان رہا تا کہ خُدا کا جلال ظاہر کرے۔کلام مجسم ہوا اِس کے لئے لفظ ''تجسم'' ☆ بھی استعمال ہوتا ہے۔

☆ **تجسم:** مطلب خُدا نے اِنسانی رُوپ دھارا۔

نوٹ: انجیلی بیان اور مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق خُدا کا دوسرا اقنوم اِنسان بن کر اس دُنیا میں آیا اِس لئے انجیل لوقا میں صاف لکھا ہے کہ وہ مولود مقدس ''خُدا کا بیٹا'' کہلائے گا؛ مریم کا بیٹا نہیں۔

☆ مولود: اُردو لغت میں؛ بچہ، پیدائش کا دِن، بیٹا، لڑکا۔

(5) اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں۔(مرقس ۱:۱۱)

نوٹ: انجیل مرقس کی اِس آیت کے مطابق خُدا نے خود اپنی آواز سے واضح کیا کہ یسُوع اُس کا بیٹا ہے۔

(6) پھر سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے ہو کر یسُوع سے پُوچھا کہ تو کچھ جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر وہ خاموش ہی رہا اور کچھ جواب نہ دیا۔سردار کاہن نے اُس سے سوال کیا اور کہا کیا تو اُس ''ستُودہ کا بیٹا'' ☆ مسیح ہے؟ یسُوع نے کہا ہاں مَیں ہوں۔

(مرقس ۱۴:۶۱)

☆ **ستُودہ کا بیٹا:** ستُودہ فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''جس کی حمد وثنا کی جائے''

(7) اور بھیڑ اُس کے آس پاس بیٹھی تھی اور انہوں نے اُس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھے پوچھتے ہیں۔اُس نے اُن کو یہ جواب دیا میری ماں اور میرے بھائی کون ہیں؟ اور

Marfat.com

اُن پر جو اُس کے گرد بیٹھے تھے نظر کر کے کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں! کیونکہ جو کوئی خُدا کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔ (مرقس ۳:۳۲-۳۵)

نوٹ: انجیل مقدس کی مقدسہ مریم وہ واحد خاتون ہیں جو خُدا کے بیٹے کی ولادت اور موت کی چشم دید گواہ ہیں۔ مقدسہ مریم نے یسُوع کو بیٹے کے طور پر جنم دیتے ہوئے اور منجی کے طور پر مرتے ہوئے دیکھا۔ بائبل مقدس کے مطابق ہر اسرائیلی دوشیزہ کا یہ خواب تھا کہ اُس سے موعود منجی مسیح پیدا ہو اِسی لئے جب فرشتے نے مقدسہ مریم کو پیغام سنایا اُسے کچھ شک نہیں ہوا۔ لیکن اُس نے پوچھا ضرور کہ حمل کیسے ممکن ہوگا؟ جبکہ میں مرد کو نہیں جانتی۔ انجیل مقدس کی مقدسہ مریم کو خُدا کے بیٹے کی ماں ہونے کا منفرد اعزاز حاصل ہوا۔ مقدسہ مریم کو پتہ تھا کہ وہ کس کو جنم دے رہی ہیں یسُوع نے صرف اِنسانی شریعت کو پورا کیا اور اِنسان بنا۔ انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کو "یسُوع ابن مریم" کے طور پر نہیں لکھا۔ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق مسیحی یسُوع مسیح کو "ابن خُدا" کہہ کر پکارتے ہیں۔

(8) حضرت عیسیٰؑ میں اللہ نے اپنی رُوح پھونکی

(1) اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی تو ہم نے اس میں اپنی رُوح پھونکی اور اُسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہاں کے لئے نشانی بنایا۔ (سورۃ الانبیاء ۲۱:۹۱)

(2) اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا ٹھہرائے پاکی ہے اس کو؛ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اُس سے فرماتا ہے ہوجا (کُن فیکون) وہ فوراً ہوجاتا ہے۔ (سورۃ مریم ۱۹:۳۵)

(3) نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا؛ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہوجا (کُن فیکون) وہ فوراً ہوجاتی ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۱۷)

Marfat.com

نوٹ : قرآن مجید کی اِن آیات کے مطابق حضرت عیسیؑ کو اللہ تعالیٰ نے ''کُن فیکون'' (مطلب ہو جا) کہہ کر پیدا کیا۔ جس طرح حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے ''کن فیکون'' (ہو جا) کہہ کر پیدا کیا تھا یہی مثال حضرت عیسیؑ کی ہے۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیؑ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رُوح پھونکی۔

(9) یسُوع مسیح میں خُدا نے اپنی رُوح نہیں پھونکی

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدہ کے مطابق خُدا نے یسُوع مسیح میں اپنی رُوح نہیں پھونکی انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح خود خُدا تھے۔ وہ تثلیث کے دوسرے اقنوم ہیں؛ اور نہ ہی خُدا نے یسُوع مسیح کو کلمہ ''کُن فیکون'' (ہو جا) کہہ کر پیدا کیا۔ انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح نے تو اپنے اختیار سے زمین پر مردوں میں رُوح پھونکی تھی۔

(10) حضرت عیسیؑ کی نفخ رُوح سے پیدائش

قرآن مجید کے مفسرین کے مطابق جس طرح حضرت آدمؑ نفخ رُوح سے پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت عیسیؑ بھی رُوح الامین (جبریلؑ) کے نفخ رُوح سے پیدا ہوئے اور رُوح الامین (جبریل) کی طرح ان کا لقب بھی رُوح اللہ ہوا۔ اگر چہ حضرت عیسیؑ صورۃً اِنسان اور بشر تھے؛ مگر حقیقتاً جنس ملائکہ سے تھے؛ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اُٹھایا تا کہ اپنے ہم جنس فرشتوں میں زندگی بسر کریں۔ (معارف القرآن؛ جلد ۱؛ ص؛ ۲۵)

Marfat.com

(11) یسوع مسیح کی نفخ رُوح سے پیدائش کی نفی

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات کے مطابق یسوع مسیح نہ تو نفخ رُوح سے پیدا ہوئے اور نہ وہ جبریلؑ کے نفخ رُوح سے پیدا ہوئے، اور نہ وہ جنس ملائکہ سے ہیں۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسوع مسیح تو خود ساری کائنات، مخلوقات، اِنسان اور فرشتوں کی تخلیق کرنے والے ہیں۔

(12) حضرت عیسیٰؑ کے حمل کی خوشخبری کی جگہ ''غیر آباد''

(1) اور کتاب میں ''مریم'' کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب (مشرق) کی طرف ایک جگہ الگ گئی۔ (سورۃ مریم ۱۹:۱۷)

(2) اب مریم نے اسے ''عیسیٰ'' کو پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی۔

(سورۃ مریم ۱۹:۲۲)

(3) اسلامی روایات کے مطابق جس جگہ حضرت مریم نے بچے ''حضرت عیسیٰؑ'' کو جنم دیا وہ غیر آباد جگہ ''صحرائے رم رم'' تھی۔

(4) حضرت مریم جس جگہ گئیں وہ جگہ وہاں سے دُور غیر آباد تھی۔ کہتے ہیں کہ وہاں آپ کا ''کھیت'' تھا جسے پانی دینے کے لئے آپ گئی تھیں۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد:۳: ص:۳۳۶)

Marfat.com

(13)یسُوع مسیح کے حمل کی خوشخبری کی جگہ ناصرۃ گاؤں

(1)چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خُدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرۃ* تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔(لوقا۱:۲۶)

(2)یسُوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا تو دیکھو کئی مجوسی پُورب سے یروشلیم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ۔ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سُن کر ہیرودیس بادشاہ اور اُس کے ساتھ یروشلیم کے سب لوگ گھبرا گئے۔ اور اُس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے اُن سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیے؟ انہوں نے اُس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ۔ اَے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ (متی۲:۱-۶)

(3)اور جب وہ خُداوند کی شریعت کے مطابق سب کچھ کر چکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرۃ کو پھر گئے اور وہ لڑکا بڑھتا اور قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا اور خُدا کا فضل اُس کے ساتھ تھا۔(لوقا۲:۳۹-۴۰)

☆ ناصرۃ: کا مطلب تاج، مخصوصیت، ناصرت ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جس کا پرانے عہدنامہ میں کوئی ذکر نہیں۔ یسُوع مسیح ناصرت کی مناسبت سے ناصری کہلائے۔ ناصری اِس نام کے اصل معنی واضح نہیں یہ نام عبرانی زبان کا لفظ ''نصر'' سے مشتق ہوسکتا ہے ''نصر'' کا مطلب ہے ''شاخ'' یا ''جڑ''۔

نوٹ: چونکہ یسُوع مسیح کے زمانے میں کئی یہودی آدمیوں کا نام یسُوع تھا اس لئے یسُوع کی

Marfat.com

شناخت کے لئے اُس کے نام کے ساتھ اُن کے آبائی گاؤں ناصرت کی نسبت سے یسُوع مسیح ناصری لگادیتے ہیں۔

(14) حضرت عیسیٰؑ کے پیدائش کی جگہ کھجور کی جڑ

(1) اب مریم نے اسے ''عیسیٰ'' کو پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دُور جگہ چلی گئی۔ پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا۔ بولی: ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ تو اِسے اِس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رَب نے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔ تو کھا پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (سورۃ مریم ۱۹: ۲۲-۲۶)

(2) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نے یا حضرت جبریلؑ نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آب شیریں کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے اور حضرت مریم سے کہا گیا۔ جوز چہ کے لئے بہترین غذا ہیں۔

(قرآن کنز الایمان تفسیر: ص؛ ۵۵۲)

(3) حضرت مریم حمل سے ہو گئیں پس اسی وجہ سے وہ یکسو ہو کر ایک دُور کی جگہ چلی گئیں۔ پھر دردزہ اسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے آیا۔ بولی کاش! میں اِس سے پہلے ہی مرچکی ہوتی اور لوگوں کی یاد سے بھی بھولی بسری ہوتی۔ اتنے میں اِسے نیچے سے ہی آواز دی گئی کہ آزردہ خاطر نہ ہو تیرے رَب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا۔ اور کھجور کا تنا اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تروتازہ پکی کھجوریں گرادے گا اب چین سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ۔

Marfat.com

(قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے :ص؛٦٦٨)

(15) یسُوع مسیح کی پیدائش کی جگہ ''بیت لحم کی چرنی''

(1) اور اُس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے اُن سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیے؟ انہوں نے اُس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ۔ اَے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ (متی ۲:۴-٦)

(2) اُن دِنوں میں ایسا ہوا کہ قیصر اوگوستس* (رومی سلطنت کا شہنشاہ) کی طرف سے حکم جاری ہوا کہ ساری دُنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ یہ پہلی اِسم نویسی سُوریہ (موجودہ شام) کے حاکم ''کورنیس'' کے عہد میں ہوئی۔ اور سب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔

(لوقا ۲:۱-۳)

☆ قیصر اوگوستس: یسُوع کی پیدائش کے دِنوں میں رومی شہنشاہ تھا؛ اس کا اصل نام ''اوکٹادیان'' (Octvian) تھا لیکن وہ قیصر اوگوستس کے نام سے مشہور ہے۔

(3) پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرۃ سے داؤد کے شہر ''بیت لحم''* کو گیا جو یہودیہ میں ہے۔ اس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ تا کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اُس کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا۔ اور اُس کا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا اور اُس نے اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر ''چرنی''* (جانوروں کے کھانے کی جگہ کھرلی) میں رکھا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔ اُسی علاقے میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ اور خُداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہوا اور

Marfat.com

خُداوند کا جلال اُن کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔ مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرومت کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لیے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خُداوند۔ اور اِس کا تمہارے لیے یہ نشان ہے کہ تم ایک بچہ کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے۔ (لوقا۲: ۴-۱۲)

(4) یسُوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا تو دیکھو کئی مُجوسی (ستارہ شناس) پورب سے یروشلیم میں یہ کہتے ہوئے آئے۔ کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں (متی۲: ۱-۲)

(5) اِس پر ہیرودیس بادشاہ نے ''مجوسیوں'' * کو چپکے سے بلا کر اُن سے تحقیق کی کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا۔ اور یہ کہہ کر اُنہیں بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اُس بچے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ ملے تو مجھے خبر دو تا کہ میں بھی آ کر اُسے سجدہ کروں۔ وہ بادشاہ کی بات سُن کر روانہ ہوئے اور دیکھو جو ستارہ انہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ اُن کے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ اُس جگہ کے اُوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچہ تھا۔ وہ ستارے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ اور اُس گھر میں پہنچ کر بچے کو اُس کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اُس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا، مُر اور لُبان اُس کو نذر کیا۔ (متی۲: ۷-۱۱)

☆ چرنی: مطلب ناند۔ وہ بڑا برتن یا جگہ جہاں مویشیوں کو چارا ڈالتے ہیں۔

☆ بیت لحم: یرُوشلیم سے آٹھ کلومیٹر جنوب میں ایک قصبہ جو داؤد نبی کی جائے پیدائش تھا۔

☆ مجوسی: یونانی زبان میں ان کے لئے لفظ ماگ اوس آتا ہے۔ یہ مجوسی غالباً کسی مشرقی ملک کے باشندے تھے اور علم نجوم، جوتش، ستارہ شناسی کے ماہر تھے۔ اور اُن کے علم کے مطابق اُن کو یقین تھا کہ کوئی عظیم ہستی پیدا ہونے والی ہو تو آسمان پر ایک نیا ستارہ نکلتا ہے۔

Marfat.com

نوٹ: ستارے کو دیکھ کر کئی مجوسی آئے تھے لیکن اُن میں سے صرف تین مجوسیوں نے سونا، لُبان، مُر اُس کو پیش کیا۔ان تینوں کے متعلق روایات ہیں کہ یہ تینوں عام مجوسی نہیں تھے۔ بلکہ وہ اپنے علاقوں کے حاکم مطلب بادشاہ تھے جنہوں نے وہ نذرانے یسُوع کو پیش کیے۔

(16) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ''گرمیوں میں''

(1) اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔(سورۃ مریم۱۹:۲۵-۲۶)

نوٹ: اِسلامی مفسرین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ گرمیوں میں پیدا ہوئے سردیوں میں نہیں۔ دلیل یہ ہے کہ کھجور ہمیشہ گرمیوں میں پکتی ہے سردیوں میں نہیں۔ اسلامی مفسرین حضرت عیسیٰؑ کے سردیوں میں پیدا ہونے میں یقین نہیں رکھتے۔

(17) یسُوع مسیح کی پیدائش ''سردیوں میں''

انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح کی پیدائش سخت سردی کے موسم میں ہوئی۔

(1) اُسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ اور خُداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہوا اور خُداوند کا جلال اُن کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔ مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرو مت کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خُداوند اور تمہارے لئے یہ نشان ہے کہ تم ایک بچہ کو کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے۔

(لوقا۲:۸-۱۲)

Marfat.com

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق ''یسوع مسیح'' کی پیدائش کے گواہ اُس وقت ''بھیڑ بکریوں'' کے چرانے والے ہیں۔ کیونکہ وہ باہر میدان میں سردی کی وجہ سے ٹھٹھر رہے تھے۔ اور میدان میں آگ جلا کر اُس کو تاپ رہے تھے۔ اُس وقت ان کو یسوع مسیح کی پیدائش کی خوش خبری خُدا کے فرشتوں نے دی تو چرواہوں نے سب سے پہلے آ کر اُسے سجدہ کیا۔

(18) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر معصوم لڑکوں کی شہادت کی ''نفی''

قرآن مجید، صحاح ستہ، اسلامی تفسیروں یا کسی اسلامی لٹریچر میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر دو دو سال یا اس سے زیادہ عمر کے معصوم چھوٹے لڑکوں کو شہید کرنے کی کوئی روایت نہیں ہے۔

(19) یسوع مسیح کی پیدائش پر معصوم لڑکوں کی ''شہادت''

(1) اور ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانے کی ہدایت خواب میں پا کر دوسری راہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔ (متی ۲:۱۲)

نوٹ: مجوسیوں نے ہیرودیس (بادشاہ) کے پاس واپس نہ جانے کی ہدایت خواب میں اِسی جگہ (بیت لحم) میں پائی اور وہیں سے وہ اپنے وطن کو واپس لوٹ گئے۔

(2) جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی تو نہایت غصے ہوا اور آدمی بھیج کر بیت لحم اور اُس کے سب سرحدوں کے اندر کے اُن سب لڑکوں کو قتل کروا دیا جو دو دو برس کے یا اُن سے چھوٹے تھے۔ اُس وقت کے حساب سے جو اُس نے مجوسیوں سے تحقیق کی تھی۔

(متی ۲:۱۶)

Marfat.com

نوٹ : اُس وقت رومی ہیرودیس (بادشاہ) کے حکم پر بیت لحم اور اردگرد (گاؤں) کے دو دو سال کی عمر کے تمام معصوم لڑکوں کو شہید کر دیا گیا۔ایک اندازہ کے مطابق اُس وقت تقریباً ۹۰ معصوم لڑکے شہید کئے گئے۔ یہ واقعہ "یسوع مسیح" کی پیدائش پر ہوا۔جس کی پیشین گوئی پہلے بائبل میں یرمیاہ نبی کی معرفت کی گئی تھی کہ رامہ میں آواز سنائی دی اور رونا اور بڑا ماتم راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے اور تسلی نہیں پاتی۔ بائبل مقدس میں دوسرا اہم واقعہ جو چھوٹے معصوم لڑکوں کے قتل کرنے کا ہے وہ فرعون کا زمانہ تھا جب موسیٰ پیدا ہوئے تھے۔ یہ دو اہم واقعات بائبل مقدس میں موجود ہیں کہ دو دفعہ چھوٹے معصوم لڑکوں کو کسی بڑے نبی کی آمد سے قبل شہید کیا گیا۔

(20) حضرت عیسیٰؑ کا پنگھوڑے میں بولنا

(1) اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا! وہ بولے: ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے (پنگھوڑے) میں بچہ ہے، بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ (سورہ مریم ۱۹: ۲۹-۳۰)

(2) اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے (پنگھوڑے) میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہوگا (سورۃ ال عمران ۳: ۴۶)

(3) جب حضرت عیسیٰؑ نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی برات وطہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت عیسیٰؑ اتنا فرما کر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں۔ (قرآن کنز الایمان تفسیر: ص؛ ۵۵۳)

Marfat.com

(21) یسوع مسیح کا پنگھوڑے میں بولنے کی نفی

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس میں یسوع مسیح نے پنگھوڑے میں باتیں کی ہوں اور مقدسہ مریم کی وکالت کی ہو کہ وہ پاک دامن ہے ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(22) حضرت عیسیٰؑ کس شرِیعت کے تابع تھے

اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق کچھ نہیں لکھا کہ وہ کس شرِیعت کے تابع تھے۔

(23) یسوع مسیح موسوی شرِیعت کے تابع تھے

(1) یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو اُن پر عمل کرے گا اور اُن کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ (انجیل متی ۵:۱۷-۱۹)

(2) موسیٰ کی شرِیعت میں کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمنوں سے عدوات۔ لیکن یسوع مسیح نے یہ تعلیم دی کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے دُعا کرو۔ (متی ۵:۴۴)

Marfat.com

(3) موسوی شریعت میں کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ؛ دانت کے بدلے دانت لیکن یسُوع مسیح نے یہ کہا کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھر دے۔ (متی ۵:۳۸)

(4) موسیٰ کی شریعت میں کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا۔ لیکن یسُوع مسیح نے کہا کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دِل میں زنا کر چکا۔ (متی ۵:۲۷)

(5) موسیٰ کی شریعت میں کہا گیا تھا کہ خون (قتل) نہ کرنا۔ لیکن یسُوع مسیح نے یہ کہا کہ جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کے لائق ہو گا اور جو اُس کو احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزاوار ہو گا۔ (متی ۵:۲۱)

نوٹ: انجیل متی ۵ باب میں یسُوع مسیح نے موسوی شریعت کے پورے معنی و مقصد کو بیان کیا کہ خُدا سے محبت رکھنے اور اپنے پڑوسی سے محبت رکھنے میں سمو دیا اور یوں خُدا کی شریعت کو پورا (مکمل) کیا۔

(24) حضرت عیسیٰؑ کے حالات زندگی

(1) قرآن مجید و حدیثوں میں کوئی حوالہ درج نہیں کہ "حضرت عیسیٰؑ" کی والدہ "حضرت مرْیم" کی منگنی کسی سے ہوئی تھی۔

(2) ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ حاملہ ہونے کے فوراً بعد اِس نے اِسے جنم دیا اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ ایک دم پورے اِنسان بنے اور حمل کے ساتھ ہی پیدا ہوئے۔ اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ صحرائے رم رم میں کھجور کے درخت کے نیچے پیدا ہوئے (قصص الانبیاء محمد عبداللہ رفیق ایم؛ ۲:۶۷)

Marfat.com

(3) قرآن مجید اور حدیث میں کہیں کسی گڈریے (بھیڑ بکریاں چرانے والوں) کا ذکر نہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر آ کر اُسے سجدہ کیا ہو۔

(4) قرآن مجید اور حدیث میں مجوسیوں کا ذکر نہیں ملتا جس میں مجوسیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر کوئی ستارہ نمودار ہوتا ہوا دیکھا ہو۔

(5) قرآن مجید اور حدیث میں کہیں کوئی ذکر نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو ''مجوسیوں''* نے سونا، مُر اور لبان پیش کیا ہو۔

☆ مجوسی: اُردو لغت میں مطلب؛ آتش پرست، گبر، زرتشت کا پیرو۔

نوٹ: آگ کی پوجا کرنے والے مذاہب کے پیروکار کو آتش پرست کہتے ہیں۔ اسلامی مفسرین کے مطابق مجوسی جس کو کہا گیا ہے وہ جادوگر یا بت پرست کے زمرے میں آیا ہے۔ اور اہلِ اِسلام مجوسی (جادوگر) کو نفرت سے دیکھتے ہیں اس لئے اسلام میں مجوسیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

(25) یسُوع مسیح کے حالات زندگی

(1) انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدہ کے مطابق یسُوع مسیح کی پیدائش بائبل مقدس کے نبیوں کی پیشینگوئیوں کے مطابق داؤد کے شہر بیت لحم میں ہوئی۔ موجودہ یروشلیم سے آٹھ کلومیٹر جنوب میں ایک قصبہ جو داؤد نبی کی جائے پیدائش ہے۔

نوٹ: یروشلیم رُومی دور میں فلستین کا دارالحکومت تھا۔

(2) پس یوسف بھی گلیل کے شہر ''ناصرۃ''* سے داؤد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے۔ اس لئے کہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ (لوقا ۲:۴)

Marfat.com

☆ ناصرۃ: یسُوع مسیح کے والدین ناصرۃ گاؤں میں رہتے تھے جو بیت لحم سے تقریباً ۹۲ میل دُور تھا۔ ان کے ماں باپ ناصرت سے چار دِن کی مسافت طے کر کے بیت لحم میں اپنے نام لکھوانے کے لیے آئے۔ اور جس رات وہ بیت لحم میں داخل ہوئے اُسی رات یسُوع مسیح کی سرائے میں پیدائش ہوئی۔

(3) انجیل مقدس اور مسیحی روایات کے مطابق یسُوع مسیح کا اِنسانی طریق پر ماں کے رحم میں بڑھاؤ ہوا اور پورے وقت پر پیدائش ہوئی۔

(4) اُسی علاقہ میں ''چرواہے''* تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ اور خُداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہوا اور خُداوند کا جلال اُن کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔ مگر فرشتہ نے اُن سے کہا کہ ڈرو مت کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خُداوند۔ (لوقا۲:۸-۱۱)

(5) جب فرشتے اُن کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو ایسا ہوا کہ چرواہوں نے آپس میں کہا کہ آؤ بیت لحم تک چلیں اور یہ بات جو ہوئی ہے اور جس کی خُداوند نے ہم کو خبر دی ہے دیکھیں۔ پس انہوں نے جلدی سے جا کر مریم اور یوسف کو دیکھا اور اُس بچہ کو چرنی میں پڑا پایا۔ اور انہیں دیکھ کر وہ بات جو اُس لڑکے کے حق میں اُن سے کہی گئی تھی مشہور کی۔ اور سب سُننے والوں نے ان باتوں پر جو چرواہوں نے اُن سے کہیں تعجب کیا۔ مگر مریم ان باتوں کو اپنے دِل میں رکھ کر غور کرتی رہی۔ (لوقا۲:۱۵-۱۹)

نوٹ: انجیل مقدس میں گڈریوں (بھیڑ بکریوں کو پالنے والوں) کا پورا ذکر ہے، جس میں انہوں نے اُسی رات یسُوع مسیح کو آ کر چرنی میں سجدہ کیا جہاں وہ پیدا ہوئے تھے۔

Marfat.com

☆ چرواہے: روایات میں ہے کہ یہ وہ چرواہے تھے جو اُن بھیڑ بکریوں کو پالتے تھے جو یہودی لوگ ہیکل میں قربانی کے لئے چڑھاتے تھے۔ چونکہ یروشلیم کی ہیکل میں قربانیاں چڑھانے کے لئے بھیڑ بکریوں کے صرف نر برے استعمال کئے جاتے تھے اور وہ چرواہے موسوی شریعت کے مطابق اُن کو پالتے تھے۔

(6) انجیل مقدس کی مقدسہ مریم بچے یسُوع مسیح کو لے کر اپنی یہودی قوم کے پاس نہیں گئیں۔ بلکہ یہودی قوم کے چرواہے یسُوع مسیح کی تعظیم اور سجدے کرنے کے لئے اُسی رات جب یسُوع پیدا ہوئے خود چل کر حاضر ہوئے۔

(7) یسُوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا تو دیکھو کئی مجوسی پورب سے یروشلیم میں یہ کہتے ہوئے آئے۔ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سُن کر ہیرودیس بادشاہ اور اُس کے ساتھ یروشلیم کے سب لوگ گھبرا گئے۔ (متی ۲:۲)

نوٹ: یسُوع مسیح کی پیدائش پر ایک ستارہ نمودار ہوا جو پورب میں دیکھا گیا جس کی راہنمائی میں غیر اقوام کے (ستارہ شناس) مجوسی ستارہ کی راہنمائی میں چلے آئے۔

(8) وہ بادشاہ کی بات سُن کر روانہ ہوئے اور دیکھو جو ستارہ انہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ اُن کے آگے آگے چلا یہاں تک کہ اُس جگہ کے اُوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچہ تھا۔ وہ ستارے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ اور اُس گھر میں پہنچ کر بچے کو اُس کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اُس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا، لبان اور مُر اُس کو نذر کیا۔ (متی ۲:۹-۱۱)

نوٹ: اس آیت کے مطابق ستارہ کی راہنمائی میں کئی مجوسی مختلف ملکوں سے آئے اور انہوں نے اُس وقت کے رومی ''ہیرودیس بادشاہ'' سے اجازت لی۔ اجازت ملنے کے بعد اُنہوں نے

Marfat.com

یسُوع مسیح کو یوسف اور مقدسہ مریم کے آبائی گھر (بیت لحم) میں پہنچ کر بچے "یسُوع" کو اُس کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اُس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور نذرانے پیش کیے۔ یسُوع مسیح کو نذرانے چرنی میں پیش نہیں کیے تھے۔ روایات ہیں کہ یہ تین مجوسی مختلف ملکوں کے حاکم تھے جو صرف ستارہ کو دیکھ کر رومی حکومت جو یروشلیم میں تھی وہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ آئے وہ تینوں مختلف ممالک سے تھے لیکن وہ بادشاہ سے اجازت لینے اکٹھے گئے تھے۔ اجازت ملنے کے بعد وہ تینوں بیت لحم گئے اور وہاں انہوں نے اکٹھے اپنے اپنے نذرانے یسُوع مسیح کو پیش کیے۔ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدے میں ان مجوسیوں کو یسُوع مسیح کی پیدائش پر بڑی اہمیت حاصل ہے۔

(9) یسُوع مسیح کا بچپن ایک گم نام گاؤں (ناصرة) میں گزرا اور وہ تیس سال کی عمر تک کارپینٹر کا کام کرتے رہے۔ نہ اُنہوں نے شادی کی۔ نہ اُن کا اپنا کوئی ذاتی گھر تھا۔ وہ ساڑھے تین سال تک خانہ بدوش بن کر تبلیغ کرتے رہے۔ اُن کی کُل عمر ساڑھے تینتیس سال تھی جب وہ مصلوب ہوئے۔ اُنہوں نے اپنی جائے پیدائش سے دوسو میل سے زیادہ دُور سفر نہیں کیا۔

(10) انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے اور روایات کے مطابق یسُوع مسیح نے پنگھوڑے میں کلام نہیں کیا۔ نہ یسُوع نے کوئی کتاب لکھی اور نہ ہی وہ کوئی کتاب لے کر آئے۔ انجیل مقدس کو یسُوع مسیح کے شاگردوں نے اُن کی موت کے بعد وہ سب واقعات وحالات لکھے جو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اپنے کانوں سے سُنے تھے اُن سب کو انہوں نے الہام سے تحریر کیا۔

(26) حضرت عیسیٰؑ کا حُلیہ

(1) اِس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اُترے۔ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی

Marfat.com

ہے۔انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے؛ پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا۔اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا؛ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا۔تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔دِل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا۔سدرہ المنتہٰی کے پاس۔اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔بے شک اپنے رَب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔(سورۃ النجم ۵۳:۱-۱۸)

(2) تفسیر کبیر؛ تفسیر رُوح البیان میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اُوپر استویٰ فرمایا اور حضرت جبریلؑ سدرہ المنتہیٰ پر رُک گئے آگے نہ بڑھ سکے انہوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں گے اور حضور سید عالم ﷺ آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے۔(قرآن کنزالایمان تفسیر:ص؛۹۴۷)

(3) بخاری و مسلم میں ہے کہ لیلتہ المعراج میں حضورؐ نے حضرت عیسیٰؑ سے بھی ملاقات کی وہ سرخ رنگ میانہ قد ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی ابھی حمام سے نکلے ہیں۔

(4) بخاری کی ایک روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سُرخ رنگ گھنگھریالے بال اور چوڑے چکلے سینے والے، حضرت عیسیٰؑ کو کعبہ کے پاس دکھایا گیا۔کہ ایک گندمی رنگ والے، جن کے سر کے پٹھے دونوں مونڈھوں تک تھے؛ صاف بالوں والے جن کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔اپنے دو ساتھیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ عیسیٰؑ ابن مریم ہیں۔(تفسیر ابن کثیر: جلد اول،ص؛۷۱۸)

Marfat.com

(5) حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیکھا۔ عیسیٰؑ سرخ رنگ، گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں عیسیٰؑ سے ملا پھر آپؐ نے اُن کا وصف بیان کیا۔ کہ وہ درمیانے قد کے سرخ رنگ والے ہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ابھی غسل خانہ سے (نہا) کر نکلے ہیں۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛۷۳۶)

(6) یہ حدیث حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے واقعات میں گزر چکی ہے۔ پھر فرمایا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہمیں اسرائیل نے بتایا۔ انہوں نے عثمان بن المغیرہ سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: میں نے حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا۔ حضرت عیسیٰؑ کا رنگ سرخ تھا، بال گھنگریالے تھے اور سینہ چوڑا تھا، جب کہ موسیٰؑ گندمی رنگ والے شخص تھے اور آپ کے بال سیدھے تھے، انہیں دیکھ کر یوں لگتا تھا ''الزط قبیلہ کے مرد ہیں''۔ (اسے صرف حدیث بخاری نے روایت کیا ہے)

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛٦٦٦)

(27) یسُوع مسیح کا حلیہ

مسیحیت میں یسُوع مسیح کی تصوراتی تصویر کشی کی گئی ہے۔ البتہ یسُوع مسیح کے حلیے کے متعلق اسلامی طرز کا کوئی لٹریچر یا روایات نہیں ہے۔

(28) خلاصہ

(1) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے ''نانا کا نام عمران'' جو آل حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے ہیں

Marfat.com

قرآن مجید میں نام ''عیسیٰؑ'' ہے۔

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے نانا کا نام الیاقیم (ایلی) اور ''باپ کا نام یوسف'' جو آل اضحاق سے داؤد کی نسل سے ہیں۔ انجیل مقدس میں نام ''جھوشوا'' ہے جس کا اُردو ترجمہ یسُوع کیا گیا ہے۔

نوٹ: دونوں مذاہب کی کُتب میں نام الگ الگ ہیں؛ قرآن مجید میں عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع۔

(2) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کو ۲۱ مرتبہ ''عیسیٰؑ ابن مریم'' کہا گیا ہے۔ مطلب حضرت عیسیٰؑ مریم کا بیٹا۔ اسلام کے مطابق اللہ کا یہ ایسا معجزہ ہے کہ اُس نے ایک عورت سے بغیر مرد کے ملاپ کے ''کُن فیکُون'' کہہ کر لڑکا پیدا کیا اسی لئے حضرت عیسیٰؑ کو مریم کا بیٹا کہا گیا ہے۔ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا نہیں کہا بلکہ کہا مریم کا بیٹا۔ قرآن مجید نے صرف توحید کا درس دیا ہے کہ اللہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ قرآن مجید اور اسلامی مفسرین حضرت عیسیٰؑ کو خُدا کا بیٹا کہہ کر نہیں پکار سکتے کیونکہ یہ توحید اور قرآن مجید کے مطابق کفر ہے۔

انجیل مقدس نے یسُوع مسیح کو اِبن خُدا، اِبن آدم، خُدا کا بیٹا، ستودہ کا بیٹا کہہ کر پُکارا ہے۔ یسُوع مسیح کو مقدسہ مریم کے اِنسانی رشتے سے بیٹا تو کہہ سکتے ہیں؛ لیکن وہ اِبن مریم نہیں انجیل لوقا ۱:۳۵ میں لکھا ہے کہ وہ مولود مقدس ''خُدا کا بیٹا'' کہلائے گا انجیل لوقا ۱:۳۲ وہ بزرگ ہو گا اور ''خُدا تعالیٰ کا بیٹا'' کہلائے گا۔

(3) قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰؑ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رُوح پھونکی اور اُن کو کُن فیکُون (ہو جا) کہہ کر پیدا کیا اور اس کی مثال آدم کی دی کہ جس طرح آدم کو اللہ نے کُن فیکُون (ہو جا) کہہ کر پیدا کیا اسی طرح اُس نے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کیا۔

Marfat.com

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح تثلیث کے دوسرے اقنوم ہیں اور وہ خود خُدا تھے۔ اور انہوں نے اِنسانی یسُوع نام میں رُوپ دھارا؛ مسیحیت کے مطابق وہ تو خود مردہ اِنسانوں میں رُوح پھونکتے تھے۔ یسُوع خود کُن فیکُون کہہ کر پیدا کرتے تھے۔

(4) اسلامی مفسرین اور تفسیروں میں لکھا ہے حضرت عیسیٰؑ جبریلؑ کے نفخ رُوح سے پیدا ہوئے اسی لئے اُن کو رُوح اللہ کہا گیا ہے۔

انجیل اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کی نفخ رُوح سے پیدا ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ مسیحیت کے مطابق یسُوع مسیح رُوح اللہ نہیں ہیں۔ (مطلب اللہ کی رُوح)

(5) قرآن مجید اور اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت مریم جہاں گئیں وہ غیر آباد جگہ صحرائے رم رم تھی۔

انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم کا آبائی گھر "بیت لحم" میں تھا۔ جہاں وہ اپنے شوہر یوسف کے ساتھ نام لکھوانے گئی تھیں وہ جگہ اب بھی موجود ہے۔

(6) قرآن مجید کے مطابق حضرت مریم کے وضع حمل کے وقت کھجور کے تنے کے پاس دوسرا اور کوئی اِنسان موجود نہیں تھا۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق وضع حمل کے وقت سرائے کی چرنی میں اُن کے شوہر یوسف بھی اُن کے ساتھ تھے مقدسہ مریم اکیلی نہیں تھیں۔ اُس وقت سرائے میں آدمیوں کے بہت بھیڑ ہونے اور جگہ نہ ملنے کی وجہ سے اُن کو رات بسر کرنے کے لئے سرائے میں صرف یہ چرنی (مطلب جانوروں کی کھرلی) کی جگہ ملی تھی۔

(7) قرآن مجید اور اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی جائے پیدائش شرقی مکان جو غیر آباد علاقے میں ایک کھجور کے تنے کی جڑ ہے۔

Marfat.com

انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم اور یوسف (مریم کے شوہر) دونوں ناصرت سے بیت لحم کی طرف اکٹھے آئے تھے اور یسوع مسیح کی جائے پیدائش بیت لحم میں سرائے کی چرنی میں ہوئی۔

نوٹ: قرآن مجید میں شرقی مکان ''کھجور کے تنے'' میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کی پیدائش ''بیت لحم سرائے کی چرنی'' دونوں کی پیدائش کے یہ واقعات بھی ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے۔

(8) اسلامی مفسرین بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے یہ سب واقعات رُوحانی تھے، اِس میں اِنسانی عمل دخل نہیں تھا مطلب ''حضرت مریم کا کھجور کی جڑ میں جانا''، ''کھجور کی جڑ کو ہلانا'' ''آنکھ ٹھنڈی کرنا'' پانی وغیرہ۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے میں کسی کھجور کے درخت کی جڑ اور تنے کا ذکر نہیں ملتا جہاں یسُوع مسیح کی پیدائش ہوئی ہو۔ اور یسُوع مسیح کی ماں مقدسہ مریم کو بشارت ہوئی ہو کہ کھجور کے درخت کی جڑ کو ہلاؤ تو تم پر تازہ کھجوریں گریں گی پانی پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر۔ انجیل مقدس کے مطابق مقدسہ مریم کا وضع حمل رات کے وقت بیت لحم کے سرائے کی چرنی (جانوروں کے کھانے کی جگہ کھرلی) میں ہوا۔

(9) قرآن مجید اور حدیث میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر چرواہوں کا کوئی واقعہ درج نہیں ہے۔ البتہ قرآن مجید میں ضرور یہ درج ہے کہ حضرت مریم نے کہا کہ میں کسی سے بات نہیں کروں گی میں نے آج رحمٰن کا روزہ رکھا ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق جیسے ہی یسُوع مسیح کی پیدائش ہوئی تو سب سے پہلے وہاں چرواہے آئے جنھوں نے آکر یسُوع مسیح کو اُسی رات سجدہ کیا۔ اور انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح پر سب سے پہلے یہودی چرواہوں کی نظر پڑی۔ انجیل مقدس میں

Marfat.com

یہ درج نہیں ہے کہ مقدسہ مریم نے یہ کہا ہو کہ میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔ بلکہ اُس نے چرواہوں اور مجوسیوں سے باتیں کیں اور اُن سے تحائف بھی وصول کئے۔ انجیل مقدس میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے کہ مقدسہ مریم نے یہ کہا ہو کہ میں آج کسی سے بات نہیں کروں گی بلکہ مقدسہ مریم نے تو چرواہوں اور اپنے شوہر یوسف سے باتیں بھی کیں۔

(10) اسلام کے مفسرین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ ''گرمیوں'' میں پیدا ہوئے۔ دلیل یہ ہے کہ کھجور گرمیوں میں پکتی ہے۔

انجیل مقدس کے مطابق ''یسُوع مسیح'' کی پیدائش سخت ''سردیوں'' میں ہوئی۔

(11) قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو نماز و زکوٰۃ اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی روایت میں اِس طرح کا کوئی واقعہ سرے سے نہیں ہے۔ جس میں ''یسُوع مسیح'' کو تاکید کی گئی ہو کہ نماز، زکوٰۃ ادا کرے اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرے۔

(12) اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ اپنی ماں کے پیٹ میں باتیں کرتے تھے۔

انجیل مقدس اور مسیحی روایات اور مسیحی ایمان عقیدے میں اِس طرح کا کوئی واقع نہیں ہے جس میں یسُوع مسیح ماں کے پیٹ میں سے باتیں کرتے تھے۔

(13) اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ خلوت اور تنہائی میں بولتے اور مجمع میں تسبیح بیان کرتے تھے

انجیل مقدس، مسیحی روایات اور مسیحی ایمان عقیدے میں اس طرح کا کوئی واقع نہیں ہے۔ جس میں ''یسُوع مسیح'' خلوت اور تنہائی کے مواقع پر بولتے تھے اور مجمع میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔

Marfat.com

دوسرا باب (414)

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے حواری اور انجیل مقدس میں یسوع مسیح کے شاگردوں کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) حضرت عیسیٰؑ کے حواری کا چناؤ 415

(2) یسوع مسیح کے شاگردوں کا چناؤ 416

(3) حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا مشن 417

(4) یسوع مسیح کے شاگردوں کا مشن 418

(5) حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں پر آسمانی مائدہ کا نزول 420

(6) یسوع مسیح کا لوگوں کو مائدہ کھلانا 422

(7) حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا پیشہ 423

(8) یسوع مسیح کے شاگردوں کا پیشہ 424

(9) حضرت عیسیٰؑ کے بارہ حواریوں کے نام 425

(10) یسوع مسیح کے بارہ شاگردوں کے نام 425

(11) خلاصہ 426

Marfat.com

(1) حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا چناؤ

(1) اَے ایمان والو! دِین خُدا کے مددگار ہو جاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں؛ حواری بولے: ہم دِین خُدا کے مددگار ہیں تو بنی اِسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا، تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے۔ (سورۃ الصف ۶۱:۱۴)

(2) پھر جب عیسیٰ نے اُن سے کفر پایا بولا: کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا: ہم دِین خُدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ (سورۃ ال عمران ۳:۵۲)

(3) حضرت عیسیٰؑ کا یہ فرمان گرامی سُن کر تمام حواریوں نے بڑے جوش و خروش سے اور ایمانی جذبے کے ساتھ جواب دیا۔ ہم ہیں خُدا کے دِین کے مددگار اور خُدائے وحدہ لاشریک کے پرستار۔ آپ گواہ رہیں کہ ہم ہیں مسلم وفا شعار۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی استقامت کی دُعا کرتے ہیں۔ اَے خُدائے کریم ہم تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لے آئے ہیں اور سچے دِل سے تیرے پیغمبر کے پیروکار ہیں خُدایا! ہمیں اپنے وفاداروں اور فدا کاروں میں لکھ لے۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ ص؛ ۴۳۷)

(4) جب حضرت عیسیٰؑ نے یہودیوں سے انکار محسوس کیا تو انہوں نے کہا کون لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں میری مدد کریں گے۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مدد دینے والے ہیں۔ جو لوگ اس وقت حضرت عیسیٰؑ کی مدد کو کھڑے ہو گئے وہ بھی صاف دِل تھے اس وجہ سے ان کو حواری کہا۔ ابن جریر نے روایت کی ہے کہ وہ کپڑا دھو کر صاف اور سفید کیا کرتے تھے یعنی (ذات کے دھوبی

Marfat.com

تھے)۔حواری سے مشتق ہے؛اوراس کے معنی خالص سفیدی کے ہیں۔اس وجہ سے خالص اور صاف دِل دوستوں کو بھی حواری کہتے ہیں۔(اسلامی اِنسائیکلوپیڈیا؛ص؛۷۷۲)

(2)یسُوع مسیح کے شاگردوں کا چناؤ

(1) اُس وقت سے یسُوع نے یہ منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔اور اُس نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں یعنی شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ تھے ماہی گیر۔اور اُن سے کہا میرے پیچھے چلے آؤ تو میں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔وہ فوراً جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔(متی۴:۱۷-۲۰)

(2)اور وہاں سے آگے بڑھ کر اُس نے اور دو بھائیوں یعنی زبدی کے بیٹے یعقوب اور اُس کے بھائی یوحنا کو دیکھا کہ اپنے باپ زبدی کے ساتھ کشتی پر اپنے جالوں کی مرمت کر رہے ہیں اور اُن کو بلایا۔وہ فوراً کشتی اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔(متی۴:۲۱-۲۲)

(3)یسُوع نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا میرے پیچھے ہو لے۔وہ اُٹھ کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔(متی۹:۹)

(4)یسُوع نے اُن یہودیوں سے کہا جنہوں نے اُس کا یقین کیا تھا کہ اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے۔(یوحنا۸:۳۱)

☆ **شاگرد:** مطلب وہ پیروکار جو کسی اُستاد(معلم)سے سیکھتا ہے شاگرد کہلاتا ہے۔

☆ **رسُول:** سے مراد جو نبی، رسُول، پیغمبر یا اُستاد کے اُن کاموں کا بیان یا پیغام دوسروں تک پہنچاتا ہے وہ رسُول کہلاتا ہے۔رسُول کے لفظی معنی بھیجا ہوا۔

Marfat.com

انجیل مقدس کے یسُوع مسیح جب اس دُنیا میں تھے؛ تو اُن شاگردوں کا تعلق یسُوع مسیح کے ساتھ اُستاداور شاگرد کا تھا۔اور جب یسُوع مسیح اِس دُنیا سے چلے گئے تو پھران کا یسُوع مسیح کے ساتھ تعلق رسالت کا ہو گیا، اِن بارہ رسولوں کے علاوہ یسُوع مسیح کے اور بھی رسُول تھے مثلاً پولُس رسُول۔

نوٹ : یسُوع کے شاگردوں میں دو کا نام شمعون تھا۔ اُن میں امتیاز کرنے کے لئے ایک کو شمعون پطرس اور دوسرے کو شمعون قنانی کے لقب دیئے گئے۔(مطالعاتی اشاعت :ص؛۱۸۰۹)

(3) حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا مشن

(1) اَے رَبّ ہمارے ہم اِس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسُول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔(سورۃ ال عمران ۳:۵۳)

(2) اَے ایمان والو! دِین خُدا کے مددگار ہو جاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں؛ حواری بولے: ہم دِین خُدا کے مددگار ہیں تو بنی اِسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے۔(سورۃ الصافات ۶۱:۱۴)

نوٹ : قرآن وحدیث میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کے متعلق کوئی آیت نہیں لکھی ؛ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد اُن کا کوئی مشن یا (کام) کیا ہو جو حضرت عیسیٰؑ اُن کے سپرد کر کے گئے۔اور نہ ہی اُن کے متعلق قرآن وحدیث میں ایسی کوئی روایت ہے جس سے اُن کا پتہ چل سکے کہ انہوں نے بعد میں کوئی کام کیا ہو۔

Marfat.com

(4) یسُوع مسیح کے شاگردوں کا مشن

(1) پھر اُس نے اُن بارہ کو بلا کر اُنہیں سب بدرُوحوں پر اختیار بخشا اور بیماریوں کو دُور کرنے کی قدرت دی۔ اور اُنہیں خُدا کی بادشاہی کی منادی کرنے اور بیماروں کو اچھا کرنے کے لئے بھیجا اور اُن سے کہا کہ راہ کے لئے کچھ نہ لینا۔ نہ لاٹھی۔ نہ روٹی۔ نہ روپیہ۔ نہ دو دو کرتے رکھنا۔ اور جس گھر میں داخل ہو وہیں رہنا اور وہیں سے روانہ ہونا۔ اور جس شہر کے لوگ تمہیں قبول نہ کریں اُس شہر سے نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دینا تاکہ اُن پر گواہی ہو۔ پس وہ روانہ ہو کر گاؤں گاؤں خوشخبری سُناتے اور ہر جگہ شفا دیتے پھرے۔ (لوقا ۹:۱-۶)

(2) پھر اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بُلا کر اُن کو ناپاک رُوحوں پر اختیار بخشا کہ اُن کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دُور کریں۔ (متی ۱۰:۱)

(3) اِن بارہ کو یسُوع نے بھیجا اور اُن کو حُکم دے کر کہا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ بیماروں کو اچھا کرنا۔ مُردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا۔ بدرُوحوں کو نکالنا۔ تم نے مفت پایا مفت دینا۔ نہ سونا اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔ راستہ کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کُرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے۔ اور جس شہر یا گاؤں میں داخل ہو دریافت کرنا کہ اُس میں کون لائق ہے اور جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو اُسی کے ہاں رہنا اور گھر میں داخل ہوتے وقت اُسے دُعایِ خیر دینا۔ اور اگر وہ گھر لائق ہو تو تمہارا سلام اُسے پہنچے اور اگر لائق نہ ہو تو تمہارا سلام تم پر پھر آئے۔ اور اگر کوئی تم کو قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سُنے تو اُس گھر یا اُس شہر

Marfat.com

سے باہر نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دینا۔ (متی ۱۰: ۵-۱۴)

(4) اور ایسا ہوا کہ پطرس ہر جگہ پھرتا ہوا اُن مقدسوں کے پاس بھی پہنچا جو لُدہ میں رہتے تھے وہاں اینیاس نام ایک مفلوج کو پایا جو آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا۔ پطرس نے اُس سے کہا اَے اینیاس یسُوع مسیح تجھے شفا دیتا ہے۔ اُٹھ آپ اپنا بستر بچھا۔ وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ تب لدہ اور شارون کے سب رہنے والے اُسے دیکھ کر خُداوند کی طرف رجوع لائے (اعمال ۹: ۳۲-۳۵)

(5) اور یافا میں ایک شاگردتھی تبیتا نام جس کا ترجمہ ہرنی ہے وہ بہت ہی نیک کام اور خیرات کیا کرتی تھی۔ اُنہی دِنوں میں ایسا ہوا کہ وہ بیمار ہو کر مر گئی اور اُسے نہلا کر بالا خانہ میں رکھ دیا۔ اور چونکہ لدہ یافا کے نزدیک تھا شاگردوں نے یہ سُن کر کہ پطرس وہاں ہے دو آدمی بھیجے اور اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس آنے میں دیر نہ کر۔ پطرس اُٹھ کر اُن کے ساتھ ہو لیا۔ جب پہنچا تو اُسے بالا خانہ میں لے گئے اور سب بیوائیں روتی ہوئی اُس کے پاس آ کھڑی ہوئیں اور جو کُرتے اور کپڑے ہرنی نے اُن کے ساتھ میں رہ کر بنائے تھے دکھانے لگیں۔ پطرس نے سب کو باہر کر دیا اور گھٹنے ٹیک کر دُعا کی۔ پھر لاش کی طرف متوجہ ہو کر کہا اَے تبیتا اُٹھ! پس اُس نے آنکھیں کھول دیں اور پطرس کو دیکھ کر اُٹھ بیٹھی۔ اُس نے ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور مقدسوں اور بیواؤں کو بُلا کر اُسے زندہ اُن کے سپرد کیا۔ یہ بات سارے یافا میں مشہور ہو گئی اور بہتیرے خُداوند پر ایمان لے آئے۔ (اعمال ۹: ۳۶-۴۲)

نوٹ: جب تک یسُوع مسیح زندہ تھے اُن بارہ شاگردوں کا درجہ اُستاد اور شاگرد کا تھا اور جب یسُوع مسیح کی صلیبی موت ہوئی اور وہ زندہ آسمان پر چلے گئے تو پھر یہی بارہ شاگردوں کو رسولوں کا درجہ مل گیا۔ پھر ان بارہ رسولوں نے ساری دُنیا میں یسُوع مسیح کی بشارت کا کام سرانجام دیا اور یسُوع مسیح کی خوشخبری دُنیا کو دی۔ مسیحیت اُن شاگردوں ہی کی بدولت ساری دُنیا میں انجیل کی

Marfat.com

بشارت پھیلی۔ یسوع مسیح کے ان شاگردوں نے مردے زندہ کیے بیماروں کو شفا دی، لنگڑے ٹھیک ہوئے یہ کام ان شاگردوں نے کیے۔

(5) حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں پر آسمانی مائدہ کا نزول

(1) اور جب میں نے حواریوں کے دِل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ، بولے: ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں جب حواریوں نے کہا: اَے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا رَب ایسا کرے گا کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اتارے؟ کہا: اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ بولے: ہم چاہتے ہیں کہ اِس میں سے کھائیں اور ہمارے دِل ٹھہریں اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا اور ہم اِس پر گواہ ہو جائیں۔ عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی: اَے اللہ! اَے رَب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی، اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اُسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہاں میں کسی پر نہ کروں گا۔

(سورۃ المائدہ ۵:۱۱۱-۱۱۵)

(2) حضرت عیسیٰؑ کے حواری زیادہ تر غریب اور مزدور طبقہ لوگ تھے۔ کیونکہ انبیاء کرامؑ کے ساتھ یہ سنت اللہ جاری رہی ہے۔ کہ ان کی صدائے حق پر لبیک کہنے والے اور جان نثاری کا مظاہرہ کرنے والے غریب اور کمزور لوگ ہی رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری اگرچہ فدا کار لوگ تھے۔ لیکن مجلسی طور پر وہ سادہ لوح اور ضروریات زندگی کے لحاظ سے بے سروسامان اور غریب تھے۔ اس لیے حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے یہ درخواست کی، کہ وہ ہمارے لیے غیب

Marfat.com

سے روزانہ ایک دستر خوان نازل کر دیا کرے۔ تاکہ ہم روزی کمانے کی فکر سے آزاد ہو جائیں اور اطمینان کے ساتھ دعوت دِین اور یادِ خُدا میں مصروف رہا کریں۔ حضرت عیسیٰؑ نے جب ان کا اصرار دیکھا۔ تو بارگاہ خُداوندی میں دُعا کی۔ کہ خُدایا! تو اِن کی آرزو پوری فرما اور اَے اللہ کریم اپنے غیبی رزق سے شادکام فرما۔ اور تو بہتر روزی رسان ہے۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ عیسیٰؑ تمہاری دُعا قبول ہے۔ میں یہ دستر خوان ضرور نازل کروں گا۔ بہر حال روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عیسیٰؑ کی دُعا قبول فرما کر فرشتوں کو حکم دیا کہ مائدہ (دستر خوان) تیار کرو۔ چنانچہ لوگوں کے دیکھتے دیکھتے خُدا کے فرشتے فضاءِ آسمانی سے اِس مائدہ (دستر خوان) کو لے کر اُترے۔ دُعا کے بعد جب مائدہ (دستر خوان) کو کھولا۔ تو اس میں تلی ہوئی مچھلیاں اور تروتازہ پھل اور روٹیاں موجود پائیں اور خوان کھولتے ہی ایسی نفیس خوشبو نکلی کہ اِس کی مہک نے سب کو سرمست کر دیا۔ تب ہزارہا بندگان خُدا نے شکم سیر ہو کر یہ مائدہ (دستر خوان) کھایا۔ مگر مائدہ (دستر خوان) کی مقدار میں کوئی کمی نہ ہوئی۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبداللہ الرشید قاسمی: ص؛۴۳۳)

(3) حواریوں کے عرض کرنے پر حضرت عیسیٰؑ نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دُعا کرو گے قبول ہو گی۔ انہوں نے روزے رکھ کر خوان اُترنے کی دُعا کی اس وقت حضرت عیسیٰؑ نے غسل فرمایا موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی سر مبارک جھکایا اور رُو کر یہ دُعا کی۔ یعنی ہم اس نزول کے دِن عید منائیں گے اس کی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکر بجالائیں گے۔ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنہوں نے ان میں کفر کیا وہ صورتیں مسخ کر کے خنزیر بنا دیئے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہو گئے۔ (قرآن کنز ایمان تفسیر؛ ص؛۲۲۸)

Marfat.com

مائدہ: اُردو لغت میں؛ دستر خوان جس پر کھانا چُنا ہو۔ قرآن مجید کی پانچویں سورۃ کا نام مائدہ ہے
نوٹ: قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے شاگردوں کے لئے صرف اخوان اُتارا تھا۔

(6) یسُوع مسیح کا لوگوں کو مائدہ کھلانا

(1) پانچ ہزار سے زاہد لوگوں کو مائدہ کھلانا:

(1) جب دِن ڈھلنے لگا تو اُن بارہ (شاگردوں) نے آکر اُس سے کہا کہ بھیڑ کو رخصت کر کہ چاروں طرف کے گاؤں اور بستیوں میں جائیں اور کھانے کی تدبیر کریں کیونکہ ہم یہاں ویران جگہ میں ہیں۔ اُس نے کہا تُم ہی اُنہیں کھانے کو دو۔ اُنہوں نے کہا ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر ہم جا کر اِن سب لوگوں کے لئے کھانا مول لے آئیں کیونکہ وہ پانچ ہزار مرد کے قریب تھے۔ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اُن کو تخمیناً پچاس پچاس کی قطاروں میں بٹھاؤ۔ انہوں نے اُسی طرح کیا اور سب کو بٹھایا۔ پھر اُس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر اُن پر برکت بخشی اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیتا گیا کہ لوگوں کے آگے رکھیں۔ اُنہوں نے کھایا اور سب سیر ہو گئے اور اُن کے بچے ہوئے ٹکڑوں کی بارہ ٹوکریاں اُٹھائی گئیں۔ (لوقا ۹: ۱۲-۱۷)

نوٹ: اس کے علاوہ متی ۱۴: ۱۷-۲۱؛ مرقس ۶: ۳۸-۴۴ میں اس معجزہ کا بھی ذکر ہے۔

(2) چار ہزار سے زاہد لوگوں کو مائدہ کھلانا:

(1) اُن دِنوں میں جب پھر بڑی بھیڑ جمع ہوئی اور اُن کے پاس کچھ کھانے کو نہ تھا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر اُن سے کہا۔ مجھے اِس بھیڑ پر ترس آتا ہے کیونکہ یہ تین دِن سے برابر میرے ساتھ رہی ہے اور اِن کے پاس کچھ کھانے کو نہیں۔ اگر میں اِن کو بھوکا گھر کو رُخصت

Marfat.com

کرُوں تو راہ میں تھک کر رہ جائیں گے اور بعض اِن میں سے دُور کے ہیں۔ اُس کے شاگردوں نے اُسے جواب دیا کہ اِس بیابان میں کہاں سے کوئی اتنی روٹیاں لائے کہ اِن کو سیر کر سکے؟ اُس نے اُن سے پوچھا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا سات۔ پھر اُس نے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جائیں اور اُس نے وہ سات روٹیاں لیں اور شکر کر کے توڑیں اور اپنے شاگردوں کو دیتا گیا کہ اُن کے آگے رکھیں اور انہوں نے لوگوں کے آگے رکھ دیں۔ اور اُن کے پاس تھوڑی سی چھوٹی مچھلیاں تھیں۔ اُس نے اُن پر برکت دے کر کہا کہ یہ بھی اُن کے آگے رکھ دو۔ پس وہ کھا کر سیر ہوئے اور بچے ہوئے ٹکڑوں کے سات ٹوکرے اُٹھائے۔ اور لوگ چار ہزار کے قریب تھے۔ پھر اُس نے اُن کو رُخصت کیا۔ (مرقس ۸:۱-۱۰) (متی ۳۲:۳۸)

نوٹ: انجیل مقدس میں ایسا کوئی ایک واقعہ نہیں ہے جس میں یسُوع مسیح کے شاگردوں نے یہ کہا ہو کہ ہمارے لئے آسمان سے روٹی اُتارو۔ یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو نہیں بلکہ دو دفعہ لوگوں کو مائدہ کھلایا ایک دفعہ پانچ ہزار لوگوں سے زائد دوسری دفعہ چار ہزار سے زائد لوگوں کو کھانا کھلایا۔

(7) حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا پیشہ

(1) یہ لوگ دھوبی تھے اور حواری انہیں اِن کے کپڑوں کی سفیدی کی وجہ سے کہا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ شکاری تھے۔ صحیح یہ ہے کہ حواری کہتے ہیں مددگار کو۔ ''حواری'' کے لفظی معنی کپڑا دھو کر اُسے صاف اور اُجلا کر دینے والے کے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر؛ جلد؛ اوّل؛ ص؛ ۴۲۹)

حواری: اُردو لغت میں، مددگار، وفاداری سے کام کرنے والے، دوست، حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب

Marfat.com

(8)یسُوع مسیح کے شاگردوں کا پیشہ

شاگرد: کا مطلب ہے وہ پیروکار جو کسی مُعلم یا اُستاد سے سیکھتا یا اُس سے تعلیم حاصل کرتا ہے شاگرد کہلاتا ہے۔

رسُول: رسُول کا لفظی مطلب ہے بھیجا ہوا۔ رُسول سے مراد وہ شخص ہے جسے راہنما چن کر کسی خاص کام کے لئے بھیجتا ہے جو اُستاد کا پیغام اور اُس کے کاموں کا بیان دوسروں کو پہنچاتا ہے وہ رسُول کہلاتا ہے۔

(1) متی رُسول: یسُوع مسیح کا شاگرد جو پیشہ کے لحاظ سے محصول لینے والا اور لکھاری تھا۔ جس نے اپنی محصول لینے والی چوکی کو چھوڑ کر یسُوع مسیح کی پیروی کے لیے قدم بڑھائے اُس کے پاس صرف ایک ہی ہتھیار "قلم" اُس کے پاس تھا۔ متی رسُول زبردست قوت مشاہدہ کا مالک تھا وہ اپنے اطراف ہونے والے سب واقعات ضابطہ تحریر میں لاتا تھا۔

(2) پیارا طبیب لوقا: اس آیت کے مطابق لوقا شاگرد ایک طبیب تھا۔ (کُلسیوں ۴:۱۴)

(3) پطرس رُسول: یسُوع کے شاگردوں میں ایک عظیم خطیب تھا۔☆ (پطرس؛ کے نام کا مطلب پتھر، چٹان) (4) یوحنا رُسول: ایک عظیم لکھاری تھا۔

(5) اندریاس، شمعون قنانی، یعقوب، یوحنا یہ سب مچھلی پکڑنے والے مچھیرے تھے۔

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح کے ۱۲ شاگرد یہودی اور گلیلی تھے اُن میں محصول لینے والے اور مچھلی پکڑنے والے تھے۔ یسُوع مسیح اور اُس کے شاگرد ارامی زبان بولتے تھے۔ اور یہ بارہ شاگرد یسُوع مسیح کے بعد رسُول کہلائے۔ اور اِن بارہ ۱۲ میں کوئی بھی شاگرد دھوبی کے پیشے سے منسلک نہیں تھا۔

Marfat.com

(9) حضرت عیسیٰؑ کے بارہ حواریوں کے نام

(1) ابرثلما (2) متی (3) بطرس (4) یعقوب بن زیدا (5) یعنس اخو یعقوب (6) اندراوس (7) فلیس (8) یعقوب بن حلفیا (9) تداوش (10) فنائیا (11) یودس (12) بن کریا یرطان میں سے آخری نے یہود کو آپ کے متعلق آگاہ کیا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری اپنے آپ کو عبداللہ یعنی (اللہ کے بندے) ظاہر کرتے تھے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۴۲۸)

نوٹ: قرآن مجید کی ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتوں میں حضرت عیسیٰؑ کے ایک حواری کا نام نہیں لکھا ہوا؛ نہ اُن کی تعداد لکھی ہے کہ وہ بارہ تھے یا اُن سے زیادہ؛ نہ ہی صحاح ستہ میں لکھا ہے؛ صرف اسلامی مفسرین نے اپنی کتابوں میں یہ نام ضرور لکھے ہیں۔ دوسرا قرآن مجید میں یہ ضرور لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے حواری مسلمان تھے۔

(10) یسُوع مسیح کے بارہ شاگردوں کے نام

(1) جب دِن ہوا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر اُن میں سے بارہ چُن لئے اور اُن کو رسُول کا لقب دیا۔ (لوقا ۶: ۱۳)

(2) بارہ شاگردوں کے نام: (1) پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے (2) اُس کا بھائی اندریاس (3) زبدی کا بیٹا یعقوب (4) یعقوب کا بھائی یوحنا جن کا نام بُوانرِگس یعنی گرج کے بیٹے رکھا (مرقس ۳: ۱۷) (5) فلپس (۶) برتلمائی (7) توما (8) متی محصول لینے والا (9) حلفی کا بیٹا یعقوب (10) تدی (11) شمعون قنانی ☆ (12) یہوداہ اسکریُوتی ☆ جس نے یسُوع مسیح

Marfat.com

کو یہودیوں کے ہاتھ ۳۰ روپے لے کر پکڑوایا تھا۔ (متی ۱۰:۳-۴)

☆ **قنانی**: یونانی کے اس لفظ کا مطلب ہے ''غیرت مند'' لوقا ۶:۱۵ میں اسے زیلوتیس کہا گیا ہے۔ یہی نام ایک یہودی گروہ کا بھی تھا جو رومیوں کے خلاف لڑتے رہتے تھے تاکہ یہودی قوم پر اُن کا غلبہ ختم کرائیں۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛۱۸۰۹)

☆ **اسکریوتی**: یہ غالباً عبرانی زبان میں ایش قریتی کا بگاڑ ہے جس کا مطلب ہے قریت کا آدمی۔ قریت جنوبی یہوداہ میں ایک جگہ کا نام تھا بعض لوگوں کے مطابق اس کا مطلب ہے وہ آدمی جو غدار تھا۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛۱۸۰۹)

☆ **قریت کا آدمی**: قریت جنوبی یہوداہ میں ایک جگہ کا نام تھا۔ مگر اِس کے نام کا مطلب ''وہ آدمی جو قاتل تھا'' بھی ہوسکتا ہے۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛۱۷۵۶)

نوٹ: انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے بارہ شاگردوں کے نام لکھے ہیں۔ اِن رسولوں کی تعداد بارہ وہی ہے جو اِسرائیل کے بارہ قبیلوں کی تعداد تھی۔

خلاصہ (11)

(1) قرآن مجید کی ۶۲۳۶ آیات میں لفظ ''حواری'' صرف پانچ دفعہ آیا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کو مسلمان کہا گیا ہے۔

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے سب شاگرد یہودی تھے اور یسُوع مسیح پر ایمان لانے کے بعد وہ سب مسیحی کہلائے؛ یسُوع مسیح کے سارے شاگرد مسلمان نہیں تھے نہ ہی اُس وقت اسلام تھا اور نہ ہی ساری انجیل مقدس میں اُن کے لئے لفظ حواری آیا ہے۔ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کے شاگرد اُسے اُستاد کہہ کر پکارتے تھے۔ اس لئے کہ اُن کا

Marfat.com

یسُوع مسیح کے ساتھ رشتہ اُستاد اور شاگرد کا تھا۔

(2) حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں کے لئے آسمان سے ایک خوان اتارا۔

انجیل مقدس کے مطابق جب یسُوع مسیح ایک بڑے ہجوم کو تعلیم اور شفا دے رہے تھے۔تو کھانے کا وقت ہو چکا تھا لوگ تھک چکے تھے تو انہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ انہیں کھانے کو کچھ دو لیکن اُن کے پاس کھانا نہیں تھا۔اُس بھیڑ میں ایک آدمی تھا جو پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں گھر سے اپنے کھانے کے لئے پکا کر لایا تھا۔یسُوع مسیح نے انہی پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو برکت دے کر اُن سے پانچ ہزار سے زائد لوگوں کو کھلایا اور بعد میں تقریباً بارہ ٹوکرے ٹکڑوں کے بچے۔دوسری دفعہ اُس نے سات روٹیاں اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلیوں سے چار ہزار سے زیادہ لوگوں کو کھلایا جس کے بعد میں سات ٹوکرے ٹکڑوں کے بچے۔انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح کا خوان آسمان سے نہیں اترا۔

(3) اسلامی مفسرین نے اپنی کتُب میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا پیشہ دھوبی ضرور لکھا ہے۔ قرآن مجید کی کسی ایک آیت میں بھی حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا پیشہ نہیں لکھا، لفظ سفید لکھنے سے وہ دھوبی نہیں بن گئے۔

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے شاگردوں کا پیشہ لکھا ہے کہ وہ مچھلی پکڑنے والے اور محصُول لینے والے تھے۔اِن میں سے کوئی بھی شاگرد دھوبی نہیں تھا۔

(4) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی تعداد اور نام نہیں لکھا؛ صرف اسلامی مفسرین نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰؑ کے بارہ حواریوں کے نام اور تعداد لکھی ہے۔

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح نے اپنے بارہ شاگردوں کو خود چنا، جن کی تعداد نام اور کام انجیل مقدس نے بتائے ہیں؛ یسُوع مسیح نے یہ اعلان نہیں کیا تھا کہ ہے کوئی میرا شاگرد بننے والا۔

Marfat.com

تیسرا باب (428)

قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے معجزات کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) حضرت عیسیٰؑ کا مٹی سے پرندے بنانے کا معجزہ 429

(2) یسُوع مسیح نے مٹی سے کوئی پرندہ نہیں بنایا 431

(3) حضرت عیسیٰؑ کا سانپ کی زبان کو جاننا 431

(4) یسُوع مسیح کا سانپ کی زبان کو جاننا 432

(5) حضرت عیسیٰؑ غیب کی خبریں بتانے والا نبی 432

(6) یسُوع مسیح کو غیب کا علم 432

(7) حضرت عیسیٰؑ جو لوگ کھاتے غیب سے بتانے کا معجزہ 433

(8) یسُوع مسیح جو لوگ کھاتے غیب سے بتانے کی نفی 434

(9) حضرت عیسیٰؑ کا پانی پر چلنے کی نفی 435

(10) یسُوع مسیح کا پانی پر چلنا 435

یسُوع مسیح کے شاگرد کا پانی پر چلنا 436

(11) حضرت عیسیٰؑ کا مردوں کو زندہ کرنا 437

(12) یسُوع مسیح کا مردوں کو زندہ کرنا 438

Marfat.com

(13) قبر 440

(۱۴) حضرت عیسیٰؑ کا کوڑھوں کو پاک صاف کرنے کا معجزہ 441

(15) یسُوع مسیح کا کوڑھوں کو پاک صاف کرنے کا معجزہ 441

(16) حضرت عیسیٰؑ کا اندھوں کو بنیائی دینا 442

(17) یسُوع مسیح کا اندھوں کو بنیائی دینے کے معجزات 443

(18) یہودیت میں سبت کے فقہی شرعی قوانین 444

(19) حضرت عیسیٰؑ کو نماز وزکوٰۃ کا حکم 445

(20) یسُوع مسیح کا نماز وزکوٰۃ کے حکم کی نفی 446

(21) خلاصہ 446

(۱) حضرت عیسیٰؑ کا مٹی سے پرندے بنانے کا معجزہ

(1) اور رسُول ہوگا بنی اِسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رَب کی طرف سے تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۴۹)

(2) جب اللہ فرمائے گا: اَے مریم کے بیٹے عیسیٰ! یاد کر میرا احسان اپنے اُوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک رُوح سے تیری مدد کی، تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتی۔ جب تو ان کے پاس

Marfat.com

روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔ (سورۃ المآئدہ ۵:۱۱۰)

(3) اور جب عیسیٰ روشن نشانیاں لایا اس نے فرمایا: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا اور اس لیے میں تم سے بیان کر دوں بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ بے شک اللہ میرا رب اور تمہارا رب تو اسے پوجو؛ یہ سیدھی راہ ہے (سورۃ الزخرف ۴۳:۶۳-۶۴)

(4) اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ رُوح سے اس کی مدد کی؛ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آ چکیں لیکن وہ تو مختلف ہو گئے ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا؛ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۲۵۳)

(5) جب حضرت عیسیٰؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگاڈر پیدا کریں۔ آپ نے مٹی سے چمگاڈر کی صورت بنائی پھر اُس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔ چمگاڈر کی خصوصیات یہ ہے کہ وہ اُڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل ہے اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اُڑتی اور دانت رکھتی ہے اور ہستی ہے اور اس کی مادہ کی چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر القرآن: ص:۱۰۱)

(6) آپ مٹی سے پرندے کی طرح ایک صورت اور ایک مورتی بناتے تھے جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حکم ملتا تھا۔ اِس بے جان مورتی میں پھونکتے تو وہ میرے اِذن سے پرندہ بن جاتی بار بار اِذن کی قید وہم اور شک کو دُور کرنے کے لئے ہے۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص:۶۴۳)

(7) تمہارے پاس ایک معجزہ لے کر تمہارے رَب کی طرف سے میں بنا دیتا ہوں تمہارے لیے

Marfat.com

کیچڑ سے پرندے کی سی صورت پھر پھونکتا ہوں اس بے جان صورت میں تو وہ فوراً ہو جاتا ہے پرندہ اللہ کے حکم سے۔(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی:ص؛۶۰۳)

(8) جن معجزات کا مظاہرہ حضرت عیسیٰ نے لوگوں کے سامنے فرمایا وہ حیرت انگیز معجزے تھے۔ وہ مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارتے تو ان میں رُوح پڑ جاتی اور وہ اُڑنے لگتے۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ص؛۴۳۰)

(9) حضرت عیسیٰ نے کہا کہ میرا یہ معجزہ دیکھو کہ مٹی سے پرند بناتا ہوں۔ پھر پھونک مارتے ہی وہ سچ مچ کا جیتا جاگتا پرندہ بن کر سب کے سامنے اُڑنے لگا۔ یہ خُدا تعالیٰ کے حکم سے اور اِس کے فرمان سے تھا حضرت عیسیٰ کی اپنی قدرت سے نہیں یہ ایک معجزہ تھا جو آپ کی نبوت کا نشان تھا۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد:۱:ص؛۴۲۷)

(2) یسُوع مسیح نے مٹی سے کوئی پرندہ نہیں بنایا

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح نے اپنی ساڑے تینتس سالہ زمینی زندگی میں مٹی سے نہ کوئی پرندہ بنایا؛ اور نہ کسی مٹی کے پرندے کو بنا کر اُن میں کوئی پھونک ماری؛ اور نہ مٹی سے چمگاڈر بنائی۔ یسُوع مسیح کا انجیل مقدس میں ایسا کوئی واقعہ یا معجزہ یا کوئی روایت سرے سے موجود نہیں ہے اور نہ ہی اُن کے بارہ شاگردں میں سے کسی نے ایسا کوئی معجزہ کیا ہے۔

(3) حضرت عیسیٰ کا سانپ کی زبان کو جاننا

حضرت عیسیٰ مکہ کے قریب رہتے تھے سانپ نے حضرت عیسیٰ سے مکہ کا راستہ پوچھا

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ سانپ کی زبان بھی جانتے تھے۔(معارج النبوت: جلد: سوم؛ص؛11)

(4) یسُوع مسیح کا سانپ کی زبان کو جاننا

مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح سانپ ہی نہیں بلکہ اُن کا علم ہر شے پر محیط یعنی، جزیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات، محالات، سب کو ازل سے جانتے تھے۔

(5) حضرت عیسیٰؑ غیب کی خبریں بتانے والا نبی

(1) بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔(سورۃ مریم۱۹:۳۰)

(2) قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو غیب کا علم نہیں تھا۔(عقائد و اعمال:ص؛۱۳۷)

(6) یسُوع مسیح کو غیب کا علم

(1) انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح سب کچھ اور ہر ایک کے دِل کا حال جانتے تھے انہیں غیب کا علم تھا۔

(2) لیکن مبادا ہم اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں تو جھیل پر جا کر بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے اور جب تو اُس کا منہ کھولے گا تو ایک مثقال پائے گا۔وہ لے کر میرے اور اپنے لئے اُنہیں دے۔(متی ۱۷:۲۷)

نوٹ: انجیلی بیان کے مطابق یسُوع مسیح غیب کا علم رکھتے ہوئے اپنے شاگرد شمعون سے کہا کہ تو جھیل پر جا کر بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے اور جب تو اس کا منہ کھولے گا تو ایک

Marfat.com

منتقل پائے گا۔

(7) حضرت عیسیٰؑ جو لوگ کھاتے غیب سے بتانے کا معجزہ

(1) اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو؛ بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (سورۃ ال عمران ۳:۴۹)

(2) ابن لہیعہ نے عبداللہ بن مغیرہ کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر سے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیلتے تو ان میں سے کسی ایک کو کہتے کہ میں تجھے بتاؤں کہ تیری ماں نے تیرے لئے گھر میں کیا کیا چھپا رکھا ہے۔ وہ کہتا کہ ہاں بتائیں تو عیسیٰؑ اسے بتاتے کہ فلاں فلاں چیز چھپائی ہے۔ تو وہ اپنی ماں کے پاس جا کر کہتا کہ مجھے وہ کچھ کھلائیں جو کچھ آپ نے میرے لئے چھپا رکھی ہے وہ کہتی کہ میں نے تیرے لئے کیا چھپا رکھا ہے۔ وہ کہتا فلاں فلاں چیز چھپا رکھی ہے وہ پوچھتی کہ اس کے بارے میں تجھے کس نے خبر دی ہے وہ کہتا کہ عیسیٰؑ ابن مریم نے بتایا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر تم اپنے بچوں کو عیسیٰؑ ابن مریم کے ساتھ چھوڑو گے تو وہ تمہارے بچوں کو بگاڑ دے گا۔ یہ سوچ کر لوگوں نے اپنے بچوں کو ایک مکان میں جمع کر کے بند کر دیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے باہر نکل کر ان کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن ان کو نہ مل سکے۔ پھر آپ نے ایک مکان کے اندر سے بچوں کے شور غل کی آواز سُنی تو آپ نے ان کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے جواب دیا کہ یہ بندر اور خنزیر ہیں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ یہ ایسے ہی ہو جائیں تو وہ بندر اور خنزیر ہو گئے۔ (ابن عساکر)

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید فاضل خیر المدارس ملتان: ص؛ ۵۱۰)

Marfat.com

(3) اور بتلاتا ہوں تمہیں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم جمع کر رکھتے ہو اپنے گھروں میں۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۶۰۳)

(8) یسوع مسیح جو لوگ کھاتے غیب سے بتانے کے معجزہ کی نفی

(1) انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسوع مسیح کا کوئی ایسا معجزہ یا انجیل مقدس میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے۔ جس میں وہ بتاتے کہ تمہارے گھر میں کیا پکا ہے۔ بچپن میں اُن سے منسوب کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس میں وہ بچوں کے ساتھ کھیلتے اور اُن کو بتاتے کہ اُن کے گھروں میں کیا پکا ہے اور نہ ہی انہوں نے کسی بچے کو بندر اور خنزیر بنایا ہے۔ انجیل مقدس میں یہ آیت ضرور لکھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو انہیں منع نہ کرو اور یہ بات وہ اپنے شاگردوں کو کہتے ہیں جو اُن بچوں کو منع کر رہے تھے۔

(2) اُس وقت لوگ بچوں کو اُس کے پاس لائے تا کہ وہ اُن پر ہاتھ رکھے اور دُعا دے مگر شاگردوں نے اُنہیں جھڑکا۔ لیکن یسوع نے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ اور وہ اُن پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

(متی ۱۹: ۱۳-۱۴)

نوٹ: بچوں کو خُدا کی بخشش سمجھا جاتا تھا کیونکہ وہ والدین کے بڑھاپے میں اُن کی نگہداشت کرتے تھے اور خاندان کے نام کو آگے چلاتے تھے لیکن بچوں کو کوئی اختیار حاصل نہ تھا۔ اُن کا فرض تھا کہ وہ والدین کی پوری پوری فرمانبرداری کریں اور اُن کا حکم مانیں۔ یسوع نے بچوں کی مثال دیکر سمجھایا کہ اختیار رکھنے سے کوئی شخص خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ خُدا صرف فرمانبرداری چاہتا ہے۔ (بائبل مقدس مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۱۷۷۳)

Marfat.com

(9) حضرت عیسیٰؑ کا پانی پر چلنے کی نفی

(1) ابوبکر ابن ابی الدنیاؒ نے اپنی سند کے ساتھ بکر بن عبداللہ قرنیؒ سے بیان کیا ہے کہ حواریوں نے اپنے نبی عیسیٰؑ کو گم پایا۔ اِن کو بتایا گیا کہ وہ سمندر کی طرف گئے ہیں۔ وہ اِن کو تلاش کرنے کے لیے سمندر تک جا پہنچے۔ دیکھا کہ وہ پانی پر چل رہے ہیں۔ پانی کی موجیں اِن کو کبھی اُوپر اُٹھاتی ہیں اور کبھی نیچے کرتی ہیں۔ انہوں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی۔ جس کا آدھا حصہ اُوپر لیا ہوا تھا اور آدھا نیچے پہن رکھا تھا۔ وہ یہ منظر دیکھتے رہے حتیٰ کہ آپ اِن کے پاس تشریف لائے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۱۷۷)

نوٹ: قرآن مجید اور صحاح ستہ میں کوئی ایسی روایت نہیں جس میں حضرت عیسیٰؑ پانی پر چلے ہوں۔

(10) یسُوع مسیح کا ''پانی پر چلنا''

(1) اور اُس نے فوراً شاگردوں کو مجبور کیا کہ کشتی میں سوار ہو کر اُس سے پہلے پار چلے جائیں جب تک وہ لوگوں کو رُخصت کرے۔ اور لوگوں کو رُخصت کر کے تنہا دُعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔ مگر کشتی اُس وقت جھیل کے بیچ میں تھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہوا مخالف تھی۔ اور وہ رات کے چوتھے پہر جھیل پر چلتا ہوا اُن کے پاس آیا۔ شاگرد اُسے جھیل پر چلتا ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بھوت ہے اور ڈر کر چلا اُٹھے۔ یسُوع نے فوراً اُن سے کہا خاطر جمع رکھو۔ میں ہوں۔ ڈرو مت۔ پطرس نے اُس سے جواب میں کہا اُے خُداوند اگر تُو ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔ (متی ۱۴:۲۲-۲۸)

(2) پھر جب شام ہوئی تو اُس کے شاگرد جھیل کے کنارے گئے۔ اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے

Marfat.com

پار کفرنحوم کو چلے جاتے تھے۔ اُس وقت اندھیرا ہو گیا تھا اور یسُوع ابھی تک اُن کے پاس نہ آیا تھا۔ اور آندھی کے سبب سے جھیل میں موجیں اُٹھنے لگیں۔ پس جب وہ کھیتے کھیتے تین چار میل کے قریب نکل گئے تو انہوں نے یسُوع کو جھیل پر چلتے اور کشتی کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر گئے مگر اُس نے اُن سے کہا میں ہوں۔ ڈرو مت۔ پس وہ اُسے کشتی پر چڑھا لینے کو راضی ہوئے اور فوراً وہ کشتی اُس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے۔ (یوحنا۶:۱۶-۲۱)

(3) پھر ایک دِن ایسا ہوا کہ وہ اور اُس کے شاگرد کشتی میں سوار ہوئے اور اُس نے اُن سے کہا آؤ جھیل کے پار چلیں پس وہ روانہ ہوئے۔ مگر جب کشتی چلی جاتی تھی تو وہ سو گیا اور جھیل پر بڑی اندھی آئی اور کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ خطرہ میں تھے۔ انہوں نے پاس آکر اُسے جگایا اور کہا کہ صاحب صاحب ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ اُس نے اُٹھ کر ہوا اور پانی کے زور شور کو جھڑکا اور دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا۔ وہ ڈر گئے اور تعجب کر کے آپس میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے؟ یہ تو ہوا اور پانی کو حکم دیتا ہے اور وہ اُس کی مانتے ہیں۔ (لوقا۸:۲۲-۳۹)

یسُوع مسیح کے شاگرد پطرس کا پانی پر چلنا

(1) پطرس نے اُس سے جواب میں کہا اَے خُداوند اگر تو ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔ اُس نے کہا آ۔ پطرس کشتی سے اُتر کر یسُوع کے پاس جانے کے لئے پانی پر چلنے لگا۔ مگر جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور جب ڈوبنے لگا تو چلا کر کہا اَے خُداوند مجھے بچا!۔ یسُوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا اور اُس سے کہا اَے کم اعتقاد تو نے کیوں شک کیا؟۔ اور جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا تھم گئی۔ (متی۱۴:۲۸-۳۲)

نوٹ: انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق دُنیا میں آج تک کوئی اِنسان پانی پر نہیں

Marfat.com

چلا اور نہ ہی قیامت تک پانی پر چل سکتا ہے۔ یسُوع مسیح کے بعد اُس کا شاگرد شمعون پطرس دُنیا میں پہلا وہ اِنسان تھا جو پانی پر چلا۔

(11) حضرت عیسیٰؑ کا ''مردوں کو زندہ کرنا''

(1) اور میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۴۹)

(2) اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا اور جب میں نے بنی اِسرائیل کو تجھ سے روکا جب تو اِن کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو کافر بولے کہ یہ تو نہیں کھلا جادو۔ (سورۃ المآئدہ ۵:۱۱۰)

(3) حضرت جبریلؑ سے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ رہتے اور حوادث میں اِن کی مدد کرتے۔

(کنز الایمان: تفسیر: ص؛ ۲۲۷)

(4) جن معجزات کا مظاہرہ حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کے سامنے کیے وہ حیرت انگیز معجزے تھے وہ خُدا کے حکم سے مردہ کو زندہ کر کے دکھا دیتے تھے۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص؛ ۴۳۰)

(5) حضرت عیسیٰؑ جب بھی مردہ کو زندہ کرتے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے پھر اللہ کی حمد و ثنا کرتے پھر سات اسماء پڑھتے یا قدیم یا خفی یا دائم یا فرد یا احد یا صمد، یا وتر۔ اگر سخت پریشانی ہوتی تو یہ سات نام لے کر دُعا کرتے یا حیی، یا قیوم، یا اللہ یا رحمٰن یا ذوالجلال والاکرام یا نور السمٰوات یا ربّ۔ (تفسیر ابن کثیر؛ جلد؛ ۲؛ ص؛ ۴۴)

(6) حضرت عیسیٰؑ نے مُردوں کو زندہ کرنے کا کمال آنحضرتؐ کے نور کی بدولت حاصل کیا تھا۔

(معارج النبوت؛ جلد؛ اول؛ ص؛ ۲۸۷)

Marfat.com

نوٹ: حضرت عیسیٰؑ نے کون سے مردے کو زندہ کیا؟ اُس مردے کا کیا نام تھا؟ اور کہاں زندہ کیا؟ قرآن مجید اِس کے بارے میں خاموش ہے صرف یہ بتایا گیا کہ "حضرت عیسیٰؑ" مردے زندہ کرتے تھے۔

(12) یسُوع مسیح کا "مردوں کو زندہ کرنا"

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق "یسُوع مسیح" خود اپنے اختیار سے مردے زندہ کرتے تھے۔ خُدا کے حکم سے مردے کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ مردے کو کہتے۔ "میں تجھے حکم دیتا ہوں" "اُٹھ" تو وہ مردہ زندہ ہو جاتا۔

(1) مردہ لعزر کو زندہ کرنا:

(1) مریم اور اُس کی بہن مرتھا کے گاؤں بیت عنیاہ کا لعزر نام ایک آدمی بیمار تھا۔ یہ وہی مریم تھی جس نے خُداوند پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے۔ اسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ پس اُس کی بہنوں نے اُسے یہ کہلا بھیجا کہ اَے خُداوند! دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔ یوحنا ۱۱: ۱-۳ تب یسُوع نے اُن سے صاف کہہ دیا کہ لعزر مَر گیا۔ یوحنا ۱۱: ۱۴ پس توما نے جسے توام کہتے تھے اپنے ساتھ کے شاگردوں سے کہا کہ آؤ ہم بھی چلیں تا کہ اُس کے ساتھ مریں۔ پس یسُوع کو آ کر معلوم ہوا کہ اُسے قبر میں رکھے چار دِن ہوئے۔ بیت عنیاہ یروشلیم کے نزدیک قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ یوحنا ۱۱: ۴۳ اور یہ کہہ کر اُس نے بلند آواز سے پُکارا "کہ اَے لعزر نکل آ اور وہ چار دِن کا مردہ "لعزر" یسُوع مسیح کا حکم سُنتے ہی کفن سمیت قبر سے زندہ نکل آیا۔

(یوحنا ۱۱: ۱۶-۱۷)

نوٹ: عبرانی زبان میں "لعزر" کا مطلب ہے "خُدا مدد کرتا ہے"۔ "یسُوع مسیح" نے "مردہ

Marfat.com

لعزر'' کوزندہ کیا جس کے گاؤں کا نام ''بیت عنیاہ'' اور اِس شخص کی دو بہنیں تھیں۔ایک کا نام ''مریم'' اور دوسری کا نام ''مرتھا'' تھا۔وہ شخص (لعزر) اپنی قبر میں چار دِن سے مردہ پڑا ہوا تھا۔ جس کواُن کی بہنوں اور لوگوں کی موجودگی میں یسُوع مسیح نے زندہ کیا۔

☆ **بیت عنیاہ:** یہ چھوٹا سا گاؤں یروشلیم سے تقریباً تین کلومیٹر مشرق میں زتیون کے پہاڑ کی ڈھلان پر واقع ہے۔آج کل اِس کا نام ''العزریہ'' ہے۔ جولعزر کے نام پر رکھا گیا۔اُس کی قبر بھی یہاں بتائی جاتی ہے کہ وہ یہاں کا رہنے والا تھا۔(مطالعاتی اشاعت :ص؛۱۹۵۳)

(2) بیوہ کے مردہ بیٹے کوزندہ کرنا:

(1) یسُوع مسیح نائین شہر کو گئے اور اُس کے شاگرد اور بہت سے لوگ اُس کے ہمراہ تھے۔ جب وہ شہر کے پھاٹک کے نزدیک پہنچا تو دیکھو ایک مُردہ کو باہر لئے جاتے تھے۔وہ اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ بیوہ تھی اور شہر کے بہتیرے لوگ اُس کے ساتھ تھے۔اُسے دیکھ کر یسُوع مسیح کو ترس آیا اور اُس سے کہا مت رو۔ پھر اُس نے پاس آکر جنازہ کو چھوا اور اُٹھانے والے کھڑے ہوگئے اور یسُوع مسیح نے اُس سے کہا اَے جوان مَیں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ۔ وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا اور یسُوع مسیح نے اُس مُردے کو جو زندہ ہو گیا تھا اُس کی ماں کو سونپ دیا۔اور سب پر دہشت چھا گئی اور وہ خُدا کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ ایک بڑا نبی ہم میں برپا ہوا ہے اور خُدا نے اپنی اُمت پر توجہ کی ہے۔اور اُس کی نسبت یہ خبر سارے یہودیہ اور تمام گردنواح میں پھیل گئی۔

(لوقا ۷:۱۱-۱۷)

(3) سردار یائر کی مردہ بیٹی کوزندہ کرنا:

(1) یسُوع مسیح گراسینیوں کے علاقہ سے جو پار گلیل کے سامنے ہے واپس آئے۔لوقا ۸: ۴۰ جب یسُوع واپس آرہا تھا تو لوگ خوشی کے ساتھ ملے کیونکہ سب اُس کی راہ تکتے تھے۔اور یائر

Marfat.com

نام کا ایک شخص جو عبادت خانہ کا سردار تھا۔ وہ یسوع کے قدموں پر گر کر اُس سے منت کی کہ میرے گھر چل۔ کیونکہ میری اکلوتی بیٹی جو قریباً بارہ سال کی ہے مرنے کو ہے۔ لوقا ۸: ۴۹-۵۰ وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ عبادت خانہ کے سردار کے ہاں سے کسی نے آ کر کہا کہ تیری بیٹی مر گئی ہے اُستاد کو تکلیف نہ دے۔ یسوع نے سُن کر اُسے جواب دیا کہ خوف نہ کر فقط اعتقاد رکھ وہ بچ جائے گی۔ متی ۹: ۲۳ اور جب یسوع سردار کے گھر آیا اور بانسلی بجانے والوں کو اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا۔ لوقا ۸: ۵۲ اور سب اُس کے لیے رو پیٹ رہے تھے۔ متی ۹: ۲۴ تو یسوع نے کہا ہٹ جاؤ کیونکہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے وہ لوگ یسوع پر ہنسنے لگے یسوع نے کہا بھیڑ کو نکال دو اور جب بھیڑ نکال دی گئی۔ لوقا ۸: ۵۱ یسوع نے پطرس، یوحنا، یعقوب اور لڑکی کے ماں باپ کے سوا کسی اور کو اپنے ساتھ اندر نہ جانے دیا۔ لوقا ۸: ۵۴ یسوع نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور پکار کر کہا اِے لڑکی اُٹھ اور وہ اُسی دم زندہ ہو گئی پھر یسوع نے حکم دیا کہ لڑکی کو کچھ کھانے کو دیا جائے۔

نوٹ: یہودی لوگ عموماً لاش پہلے دِن ہی دفن کر دیتے تھے۔ مرحوم کے خاندان کے لوگ پیشہ ور ماتم کرنے اور پیٹنے والوں کو اجرت پر بلاتے تھے۔ مرحوم کے لواحقین اور یہ ماتم کرنے والے بلند آواز سے روتے چلاتے، بین کرتے اور چھاتی پیٹتے ہوئے جنازے کے ساتھ چلتے تھے۔ کئی دفعہ لواحقین اپنے کپڑے بھی پھاڑ لیتے تھے۔ (مطالعاتی اشاعت؛ ص: ۱۸۶۹)

(13) قبر

فلستین کے پہاڑی علاقے میں قبریں اکثر چونے کی نرم چٹانیں کھود کر بنائی جاتی تھیں۔ اور غار کی طرح ہوتی تھیں۔ زیادہ تر غاروں میں ایک سے زیادہ کمرے ہوتے تھے۔ اور ہر کمرے میں ایک سے زیادہ اطاق ہوتے تھے۔ ایک اطاق میں ایک لاش رکھی جاتی تھی۔ اطاق

Marfat.com

کے منہ پر پتھر رکھ دیتے تھے جو ہٹایا بھی جا سکتا تھا۔ غار کے منہ کو بند کرنے کے لیے بڑا گول پتھر استعمال کرتے تھے۔ جسے ضرورت کے وقت لڑھکا کر غار کا منہ کھول سکتے تھے۔

نوٹ: چار دِن کے مردہ لعزر کو بھی ایسی قبر میں رکھا گیا تھا۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص؛۱۹۵۳)

(14) حضرت عیسیٰؑ کا کوڑھوں کو پاک صاف کرنے کا معجزہ

(1) اور میں شفاء دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو۔ (سورۃ ال عمران ۳:۴۹)

(2) اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔ (سورۃ المآئدہ ۵:۱۱۰)

(3) جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں چونکہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں ید طولیٰ رکھتے تھے اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے۔ (کنزالایمان:تفسیر:ص؛۱۰۱)

(4) اور میں تندرست کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی:ص؛۶۰۳)

☆ برص: اُردو لغت میں مطلب سفید کوڑھ۔ ایک مرض۔

(15) یسُوع مسیح کا کوڑھوں کو ٹھیک کرنے کے معجزے

(1) جب وہ اُس پہاڑ سے اُترا تو بہت سی بھیڑ اُس کے پیچھے ہو لی۔ اور دیکھو ایک کوڑھی نے پاس آ کر اُسے سجدہ کیا اور کہا اَے خُداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا مَیں چاہتا ہوں تو پاک صاف ہو جا۔ وہ فوراً کوڑھ سے پاک

Marfat.com

صاف ہوگیا۔(متی ۸:۱-۳)

(2)اور ایک کوڑھی نے اُس کے پاس آ کر اُس کی منت کی اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اُس سے کہا اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔اُس نے اُس پر ترس کھا کر ہاتھ بڑھایا اور اُسے چھو کر اُس سے کہا مَیں چاہتا ہوں۔تو پاک صاف ہو جا۔اور فی الفور اُس کا کوڑھ جاتا رہا اور وہ پاک صاف ہوگیا۔اور اُس نے اُسے تاکید کر کے فی الفور رخصت کیا(مرقس ۱:۴۰-۴۳)

(3)اور ایسا ہوا کہ یورشلیم کو جاتے ہوئے وہ سامریہ اور گلیل کے بیچ سے ہو کر جا رہا تھا۔اور ایک گاؤں میں داخل ہوتے وقت دس کوڑھی اُس کو ملے۔اُنہوں نے دُور کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا اَے یسُوع! اَے! صاحب! ہم پر رحم کر۔اُس نے اُنہیں دیکھ کر کہا جاؤ۔اپنے تئیں کاہنوں کو دِکھاؤ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ جاتے جاتے پاک صاف ہو گئے۔پھر اُن میں سے ایک یہ دیکھ کر کہ مَیں شفا پا گیا بلند آواز سے خُدا کی تمجید کرتا ہوا لوٹا۔اور مُنہ کے بل یسُوع کے پاؤں پر گر کر اُس کا شکر کرنے لگا اور وہ سامری تھا۔یسُوع نے جواب میں کہا کیا دَسوں پاک صاف نہ ہوئے؟ پھر وہ نَو کہاں ہیں۔کیا اس پردیسی کے سوا اور نہ نکلے جو لوٹ کر خُدا کی تمجید کرتے؟۔

(لوقا ۱۷:۱۱-۱۸)

(16)حضرت عیسیٰؑ کا ''اندھوں کو بنیائی دینا''

(1)اور میں شفاء دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو۔(سورۃ ال عمران ۳:۴۹)

(2)اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔(سورۃ المآئدہ ۵:۱۱۰)

(3)جن معجزات کا مظاہرہ حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کے سامنے فرمایا وہ حیرت انگیز تھے آپ پیدائشی اندھے کو بھلا چنگا اور کوڑھی کو شفایاب کر دیتے تھے(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی ص ۴۳۰)

Marfat.com

نوٹ: اسلامی مفسرین کے مطابق اندھا اُس کو کہتے ہیں جسے دِن کے وقت دکھائی نہ دے مگر رات کو دکھائی دے، بعضوں نے کہا ہے وہ نابینا اُس کو کہتے ہیں جسے دِن کو دکھائی دے مگر رات کو دکھائی نہ دے، بعض کہتے ہیں بھینگا اور ترچھا اور کانا مراد ہے۔ بعض کا قول یہ بھی ہے کہ جو ماں کے پیٹ سے بالکل اندھا پیدا ہوا ہو۔ حضرت عیسیٰؑ اندھوں کو ٹھیک کرتے اور یہ خُدا تعالیٰ کے حکم سے اور اِس کے فرمان سے حضرت عیسیٰؑ کی اپنی قدرت سے نہیں یہ ایک معجزہ تھا جو آپ کی نبوت کا نشان تھا۔ (تفسیر ابن کثیر؛ جلد:۱؛ ص:۴۲۷)

(17) یسُوع مسیح کا اندھوں کو بنیائی دینے کے معجزات

(1) اور جب وہ یریحو سے نکل رہے تھے ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہولی۔ اور دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے یہ سُن کر کہ یسُوع جا رہا ہے چلا کر کہا اَے خُداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ لوگوں نے اُنہیں ڈانٹا کہ چپ رہیں لیکن وہ اور بھی چلا کر کہنے لگے اَے خُداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ یسُوع نے کھڑے ہو کر انہیں بلایا اور کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں؟ انہوں نے اُس سے کہا اَے خُداوند یہ کہ ہماری آنکھیں کھل جائیں یسُوع کو ترس آیا اور اُس نے اُن کی آنکھوں کو چھوا اور وہ فوراً بینا ہو گئے اور اُس کے پیچھے ہو لئے۔

(متی ۲۰:۲۹-۳۴)

(2) اور ایک بڑی بھیڑ لنگڑوں، اندھوں، گونگوں، ٹنڈوں اور بہت سے بیماروں کو اپنے ساتھ لے کر اُس کے پاس آئی اور اُن کو اُس کے پاؤں میں ڈال دیا اور اُس نے انہیں اچھا کر دیا۔

(متی ۱۷:۳۰)

(3) یسُوع نے جاتے وقت ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا اور اُس کے شاگردوں نے اُس

Marfat.com

سے پوچھا کہ اَے رَبی! کس نے گناہ کیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہوا اِس شخص نے یا اِس کے ماں باپ نے ۔یسُوع نے جواب دیا کہ نہ اِس نے گناہ کیا تھا نہ اِس کے ماں باپ نے بلکہ یہ اِس لیے ہوا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں یہ کہہ کر ۔یسُوع مسیح نے زمین پر تُھو کا اور تھوک سے مٹی سانی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر اُس سے کہا جا شیلوخ (جس کا ترجمہ بھیجا ہوا) کے حوض میں آنکھوں کو دھو لے پس اُس نے جا کر آنکھوں کو دھویا اور وہ بینا ہو کر واپس آیا۔ پس پڑوسی اور جن جن لوگوں نے پہلے اُس کو بھیک مانگتے دیکھا تھا کہنے لگے کیا یہ وہ نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا۔ پس وہ اُس سے کہنے لگے پھر تیری آنکھیں کیوں کر کھل گئیں اُس نے جواب دیا کہ اُس شخص نے جس کا نام یسُوع ہے مٹی سانی اور میری آنکھوں پر لگا کر مجھ سے کہا شیلوخ (حوض کا نام) میں جا کر دھو لے ۔پس میں گیا اور دھو کر بینا ہو گیا۔ یوحنا ۱۳؛۱۴ لوگ اُس شخص کو جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لے گئے ۔جس روز یسُوع نے مٹی سان کر اُس کی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دِن تھا۔ (یوحنا ۹: ۱۔۱۱)

نوٹ : یسُوع مسیح نے ''زمین پر تھوک کر'' ''کیوں''؟ اُس جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولیں۔

(18) یہودیت میں سبت کے فقہی شرعی قوانین

(1) موسیٰ کی شریعت میں سبت کے دِن کام کرنا منع تھا۔

(2) یہودیوں کے اجتہادی فقہی شرعی قوانین میں سبت کے دِن زمین پر تھوکنا منع تھا۔

(3) یہودیوں کے اجتہادی فقہی شرعی قوانین میں سبت کے دِن مٹی کو سانا منع تھا۔

(4) یہودیوں کے اجتہادی فقہی شرعی قوانین میں سبت کے دِن سانی مٹی کو لگانا منع تھا۔

نوٹ : جنم کا اندھا یسُوع مسیح کو جانتا نہ تھا؛ نہ اُس نے سُنا تھا؛ نہ دیکھا تھا؛ نہ اُس جنم کے

Marfat.com

اندھے نے یسُوع مسیح سے کہا تھا کہ میں بینا ہونا چاہتا ہوں۔یسُوع مسیح اور اُس کے شاگردوں نے جنم کے اندھے کو دیکھا اور

(1)یسُوع مسیح نے زمین پر تھوک کر۔

(2)اُس تھوک سے مٹی کو سان کر۔

(3)اُس سانی مٹی کو اندھے کی آنکھوں پر لگا کر کہا کہ حوض میں جا کر دھولے اُس کا ایسا کرنے سے وہ بینا ہو گیا۔کیوں؟

چونکہ یہ سب سبت کے دُنیاوی اجتہادی فقہی شرعی قوانین اُس وقت کے یہودی فقی اور فریسیوں نے بنا رکھے تھے اور وہ موسیٰ کی گدی پر بیٹھے تھے اِس لئے یسُوع مسیح نے یہودیوں کے اُن تمام دُنیاوی سبت کے اجتہادی فقہی شرعی قوانین کو رد کیا اور اُن کی مخالفت کی اور اُن سب کو چیلنج کیا اس لئے فقی اور فریسی اُس کے دشمن تھے۔

(19)حضرت عیسیٰؑ کو ''نماز و زکوٰۃ کا حکم''

(1)اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا اور مجھے زبردست بد بخت نہ کیا۔

(سورۃ مریم۱۹:۳۰-۳۳)

(2)اور اِس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔جب تک میں زندہ رہوں۔اور اِس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھ پر میری پیدائش کے دِن اور میری موت کے دِن اور جس دِن میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔سلام ہی سلام ہے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۶۶۸)

Marfat.com

(20) یسوع مسیح کو نماز و زکوٰۃ کے حکم کی نفی

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے میں کہیں بھی نماز و زکوٰۃ کے حکم کا ذکر نہیں ملتا۔ ان تمام واقعات کا تعلق "یسوع مسیح" سے نہیں ہے اور نہ ہی مسیحیت میں اور نہ ہی کسی مسیحی روایت میں یہ ہے۔

(21) خلاصہ

(1) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کا مٹی سے پرندے بنانے کا واقعہ درج ہے۔
انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں یسوع مسیح کا مٹی سے پرندے بنانے کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(2) اسلامی روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سانپ کی زبان کو جانتے تھے۔
انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں اس طرح کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(3) حضرت عیسیٰؑ کو غیب کی خبریں بتانے والا نبی کہا گیا ہے۔
انجیل مقدس کے مطابق یسوع مسیح کو غیب کا علم تھا۔

(4) حضرت عیسیٰؑ کا پانی پر چلنے کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔
انجیل مقدس میں یسوع مسیح کا پانی پر چلنے کا واقعہ درج ہے۔

(5) حضرت عیسیٰؑ کا مردوں کو زندہ کرنے کا درج ہے۔ کہ وہ مردوں کو اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسوع مسیح کا مردوں کو زندہ کرنے کے واقعات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ انجیل مقدس کے مطابق یسوع مسیح خدا کے حکم سے مردوں کو

Marfat.com

زندہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ اپنے اختیار سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ وہ مردہ کو کہتے ''قبر سے باہر آ'' یا مردہ کو کہتے ''اُٹھ'' یا مردے کو ''چھوتے'' تو وہ زندہ ہو جاتا۔

(6) حضرت عیسیٰؑ کا مادرزاد اندھوں کو ٹھیک کرنے کا ذکر ہے۔ کہ وہ اپنے اختیار سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کرتے تھے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق مادر زاد اندھوں کو ٹھیک کرنے کے سارے واقعات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ انجیل مقدس کے مطابق یسوع مسیح اندھوں کو اپنے اختیار سے ٹھیک کرتے تھے۔

(7) حضرت عیسیٰؑ کو نماز و زکوٰۃ کو ادا کرنے کا حکم ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی روایت میں یسوع مسیح کو نماز و زکوٰۃ کو ادا حکم کرنے کا کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے۔

Marfat.com

چوتھا باب (448)

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے صلیبی واقعات کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) صلیب	448
(2) حضرت عیسیٰؑ کے صلیبی واقعات کی نفی	449
(3) یسُوع مسیح کے صلیبی واقعات	454
(4) یسُوع مسیح کو صلیب کی سزا کا حکم	456
یسوع مسیح کے شاگرد یہوداہ اسکریوتی کی موت	458
(5) یسُوع مسیح کو گلگتا کے پہاڑ پر مصلوب کیا گیا	459
(6) خلاصہ	462

(1) صلیب

قدیم زمانے میں دُنیا کے بعض حصوں میں مجرموں کو سرِعام ذلیل کرنے کا عام رواج تھا۔ رومی حکومت مجرموں کو سزائے موت دینے کے لئے بعض اوقات صلیب دیتی تھی۔ صلیب دو بڑے شہتیروں کو جوڑ کر بنائی جاتی تھی۔ اُس کی شکل انگریزی کے حرف ٹی (T) یا جمع (+) کے

Marfat.com

نشان جیسی ہوتی تھی۔ عام طور پر بدترین مجرموں کو یہ سزا دی جاتی تھی۔ مثلاً کوئی غلطی کرنے والا غلام یا حکومت کے خلاف بغاوت کے سرغنہ مجرم کو سزائے موت سنائی جاتی تو اُسے اپنی صلیب اُٹھا کر اُس جگہ جانا پڑتا تھا جہاں اُسے صلیب دینی ہوتی تھی۔ صلیب دینے سے پہلے مجرم کو خوب مارتے پیٹتے تھے اور اُس کے کپڑے اتار لیتے تھے۔ پھر اُس کے بازو پھیلا کے شہتیر کے ساتھ جکڑ دیتے تھے۔ اس حالت میں سانس لینا مشکل ہوتا تھا۔

جو افراد یہودی معاشرے یا مذہب کے کسی بڑے شرعی قانون یا حکم کو توڑنے کے مجرم ہوتے تھے انہیں تو عام طور پر سنگسار کرنے کی سزا دی جاتی تھی۔ لوگ مجرم کو گھسیٹ کر کھلی جگہ پر لے جاتے اور پتھر مار مار کر اُس کا کام تمام کر دیتے اور لاش پر پتھروں کا ڈھیر لگا دیتے تھے۔ اگر یسُوع مسیح نے یہودی شریعت کے قانون کی کوئی سنگین خلاف ورزی کی ہوتی تو اُسے سنگسار کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اُس پر تو لوگوں کو رومی حکومت کے خلاف بغاوت پر اُکسانے کا اور یہ کہنے کا الزام لگایا گیا تھا کہ ''میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں''۔ اور جب اُسے صلیب دی گئی تو کتبے پر یہی الفاظ لکھ کر اُس کی صلیب کے اُوپر لگا دیا گیا۔

(2) حضرت عیسیٰؑ کے ''صلیبی'' واقعات کی نفی

(1) اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۵۴)

(2) یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اَے عیسیٰ! میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا اور تیرے پیروؤں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آ ؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں

Marfat.com

جھگڑتے ہو۔(سورۃ ال عمران ۳:۵۵)

(3) کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام کے لئے مقرر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا اور حضرت عیسیٰؑ کی شباہت اُس شخص پر ڈال دی جو اِن کے قتل کے لئے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہ پر قتل کر دیا۔(قرآن کنزالایمان؛ص:۱۰۳)

(4) اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسُول کو شہید کیا ہے اور یہ کہ انہوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی بلکہ ان کے لیے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا؛ اور وہ جو اِس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اِس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں؛ اِنہیں اِس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بے شک اُنہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اُٹھالیا؛ اور اللہ غالب، حکمت والا ہے۔(سورۃ النسآء ۴:۱۵۷-۱۵۸)

(5) یہود نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کر دیا ہے اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی۔ جس کو انہوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰؑ ہیں باوجودیکہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔ اور یقینی سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مقتول حضرت عیسیٰؑ ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ چہرہ تو عیسیٰؑ کا ہے اور جسم عیسیٰؑ کا نہیں لہٰذا یہ وہ نہیں ہیں۔ جو حقیقت حال ہے اور اٹکلیں دوڑانا ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے۔ وہ صحیح وسالم بسوئے آسمان احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں سورۃ ال عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں۔

Marfat.com

(قرآن کنزالایمان، فی تفسیر القرآن: ص:۱۸۵)

(6) اِس جگہ یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے اِن کو یہودیوں کے بُرے عزائم سے محفوظ رکھا۔ اور یہودی اور عیسائی اپنے اِس دعویٰ میں جھوٹے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو ''سولی'' دی گئی۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص:۷۲۵)

(7) جس وقت شاہی سپاہی اور یہودی حضرت عیسیٰؑ پر چڑھ آئے اور محاصرہ میں لے لیا اُس وقت آپ کے ساتھ ستر حواری تھے۔ اِن لوگوں نے جب دروازے کھول کر دیکھا تو سب لوگ حضرت عیسیٰؑ کی شکل وصورت کے ساتھ تھے۔ وہ یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ تم لوگوں نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ اب یا تو تم اُسے جو حقیقی عیسیٰؑ ہوں ہمیں سونپ دو یا اِسے منظور کر لو کہ ہم تم سب کو قتل کر ڈالیں۔ یہ سُن کر حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کوئی ہے جو جنت میں میرا رفیق بنتا اور یہاں میرے بدلے سولی پر چڑھنا منظور کرلے؟ ایک صحابی اِس کے لیے تیار ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ عیسیٰؑ میں ہی ہوں۔ چنانچہ دشمنانِ دِین نے انھیں گرفتار کر کے قتل کیا اور سولی پر چڑھایا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۱؛ص:۷۰۷)

(8) ملک یونان نے حضرت عیسیٰؑ کو پکڑ کر سولی دینا چاہی۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد؛۲؛ص؛۵۰)

(9) حضرت اِبن عباسؓ سے روایت ہے۔ یہودی حضرت عیسیٰؑ کے جانی دشمن تھے انہیں مروا دینے اور سولی دینے کا قصدر کھتے تھے۔ جنہوں نے اِس زمانے کے بادشاہ کے کان حضرت عیسیٰؑ کے خلاف بھرے تھے۔ کہ یہ شخص لوگوں کو بہکاتا پھرتا ہے، ملک میں بغاوت کر رہا ہے اور رعایا کو بگاڑ رہا ہے، باپ اور بیٹوں میں فساد برپا کر رہا ہے۔ بلکہ اپنی خباثت خیانت کذب و دروغ میں یہاں تک بڑھ گئے کہ آپ کو زانیہ کا بیٹا کہا اور بڑے بڑے بہتان آپ پر باندھے یہاں تک کہ بادشاہ بھی دشمن بن گیا۔ اور اپنی فوج کو بھیجا کہ اِسے گرفتار کر کے سخت سزا کے ساتھ

Marfat.com

پھانسی دیدو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اِن مکاروں کے ہاتھ سے صاف بچالیا اور اِس گھر کے روزن سے آپ کو آسمان کی طرف اُٹھالیا اور آپ کی شباہت ایک شخص پر ڈال دی جاتی ہے جو اِسی گھر میں تھا۔ ان لوگوں نے رات کے اندھیرے میں اِس کو عیسیٰؑ سمجھ کر گرفتار کرلیا اور اُس کی سخت توہین کی اور سر پر کانٹوں کا تاج رکھ کر اِسے صلیب پر چڑھادیا یہی اِن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مکر تھا کہ وہ تو اپنے نزدیک یہ سمجھتے رہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے نبی کو پھانسی پر لٹکادیا حالآنکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تو نجات دیدی تھی۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد:۱:ص؛۴۲۹)

(10) انہوں نے آپ عیسیٰؑ کو بیت المقدس کے ایک گھر میں گھیر لیا اور یہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کا واقعہ ہے جب وہ گھر کے اندر داخل ہونے لگے تو آپ کے پاس موجود ایک ساتھی پر آپ کی شبیہہ ڈال دی گئی۔ حضرت عیسیٰؑ کو اُس گھر کے روشندان سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا اور یہ منظر گھر والے دیکھ رہے تھے۔ سپاہی گھر میں داخل ہوئے اور اُنہوں نے گھر میں آپ کے مشابہ ایک شخص کو پایا اور اُس کو عیسیٰؑ سمجھ کر پکڑ لیا اور اُسے سولی دے دی۔ اور اُس کی مزید توہین کرنے کے لئے اُس کے سر پر کانٹے رکھ دیئے اور اس طرح عیسائی کھلی گمراہی میں پڑ گئے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے:ص۷۲۶)

(11) حافظ ابن عساکر سے روایت ہے۔ عیسائیوں کی اس بات سے زیادہ صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی والدہ حضرت مریم کے پاس آئے اور وہ کھجور کے تنے کے پاس رو رہی تھیں۔ تو آپ نے انہیں اپنے جسم میں میخوں کے نشانات دکھائے اور بتایا کہ میری رُوح اٹھالی گئی تھی اور جسم سولی دیدیا گیا۔ یہ بات ایک بہتان صریح جھوٹ من گھڑت تبدیل شدہ ہے اور یہ انجیل میں بالکل غلط اضافہ اور دلائل حقہ کے خلاف ہے۔ (قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ص:۵۳۴)

(12) حافظ ابن عساکر نے یحییٰ بن حبیب سے بیان کیا ہے کہ حضرت مریم نے سولی دیئے

Marfat.com

جانے کے سات دن بعد بادشاہ کے گھر سے مصلوب کا جسم اتارنے کا سوال کیا کیونکہ وہ سمجھتی تھیں کہ یہ سولی دیا ہوا ان کا بیٹا عیسیٰؑ ہے بادشاہ نے اجازت دے دی تو ان کو وہاں دفن کر دیا گیا

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید فاضل خیر المدراس ملتان؛ص:۵۳۴)

(13) حافظ ابن عساکر سے روایت ہے کہ حضرت مریم حضرت عیسیٰؑ کی قبر کے پاس رو رہی تھیں تو وہاں اُن کی حضرت جبریلؑ فرشتہ سے ملاقات ہوگئی۔اور حضرت جبریلؑ کو حضرت مریم پہچان گئیں۔تو فرشتہ نے کہا اَے مریم حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اُوپر آسمان پر اٹھالیا تھا اور کافروں سے اِسے بچالیا۔یہ تو اُس نوجوان کی قبر ہے جس پر ان کی شبیہہ ڈالی گئی تھی۔آپ ایسے کریں کہ فلاں فلاں دِن جنگل میں جانا تو وہاں آپ کی ملاقات مسیح علیہ السلام سے ہوجائے گی

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید فاضل خیر المدراس ملتان؛ص:۵۳۴)

(14) یہود نے یہاں تک کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی پر لٹکا دو۔تب حق تعالیٰ نے دوسرا بندوبست کیا کہ جو آدمی حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی پر چڑھانے کے لئے اندر گھسا اِس پر حضرت عیسیٰؑ کی شباہت ڈال دی اور وہ پھانسی پا گیا۔اور حضرت عیسیٰؑ کو انتہائی عزت کے ساتھ اُوپر آسمان پر اٹھالیا گیا۔(خطبات حکیم الاسلام: جلد: ہفتم،ص ۴۱۵)

(15) حضرت عیسیٰؑ کے قتل کئے جانے اور انہیں صلیب پر چڑھائے جانے کا عقیدہ اور دعویٰ قابل لعنت ہے۔حضرت عیسیٰؑ کو نہ قتل کیا گیا نہ سولی پر چڑھایا گیا۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی جانب اُٹھالیا۔اور یہ یہود و نصاریٰ کے اس عقیدے کی تردید ہے۔جو انہوں نے اپنے اٹکل سے قائم کرلیا تھا۔(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی،ص ۴۴۲)

خلاصہ: قرآن مجید اور حدیثوں کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نہ تو مصلوب ہوئے اور نہ صلیب پر مرے۔بلکہ اللہ نے اُنہیں زندہ آسمان پر اُٹھالیا۔

Marfat.com

(3) یسوع مسیح کے صلیبی واقعات

(1) عید فطیر جس کو عید فسح کہتے ہیں نزدیک تھی۔ اور سردار کاہن اور فقیہ موقع ڈھونڈ رہے تھے کہ اُسے کس طرح مار ڈالیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔ اور شیطان یہوداہ میں سمایا جو اسکریوتی کہلاتا اور اُن بارہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ اُس نے جا کر سردار کاہنوں اور سپاہیوں کے سرداروں سے مشورہ کیا کہ اُس کو کس طرح اُن کے حوالہ کرے۔ وہ خوش ہوئے اور اُسے رُوپے دینے کا اقرار کیا اُس نے مان لیا اور موقع ڈھونڈنے لگا کہ اُسے بغیر ہنگامہ اُن کے حوالہ کر دے۔

(لوقا ۲۲:۱-۶)

نوٹ: سردار کاہنوں نے یہوداہ اسکریوتی کو تیس رُوپے تول کر دیئے تھے۔

(2) اِس سبب سے یہودی اور بھی زیادہ اُسے قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ وہ نہ فقط سبت کا حکم توڑتا بلکہ خُدا کو خاص اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو خُدا کے برابر بناتا تھا۔ (یوحنا ۵:۱۸)

نوٹ: یہودی سرداروں کا عقیدہ تھا کہ کوئی اِنسان خُدا کے برابر نہیں ہوسکتا اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ یسُوع خُدا کو اپنا باپ کہہ کر موسیٰ کی شرِیعت کی تحقیر کرتا ہے۔

(3) اُس وقت یسُوع اُن کے ساتھ ''گتسمنی'' نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جا کر دُعا کروں۔ (متی ۲۶:۳۶)

(4) یسُوع یہ باتیں کہہ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ قدرون کے نالے کے پار گیا۔ وہاں ایک باغ تھا۔ اُس میں وہ اور اُس کے شاگرد داخل ہوئے۔ اور اُس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی اُس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ یسُوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔ پس یہوداہ سپاہیوں کی پلٹن اور سردار کاہنوں اور فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں اور چراغوں اور

Marfat.com

ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا۔(یوحنا۱۸:۱-۳)

(5) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہ جو اُن بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اُس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ اور اُس کے پکڑوانے والے نے اُن کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لُوں وہی ہے۔ اُسے پکڑ لینا۔ اور فوراً اُس نے یسُوع کے پاس آ کر کہا اَے رَبّی سلام! اور اُس کے بوسے لئے۔ یسُوع نے اُس سے کہا میاں! جس کام کو آیا ہے وہ کر لے۔ اِس پر انہوں نے پاس آ کر یسُوع پر ہاتھ ڈالا اور اُسے پکڑ لیا۔ اور دیکھو یسُوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا کان اُڑا دیا۔ یسُوع نے اُس سے کہا اپنی تلوار کو میان میں کر لے کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے۔(متی ۲۶:۴۷-۵۲)

(6) مگر یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں۔ اِس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور یسُوع کے پکڑنے والے اُس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں فقیہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے۔(متی ۲۶:۵۶-۵۷)

(7) مگر ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہین چادر اوڑھے ہوئے اُس کے پیچھے ہولیا۔ اُسے لوگوں نے پکڑا۔ مگر وہ چادر چھوڑ کر ننگا بھاگ گیا۔(مرقس ۱۴:۵۱-۵۲)

(8) تب سپاہیوں اور اُن کے صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسُوع کو پکڑ کر باندھ لیا۔ اور پہلے اُسے حنا کے پاس لے گئے کیونکہ وہ اُس برس کے سردار کاہن کائفا کا سُسر تھا۔ یہ وہی کائفا تھا جس نے یہودیوں کو صلاح دی تھی کہ اُمت کے واسطے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے۔

(یوحنا۱۸:۱۲-۱۴)

(9) پھر وہ یسُوع کو کائفا کے پاس سے قلعہ کو لے گئے اور صبح کا وقت تھا اور وہ خود قلعہ میں نہ گئے

Marfat.com

تا کہ ناپاک نہ ہوں بلکہ فسح کھا سکیں۔(یوحنا۱۸:۲۸)

☆ گتسمنی: مطلب ''کولہو'' وہ جگہ جہاں زیتون کچل کر تیل نکالا جاتا ہے۔ یہ گتسمنی باغ کوہ زیتون کی مغربی ڈھلان پر یروشلیم کے بالمقابل واقع تھا۔

☆ بوسہ: رواج تھا کہ مرد اگر کچھ دیر جدا رہنے کے بعد دوبارہ ملتے تو بغل گیر ہوتے اور چہرہ پر بوسہ دیتے تھے۔ چونکہ یہوداہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یسُوع کے ساتھ تھا اِس لیے ملنے پر بوسہ دینا معمول کے مطابق نہیں تھا۔

(4) یسُوع مسیح کو صلیب کی سزا کا حکم

(1) پھر وہ یسُوع کو سردار کاہن کے پاس لے گئے اور سب سردار کاہن اور بزرگ اور فقیہ اُس کے ہاں جمع ہو گئے۔(مرقس۱۴:۵۳)

(2) یسُوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے یہ پوچھا کہ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسُوع نے اُس سے کہا تو خود کہتا ہے۔(متی ۲۷:۱۱)

(3) پیلاطس نے اُن سے کہا پھر یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کرُوں؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو اُس نے کہا کیوں اُس نے کیا بُرائی کی ہے؟ مگر وہ اور بھی چلا چلا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔

(متی ۲۷:۲۲-۲۳)

(4) سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا* اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ تم نے یہ کفر سُنا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ اُن سب نے فتویٰ دیا کہ وہ قتل کے لائق ہے۔(مرقس۱۴:۶۳)

☆ سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا:

موسیٰ کی شریعت میں حکم ہے کہ سردار کاہن غم اور افسوس کے اظہار کے لیے اپنے کپڑے

Marfat.com

نہ پھاڑے۔ مگر اِس کے باوجود اِس سردار کاہن نے یہ ڈرامائی حرکت کی تاکہ ظاہر کرے کہ یسُوع نے اپنے بارے میں جو کہا ہے وہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی شخص کا خُدا ہونے کا دعویٰ کرنا بہت بڑا کفر ہے۔ اُس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔

(5) اور فی الفور صُبح ہوتے ہی سردار کاہنوں نے بزرگوں اور فقیہوں اور سب صدر عدالت (سپریم کوٹ) والوں سمیت صلاح کر کے یسُوع مسیح کو بندھوایا اور لے جا کر پیلاطُس کے حوالہ کیا۔ اور پیلاطُس نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ اُس نے جواب میں اُس سے کہا تو خود کہتا ہے۔ (مرقس ۱۵:۱-۲)

(6) پیلاطُس نے لوگوں کو خوش کرنے کے ارادہ سے اُن کے لیے برابا (ڈاکو) کو چھوڑ دیا اور یسُوع مسیح کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلُوب ہو۔ (مرقس ۱۵:۱۵)

(7) اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسُوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اُس کے گرد جمع کی۔ اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی چوغہ پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹھوں میں اُڑانے لگے کہ اَے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اُس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اُس کا ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اُس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور مصلوب کرنے کو لے گئے۔ (متی ۲۷:۲۷-۳۱)

نوٹ: انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح نے زمینی زندگی میں دُکھ اُٹھائے، سر پر کانٹوں کا تاج سجایا گیا، اور ایک کم چالیس کوڑے کھائے اور صلیب دیا گیا اور اپنی جان صلیب پر دی۔ موسوی شریعت کے مطابق مجرم کو چالیس ۴۰ کوڑے لگائے جاتے تھے یسُوع مسیح کو بھی ایک کم چالیس کوڑے مارے گئے۔

Marfat.com

(8) اور سپاہی اُس کو اُس صحن میں لے گئے جو پریتورین کہلاتا ہے اور ساری پلٹن کو بُلا لائے اور انہوں نے اُسے ارغوانی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا (مرقس ۱۵:۱۶، ۱۷)

☆ صحن: ''پریتورین'' کہلاتا تھا، یروشلیم میں ہیکل کے پاس ہی قلعہ تھا۔ جس کا نام الطونیہ کا قلعہ تھا۔ رومی گورنر یروشلیم میں ہوتا تو وہاں قیام کرتا تھا۔ فوجی سپہ سالار کے خیمے کو یونانی زبان میں ''پریتر'' کہتے تھے۔ اُسی مناسبت سے قلعے کو ''پریتورین'' کہا گیا ہے۔

☆ ارغوانی چوغہ: ارغوانی قرمزی رنگ بہت مہنگا ہوتا تھا۔ اور اس رنگ کے لباس کو شاہی لباس مانا جاتا تھا۔ جو ارغوانی چوغہ یسُوع مسیح کو پہنایا گیا وہ کسی رومی فوجی افسر کا ہوگا۔ چونکہ رومی یہ سمجھتے تھے کہ یسُوع ''یہودیوں کا بادشاہ'' ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس لیے انہوں نے اُسے ارغوانی چوغہ پہنا کر اُس کا مذاق اُڑایا۔ یہ غالباً کسی رُومی سپاہی کا چوغہ یا بغیر آستین کا ڈھیلا ڈھالا لباس تھا۔

یسُوع مسیح کے شاگرد یہوداہ اسکریوتی کی موت

(1) جب اُس کے پکڑوانے والے یہوداہ نے یہ دیکھا کہ وہ مجرم ٹھہرایا گیا تو پچھتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس واپس لا کر کہا۔ میں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کے لئے پکڑوایا۔ انہوں نے کہا ہمیں کیا؟ تو جان۔ اور وہ روپیوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔ سردار کاہنوں نے روپے لے کر کہا ان کو ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا روا نہیں کیونکہ یہ خون کی قیمت ہے۔ پس اُنہوں نے مشورہ کر کے اُن روپیوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنے کے لئے خریدا۔ اس سبب سے وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔ (متی ۲۷:۳-۸)

Marfat.com

(5) یسُوع مسیح کو گلگتا کے پہاڑ پر مصلوب کیا گیا

(1) جب اُس کو لئے جاتے تھے تو اُنہوں نے شمعون نام ایک کُرینی کو جو دیہات سے آتا تھا پکڑ کر صلیب اُس پر لادی کہ یسُوع کے پیچھے پیچھے لے چلے۔ اور لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ اور بہت سی عورتیں جو اُس کے واسطے روتی پیٹتی تھیں اُس کے پیچھے پیچھے چلیں۔ یسُوع نے اُن کی طرف پھر کر کہا اے یروشلیم کی بیٹیو! میرے لیے نہ رو بلکہ اپنے اور اپنے بچوں کے لیے رو۔

(لوقا ۲۳:۲۶-۲۸)

(2) جب وہ اُس جگہ پر پہنچے جسے کھوپڑی کہتے ہیں تو وہاں اُسے مصلوب کیا اور بدکاروں کو بھی ایک کو دہنی اور دوسرے کو بائیں طرف۔ (لوقا ۲۳:۳۳)

(3) لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے اور سردار بھی ٹھٹھے مار مار کر کہتے تھے کہ اس نے اوروں کو بچایا۔ اگر یہ خُدا کا مسیح اور اُس کا برگزیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔ سپاہیوں نے بھی پاس آ کر اور سرکہ پیش کر کے اُس پر ٹھٹھا مارا اور کہا کہ۔ اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا۔ اور ایک نوشتہ بھی اُس کے اُوپر لگایا گیا تھا کہ ''یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے''۔ (لوقا ۲۳:۳۵-۳۸)

(4) اِس پر اُس نے اُس کو اُن کے حوالہ کیا کہ مصلوب کیا جائے۔ پس وہ یسُوع کو لے گئے۔ اور وہ اپنی صلیب آپ اُٹھائے ہوئے اُس جگہ تک باہر گیا جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔ جس کا ترجمہ عبرانی میں گُلگتا ہے۔ وہاں انہوں نے یسُوع کو اور اُس کے ساتھ دو اور (خطرناک مجرموں) کو مصلوب کیا۔ ایک کو دائیں ایک کو بائیں اور یسُوع کو بیچ میں۔ اور پیلاطُس نے ایک کتابہ لکھ کر صلیب پر لگا دیا۔ اُس میں لکھا تھا۔ ''یسُوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ''۔ اُس کتابہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا۔ اِس لئے کہ وہ مقام جہاں یسُوع مصلوب ہوا شہر کے

Marfat.com

نزدیک تھا اور وہ عبرانی؛ لیتنی اور یونانی میں لکھا ہوا تھا۔ پس یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پیلاطُس سے کہا کہ یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اُس نے کہا میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔

(یوحنا ۱۹:۱۶-۲۱)

☆ **نوشتہ اُس کے اُوپر لگا دیا:** رومی حکومت مصلوب ہونے والے شخص کے سر سے اُوپر ایک کتبہ لگا دیتے تھے جس پر اُس کا جرم یا الزام لکھا ہوتا تھا۔ چونکہ یسُوع پر کسی جرم کا الزام ثابت نہیں ہوا تھا اس لئے انہوں نے یہی کتبہ لگا دیا کہ "یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے"۔ دوسرے پہلو سے یہ یہودیوں کی تضحیک اور اہانت تھی کہ دیکھو یہ اپنے بادشاہ سے کیسا سلوک کرتے ہیں۔

(مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۱۹۱۷)

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق سزا ملتے ہی "یسُوع مسیح" اپنی صلیب کو اُٹھائے ہوئے "گلگتا" (جس کا مطلب کھوپڑی کی جگہ) پر آئے۔ اور رومی حکومت کے سپاہیوں کی موجودگی میں جمعہ کے دِن مصلوب ہوئے۔ اور اُن کے ساتھ دو اور ڈاکوؤں کو ایک کو "یسُوع مسیح" کی دہنی طرف اور دوسرے کو بائیں طرف مصلوب کیا۔

☆ **گلگتا:** لاطینی زبان میں گلگتا کا ترجمہ "کلوریا" ہے اور اُردو دان مسیحی حلقوں میں "کلوری" استعمال ہوتا ہے۔ گلگتا کا ترجمہ کھوپڑی، غالباً یہ جگہ ایک چٹان کے پاس تھی جس کی شکل کھوپڑی جیسی تھی۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛ ۱۷۹۷)

(5) یسُوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔ اور مقدس کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں۔ (متی ۲۷:۵۰-۵۱)

(6) انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق؛ یسُوع مسیح نے مرنے سے پہلے صلیب پر کچھ کلمات بولے اور دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا تقریباً

Marfat.com

''تین بجے'' صلیب پر موت واقع ہوئی اور جیسے ہی یسُوع مسیح کی صلیب پر موت واقع ہوئی مقدس ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور یسُوع مسیح نے بڑی آواز سے پکار کر کہا اَے باپ میں اپنی رُوح تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں اور یہ کہہ کر دم دے دیا۔ اور جتنے لوگ اس نظارہ کو آئے تھے یہ ماجرا دیکھ کر چھاتی پیٹتے ہوئے لوٹ گئے۔

نوٹ: یہودیوں میں بڑے جرم کی سزا مجرم کو پتھراؤ کرنے سے دی جاتی تھی یہودیوں میں مجرم کو صلیب دینے کا شرعی قانون نہیں تھا۔ رومیوں کا بڑے جرائم کی روک تھام کرنے کے لیے مجرم کو صلیب دینے کا طریقہ رائج تھا اور یسُوع مسیح کو صلیب رومی حکومت نے دی تھی۔ یروشلیم میں حکومت روم کی تھی اور وہاں پر یہودی اور رومی دونوں تھے جنہوں نے یہ نعرے لگائے کہ اِسے صلیب دو۔ انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح مصلوب ہونے سے پہلے سبت کے دِن گدھے پر سوار کھجوروں کی ڈالیوں کے جلوس کی شکل میں یروشلیم میں داخل ہوئے اور انہی لوگوں نے اُس کے لئے ''ہوشعنا'' کے نعرے لگائے۔

(7) پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا۔ دُوسرا آدمی آسمانی ہے۔ اور جس طرح ہم اس خاکی کی صورت پر ہوئے اُسی طرح اُس آسمانی کی صورت پر بھی ہوں گے۔ (ا کرنتھیوں ۱۵: ۴۹-۴۷)

(8) انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح وہ اِنسان ہے جس نے موت کی اُس لعنت کو ختم کر دیا جو آدم کے گناہ کی وجہ سے آئی تھی۔ جو لوگ یسُوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں فی الحال وہ آدم کی طرح خاکی جسم رکھتے ہیں لیکن جب وہ مردوں میں سے زندہ کیے جائیں گے تو اُن کے جسم رُوحانی جسم ہوں گے۔

Marfat.com

(6) خلاصہ

(1) قرآن مجید اور اسلامی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ روشن دان سے اُوپر اُٹھائے گئے۔ اور روایات کے مطابق انکے ہم شکل کو صلیب دیا گیا۔

انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح کو گتسمنی باغ میں سے رات کے وقت گرفتار کیا گیا اور اُن کو پکڑوانے والا اُن کا ایک شاگرد یہوداہ اسکریوتی تھا۔ جس نے تیس رُوپے میں اُن کا سودا کیا تھا۔

(2) قرآن مجید اور اسلامی روایت کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نہ مصلوب ہوئے اور نہ صلیب پر مرے اور نہ دفن ہوئے۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو صلیب نہیں دیا گیا۔ بلکہ وہ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ لیکن اس میں کچھ اسلامی مفسرین کا اختلاف بھی ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدہ کے مطابق یسُوع مسیح کو ایک کم چالیس کوڑے مارے گئے؛ مصلوب ہوئے؛ صلیب پر اپنی جان دی مر گئے، دفن ہوئے؛ تیسرے دِن مردوں میں سے زندہ جی اُٹھے؛ پھر آسمان پر اٹھائے گئے؛ قیامت سے پہلے اِس دُنیا میں پھر آئیں گے۔

(3) حضرت عیسیٰؑ نے دوسرے آسمان پر شب معراج کو آنحضرتؐ کے ساتھ مصافحہ بھی کیا۔ اسلامی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ چوتھے آسمان پر ہیں (معارج النبوت جلد:۲:ص ۴۲۵

انجیل مقدس کے مطابق ''یسُوع مسیح'' نے کہا میں جاتا ہوں اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا ہوں تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تم بھی رہو۔ اور جب تیار کرلوں گا تو پھر آؤں گا تاکہ تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔ یسُوع مسیح کے متعلق مسیحی ایمان عقیدہ یہ ہے کہ وہ کبریاء کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور زندوں اور مردوں کا انصاف کرنے دوبارہ پھر آئیں گے۔

Marfat.com

نوٹ: مسیحی ایمان عقیدے کی بنیاد:

(1) یسُوع مسیح کی صلیبی موت۔

(2) یسُوع مسیح کا تین دِن قبر میں رہنا۔

(3) یسُوع مسیح کا تیسرے دِن قبر میں سے زندہ ہو کر آسمان پر اٹھایا جانا۔

(4) قیامت کے نزدیک یسُوع مسیح پھر آسمان سے کلیسا کو لینے آئیں گے اور ہزار سالہ بادشاہی کیلئے تخت یروشلیم میں لگائیں گے پھر عدالت ہوگی اور پھر ابدیت اور نیا یروشلیم نیا آسمان نئی زمین ہوگی

(4) قرآن مجید اور اسلامی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں اور اُن کی موت واقع نہیں ہوئی۔ البتہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ اس دُنیا میں آئیں گے تو اُس وقت اُن کی موت واقع ہوگی اور وہ حضورؐ کے خلفاءؓ کی قبروں کے درمیان میں دفن ہوں گے۔ البتہ کچھ اسلامی علماء کا اِس میں اختلاف بھی ہے۔

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کی موت اور اُن کے دفن کرنے کا پورا واقعہ درج ہے اور اُن کی قبر آج بھی فلستین میں خالی موجود ہے۔

(5) اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں۔ نہ اُن کو صلیب دیا گیا اور نہ ہی صلیب پر اُن کی موت واقع ہوئی بلکہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قیامت کے نزدیک زندہ ہی آسمان سے اتریں گے۔ لیکن کچھ اسلامی مسالک کا اِس بارے میں اختلاف بھی ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کی صلیب پر موت واقع ہوئی۔ وہ قبر میں دفن ہوئے۔ تین دِن قبر میں رہے۔ تیسرے دِن قبر میں سے زندہ جی اُٹھے۔ اور اپنے شاگردوں اور لوگوں کو نظر آتے رہے۔ چالیس دِن کے بعد وہ زندہ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے قیامت کے نزدیک وہ ساری دُنیا کی عدالت کرنے کو آسمان پر سے پھر واپس آئیں گے۔

Marfat.com

(6) اسلامی روایات کے مطابق قیامت سے پہلے جب حضرت عیسیٰؑ آئیں گے وہ سب سے پہلے صلیب کو توڑیں گے اور اعلان کریں گے یا تو اسلام قبول کرلو یا تلوار سے مقابلہ کرو اور جزیہ ختم کریں گے۔

انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدہ اور روایات کے مطابق یسوع مسیح کے متعلق ایسا کچھ نہیں لکھا۔ اور نہ ہی قیامت سے پہلے یسوع مسیح کی موت ہوگی نہ اُن کی شادی ہوگی اور نہ اُن کے بچے ہوں گے۔ نہ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ اور نہ وہ جزیہ کا اعلان کریں گے۔ بلکہ انجیل مقدس کے مطابق لکھا ہے کہ جن لوگوں نے یسوع مسیح کو چھیدا تھا وہ اُسے آسمان سے آتے ہوئے دیکھیں گے۔ یسوع مسیح ایک ہزار سال کے لیے اسی زمین پر بادشاہی کریں گے اور وہ ساری دُنیا کے حاکم ہوں گے اور اُن کے دورِ حکومت میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے۔ انجیل مقدس کے مطابق یسوع مسیح کی ایک ہزار سال کی بادشاہی کرنے سے پہلے قیامت نہ ہوگی

Marfat.com

پانچواں باب (465)

قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے مدفن کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ کے مدفن کی نفی	465
(2) یسُوع مسیح کا مدفن	467
(3) یہودی تدفین کا طریقہ	469
(4) خلاصہ	470

(1) قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ کے مدفن کی نفی

(1) حضورؐ کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبرؓ کی قبر مبارک کے درمیان میں جگہ خالی ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وہاں دفن ہوں گے اولاد ہو گی اس واسطے کہ جب آسمان پر گئے جب تک تو نکاح نہیں ہوا تھا۔ قیامت میں آئیں گے تو نکاح ہوگا۔ اولاد بھی ہوگی پھر وفات ہو گی اور حضورؐ کی قبر کے قریب دفن ہوں گے۔ حدیث میں مرقوم ہے کہ ساٹھ برس حضرت عیسیٰؑ حکمرانی کریں گے اور اُن کے دور میں اس درجہ گویا امن امان ان کے کمال عدل کی وجہ سے ہوگا۔

(خطبات حکیم الاسلام: جلد: ہفتم: ص: ۴۲۸)

Marfat.com

(2) قریب قیامت حضرت عیسیٰؑ چالیس برس تک زمین پر ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور مسلمان آپ کے جنازے کی نماز ادا کریں گے۔ (تفسیر ابن کثیر؛ جلد؛۱؛ص؛۱۱۷)

(3) حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ تورات میں حضرت محمدؐ اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ اور اِس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نبیؐ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔ حدیث کے راوی ابو مودود المدنی کہتے ہیں حجرہ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی) حافظ ابن عساکر نے اپنی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کے حالات کے تحت، ام المومنین عائشہؓ سے مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہ آپ حجرہ مبارکہ میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۷۴۰)

(4) حضرت عیسیٰؑ آخری زمانہ میں آسمان سے نیچے آئیں گے مگر وہ بھی شریعت محمدؐیہ کا اظہار کریں گے۔ (معارج النبوت؛ جلد؛۲؛ص؛۷۱۲)

(5) حضرت عیسیٰؑ چالیس سال اس زمین پر راج کریں گے پھر مر جائیں گے اور اِن کی نماز جنازہ مسلمان ادا کریں گے۔ (تفسیر ابن کثیر؛ جلد؛۱؛ص؛۷۱۸)

(6) ایک اور روایت جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، حضرت عیسیٰؑ زمین پر نازل ہوں گے۔ نکاح کریں گے ان کی اولاد ہو گی 45 سال ٹھہریں گے پھر میرے پاس میری قبر میں دفن ہوں گے آخر میں عیسیٰؑ ابن مریم ایک ہی قبر میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان لیٹیں گے۔ (اِسلامی عقائد و اعمال؛ص؛۲۳۰)

نوٹ: اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے سے پہلے وفات نہیں ہوئی۔ قرآن مجید اور حدیث اس بارے میں خاموش ہیں۔

احمدیوں کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے ۱۲۰ سال عمر پائی اور اُن کی قبر سری نگر (کشمیر

Marfat.com

ہندوستان) میں موجود ہے۔اور یہی جھگڑا اہل اِسلام اور احمدیت میں ہے۔جبکہ قرآن مجید کے مطابق اور اسلامی دُنیا کے دوسرے اہل سُنت والجماعت اور اہل تشیع اِس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ اُن کی قبر سری نگر میں ہے۔

اہلسنت والجماعت اور اہل تشیع کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا حضرت عیسیٰؑ قیامت کی نشانی ہیں۔قیامت سے پہلے جب حضرت عیسیٰؑ واپس آئیں گے اُس وقت حضرت عیسیٰؑ کی موت واقع ہوگی اور اُن کو دفن کیا جائے گا۔

نوٹ: کچھ اسلامی مسالک کا اس بات میں اتفاق نہیں۔

(2) یسُوع مسیح کا مدفن

(1) جب دو پہر ہوئی تو تمام ملک میں اندھیرا چھا گیا اور تیسرے پہر تک رہا۔اور تیسرے پہر کو یسُوع بڑی آواز سے چلایا کہ الوہی الوہی لما شبقتنی؟ جس کا ترجمہ ہے اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟۔(مرقس ۱۵:۳۳-۳۴)

(2) پھر یسُوع نے بڑی آواز سے چلا کر دم دے دیا۔اور مقدس ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔(مرقس ۱۵:۳۷-۳۸)

(3) یہ ماجرا دیکھ کر صوبہ دار نے خُدا کی تمجید کی اور کہا بیشک یہ آدمی راست باز تھا (لوقا ۲۳:۴۷)

(4) پس سپاہیوں نے آ کر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اُس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔لیکن جب انہوں نے یسُوع کے پاس آ کر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔مگر اُن میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اُس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔(یوحنا ۱۹:۳۲-۳۴)

Marfat.com

(5) اِن باتوں کے بعد ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسُوع کا شاگرد تھا (لیکن یہودیوں کے ڈر سے خفیہ طور پر) پیلاطُس سے اجازت چاہی کہ یسُوع کی لاش لے جائے۔ پیلاطُس نے اجازت دی۔ پس وہ آ کر اُس کی لاش لے گیا۔ اور نیکدیمس بھی آیا۔ جو پہلے یسُوع کے پاس رات کو گیا تھا اور پچاس سیر کے قریب مُر اور عُود ملا ہوا لایا۔ پس انہوں نے یسُوع کی لاش لے کر اُسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح کہ یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے۔ اور جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا اور اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا۔ پس انہوں نے یہودیوں کی تیاری کے دِن کے باعث یسُوع کو وہیں رکھ دیا کیونکہ یہ قبر نزدیک تھی۔ (یوحنا۱۹: ۳۸-۴۲)

(6) پس انہوں نے یسُوع کی لاش لے کر سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح کہ یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے۔ (یوحنا۱۹: ۴۰)

نوٹ: یوسف ارمتیہ پیلاطُس کی کونسل کا ایک اہم رکن تھا۔ جس نے یسُوع مسیح کی لاش کو مناسب طور پر دفن کرنے کا پُختہ ارادہ کیا، حالانکہ مصلوب شخص کے لیے عموماً ایسا نہیں کیا جاتا تھا کیونکہ سزائے موت پانے والے شخص کی لاش عموماً کسی احترام کے بغیر عام جگہ دبا دی جاتی تھی لیکن ارمتیہ کے یوسف نے یسُوع مسیح کے مرنے کے بعد اُس کی لاش کو مُہین چادر میں لپیٹ کر دفنایا۔ ''مُہین چادر'' سے مراد مسالے کی خوشبودار چادر جس میں لاش کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھنے کے لیے مسالے کی چادر میں لاش کو لپیٹ کر رکھ دیتے تھے۔ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کی جیسے ہی صلیب پر موت واقع ہوئی ''ارمتیہ'' کا رہنے والا ''یوسف'' جو پیلاطُس کا مشیر اور عزت دار تھا اُس نے جُرات کر کے پیلاطُس سے ''یسُوع مسیح'' کی لاش مانگی اور پیلاطُس نے تعجب کیا۔ اور ارمتیہ کے یوسف نے ''یسُوع مسیح'' کی لاش

Marfat.com

کوصلیب پر سے اُتارا اور ایک قبر جو چٹان میں اُس نے اپنے لیے کھدوائی ہوئی تھی اُس میں لاش کو رکھا۔(مطالعاتی اشاعت؛ص:۲۴۶۴)

(7) جب شام ہوئی تو یوسف نام ارتیاہ کا ایک دولتمند آدمی آیا جو خود بھی یسُوع کا شاگرد تھا۔ اُس نے پیلاطُس کے پاس جا کر یسُوع کی لاش مانگی اور پیلاطُس نے دے دینے کا حکم دیا۔اور یوسف نے لاش کو لے کر صاف مہین چادر میں لپیٹا۔اور اپنی نئی قبر میں جو اُس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا۔پھر وہ ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑھکا کر چلا گیا۔(متی ۲۷:۵۷-۶۰)

نوٹ: اُسی شام یسُوع مسیح کو کفنایا اور قبر کے منہ پر ایک بھاری پتھر لگا کر اُس قبر کو بند کر دیا۔ اِس واقعہ پر لوگ، رومی حکومت اور ''یسُوع مسیح'' کے شاگرد اور خدمت گزار عورتیں سب گواہ تھے اور ان میں مقدسہ مریم والدہ یسُوع مسیح بھی حاضر تھیں۔

(8) انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدہ کے مطابق یسُوع مسیح تیسرے دِن قبر میں سے زندہ جی اُٹھے: اور آسمان پر چلے گئے: اور خُداوند قادر مطلق کے دہنے ہاتھ جا بیٹھے اور قیامت سے پہلے پھر دوبارہ آنے والے ہیں۔اور واپس آ کر پھر زندوں اور مردوں کی عدالت اور انصاف کریں گے۔

(3) یہودی تدفین کا طریقہ

یہودی تدفین کا طریقہ: یہودی شرِیعت کے مطابق لازم تھا کہ لاش سورج غروب ہونے سے پہلے دفن کی جائے۔ یہ بہت شرمناک اور بے عزتی کا باعث سمجھی جاتی تھی کہ کسی عزیز کی لاش کفن دفن کے بغیر پڑی رہے اور کُتے اور گدھ اِسے نوچ نوچ کر کھائیں۔

بائبل مقدس میں پوری تفصیل تو نہیں دی گئی کہ یہودی لوگ لاش دفنانے کے لئے کیا تیاری کرتے تھے لیکن یہ معلوم ہے کہ وہ لاش کو غسل دیتے اس پر خوشبودار چیزیں ملتے اور کپڑے

Marfat.com

میں لپیٹ کر دفن کرتے تھے۔ بہت سے قدیم عبرانی غاروں میں یا زمین کھود کر گڑھوں میں دفن کیے۔ بائبل مقدس کے مطابق سارہ اور ابرہام جرون کے نزدیک مکفلیہ کے غار میں دفن کیے گئے، بعد کے زمانے میں چٹان کھود کر قبریں بنائی جاتی تھیں۔ بعض قبروں میں صرف ایک ایک لاش رکھی جاتی مگر بعض قبریں اتنی بڑی ہوتیں کہ اِن میں کئی لاشیں رکھی جاسکتی تھیں۔

نوٹ: یونانی، رومی اور کنعانی لوگ اکثر اوقات لاشیں جلا دیتے تھے یہودی اسے توہین اور بے عزتی سمجھتے تھے۔

(4) خلاصہ

(1) قرآن مجید اور صحاح ستہ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی، اور نہ اُن کی کوئی قبر ہے۔ یہ ضرور روایات اور تفسیروں میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے اِس دُنیا میں آئیں گے اُن کی شادی ہوگی اور بچے ہوں گے اُس کے بعد اُن کی موت واقع ہوگی اور وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمانؓ کی قبروں کے درمیان میں اُن کی قبر ہوگی۔

مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کی تدفین کے سارے واقعات انجیل مقدس میں موجود ہیں۔ اور اُن کی قبر اِسرائیل میں آج بھی موجود ہے جس میں یسُوع مسیح کو رکھا گیا تھا وہ آج بھی خالی ہے۔ مسیحی آج بھی زیارت کے لئے اُس قبر پر جاتے ہیں۔ مسیحی ایمان، عقیدے اور انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح کی وہ قبر جس میں انہوں نے یسُوع مسیح کی لاش کو رکھا تھا، آج بھی فلسطین میں موجود اور خالی ہے۔

Marfat.com

چھٹا باب (471)

قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کا آسمان پر اُٹھائے جانے کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) حضرت عیسیٰؑ کا صلیبی موت کے بغیر آسمان پر اُٹھایا جانا 471

(2) یسُوع مسیح کا آسمان پر اُٹھایا جانا 475

(3) خلاصہ 476

(1) حضرت عیسیٰؑ کا صلیبی موت کے بغیر آسمان پر اُٹھایا جانا

(1) بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا؛ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ النسآء ۴: ۱۵۸)

(2) اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے اُن کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اَے عیسیٰؑ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا۔ اور تیرے پیروؤں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرمادوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو۔ (سورۃ ال عمران ۳: ۵۴-۵۵)

Marfat.com

(3) اور وہی سلامتی مجھ پر جس دِن میں پیدا ہوا اور جس دِن مروں اور جس دِن زندہ اٹھایا جاؤں۔ یہ ہے عیسیٰؑ مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں۔

(سورۃ مریم ۱۹: ۳۳-۳۴)

(4) کفار بنی اِسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو مقرر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا اور حضرت عیسیٰؑ کی شباہت اِس شخص پر ڈال دی جو اِن کے قتل کے لئے آمادہ ہوا تھا۔

(کنزالایمان تفسیر؛ص:۱۰۳)

(5) یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہودیوں کے برے عزائم سے محفوظ رکھا۔ یہودی اور عیسائی اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو سولی دی گئی۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۷۲۵)

(6) حضرت حسن بصریؒ اور محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں۔ اِس بادشاہ کا نام داؤد بن نورا تھا اور اِس نے آپ کو قتل کرنے اور سولی دینے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے آپ کو بیت المقدس کے ایک گھر گھیر لیا اور یہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کا واقعہ ہے۔ جب وہ گھر کے اندر داخل ہونے لگے تو آپ کے پاس موجود ایک ساتھی پر آپ کی شبیہ ڈال دی گئی اور حضرت عیسیٰؑ کو اِس گھر کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ اور یہ منظر گھر والے دیکھ رہے تھے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۷۲۶)

(7) قرآن مجید نے نہایت معجزانہ اختصار کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور قتل وصلیب کا صاف انکار فرمایا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں تا قرب قیامت آپ زندہ ہیں۔ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کے طور پر آسمان سے زمین پر نازل

Marfat.com

ہوں گے۔(قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ص:۴۴۰)

(8) حضرت حسن بصریؒ اور محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں۔اس بادشاہ کا نام داؤد بن نورا تھا جس نے حکم صادر کر دیا کہ حضرت عیسیٰؑ کو قتل کر دیا جائے اور سولی پر لٹکتا چھوڑ دیا جائے۔ یہ فیصلہ سُن کر یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کا محاصرہ کر لیا جو بیت المقدس کے ایک گھر میں تشریف فرما تھے یہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب تھی۔ جب یہودیوں کے اندر داخل ہونے کی گھڑی آئی تو اللہ تعالیٰ نے وہاں پر موجود لوگوں میں سے کسی ایک کی شکل حضرت عیسیٰؑ جیسی بنادی اور حضرت عیسیٰؑ روزن سے نکل کر آسمان پر تشریف لے گئے۔ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان کی طرف تشریف لے جانے کو اس گھر کے باسی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ص:۶۵۸)

(9) ہدمہ ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے سترہ حواریوں کے ساتھ ایک گھر میں تشریف لائے۔ یہودیوں نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ جب یہ محاصرین اس گھر میں داخل ہوئے جس میں حضرت عیسیٰؑ اور حواری موجود تھے تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کو حضرت عیسیٰؑ کا ہم شکل بنادیا ہے۔ محاصرین کہنے لگے تم نے ہم پر جادو کر دیا ہے یا تم بتادو کہ تم میں سے عیسیٰؑ کون ہے یا پھر ہم تمام کو قتل کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے فرمایا: کون ہے جو آج جنت کے بدلے اپنے آپ کو فروخت کرتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں فروخت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ شخص محاصرین کے پاس باہر چلا گیا اور کہا میں عیسیٰؑ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عیسیٰؑ کا ہم شکل بنادیا۔ بلوائیوں نے اِسے پکڑ کر قتل کر دیا اور سولی پر لٹکا کر یہ سمجھنے لگے کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو کاٹھ پر لٹکا دیا ہے نصاریٰ بھی اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اِسی دِن حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔

Marfat.com

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ص:۶۶۰)

(10) یہود کا مکر یہ تھا کہ عیسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کیا اور اللہ کا مکر یہ تھا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کو جبریلؑ امین کے ذریعہ گھر کے روشن دان سے آسمان پر اٹھوالیا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بچانے کی تدبیر کی کہ انہی لوگوں میں سے ایک شخص کو حضرت عیسیٰؑ کا ہم شکل بنادیا اور حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ لوگوں نے اِس شخص کو عیسیٰؑ سمجھ کر پکڑ لیا اور سولی پر چڑھا دیا۔ عبداللہ بن عباس سے سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر عربی: جلد:۱؛ص:۳۶۵) (معارف القران؛ص:۶۲۷)

(11) ضحاک حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو جب آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو ایک بادل نمودار ہوا اور وہ آپ کے بالکل قریب آ گیا حتیٰ کہ آپ اس بادل پر بیٹھ گئے۔ حضرت مریم وہاں تشریف لے آئیں آپ نے انہیں رخصت کیا اور جدائی میں بہت روئیں۔ پھر حضرت عیسیٰؑ بلند ہوئے اور وہ دیکھتی رہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنا عمامہ مبارک شمعون پر گرا دیا۔ سیدہ مریم ہاتھ ہلا کر اشارے سے انہیں الوداع کہتی رہیں حتیٰ کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ (قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ص:۶۶۴)

(12) جب مکان کا محاصرہ کر لیا اور ایک آدمی حضرت عیسیٰؑ کی گرفتاری کے لیے اندر پہنچا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ اُمت محمدؐیہ کا متفقہ عقیدہ ہے جو نص قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو نہ قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی:ص:۴۳۹)

(13) حضرت عیسیٰؑ ۴۰ سال کی عمر میں نبی بنائے گئے اور اسی ۸۰ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گے۔ اور پھر قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہونے کے بعد ۴۰ سال زندہ رہیں گے اور اِس کے بعد وفات پائیں گے۔ اور حجرہ نبویؐ میں مدفون ہوں گے اسی طرح وفات کے وقت

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوگی۔

(کذافی عقیدہ الاسلام؛ص:۲۹)(معارف القرآن؛ص:۶۳۴)

(14) ابن جریرؒ نے وھب بن منبہؒ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ آج تم میں کون جنت کے بدلے اپنے آپ کو بیچتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں حاضر ہوں۔ پھر وہ اِن کی طرف گیا اور کہا میں عیسیٰؑ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے عیسیٰؑ کی شکل پہنادی تھی انہوں نے اِسے پکڑ کر قتل کیا اور سولی پر چڑھا دیا اِسی وجہ سے اِن کو مغالطہ لگا اور انہوں نے سمجھا کہ ہم نے عیسیٰؑ کو قتل کیا ہے۔ عیسائیوں نے بھی اِسے عیسیٰؑ ہی سمجھ لیا۔ حالآنکہ عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اِسی دِن آسمان پر اُٹھالیا تھا۔(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۷۲۹)

نوٹ: کچھ اسلامی مفسرین حضرت عیسیٰؑ کی موت کے بھی قائل ہیں۔ لیکن اُن کی قبر کی نشان دہی کی بھی تصدیق نہیں کرتے۔ اور زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی نفی بھی کرتے ہیں۔

(2) یسُوع مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا

(1) یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُوپر آسمان پر اُٹھالیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپالیا۔ اور یسُوع مسیح کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو فرشتے سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آکھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے اَے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسُوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا۔ جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے ویسے ہی آتے دیکھو گے۔(اعمال۱:۹-۱۰)

Marfat.com

(2) پھر وہ انہیں بیت عنیاہ کے سامنے تک باہر لے گیا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر انہیں برکت دی۔ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اُن سے جُدا ہو گیا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔ اور وہ اُس کو سجدہ کر کے بڑی خوشی سے یروشلیم کو لوٹ گئے۔ (لوقا ۲۴: ۵۰-۵۳)

(3) اُس دِن تک جس میں وہ اُن رسُولوں کو جنہیں اُس نے چُنا تھا رُوح القدس کے وسیلہ سے حکم دے کر اُوپر اُٹھایا گیا۔ (اعمال ۱: ۲)

(4) غرض خُداوند یسُوع اُن سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اُٹھایا گیا اور خُدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔ (مرقس ۱۶: ۱۹)

نوٹ: انجیل اور مسیحی روایات کے مطابق یسُوع مسیح قبر میں سے زندہ ہونے کے بعد اپنے شاگردوں کو چالیس دِن تک نظر آتے رہے اُس کے بعد وہ آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ یسُوع مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کو "صعود المسیح" بھی کہتے ہیں۔

(3) خلاصہ

(1) قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰؑ بغیر صلبی موت کے آسمان کی طرف اُٹھا لئے گئے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کی صلبی موت کے بعد تیسرے دِن وہ قبر میں سے زندہ اُٹھا لئے گئے اور چالیس روز تک اپنے شاگردوں کو دکھائی دیتے رہے۔

Marfat.com

ساتواں باب (477)

قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کی قیامت سے پہلے آسمان سے واپسی کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) اسلام کے مطابق قیامت کی پہلی نشانی امام مہدی کا ظہور	478
(2) اہلسنت والجماعت کے مطابق امام مہدی کا ظہور	479
(3) شیعہ اثناعشری کا مطابق امام مہدی کا ظہور	481
(4) فہرست مدعیان مہدویت جنھوں نے امام مہدی کا دعویٰ کیا	482
(5) مسیحیت کے مطابق ظہور امام مہدی کی نفی	483
(6) اسلام کے مطابق قیامت سے پہلے دجال کی آمد	483
(7) مسیحیت کے مطابق قیامت کی نشانی جوج وماجوج	483
(8) حضرت عیسیٰ کا قیامت سے پہلے آسمان سے واپسی	484
(9) یسُوع مسیح کی قیامت سے پہلے آسمان سے واپسی	488
(10) خلاصہ	491

Marfat.com

(1) اسلام کے مطابق قیامت کی نشانی امام مہدیؓ کا ظہور

امام مہدی: مہدیؑ اور ظہور مہدیؑ زمانہ جدید ہی میں نہیں زمانہ قدیم سے ہی محل بحث وتمحیص اور موضوع کلام رہا ہے۔ آج سب زمانوں سے زیادہ اہم اور احساس موضوع کلام رہا ہے۔ امام مہدیؑ کا ظہور اہل تشیع اور اہل سُنت والجماعت کے عقائد میں شامل ہے کہ آخری زمانہ میں امام مہدی کا ظہور برحق اور صدق ہے اس لئے امام مہدیؑ پر اہل تشیع اور اہل سُنت والجماعت کا ایمان لانا ضروری ہے اور مسلمان امام مہدی کے ظہور کے منتظر نظر آتے ہیں۔

(اسلام میں امام مہدی؛ص:۳۴)

اسلام میں امام مہدی کا تصور احادیث کی بنیادوں پر اُمت مسلمہ اور تمام دُنیا کے نجات دہندہ کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ امام مہدی حسنی حسینی سادات میں سے ہوں گے۔ اہل سنت والجماعت کے مطابق آخرت یا قریب قیامت کے نزدیک نازل ہونے کے بارے میں متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ جبکہ اہل تشیع کے نزدیک امام مہدی امام حسن عسکری کے فرزند اور اثناء عشری کے مطابق آخری امام میں جو ابھی تک زندہ ہیں قیامت کے نزدیک اُن کا ظہور ہوگا۔

علامات ظہور امام مہدیؑ:

(1) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یعنی زمین کی گردش میں فرق واقع ہونا۔

(2) قوائد علم نجوم وفلکیات کے برخلاف رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور پندرہ کو سورج گرہن لگے گا۔

(3) مشرق کی طرف سے ایک عظیم آگ کا تین یا سات روز تک جاری رہنا۔

(4) امام مہدی کا ظہور مکہ ومکرمہ سے ہوگا اور لوگ رکن مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیت

Marfat.com

کریں گے۔

نوٹ: اسلامی مفسیرین کے مطابق امام مہدی رُوے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے وہ سات برس تک زمین پر برسراقتدار رہیں گے۔

(2) اہلسنت والجماعت کے مطابق امام مہدیؑ کا ظہور

(1) امام مہدیؑ کا آنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے چنانچہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رُسول اللہؐ نے اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ (امام مہدی) ہوگا جو مال کو تقسیم کرے گا اوراس کو نہ گنے گا۔ (مسلم)

(2) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دُنیا فنا نہ ہوگی جب تک کہ عرب کا مالک ایک شخص نہ ہولے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا اور میرا ہم نام۔ (ترمذی

(3) حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رُسول کو یہ کہتے سُنا ہے مہدی میری عزت سے یعنی فاطمہؑ کی اولاد سے ہوگا۔ (ابوداوًد)

(4) ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رُسول اللہؐ نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہے روشن اور کشادہ پیشانی اور بلند ناک والا۔ زمین عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسی کہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوگی سات برس حکمرانی کرے گا۔

(اسلامی اِنسائیکلو پیڈیا؛ص:۱۰۶)

(5) امام مہدی کے ظہور سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں۔ اور علماء اہل سُنت کے درمیان اس درجہ عام شائع ہوگئی ہیں کہ ظہور امام مہدی کو ماننا اہل سُنت و الجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔ مختلف روایتوں میں امام مہدی کے متعلق راویوں کی

Marfat.com

کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرت عام درجہ میں جو باتیں آئیں ہیں کہ امام مہدی اہل بیت رسُول سے ہوں گے۔ سات سال حکومت کریں گے۔ اپنے عدل وانصاف سے دُنیا کو معمور کریں گے اور حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہو کر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس اُمت میں امام مہدی ہی کی امامت میں حضرت عیسیٰؑ نماز ادا کریں گے۔

(موجودہ صدی امام مہدی؛ص:۳۲،۳۵)

(6) امام مہدی کے متعلق راویوں کی کثرت احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ ظہور امام مہدی کو مشرق ومغرب ہر طبقہ کے مسلمان علماء خواص ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔ ظہور سے متعلق مختلف ممالک اور مختلف طبقات میں مختلف دعوے سُنائی دیتے ہیں، کچھ ظہور امام مہدی کا انکار کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں ان کے ظہور کا کوئی تذکرہ نہیں اور کچھ اس سلسلے کی احادیث کو ایرانی اور عجمی تخیلات اور قرآن کی صحیح اسپرٹ سے کوئی انکار نہیں۔

(اسلام میں امام مہدی؛ص:۲۵)

(7) اہل سُنت والجماعت کے مطابق امام مہدی کی ولادت مدینہ منورہ میں اور ظہور ان کا مکہ معظمہ میں ہوگا۔ ان کا رنگ اہل عرب کا سا گندم گونی (سانولا) ہوگا اور ان کی آنکھیں بنی اِسرائیل کی آنکھوں کی طرح ہونگیں یعنی لمبی اور چوڑی اور داہنے رخسار کے اُوپر ایک بڑا کالا تل ہوگا اور دہنی ہتھیلی پر بھی تل ہوگا۔ اہل سُنت کے مطابق امام مہدی کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تحریر فرمایا ہے۔ قیامت کے نزدیک وہ ظاہر ہوں گے۔ (عقائد الاسلام؛ جلد اول ص ۶۳)

Marfat.com

(3) شیعہ اثناعشری کے مطابق امام مہدیؑ ظہور

(1) شیعہ اثناعشری کے مطابق امام مہدی زندہ ہیں جو پانچ سال کی عمر میں سامرہ کی گھاٹی میں ''غار سرمن راہی'' میں کرشاتی طور پر روپوش ہوگئے ہیں ان کا وجود اب بھی ہے وہ زندہ ہیں اور قریب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔ تمام شیعہ مصنفین لفظ مہدی کے ساتھ ''عجل اللہ ظہورہ'' کا جملہ ضرور لکھتے ہیں۔ اہل تشیع کے مطابق امام مہدی تقریباً ایک ہزار ایک سو ترپن برس پہلے اس دُنیا میں آچکے ہیں اور آج تک زندہ ہیں پانچ سال کی عمر میں کرشاتی طور پر روپوش ہو چکے ہیں۔ امام مہدی کا نام محمد ہے اُن کے والد اثناعشری کے گیارھویں امام حسن عسکریؑ اور والدہ نرجس خاتون ہیں۔ امام باقرؒ نے فرمایا (عجل اللہ الشرف فرجہ) مطلب خُدا کرے حضرت امام مہدی کا ظہور جلد ہو۔

اہل تشیع میں امام مہدی کے متعدد اسمائے گرامی منقول ہیں مثلاً مہدی، حجت، القائم ☆، منتظر، خلف صالح، صاحب الامر سید، بارھویں امام ہیں۔ اہل تشیع ہر سال پندرہ شعبان ☆ کو ولادت امام مہدی کا جشن امام بارگاہوں، مساجد، دینی مدارس اور علماء کے مکانوں پر جشن مناتے ہیں۔ (الا امام المہدی؛ص؛۱۲۹)

☆ **شعبان:** اہلسنت والجماعت شعبان کی پندرھویں رات جو عرف عام میں ''شب برات'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس دِن وہ روزہ رکھتے ہیں اور ساری رات عبادت کرتے ہیں۔ اور اسے ایک مذہبی تہوار کے طور پر مناتے ہیں۔ رات کو چراغاں اور آتش بازی کر کے اس تہوار کا ضروری حصہ سمجھتے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس رات آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ہر گھر میں جاتے ہیں اور جو مر گئے ہیں اُن کے نام خارج کرتے ہیں اور جو پیدا

Marfat.com

ہوئے ہیں اُن کے نام لکھتے ہیں۔ اور اس رات عمر کا حساب اور تقسیم رزق کا کام ہوتا ہے۔ لیکن اہل تشیع پندرہ شعبان کو ولادت امام مہدی کا جشن مناتے ہیں۔

(1) القائم: قیام کرنے والا۔

(2) المنتظر: جن کے ظہور کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

(3) صاحب الزمان: اہل تشیع کے مطابق وہ اس زمانے کے زندہ امام ہیں۔

(4) امام عصر یا امام زمانہ: یہ بھی صاحب الزمان کے ہم معنی ہے۔

(4) فہرست مدعیان مہدویت جنہوں نے امام مہدی کا دعویٰ کیا

(1) زکریوں کے مطابق اُن کے امام مہدی سید محمد جونپوری ہیں جن کا ظہور ہو چکا ہے۔

(2) بہائیوں کے امام مہدی سید علی محمد باب؛ اِن کا ظہور ہو چکا ہے۔

(3) احمدیوں کے امام مہدی مرزا غلام احمد قادیانی؛ اِن کا ظہور ہو چکا ہے۔

(4) ریاض احمد گوہر شاہی ان کا ظہور ہو چکا ہے۔

(5) شیعہ اسماعیلی کے مطابق امام مہدی کی ولادت ۲۶۰ھ میں عسکر مکرم میں ہوئی امام مہدی امام عبداللہ بن الحسین المستور ہی مہدی ہیں۔ (استتار الامام؛ ص:۵۹)

(6) محمد بن حسن مہدی

(7) مہدی سوڈانی

(8) محمد خطائی

نوٹ: اہل سنت والجماعت اور اثنا عشری کا اِس میں رَد ہے۔

Marfat.com

(5) مسیحیت کے مطابق قیامت کی نشانی امام مہدی کی نفی

انجیل مقدس کے مطابق اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کی آمد سے پہلے کسی نبی، پیغمبر یا امام مہدی کے آنے کی نفی کرتے ہیں۔

(6) اسلام میں قیامت سے پہلے دجال کی آمد

لفظ دجال عربی گرائمر کے لحاظ سے لفظ ''دجال'' دجل سے مشتق ہے اس کے معنی جھوٹ بولنا، دھوکا دینا ملمع سازی کرنا اور خلط ملط کر دینا اس طرح دجال کا مطلب بہت زیادہ جھوٹا شخص اور بہت بڑا دھوکے باز دجال کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر دے گا۔ دجل بمعنی نام مکر، فریب اور دھوکا سے ماخوذ ہے۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے کئی دجال پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے وہ نبوت کا نہیں بلکہ خُدائی کا بھی دعویٰ کریں گے اور اس کا پیدا ہونا قیامت کی آخری اور سب سے بڑی نشانیوں میں سے ہے۔ ایک حدیث میں ایسے جھوٹے دجالوں کی تعداد تیس بتائی گئی ہے۔

(اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا ص: ۳۱۰)

(7) مسیحیت کے مطابق قیامت کی نشانی جوج وماجوج

(1) اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اُن قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہوں گے یعنی جوج وماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ اُن کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور

Marfat.com

مقدسوں کی لشکر گاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اُنہیں کھا جائے گی۔ مکاشفہ ۲۰: ۷ اور اُن کو گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اُس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا اور وہ رات دِن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۰ اور وہ حیوان اور اُس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اُس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے جن سے اُس حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اُس کے بُت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا وہ دونوں آگ کی اُس جھیل میں زندہ ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے۔ (مکاشفہ ۱۹: ۲۰)

نوٹ: مسیحیت کے مطابق یسوع مسیح کی آمد سے پہلے کسی امام مہدی کا نہ کوئی وجود ہے اور نہ کوئی ذکر ہے۔

(8) حضرت عیسیٰؑ کا قیامت سے پہلے آسمان سے واپسی

(1) اور بے شک عیسیٰؑ قیامت کی خبر ہے تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا؛ یہ سیدھی راہ ہے۔ (سورۃ الزخرف ۴۳: ۶۱)

(2) قریب قیامت جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسیٰؑ شریعت محمدیؐ کے مطابق حکم کریں گے اور اسی دِین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصاریٰ نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا البطال فرمائیں گے دِین محمدی کی اشاعت کریں گے۔ اس وقت یہود و انصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰؑ کے نزول کرنے کے وقت تک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت

Marfat.com

سے پہلے سید عالمؐ پر ایمان لے آئے گا۔ (کنزالایمان: تفسیر: ص: ۱۸۵)

(3) سید عالم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰؑ میری اُمت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے چالیس، سال رہیں گے، نکاح فرمائیں گے اولاد ہوگی؛ پھر آپ کا وصال ہوگا۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ منارہ شرقی دمشق پر نازل ہوں گے یہ بھی وارد ہوا کہ حجرہ رسولؐ میں مدفون ہوں گے۔ (کنزالایمان: تفسیر: ص: ۱۰۳)

(4) حضرت عیسیٰؑ آخری زمانے میں قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر اُتریں گے اور اللہ وحدہ لاشریک الٰہ کی عبادت کی طرف سب کو بلائیں گے۔ صحیح بخاری جسے ساری امت نے قبول کیا ہے اِس میں امام بخاریؒ کی کتاب ''ذکر انبیاء'' میں یہ حدیث لائے ہیں کہ رسُول اللہؐ نے فرمایا اِس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے عادل حاکم بن کر صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ہٹا دیں گے، نماز باجماعت ہوگی، لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔ اِن کے زمانہ میں تمام ملتیں مٹ جائیں گی، صرف اسلام ہی اسلام رہے گا، دولت اِس قدر زیادہ ہو جائے گی کہ اِسے لینا منظور نہ کرے گا ایک سجدہ کر لینا دُنیا اور دُنیا کی سب چیزوں سے محبوب تر ہوگا۔ اِس حدیث کو بیان فرما کر راوی حدیث حضرت ابو ہریرہؓ نے بطور شہادت قرآنی کے اِسی آیت ''وَاِن مِن'' کی آخر تک تلاوت کی۔ صحیح مسلم میں بھی یہ حدیث ہے اور سند سے ہی روایت بخاری، مسلم میں مروی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد: ۱: ص: ۱۱۷)

نوٹ: اسلامی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ آسمان سے حاکم، عادل بن کر اُتریں گے؟

(5) عین صبح کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰؑ بن مریم نازل ہوں گے اِن کا امیر آپ سے کہے گا کہ اَے رُوح اللہ آگے بڑھیے اور نماز پڑھایئے لیکن آپ کہیں گے کہ اِس امت کے بعض لوگ

Marfat.com

امیر ہیں، چنانچہ انہی کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد: ۱: ص ۷۱۲)

(6) حضرت عیسیٰؑ دمشق کے سفید مینارہ پر نزول فرمائیں گے۔ اُس وقت صبح کی نماز ہو رہی ہوگی امام (مہدی) عرض کریں گے۔ اَے رُوح اللہ آگے تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھائیے تو وہ فرمائیں گے تم بعض پر حکمران ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو بڑی عزت عطا فرما رکھی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ عیسیٰؑ فرمائیں گے اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے اور انہی کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ پھر آپ سوار ہو کر مسلمانوں کے ہمراہ دجال لعین کی تلاش میں نکلیں گے۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی؛ ص: ۶۶۹)

(7) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جناب رُسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اِس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ضرور وہ وقت آنے والا ہے۔ کہ تم میں عیسیٰؑ بن مریم حاکم و عادل بن کر اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کریں گے (یعنی موجودہ عیسائیت کو مٹائیں گے) اور جزیہ اُٹھا دیں گے۔ یعنی جب لوگ مسلمان ہوں گے اور جزیہ دینے والا کوئی کافر باقی نہیں رہے گا۔

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص: ۴۴۰)

(8) حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے دُنیا میں نازل ہونے کے بعد تمام اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔ آپ آکر خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف اسلام ہی قبول کریں گے۔ (قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص: ۷۲۶)

(9) وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ اِس دُنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو اُس وقت یہود و نصاریٰ میں سے موجود ہر شخص کو قرآن مجید کے فرمودہ کے مطابق عیسیٰؑ پر ایمان لائے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔ اور پھر روز قیامت دوسرے انبیاء کی طرح یہ بھی اپنی امت پر گواہ بنیں گے۔

Marfat.com

(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی: ص:۴۴۲)

(10) حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے جب آئیں گے تو تلوار اٹھائیں گے اور اعلان کریں گے کہ موجودہ مسیحی یا تو اسلام قبول کرلیں یا تلوار سے مقابلہ کریں۔ تو پھر فتح حاصل کریں گے اور مسیحیوں کا اتنا خون بہائیں گے کہ جس گھوڑے پر سوار ہوکر وہ مسیحیوں کا خون بہائیں گے اُس گھوڑے کے سینے تک خون ہی خون بہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر؛ جلد:۱؛ص؛۱۰۷)

(11) حضرت حذیفہؓ بن اُسید غفاریؓ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔ پس آنحضرتؐ کی یہ متواتر حدیثیں جو حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت عثمانؓ بن ابو العاصؓ، حضرت ابو امامہؓ، حضرت نواس بن سمعانؓ سے مروی ہیں۔ یہ صاف دلالت کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے ان میں یہ بھی بیان ہے کہ کس طرح اتریں گے اور کہاں اتریں گے اور کس وقت اتریں گے یعنی صبح کی نماز کی اقامت کے وقت شام کے شہر دمشق کے شرقی مینارہ پر اتریں گے اِس زمانے میں جامع اموی کا مینارہ سفید پتھر سے بہت مضبوط بنایا گیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد:۱:ص ۱۷۷)

(12) اِن رواتیوں کے علاوہ صحیح سندوں کے ساتھ اور روایات بھی حضرت عیسیٰؑ کی حیات کے بارے میں موجود ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور ان کے پھر قریب قیامت آسمان سے زمین پر نزول کے بارے میں پوری امت کا متفقہ عقیدہ منعقد ہو چکا ہے۔ چنانچہ علم کلام کی مشہور کتاب عقیدہ سفارینی میں امت کے اِس اجماع کی تصریح موجود ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اور علامات قیامت میں سے تیسری علامت یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اُتریں گے۔ اور اُن کا آسمان سے اُترنا قرآن وسنت اور اجماع امت سے قطعاً ثابت ہے۔ اور جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو اِس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے۔ کہ

Marfat.com

حضرت عیسیٰ کے آسمان سے نازل ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے البتہ فلسفیوں اور ملحدوں نے نزول عیسیٰ کا انکار کیا ہے۔(مستند قصص الانبیاء مولانا محمد عبدالرشید قاسمی؛ص:۴۴۱)

نوٹ: حضرت عیسیٰ کی قیامت سے پہلے واپسی احادیث موجود ہیں۔لیکن کچھ اسلامی مفسرین کا اِس بارے میں اختلاف بھی ہے۔

(9) یسُوع مسیح کی قیامت سے پہلے آسمان سے واپسی

انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کی آمد سے پہلے قدرتی آفات اور کائنات میں عجیب و غریب واقعات کی نشان دہی کی گئی ہے۔

(1) دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین پر کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ بیشک۔آمین۔(مکاشفہ ۱:۷)

(2) لیکن اُس دِن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔جیسا نوح کے دِنوں میں ہوا ویسا ہی اِبن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔(متی ۲۴:۳۷-۳۶)

(3) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اُس کے شاگردوں نے الگ اُس کے پاس آ کر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے کا اور دُنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسُوع مسیح نے جواب میں اُن سے کہا کہ خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے، میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔یسُوع نے اُن سے کہا کہ تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سُنو گے۔خبردار! گھبرا نہ جانا! کیونکہ اِن باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اُس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی

Marfat.com

کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔(متی ۲۴:۳-۸)

(4) جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم (یسوع مسیح) کا آنا ہوگا۔اور فوراً اُن دِنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اُس وقت ابن آدم (یسوع مسیح) کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔اور اُس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادِلوں پر آتے دیکھیں گے اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے۔(متی ۲۴:۲۷-۳۱)

(5) مگر اُن دِنوں میں مصیبت کے بعد سُورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔اور آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں وہ ہلائی جائیں گی اور اُس وقت لوگ ابن آدم کو (یسُوع مسیح) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادِلوں میں آتے دیکھیں گے۔(مرقس ۱۳:۲۴-۲۶)

(6) یسُوع مسیح اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔(متی ۲۵:۳۱-۳۲)

(7) سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اُس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے۔اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔اِس لیے کہ آسمان کی

Marfat.com

قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اُس وقت لوگ یسُوع مسیح کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے۔ اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اُوپر اُٹھانا اِس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی۔ (لوقا ۲۱: ۲۵-۲۸)

(9) اِس لیے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم (یسوع مسیح) آجائے گا۔ (متی ۲۴: ۴۴)

(10) آخری دِنوں میں بے دِینی کے بڑھ جانے سے، بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ بھائی کو بھائی اور بیٹے کو باپ قتل کے حوالے کرے گا اور بیٹے، ماں باپ کے برخلاف کھڑے ہو کر انہیں مرواڈالیں گے۔ (متی ۲۴: ۱۲)

(11) اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سُنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ اِن باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اُس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی، اور جگہ جگہ کال پڑیں گے، اور بڑے بھونچال آئیں گے، اور آسمان پر بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ (متی ۲۴: ۶-۷)

(12) مگر افسوس اُن پر جو اُن دِنوں میں حاملہ ہوں اور جو دُودھ پلاتی ہوں۔ پس دُعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یا سبت کے دِن بھاگنا نہ پڑے۔ کیونکہ اُس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دُنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ کیونکہ وہ دِن ایسی مصیبت کے ہوں گے، کہ خلقت کے شروع سے جسے خُدا نے خلق کیا نہ اب تک ہوئی ہے نہ کبھی ہوگی۔ (متی ۲۴: ۱۹-۲۱)

(13) یسُوع مسیح نے کہا آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی (مرقس ۱۳: ۳۱)

(14) یسُوع مسیح اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔
(۲- تھسلنیکیوں ۱: ۷)

Marfat.com

نوٹ: مسیحی ایمان عقیدہ، مسیحی روایات اور انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ آسمان سے بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ اُتر آئے گا۔

جاڑوں میں یا سبت کے دِن:

فلسطین میں بارشوں کا موسم لمبا ہوتا ہے اور سردی بڑھ جاتی ہے جس کے باعث سفر کرنا مشکل ہوتا ہے۔ موسیٰ کی شریعت کے مطابق سبت کے دِن پاک رکھنے کی خاطر کوئی یہودی آدھے میل (تقریباً ۱۰۰۰ میٹر) سے زیادہ سفر نہیں کرسکتا تھا۔ اِن وجوہ کی بنا پر وہ سردیوں کے موسم یا سبت کے دِن بھاگ کر دشمنوں سے جان نہیں بچا سکتے تھے۔ (مطالعاتی اشاعت: ص:۱۷۸۶)

(10) خلاصہ

(1) اسلام کے مطابق قیامت سے پہلے امام مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان کے مطابق یسُوع مسیح کی آمد سے پہلے کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔

(2) اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ عین صبح کی نماز کے وقت نازل ہوں گے اور امام مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات کے مطابق اس طرح کی کوئی روایت نہیں ہے۔

Marfat.com

آٹھواں باب (492)

قرآن مجید اور انجیل مقدس کے مطابق نبی اور رسُول کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) اسلام میں نبی اور رسُول 493

(2) مسیحیت میں رسُول 493

(3) اسلام میں انبیاء کا ذکر 494

(4) مسیحیت میں نبی 496

(5) اسلام میں پیغمبر 498

(6) مسیحیت میں پیغمبر 498

(7) اسلام میں نبیہ عورتوں کی "نفی" 499

(8) بائبل مقدس میں نبیہ عورتیں "مریم نبیہ" 499

(9) خُلدہ نبیہ 500

(10) دبورہ نبیہ 500

(11) حناہ نبیہ 501

(12) خلاصہ 502

Marfat.com

(1) اسلام میں نبی اور رسُول

دونوں کا اصطلاحی معنی ہے"وہ اِنسان" جس کو"خُدا" نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے مخلوق کی طرف بھیجا ہو یا اُسے اِنسانوں میں سے چن لیا ہو۔ اسلامی اصطلاح میں رسُول اور نبی دونوں اصطلاحات میں یہ فرق بھی کیا جاتا ہے کہ نبی وہ اِنسان جس پر وحی نازل ہو اور رسُول وہ اِنسان جس پر وحی نازل ہوئی ہو اور اس پر کتاب شرِیعت بھی نازل کی گئی ہو۔

(2) مسیحیت میں رسُول

رسُول: یونانی لفظ اپوستولوس (Apostolos) کا مطلب ہے وہ جسے پیغام دے کر بھیجا گیا ہو۔ مسیحیت میں اس لفظ سے مراد یسُوع مسیح کے اولین بارہ شاگرد ہیں لیکن مسیحیت میں وسیع تر مفہوم میں ہر وہ مسیحی شخص "رسُول" ہے جسے یسُوع مسیح کی منادی کرنے کو بھیجا جائے۔

مسیحیت یسُوع مسیح کو نبی یا رسُول نہیں مانتے۔ مسیحی ایمان عقیدہ کے مطابق مسیحیت یسُوع مسیح کو "کامِل اِنسان" "کامِل خدا" "موعود منجی، نجات دہندہ" مانتے ہیں۔

پاکستان بائبل سوسائٹی نے اپنی مطالعاتی اشاعت مرقس کی انجیل مقدس کے تعارفی صفحہ نمبر ۴۸ پر "یسُوع مسیح" کو "اِبن خُدا" لکھا ہے۔ یہ اِس لیے لکھا چونکہ مسیحیت تثلیث کے دوسرے اقنوم یسُوع مسیح کو "کامِل اِنسان" "کامِل خُدا" اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔

انجیل مقدس میں خود یسُوع مسیح نے اپنے "شاگرد، پطرس" سے پوچھا کہ تم مجھے کیا کہتے ہو۔ تو اُن کے "شاگرد پطرس" نے کہا کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یسُوع مسیح نے ساڑھے تینتیس سالہ زمینی زندگی میں صرف ساڑھے تین سال تبلیغ اور معجزات کا کام کیا۔

Marfat.com

(3) اسلام میں انبیاء کا ذکر

(1) پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری کہ وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۲۱۳)

(2) ''مسیح ابن مریم'' نہیں مگر ایک رسُول اِس سے پہلے بھی بہت سے رسُول ہو گزرے اور اِس کی ماں صدیقہ ہے دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو تو ہم کیسی صاف نشانیاں اِن کے لئے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں۔ (سورۃ المائدہ ۵:۷۵)

(3) اور (یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اَے بنی اِسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رُسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رُسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے: پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے: کھلا جادو ہے۔ (سورۃ الصف ۶۱:۶)

(4) پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رُسول بھیجے اور اُن کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروں (پیروکاروں) کے دِل میں نرمی اور رحمت رکھی؛ اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دِین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اُسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں۔

(سورۃ الحدید ۵۷:۲۷)

(5) قرآن مجید میں بعض ایسے انبیاء کا ذکر ہے جن سے یہود و نصاریٰ واقف نہیں مثلاً حضرت ہودؑ، حضرت شعیبؑ قرآن مجید میں صرف اُن ہی انبیاء کے نام ہیں جن سے عرب مانوس تھے۔

Marfat.com

(اولیاء کرام اور تصوف: ص؛۱۱۱)

نبی: (1) خبر رساں (2) خبر پہنچانے والا (3) پیغمبر جمع انبیاء۔

انبیاء: نبی کی جمع، رسُول، پیغمبر۔

رسُول: (1) بھیجا ہوا (2) اصطلاحاً خُدا کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر جو کتاب الٰہی بھی لائے (3) قاصد، پیغمبر، ایلچی (4) ہادی، پیشوا، جمع رسُل۔

رسُول: وہ اِنسان جس پر وحی بھی نازل ہوئی ہو اور اِس پر ''کتاب شرِیعت'' بھی نازل کی گئی ہو۔ حدیث میں ہے کہ تین سو تیرہ رسُول ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں۔

(حلتیہ الاولیاء: جلد:۱: ص؛۱۲۷)

مسند احمد کی روایت ہے کہ تین سو پندرہ رسُول ہیں۔ رسُول کتاب شرِیعت لے کر آتے ہیں لیکن نبی وہی بات کرتے ہیں جو رسُول کی کتاب شرِیعت میں ہو۔ اسلامی اصطلاح میں رسُول ''اولوالعزم'' ہوتے ہیں۔ مثلاً موسیٰؑ داوٗدؑ عیسیٰؑ، حضرت محمد ﷺ یہ اولوالعزم ہیں۔

(مسند احمد: جلد؛۵؛ ص؛۲٦٦)

اولوالعزم: ہمت وصبر والے نبیوں کو کہا گیا ہے۔ اِسلامی مفسرین کے مطابق، نوحؑ، ابراہیمؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، ایوبؑ، موسیٰؑ، داوٗدؑ، عیسیٰؑ، حضرت محمد ﷺ۔ ان کی تعداد نو (9) ہے۔

قرآن مجید نے ''حضرت زکریاؑ'' اور ''حضرت یحییٰؑ'' کو نبی قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ موسوی شرِیعت کے تابع تھے۔ یہ دونوں خود کوئی شرِیعت کی کتاب لے کر نہیں آئے اِس لئے یہ دونوں نبی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسیح ابن مریم رسُول ہی تو ہیں اِن سے پہلے بھی رُسول گزرے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ ہے۔ سورۃ مریم کے مطابق حضرت عیسیٰؑ ماں کی گود میں خود بولے کہ میں

Marfat.com

کتاب لے کر آیا ہوں۔ اِس طرح اسلامی اصطلاح میں حضرت عیسیٰؑ اللہ کا پیغام ''کتاب'' لے کر آئے اور رسُول اور نبی ٹھہرے۔ اِسلامی اصطلاح میں اِس سے آگے حضرت عیسیٰؑ کچھ بھی نہیں وہ بھی دوسرے رسُولوں کی طرح ایک رسُول اور نبی ہیں اور حضرت آدمؑ کے مشابہ ہیں۔

(قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے؛ص:۷۳۵)

نوٹ: بائبل مقدس میں بھی ایسے انبیاء کا ذکر ہے جن کا قران شریف میں کوئی ذکر نہیں۔

(4) مسیحیت میں نبی

نبی: نبی عبرانی زبان میں ایسے شخص کا لقب ہے۔ جو رُوحانی طور پر خُدا سے رابطہ رکھنے والا اور خُدا کے قریب رہنے والا نیز ایسا شخص جو خُدا کو پسند اور خُدا کے بھروسہ کے قابل ہو۔

(خُدا کا بھید: ص؛۳۲۰)

نبی وہ شخص جو لوگوں کو خُدا کا پیغام سُناتا ہے اور اُس کا پیغام نبوت کہلاتا ہے۔ عام تہذیب وتمدن میں نبیوں کو کبھی کبھی قسمت کا حال بتانے والا یا مستقبل کے واقعات کی پیشن گوئی کرنے والوں کے مشابہ ٹھہرایا جاتا ہے۔ مگر پرانے عہد نامہ کے نبی اِن سے کافی فرق تھے۔ اُن کا کام تھا کہ اپنے اردگرد ہونے والے واقعات کا مشاہدہ کریں اُن کا بغور جائزہ لیں اور اُس صورت حال کے لیے خُدا کا پیغام لوگوں کو پہنچائیں۔ نئے عہد نامہ میں خُدا کے پیروکاروں کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ جھوٹے نبیوں سے خبردار اور ہوشیار رہیں جو انہیں خُدا کے بارے میں سچائی سے دُور ہٹانے کی کوشش کریں گے۔

بائبل مقدس کے مطابق ''نبی'' وہ شخص ہے جسے بلایا گیا ہو، کہ خُدا کی طرف سے کلام حاصل کر کے اُسے لوگوں تک پہنچائے۔ نبی محض مستقبل کی پیشین گوئی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مشاہدہ

Marfat.com

کرتے تھے کہ ہمارے اردگرد کیا ہو رہا ہے۔ اور اُن حالات کے لیے خُدا کا پیغام متعلقہ لوگوں کو پہنچاتے تھے۔ نبیوں کو اکثر مشکل سیاسی، سماجی اور مذہبی صورت حال سے متعلق خطاب کرنا پڑتا تھا۔ اِس لیے بعض اوقات وہ ڈرامائی اور دِلچسپ انداز میں کلام اور کاروائی کرتے تاکہ لوگوں کو متوجہ کرسکیں اور پیغام واضح اور صاف طور سے پیش کرسکیں۔

پرانے عہد نامہ میں مذکور بعض نبیوں پر نبوت کرتے وقت بے خودی طاری ہو جاتی تھی۔ انہیں اپنے بولنے اور اپنی حرکات وسکنات پر قابو نہیں رہتا تھا اور خبر نہ رہتی تھی کہ ہمارے اردگرد کیا ہو رہا ہے۔ نبی اپنا خطاب عموماً اِن الفاظ سے متعارف کراتے تھے کہ ''خُداوند یوں فرماتا ہے''۔ ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اپنی طرف سے پیغام نہیں دیتے تھے بلکہ اپنے آپ کو خُدا کا قاصد یا پیغمبر سمجھتے تھے۔ پرانے عہد نامہ میں پندرہ وہ کتابیں شامل ہیں جو مختلف نبیوں نے لکھیں یا اُن کے ناموں سے منسوب ہیں۔ لیکن صرف یہ پندرہ نبی نہیں ہیں جنہوں نے بنی اِسرائیل قوم کی زندگی کو متاثر کیا۔ پرانے عہد نامہ میں مذکور چند نبی ایسے بھی ہیں جو خُدا کی چُنی ہوئی قوم بنی اِسرائیلیوں میں سے نہیں تھے۔ (معالعاتی اشاعت؛ص؛ ۱۲۱۵، ۱۲۹، ۸۹۵)

نبوت: نبوت کا لغوی معنی پیشین گوئی کرنا غیب کی باتیں جو خُدا کے دِل کی باتیں ہیں بتانا۔ آئندہ سے متعلق جو خُدا کی مرضی ہے خُدا کے پروگرام جو زمین پر رُونما ہونے والے حالات واقعات سے پیشین گوئی کرنے کا نام اور آئندہ کے ہونے والے حالات وواقعات سے آگاہی دینے کا نام نبوت ہے۔ نبوت خُدا کی مرضی کا وہ اظہار ہے جس میں اِنسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ (خُدا کا بھید: ص؛ ۳۱۹)

Marfat.com

(5)اسلام میں پیغمبر

پیغمبر: (پے، غم، بر) خُدا کا حکم لانے والا، پیشوائے دِین، قاصد ایلچی، سفیر، پیامبر، نبی، رُسل، جمع پیغمبراں۔ (فیروز اللُغات)

اسلام میں پیغمبر اور نبی اور رسُول کے معنی خُدا کا پیغام پہنچانے والے لوگ۔ اور اسلام کے مطابق وہ غیب کا علم نہیں جانتے۔ غیب کا علم صرف خُدا کو ہے۔

(6)مسیحیت میں پیغمبر

پیغمبر: پیغمبر وہ اِنسان ہوتا ہے جو خُدا کا پیغام لوگوں کو سُناتا ہے اُسے نبی بھی کہا جاتا ہے۔ جو "پیغام" نبی سُناتا ہے "وہ پیغام نبوت کہلاتا ہے"۔

بائبل میں یسعیاہ سے لے کر ملاکی تک کی کتابیں بائبل مقدس کا وہ حصہ ہیں جو نبوت کی کتابیں کہلاتی ہیں۔ اِن کتابوں میں اِسرائیل اور یہوداہ کے لوگوں کے لیے خُدا کا وہ پیغام مرقوم ہیں جن کی منادی تقریروں، مواعظوں، رویاؤں اور نبیوں کی زندگی کے تجربات کی شکل میں کی گئی۔

یہ تقریباً ۷۵۰ سے ۴۵۰ ق م کے عرصہ پر محیط ہے بعض پیغامات میں خُدا کی طرف سے سزا و قہر و غضب سے آگاہی اور انتباہ شامل ہیں جب کہ دوسرے پیغام، معافی اور بحالی کی خبر دیتے ہیں۔ بائبل مقدس کے نبی بعض اوقات بتاتے تھے کہ مستقبل میں کیا ہوگا۔ اُن کو غیب کا بھی علم ہوتا تھا۔ مگر زیادہ تر وہ دیکھتے تھے کہ چاروں طرف کیا ہو رہا ہے اور موجودہ صورت حال کے بارے میں خُدا کا پیغام پہنچاتے تھے۔ (مطالعاتی اشاعت: ص: ۱۲۱۵)

Marfat.com

(7) اسلام میں نبیہ عورتوں کی ''نفی''

(1) جمہور کا قول یہ ہے کہ نبوت مردوں کے ساتھ خاص ہے عورتوں میں کوئی نبیہ نہیں ہوئی۔ جیسا کہ ابوالحسن اشعری اور دوسرے علماء اہلسنت کی رائے ہے۔ اِس نظریہ کے مطابق سیدہ مریم بڑے مقامات کی حامل خاتون قرار پائی ہیں۔ اسلام عورت کے نبی ہونے کی نفی کرتا ہے۔ اس لیے اسلام میں کوئی عورت نبیہ نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی ایسی روایت ہے۔

(قصص الانبیاء: قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛۶۰۴)

(2) جمہور کی رائے کے مطابق نبوت مردوں کے ساتھ خاص ہے اور عورتوں میں سے کوئی عورت نبوت کے مقام پر فائز نہیں ہوتی۔ اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ابوالحسن الشعری نے نقل کیا ہے اس لحاظ سے مریم نبوت کے علاوہ باقی تمام مراتب میں اعلیٰ وارفع مرتبے پر فائز ہیں۔

(قصص الانبیاء حافظ عبداللہ رفیق ایم اے؛ ص؛۶۶۲)

(8) بائبل میں نبیہ عورتیں ''مریم نبیہ''

(1) تب ہارون کی بہن مریم نبیہ نے دَف ہاتھ میں لیا اور سب عورتیں دَف لئے ناچتی ہوئی اُس کے پیچھے چلیں۔ (خروج ۱۵:۲۰)

نوٹ: ہارون کی بہن مریم موسیٰ کی بڑی بہن تھی جس نے ننھے موسیٰ کو پانی سے بچایا تھا۔

Marfat.com

(9) خُلدہ نبیہ

(1) تب خلقیاہ کاہن اور اخی قام اور عکبور اور سافن عسایاہ خُلدہ نبیہ کے پاس گئے۔

(۲-سلاطین۲۲:۱۴)

(2) تب خلقیاہ اور وہ جن کو بادشاہ نے حکم کیا تھا خُلدہ نبیہ کے پاس جو توشہ خانہ کے داروغہ سلوم بن توقبت بن خسرہ کی بیوی تھی گئے۔ وہ یروشلیم میں مثنہ نامی محلّہ میں رہتی تھی۔ سوانہوں نے اُس سے وہ باتیں کہیں۔ اُس نے اُن سے کہا خُداوند اِسرائیل کا خُدا یوں فرماتا ہے کہ تم اُس شخص سے جس نے تم کو میرے پاس بھیجا ہے کہو کہ۔ ''خُداوند یوں فرماتا ہے'' دیکھ میں اِس جگہ پر اور اِس کے باشندوں پر آفت لاؤں گا یعنی سب لعنتیں جو اِس کتاب میں لکھی ہیں جو انہوں نے شاہ یہوداہ کے آگے پڑھی ہے۔ (۲-تواریخ ۳۴:۲۲)

(10) دبورہ نبیہ

دبورہ: خُدا نے دبورہ نامی ایک عورت کو چُنا کہ نبیہ ہو اور حصُور (جگہ کا نام ہے) کے بادشاہ یامین کے خلاف جنگ میں اُن کی پیشوائی کرے۔

(ا) اُس وقت لفیدوت کی بیوی دبُورہ نبیہ بنی اِسرائیل کا انصاف کیا کرتی تھی۔ اور وہ افرائیم کے کوہستانی مُلک میں رامہ اور بیت ایل کے درمیان دبورہ کے کھجور کے درخت کے نیچے رہتی تھی اور بنی اِسرائیل اُس کے پاس انصاف کے لئے آتے تھے۔ (قُضاۃ ۴:۴-۵)

(2) نبیہ کی حیثیت سے دبورہ خُدا کا پیغام لوگوں کو پہنچاتی تھی۔ وہ آج کل کے ججوں کی طرح عدالتی مقدمات کا فیصلہ کرتی تھی۔ لیکن اُس کا بہترین یادگار کردار یہ ہے کہ اُس نے یامین بادشاہ

Marfat.com

کی فوجوں کے خلاف اِسرائیل کے دوقبیلوں کی قیادت کی۔ دبورہ تاریخ کی ممتاز ترین خواتین میں سے ایک ہے۔ وہ اقتدار کی بھوکی خاتون نہیں تھی۔ وہ فقط خُدا کی خدمت کی خواہاں تھی اُس کی کہانی بتاتی ہے کہ جو لوگ خُدا کی راہنمائی میں چلنے کے طالب ہوتے ہیں خُدا اُن کے ذریعے بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ دبورہ یاد دلاتی ہے کہ دانا راہنما بنیں۔ دبورہ اِسرائیل میں چوتھی اور واحد خاتون قاضی تھی۔ (مطالعاتی اشاعت: ص؛۴۴۳، ۲۴۱۹)

(11) حناہ نبیہ

(1) اور آشر کے قبیلہ میں سے حناہ نام فنوایل کی بیٹی ایک نبیہ تھی وہ بہت عُمر رسیدہ تھی اور اُس نے اپنے کنوار پن کے بعد سات برس ایک شوہر کے ساتھ گذارے تھے۔ وہ چوراسی برس سے بیوہ تھی اور ہیکل سے جُدا نہ ہوتی تھی بلکہ رات دِن روزوں اور دُعاؤں کے ساتھ عبادت کیا کرتی تھی۔ (لوقا۲:۳٦)

نوٹ: حناہ پرانے عہد کی خاتون نبیہ تھی جس نے یسُوع کو جو دُنیا کا نجات دہندہ ہے پہچان کر اِس کا استقبال کیا اور نبوت کی رُوح سے اِس کی گواہی دی۔

(2) دوسرے دِن ہم روانہ ہو کر آئے اور فلپس مبشر کے گھر جو اُن ساتوں میں سے تھا اُتر کر اُس کے ساتھ رہے۔ اُس کی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں اور جب ہم وہاں بہت روز رہے تو اگبس نام کا ایک نبی یہودیہ سے آیا۔ اُس نے ہمارے پاس آ کر پولُس کا کمر بند لیا اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر کہا رُوح القدس یوں فرماتا ہے کہ جس شخص کا یہ کمر بند ہے اُس کو یہودی یروشلیم میں اسی طرح باندھیں گے اور غیر قوموں کے ہاتھ حوالہ کریں گے۔ (اعمال۲۱:۸-۱۱)

Marfat.com

(12) خلاصہ

(1) قرآن مجید حضرت عیسیٰؑ کو ''نبی اور رسُول'' کہتا ہے اور بیٹے کی نفی کہ حضرت عیسیٰؑ خُدا کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اسلام کے مطابق بیٹا شرک ہے کیونکہ اسلام وحدت (توحید) کو مانتا ہے کثرت کو نہیں۔ اسلام حضرت عیسیٰؑ کو خُدا نہیں کہتا وہ ایسا کہنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔

لوقا ۱۲:۱۳ یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کر اُن میں سے بارہ کو چن لیا اور اُن کو رسُول کا لقب دیا۔ انجیل نے یسُوع مسیح کے شاگردوں کو رسُول کہا اور اُن کے چار شاگرد ''متی ،مرقس، لوقا، یوحنا'' نے اپنی اپنی کتاب کو الہام سے تحریر کیا۔ اِن کتابوں میں یسُوع مسیح کا نسب نامہ، اُن کی پیدائش، معجزات اور تعلیمات اور یسُوع مسیح کے ساتھ جو واقعات پیش آئے اُن کو تحریر کیا۔ مسیحیت یسُوع مسیح کو کامل اِنسان، کامل خُدا، موعود منجی نجات دہندہ مانتے ہیں۔

(2) قرآن مجید و حدیث عورتوں کے نبی ہونے کی نفی کرتا ہے۔

بائبل مقدس نبیہ عورتوں کی نفی نہیں کرتا بلکہ بائبل مقدس کی عورتیں بھی نبیوں میں شامل ہیں۔ مثلاً خلدہ، دبورہ، موسیٰ اور ہارون کی بہن مریم، حناہ یہ وہ نبیہ عورتیں ہیں جن کے نام بائبل مقدس میں دیئے گئے ہیں جو نبوت اور نبوتی کلام پیش کرتی تھیں۔

Marfat.com

نواں باب (503)

قرآن مجید کے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل مقدس میں یسُوع مسیح کے خُدائی دعوے کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) حضرت عیسیٰؑ کے خُدائی دعویٰ کی نفی 504

(2) یسُوع مسیح نے خُدائی دعویٰ کیا 508

(3) حضرت عیسیٰؑ کو زمین پر گناہ معاف کرنے کے اختیار کی نفی 509

(4) یسُوع مسیح کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار 509

(5) حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے کلمہ ''کُن فیکون'' سے پیدائش 511

(6) یسُوع مسیح کا کلمہ کُن فیکون سے پیدائش کی نفی 513

(7) اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کا لقب کلمۃ اللہ 513

(8) مسیحیت میں یسُوع مسیح کے لقب کلمۃ اللہ کی نفی 514

(9) اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کا لقب رُوح اللہ 515

(10) مسیحیت میں یسُوع مسیح کے لقب، رُوح اللہ کی نفی 517

(11) خلاصہ 517

Marfat.com

(1) حضرت عیسیٰؑ کے خُدائی دعویٰ کی نفی

(1) اَے کتاب والو! اپنے دِین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ؛ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسُول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ، کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک رُوح تو اللہ اور اس کے رسُولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو؛ باز رہو اپنے بھلے کو؛ اللہ تو ایک ہی خُدا ہے؛ پا کی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں؛ اور اللہ کافی کارساز۔ مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا اور نہ مقرب فرشتے؛ اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا۔

(سورۃ النساء ۴:۱۷۱-۱۷۲)

(2) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں: اللہ تین خُداؤں میں تیسرا ہے: اور خُدا تو نہیں مگر ایک خُدا؛ اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ (سورۃ المآئدہ ۵:۷۳)

(3) اور یہودی بولے: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے: مسیح اللہ کا بیٹا ہے؛ یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں، اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خُدا بنالیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

(سورۃ التوبہ ۹:۳۰-۳۱)

(4) اہل کتاب اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں۔ (کنزالایمان: تفسیر: ص: ۳۴۵)

Marfat.com

(5) بے شک اللہ اِسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے، اور جس نے خُدا کا شریک ٹھہرایا اِس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

(سورۃ النساء ۴:۴۸)

(6) اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اِس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔

(سورۃ البقرہ ۲:۱۶۳)

(7) یہی بے شک سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؛ اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا۔ (سورۃ ال عمران ۳:۶۲)

(8) اَے اہل کتاب اپنے دِین کے بارے میں حد سے نہ بڑھو اور خُدا کے بارے میں سوائے حق کے کچھ نہ کہو مسیح مریم کے بیٹے (نہ خُدا تھے نہ خُدا کے بیٹے) خُدا کے رسُول اور اس کا کلمہ تھے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اس کی طرف سے ایک رُوح تھے تو خُدا اور اس کے رسُول پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ خُدا تین ہیں اس اعتقاد سے باز آؤ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے خُدا ہی معبود واحد ہے اور اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبداللہ الرشید؛ ص؛ ۵۰۰)

(9) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح اِبن مریم کا بیٹا ہے؛ اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اَے بنی اِسرائیل: اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب؛ بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اِس پر جنت حرام کردی اور اِس کا ٹھکانا دوزخ ہے؛ اور ظالموں کا کوئی مدگار نہیں۔

(سورۃ المائدہ ۵:۷۲)

(10) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں: اللہ تین خُداؤں میں سے تیسرا ہے: اور خُدا تو نہیں مگر ایک خُدا؛ اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو اِن میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ (سورۃ المائدہ ۵:۷۳)

Marfat.com

(11) بے شک وہ لوگ کافر ہوگئے جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) مسیح خُدا ہیں۔ جو شخص خُدا کے ساتھ شرک کرے گا خُدا اس پر بہشت کو حرام کر دے گا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ لوگ بھی کافر ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ خُدا تین میں کا تیسرا ہے حالآنکہ اس معبود یکتا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ مسیح ابن مریم تو صرف خُدا کے پیغمبر تھے ان سے پہلے بھی بہت رُسول گذر چکے ہیں۔ (قصص الانبیاء مولانا محمد عبداللہ الرشید؛ص:۵۰۳)

(12) تم فرماؤ: کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا؛ اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے۔ تم فرماؤ: اَے کتاب والو! اپنے دِین میں ناحق زیادتی نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے۔

(سورۃ المائدہ ۵:۷۶-۷۷)

(13) اور ان کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا۔ اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا؛ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے؛ نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں غم سے۔

(سورۃ الکہف ۱۸:۴-۶)

(14) اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں پر کفر کا حکم لگایا اور واضح کیا ہے کہ عیسیٰؑ کو انہوں نے اللہ کا بیٹا قرار دیا ہے حالآنکہ وہ خود تو اپنے متعلق بتاتے رہے ہیں کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور مخلوق ہے اور پیدا کیا گیا ہے اور رحم مادر میں اس کی تصویر بنائی گئی ہے وہ ایک اللہ کی طرف بلانے والا ہے۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبداللہ الرشید:ص:۵۰۴)

(15) مسیح ابن مریم نہیں مگر ایک رُسول اس سے پہلے بہت رُسول ہو گزرے؛ اور اس کی ماں صدیقہ ہے؛ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو تو ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں

Marfat.com

پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں۔(سورۃ المائدہ ۵:۷۵)

(16) حضرت عیسیٰ کو الٰہ ماننا غلط، باطل اور کفر ہے۔حضرت عیسیٰ بھی رسُول ہیں اِن کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں، انہیں رسُول ہی ماننا چاہے جیسے اور انبیاء کو معجزات کی بنا پر خُدا نہیں مانتے ان کو بھی خُدا نہ مانو۔ اِس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہوسکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اِس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اِس کا بدل بنے وہ کیسے الٰہ ہوسکتا ہے۔

(کنزالایمان؛تفسیر؛ص؛۲۱۷)

(17) بولے اللہ نے اپنی اولاد بنائی پاکی اس کو؛ وہ بے نیاز ہے؛ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں؛ تمہارے پاس اس کی کوئی سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔تم فرماؤ: وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا دُنیا میں کچھ برت لینا (فائدہ اُٹھانا) ہے پھر انہیں ہماری طرف واپس آنا پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا۔(سورۃ یونس ۱۰:۶۸-۷۰)

(18) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کھل کر واضح طور پر حضرت عیسیٰ کے خُدا کا بیٹا ہونے کی تردید فرمائی ہے اور توحید کو ثابت فرمایا ہے۔اَے محمد ﷺ آپؐ فرمادیجئے اللہ ایک ہے۔وہ بے نیاز ہے۔نہ وہ باپ ہے۔اور نہ کسی کا بیٹا ہے۔اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے۔

(قصص الانبیاء مولانا محمد عبداللہ الرشید قاسمی؛ص؛۴۴۶)

(19) اَے عیسیٰ میں نے آسمانوں اور زمین کی آفرینش کے دِن سے یہ فیصلہ فرمایا ہے۔کہ جو میری عبادت کرے گا اور ماں بیٹا کے بارے وہی کہے گا جو میں کہتا ہوں تو میں جنت میں اِسے تیرا پڑوسی و درجات میں تیرا رفیق اور کرامات میں تیرا شریک بناؤں گا۔اور میں نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دِن سے یہ فیصلہ بھی فرما دیا ہے کہ جو تجھے اور تیری والدہ ماجدہ کو خُدا

Marfat.com

بنائے گا۔ تو میں اسے جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں پھینکوں گا۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص: ٦۴٠)

(20) چونکہ حضرت عیسیٰ اپنے باپ آدمؑ کے مشابہ ہیں اس لئے حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ جیسے حضرت آدمؑ آسمان سے زمین پر اُترے تھے۔ ایسے ہی حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا جس طرح حضرت آدمؑ کا آسمان سے نزول جسمانی تھا اِسی طرح حضرت عیسیٰ کا نزول بھی آسمان سے جسمانی ہوگا۔

نوٹ: قرآن مجید وحدیث میں حضرت عیسیٰ نے خُدائی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ نے خود کہا کہ میں خُدا ہوں۔ قرآن مجید کی رُو سے خُدا واحد ہے اُس میں کثرت نہیں قرآن مجید تثلیث کو نہیں مانتا۔ اسلام کسی بھی صورت میں حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا دوسرا اقنوم نہیں مانتا اسلام توحید (واحد) ایک اللہ کا درس دیتا ہے۔

(2) یسُوع مسیح نے خُدائی دعویٰ کیا

(1) ''اُس نے کہا میں اور باپ (خُدا) ایک ہیں''۔ (یوحنا ١٠: ٣٠)

نوٹ: انجیل مقدس کی اِس آیت کے مطابق یسُوع مسیح نے خود خُدائی دعویٰ کیا ہے۔ اُس نے کہا میں اور باپ (خُدا) ایک ہیں۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ (خُدا) کو دیکھا۔

(2) یسُوع نے اُس سے کہا اَے فلپس! میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ (خُدا) کو دیکھا۔ تو کیوں کر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دکھا کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ میرا یقین کرو میں باپ میں ہوں

Marfat.com

اور باپ مجھ میں۔نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔اگر تم میرے (یسُوع) نام سے مجھ سے کچھ مانگو گے تو میں وہی کروں گا۔اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کروں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔(یوحنا ۱۴:۹۔۱۴)

(3) اِسی واسطے خُدا نے بھی اُسے بہت سربُلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔تاکہ یسُوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جُھکے خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔اور خُدا باپ کے جلال کے لیے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسُوع مسیح خُداوند ہے۔(فلپیوں ۲:۹-۱۱)

(3) حضرت عیسیٰؑ کو زمین پر گناہ معاف کرنے کے اختیار کی نفی

قرآن وحدیث اور اسلامی مفسرین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ بھی دوسرے رسُولوں کی طرح ایک نبی اور رسُول ہیں۔اِن کو اللہ تعالیٰ کی برابری حاصل نہیں ہے قرآن کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی مثال بھی آدمؑ کی طرح ہے۔قرآن وحدیث اور اِسلامی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے کسی کے بھی گناہ معاف نہیں کیے۔بلکہ اسلام ایسے کہنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔

(4) یسُوع مسیح کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار

(1) اور دیکھو لوگ ایک مفلوج کو چارپائی پر پڑا ہوا اُس کے پاس لائے۔یسُوع نے اُن کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے کہا بیٹا خاطر جمع رکھ ''تیرے گناہ معاف ہوئے''۔(متی ۹:۲)

(2) لیکن اِس لئے کہ تم جان لو کہ اِبن آدم کو زمین پر ''گناہ معاف'' کرنے کا اختیار ہے (اُس نے مفلوج سے کہا) اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔وہ اُٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔لوگ یہ

Marfat.com

دیکھ کرڈر گئے اور خُدا کی تمجید کرنے لگے جس نے آدمیوں کو ایسا اختیار بخشا۔(متی ۹:۶-۸)

(3)اور جب بھیڑ کے سبب سے اُس کو اندر لے جانے کی راہ نہ پائی تو کوٹھے پر چڑھ کر کھپریل میں سے اُس کو کھٹولے سمیت بیچ میں یسُوع کے سامنے اُتار دیا۔اُس نے اُن کا ایمان دیکھ کر کہا کہ اَے آدمی!''تیرے گناہ معاف ہوئے''۔اس پر فقیہ اور فریسی سوچنے لگے کہ یہ کون ہے جو کفر بکتا ہے؟ خُدا کے سوا اور کون گناہ معاف کر سکتا ہے؟۔لوقا ۵:۱۹-۲۰ لیکن اِس لئے کہ تم جانو کہ اِبنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے(اُس نے مفلوج سے کہا) میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ اور اپنے کھٹولا اُٹھا کر اپنے گھر جا۔اور وہ اُسی دَم اُن کے سامنے اُٹھا اور جس پر پڑا تھا اُسے اُٹھا کر خُدا کی تمجید کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔(لوقا۵:۲۴-۲۵)

(4)اسی لئے میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اس کے گناہ جو بہت تھے معاف ہوئے۔کیونکہ اِس نے بہت محبت کی مگر جس کے تھوڑے گناہ معاف ہوئے وہ تھوڑی محبت کرتا ہے۔اور اُس عورت سے کہا''تیرے گناہ معاف ہوئے''۔اِس پر وہ جو اُس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے اپنے جی میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے جو گناہ بھی معاف کرتا ہے۔(لوقا۷:۴۷-۴۹)

(5) **تیرے گناہ معاف ہوئے:** گناہ اُس وقت سرزد ہوتا ہے جب لوگ خُدا کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور اُس کی شرِیعت کی نافرمانی کرتے ہیں۔یسُوع مسِیح کے زمانے میں شرع کے معلم یہ تعلیم دیتے تھے کہ صرف خُدا ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔اِس لیے جب یسُوع نے اُس آدمی سے کہا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے تو معلم سخت برہم اور ناراض ہوئے۔

(مطالعاتی اشاعت:ص؛۱۷۵۳)

Marfat.com

(5) حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے کلمہ ''کُن فیکُون'' سے پیدائش

(1) عیسیٰؑ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدمؑ کی طرح ہے؛ اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ''کُن فیکون'' ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ اَے سننے والے یہ تیرے رَب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا۔ (سورۃ ال عمران ۳:۵۹-۶۰)

(2) نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا ''کُن فیکون'' وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۱۷)

(3) یہ خوشخبری حضرت مریم کو فرشتے سنا رہے ہیں کہ انہیں ایک لڑکا ہو گا بڑی شان والا جو صرف خُدا تعالیٰ کے ''کلمہ کُن'' کے کہنے سے ہو گا۔ اور اولوالعزم پیغمبروں کی طرح خُدا تعالیٰ کے حکم سے جس کے لئے خُدا تعالیٰ چاہے گا وہ شفاعت کریں گے جو قبول ہو جائے گی۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد:۱: ص:۴۲۶)

نوٹ: قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے صرف ایک کلمہ ''کُن فیکُون سے پیدا کیا''۔ اسلام کے مطابق ''کُن فیکُون'' اللہ کا کلمہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس کلمہ کے کہنے سے ہر چیز وقوع پذیر ہو جاتی ہے۔

(4) مسیح عیسیٰؑ ابن مریم رُسول اللہ ہیں جو اللہ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہیں۔ اور اِس کی مخلوق میں وہ صرف ''کلمہ کُن'' کے کہنے سے پیدا ہوئے چونکہ محض اسی کلمہ سے بغیر باپ کے آپ پیدا ہوئے اس لیے خصوصیت سے کلمۃ اللہ کہا گیا۔ جس کلمہ کو لیکر حضرت جبریلؑ حضرت مریم صدیقہ کے پاس گئے اور خُدا کی اجازت سے اُسے ان میں پھونک دیا۔ پس حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے چونکہ محض اسی کلمہ سے بغیر باپ کے آپ پیدا ہوئے اِسی لیے خصوصیت سے کلمۃ اللہ

Marfat.com

کہا گیا۔(تفسیر ابنِ کثیر: جلد اول:ص؛۴۲۶)

(5) یہ برحق بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔یعنی یہ بات برحق ہے کہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں اور اللہ نے اسے صرف ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔اسی لیے فرمایا: اللہ کے لیے لائق نہیں کہ وہ اولاد پکڑے، وہ اِس سے پاک ہے۔جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کو صرف کہتا ہے۔"کُن"، "ہو جا" تو وہ ہو جاتا ہے۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے؛ص؛۶۸۰)

(6) اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب اور ان جیسے لوگوں کو زیادتی، دِین میں مبالغہ اور حدود سے تجاوز کرنے سے منع کیا ہے۔عیسائیوں پر اللہ لعنت کرے۔انہوں نے زیادتی کی اور مسیحؑ کی حد سے زیادہ تعریف کی۔اِن پر ضروری صرف یہ تھا کہ وہ عقیدہ رکھتے، کہ وہ اللہ کے بندے، اِس کے رسُول اور اِس کی بندی مریم کے بیٹے ہیں۔جو کنواری تھی اور اِس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے اِس کی طرف جبریلؑ کو بھیجا، جس نے اللہ کے حکم سے اِس میں پھونک ماری جس سے وہ اپنے بیٹے عیسیٰؑ کے ساتھ امید سے ہو گئیں۔فرشتے کے ذریعہ اِس میں رُوح ڈالی گئی۔ اِس رُوح کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف تشریف و تکریم کے لیے ہے۔وہ ہے اللہ کی مخلوق ہی، جیسے بیت اللہ (اللہ کا گھر) ناقتہ اللہ (اللہ کی اونٹنی) اور عبداللہ (اللہ کا بندہ) کہا جاتا ہے اِسی طرح شرف و اعزاز کے لیے رُوح اللہ (اللہ کی رُوح) کہا جاتا ہے۔حضرت عیسیٰؑ کو "رُوح اللہ" اِس لیے کہا گیا کہ یہ عام طریقہ اور عادت سے ہٹ کر بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔اِسی طرح آپ کو کلمتہ اللہ کہا گیا۔کیونکہ آپ کو کلمہ "کُن" سے پیدا کیا گیا۔

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے:ص؛۶۸۳)

Marfat.com

(7) کلمۃ الحضرت: خُدا کا کلمہ۔ خُدا کے قول ''کُن'' کی طرف اشارہ ہے جس کے کہنے سے تمام عالم پیدا ہو گیا تھا۔ اِس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس وہ اِس سے اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ''کُن'' اور وہ ہو جاتی ہے۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا: ص: ۵۸۶)

(8) حضرت عیسیٰؑ جنس ملائیکہ سے ہیں اور حضرت آدم ذریت سے ہیں۔

(معارف القرآن مجید؛ ص؛ ۶۰۲)

(6) یسُوع مسیح کا کلمہ کُن فیکُون سے پیدائش کی نفی

مسیحیت، مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات کے مطابق یسُوع مسیح کو خُدا نے کلمہ کُن فیکُون سے پیدا نہیں کیا۔ انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح خود خُدا تھے۔

(7) اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کا لقب کلمۃ اللہ

(1) اَے کتاب والو! اپنے دِین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ؛ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسُول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک رُوح تو اللہ اور اس کے رسُولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو؛ باز رہو اپنے بھلے کو؛ اللہ تو ایک ہی خُدا ہے؛ پاکی اُسے اس سے کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں؛ اور اللہ کافی کارساز۔ (سورۃ النساء ۴: ۱۷۱)

کلمہ: عربی گرائمر کی رُو سے کلمہ اسم واحد مونث ہے۔ لیکن اگر اِس کا مصداق مذکر ہو تو جو کلمہ مونث ہے مذکر کے طور پر استعمال ہو گا۔

Marfat.com

کلمہ: کا مطلب کیا ہے؟ کیا یہ مخلوق ہے یا فعل، فاعل، معفول ہے؟ قوائد میں کسی بھی ''با معنی لفظ کو کلمہ'' کہتے ہیں اور ''بے معنی لفظ کو مجمل''۔ ہر لفظ کلمہ نہیں ہوتا، حالآنکہ ہر کلمہ ایک لفظ ہوتا ہے۔ کلمہ کی تین اقسام ہیں، اسم، فعل، حرف۔

کلمہ: یہ کلم سے مشتق ہے جس کے معنی مجروح اور زخمی کرنے کے ہیں۔ سخن کو بھی کہتے ہیں۔ اصطلاح میں کلمہ وہ لفظ ہے جو معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اِس کی تین اقسام ہیں اسم، فعل، حرف۔ (اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا؛ص:۵۸۵)

کلمہ: اُردو لغت میں (1) بات، قول (2) وہ با معنی لفظ جو آدمی کے منہ سے نکلے (3) دِین اسلام کی صداقت کا عقیدہ (مجازاً) خُدا کا نام۔ جمع کلمات ''کلمۃ اللہ'' سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں اسلامی روایات میں حضرت عیسیٰؑ کو ''کلمۃ اللہ''، ''رُوح اللہ'' کہا گیا ہے۔

نوٹ: ''کلمۃ اللہ آیت اللہ'' کے برابر ہے اِسی طرح ''آیت اللہ رُوح اللہ خمینی'' کے بھی وہی القاب ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کے ہیں۔ اِسلامی تفسیروں اور صحاح ستہ میں اس لقب کا ذکر ملتا ہے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے لئے کچھ نہیں لکھا۔

(8) مسیحیت میں یسُوع مسیح کے لقب کلمۃ اللہ کی نفی

(1) انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات میں ''کلمۃ اللہ'' کی تصدیق نہ فرشتوں نے، نہ پاک انبیاء نے، نہ رسُولوں نے اور نہ ہی یسُوع مسیح نے کی ہے۔ انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں ''یسُوع مسیح'' کے ساتھ ''کلمۃ اللہ'' کے القاب یونانی، اُردو، انگریزی اور دُنیا کی کسی بھی زبان میں نہیں ہیں اور نہ مسیحی یسُوع مسیح کو کلمۃ اللہ مانتے ہیں۔

Marfat.com

(9) حضرت عیسیٰؑ کا لقب رُوح اللہ

(1) رُوح کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت، نسبت تشریفیہ ہے۔ ورنہ حضرت عیسیٰؑ کی رُوح بھی اللہ تعالیٰ کی ''مخلوق'' ہے اور تکریم وتشریف کی نسبت قرآن مجید وحدیث میں عام استعمال ہوئی ہے۔ مثلاً بیت اللہ، ناقتہ اللہ، عبداللہ۔ اسی طرح رُوح اللہ کی نسبت بھی تکریم اور تشریف کے اظہار کے لیے ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو رُوح اللہ کہنے کی وجہ اِن کی بن باپ کے پیدائش ہے حضرت عیسیٰؑ کو کلمتہ اللہ بھی کہا گیا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ آپ کلمہ خُداوندی سے پیدا ہوئے اور اسی سبب سے وجود پایا، بیشک مثال حضرت عیسیٰؑ کی اللہ کے نزدیک آدم کی مانند ہے۔

(قصص الانبیاء قاری نذیر احمد سعیدی: ص؛ ۶۲۳)

(2) اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی طرف حضرت جبریلؑ کو بھیجا جس نے اللہ کے حکم سے اِس میں پھونک ماری جس سے وہ اپنے بیٹے عیسیٰؑ کے ساتھ امید سے ہوگئیں، حضرت جبریلؑ کے ذریعہ اِس میں رُوح ڈالی گئی۔ اسی طرح واعزاز کے لیے رُوح اللہ (اللہ کی رُوح) کہا جاتا ہے

(قصص الانبیاء حافظ محمد عبداللہ رفیق ایم اے: ص؛ ۶۸۳)

(3) حضرت عیسیٰؑ چونکہ ''رُوح الامین'' یعنی ''جبریل امین'' کے نفخہ سے پیدا ہوئے اور ''رُوح الامین'' کی طرح اُن کا لقب بھی ''رُوح اللہ'' ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ اگرچہ ''صورۃً انسان اور بشر'' تھے مگر ''حقیقۃً جنس ملائکہ'' سے تھے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو آسمان پر اٹھایا تاکہ اپنے ہم جنس فرشتوں میں زندگی بسر کریں۔ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے جیسے حضرت آدمؑ آسمان سے زمین پر آترے تھے۔ ایسے ہی حضرت عیسیٰؑ کا نزول آدمؑ کے مشابہ ہوگا جس طرح نزول آدم جسمانی تھا اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا نزول بھی جسمانی ہوگا۔

Marfat.com

(معارف القرآن: جلد:۱:ص؛۶۲۵)

(4) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰؑ پیدا کیے گئے ہیں رُوح سے جو خُدا کی مخلوق ہے۔ پس آپ کو رُوح اللہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے ناقۃ اللہ اور بیت اللہ کہا گیا ہے یعنی صرف شرافت کے اظہار کے لیے اپنی طرف نسبت کی۔ ایک اور حدیث میں اس طرح بھی ہے کہ میں اپنے رَب کے پاس اس کے گھر میں جاؤں گا۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد اول؛ص:۷۲۶)

(5) ''رُوح اللہ'' (خُدا کی رُوح) اِس سے حضرت عیسیٰؑ مراد ہیں۔ ان پر اِس لفظ کا اطلاق کی یا تو یہ وجہ ہے کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ جب وہ کسی چیز کی پاکیزگی اور طہارت بیان کرتے تھے تو اِس کو رُوح کہتے تھے اور چونکہ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے محض حضرت جبریلؑ کے نفخ رُوح سے پیدا ہوئے ہیں اس لیے انہیں ''رُوح اللہ'' کہتے ہیں۔ اور یہ وجہ ہے کہ رُوح اور ریح عربی زبان میں قریب المعنی ہیں۔ اور ریح کے معنی پھونک کے ہیں۔ چونکہ جبریلؑ کے پھونکنے سے آپ پیدا ہوئے اس لیے آپ کو رُوح اللہ کہا گیا۔ (اِسلامی اِنسائیکلو پیڈیا:ص؛۳۴۷)

(6) اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جبریلؑ کو بھیجا جس نے اللہ کے حکم سے ان میں پھونک ماری جس سے وہ اپنے بیٹے عیسیٰ کے ساتھ امید سے ہوگئیں۔ فرشتے کے ذریعہ ان میں رُوح ڈالی گئی اس رُوح کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف تشریف وتکریم کے لئے ہے اور وہ ہے اللہ کی مخلوق ہی جیسے کہ بیت اللہ۔ اللہ کا گھر۔ ناقۃ اللہ اللہ کی اونٹنی۔ اور عبداللہ اللہ کا بندہ کہا جاتا ہے اسی طرح شرف واعزاز کے لئے کہا جاتا ہے رُوح اللہ، اللہ کی رُوح۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو رُوح اللہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ عام طریقہ اور عادت سے ہٹ کر بغیر باپ کے پیدا ہوئے اسی طرح آپ کو کلمۃ اللہ کہا گیا کیونکہ آپ کو کلمہ کُن سے پیدا کیا گیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ کی مثال ہو بہو آدم کی مثال ہے اللہ نے اسے مٹی سے بنایا پھر اس کو کہا کہ ہو جا پس وہ ہو گیا۔ یہود

Marfat.com

کہتے ہیں کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے یہ بھی ان کی ریس (نقل) کرنے لگے ہیں خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں آگاہ فرمارہے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں (اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر لعنتیں فرمائے) میں سے ہر گروہ نے اللہ پر بہتان لگایا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے اللہ تعالیٰ ان کی ان باتوں سے بہت بلند ہے اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ان کے دعویٰ کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

(قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید؛ ص:۵۰۱)

(10) مسیحیت میں یسوع مسیح کے لقب رُوح اللہ کی نفی

(1) انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات میں ''رُوح اللہ'' کی نہ تو تصدیق پاک فرشتوں نے، نہ پاک انبیاء نے، نہ رسُولوں اور نہ ہی یسُوع مسیح نے کی۔ انجیل مقدس اور مسیحی روایات میں ''یسُوع مسیح'' کے ساتھ ''رُوح اللہ'' کے القاب یونانی، اُردو، انگریزی اور دُنیا کی کسی بھی زبان میں نہیں ہیں اور نہ مسیحی مانتے ہیں۔

(11) خلاصہ

(1) قرآن مجید کا لفظ ''کُن فیکُون'' مطلب ہو جا۔ حضرت عیسیٰؑ کو کلمتہ اللہ اِس لیے کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ ''کُن فیکُون'' یعنی حکم خُداوندی سے؛ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اِس وجہ سے اُن کو کلمتہ اللہ (اللہ کا کلمہ) کہنے لگے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو کلمہ ''کُن فیکُون'' سے بنایا؛ اللہ نے اِسی کلمہ ''کُن'' سے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کیا۔ اسی لئے حضرت عیسیٰؑ کو ''کلمہ'' کے لقب

Marfat.com

(کلمتہ اللہ) سے پکارتے ہیں۔ قرآن مجید سورۃ عمران ۳:۵۹ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی مثال ہو بہو آدمؑ کی سی مثال ہے۔ اسلام کے مطابق ''کلمہ''، ''کُن فیکون'' اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہے اور اسی کلمہ سے اُس نے سارے جہان کو تخلیق کیا۔

انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے اور کسی مسیحی روایت میں یسُوع مسیح کو ''کلمتہ اللہ'' ''رُوح اللہ'' نہیں کہا گیا۔ اور نہ ہی وہ کلمہ ''کُن فیکون'' سے پیدا ہوئے۔ انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق ''یسُوع'' تثلیث کا دوسرا اقنوم مطلب ''یسُوع مسیح'' خُدا خود مجسم ہو کر اِس دُنیا میں آیا اور اُس نے ''یسُوع'' کا اِنسانی رُوپ دھارا اِس سے کم مسیحیت نہیں مانتی۔

(2) جس طرح حضرت آدمؑ کا آسمان سے نزول جسمانی تھا۔ اِسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا نزول بھی آسمان سے جسمانی ہوگا۔ اسلامی روایات کے مطابق وہ منارہ شرقی دمشق پر نازل ہوں گے پھر وہ آکر شادی کریں گے بچے ہوں گے اور پھر موت آئے گی اور پھر دفن ہوں گے۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح کا نزول آسمان سے رُوحانی ہو گا، جسمانی نہیں۔ نہ وہ آکر شادی کریں گے، نہ موت آئے گی، نہ وہ دفن ہوں گے۔

(3) اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی رُوح بھی اللہ کی مخلوق ہے۔

انجیل مقدس، مسیحی ایمان، عقیدے کے مطابق یسُوع مسیح مخلوق نہیں ہیں؛ اور نہ ہی خُدا نے اپنی رُوح یسُوع مسیح میں پھونکی۔ مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق وہ تو خود رُوحوں کا خالق (مطلب خُدا) ہے۔

Marfat.com

دسواں باب (519)

(پہلا باب) قرآن مجید اور بائبل مقدس میں قیامت کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے مطابق قیامت کا عقیدہ	520
(2) مسیحیت میں قیامت کا عقیدہ	521
(3) اسلام میں قیامت پر ایمان	522
(4) مسیحیت میں قیامت پر ایمان	522
(5) قرآن مجید کے مطابق قیامت کو جھٹلانے والوں کی سزا	523
(6) بائبل مقدس کے مطابق قیامت کو جھٹلانے والوں کی سزا	524
(7) قرآن مجید کے مطابق قیامت کب آئے گی	525
(8) بائبل مقدس کے مطابق قیامت کب آئے گی	526
(9) اسلام کے مطابق قیامت سے پہلے دجال کی آمد	527
(10) مسیحیت کے مطابق دجال کی آمد	528
(11) اسلام میں قیامت کی پہلی بڑی نشانیوں میں امام مہدی کا ظہور	529
(12) مسیحیت کے مطابق امام مہدی کی نفی	531
(13) اسلام میں قیامت کی بڑی نشانیوں میں حضرت عیسیٰؑ کا ظہور	532
(14) انجیل کے مطابق قیامت کی بڑی نشانی یسوع مسیح کا ظہور	532

Marfat.com

(15) اسلام کے مطابق قیامت کا منظر 533

(16) انجیل مقدس کے مطابق قیامت کا منظر 533

(17) خلاصہ 536

(1) قرآن مجید کے مطابق قیامت پر عقیدہ

قیامت: اسلام کے بنیادی عقیدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان کے اچھے اور بُرے کاموں کا بدلہ دینے کے لیے ایک خاص دِن مقرر فرما دیا ہے جس دِن وہ نیکوکاروں اور بدکاروں کے اچھے اور بُرے اعمال کی جزا و سزا کا فیصلہ فرمائے گا۔ اور نیکوں کو جنت میں اور بدوں کو جہنم کا عذاب دے گا۔ اِسی دِن کا نام قیامت ہے۔ قیامت ایک دَم اچانک اور بالکل ہی ناگہاں آئے گی۔ لوگوں کو اِس کا کوئی خیال ہی نہیں رہے گا اور روزانہ کے مطابق لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ قیامت کا دِن آجائے گا۔

(1) اچانک اللہ تعالیٰ حضرت اِسرافیلؑ کو ''صور'' پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور بگل کی طرح کی چیز ہے۔ جس کو حضرت اِسرافیلؑ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں کھڑے ہوئے ہیں۔ جس طرح ہر مسلمان کا توحید، رسُولوں کی رسالت، آسمانی کتابوں، فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح قیامت کے دِن پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ مطلب اس وقت تک کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک یہ یقین نہ رکھے کہ قیامت ضرور آئے گی اور جو شخص قیامت پر شک کرے وہ دائرہ اِسلام سے خارج ہے۔ (قیامت کب آئے گی ص ۷)

(2) قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے چھپا کر رکھا ہے۔ قیامت کب؟ اور کتنے برسوں کے بعد؟ اور کس سنہ میں آئے گی؟ اُس وقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان

Marfat.com

ہے لاتاتیکم الابغتہ (یعنی قیامت بالکل اچانک آئے گی) لیکن قیامت کا دِن یہ سب کچھ حضورؐ نے اپنی اُمت کو بتادیا ہے۔قیامت محرم کے مہینہ میں دسویں تاریخ کو جمعہ کے دِن آئے گی۔

(تفسیر صاوی ج:۳؛ص:۲۸۹)

(2) مسیحیت میں قیامت کا عقیدہ

قیامت: اُردو لغت میں، قائم کرنا، کھڑا ہونا، روزِ محشر، وہ دِن جب مردے زندہ ہو کر کھڑے ہوں گے۔ اور حساب کتاب ہوگا، روزِ جزا، قہر، غصہ، واویلا، آہ زاری، اُودھم، شورغل، ہلچل، کھلبلی، مصیبت، سختی، عذاب، دُکھ، افسوس، رنج، ملال، مشکل، دُشوار۔

قدیم زمانے میں اِسرائیلوں میں لوگ مرتے اور دفن کیے جاتے تھے تو عقیدہ یہ تھا کہ اُن کی رُوحیں زمین کے نیچے اندھری اور تاریک جگہ میں جاتی ہیں۔ اِس جگہ کو وہ شیول Sheol یا ہیڈیز Hades کہتے تھے۔ اُردو میں اِس کا ترجمہ، پاتال، عالم اسفل، تحت الثریٰ، عالم ارواح رُوحوں کا ٹھکانا، برزخ، رُوحوں کا جہان کیا گیا ہے۔ موت کے بعد اِنسان پر کیا گزرتی ہے؟ اِس بارے میں قدیم ثقافتوں میں کچھ ملتے جلتے تصورات پائے جاتے ہیں۔ مگر مذکورہ عقیدے کے بالکل مماثل نہیں تھے۔ مثال کے طور پر، بہت سے یونانی لوگ رُوح کی بقا (حیات جاوداں) پر یقین رکھتے تھے۔ مطلب یہ کہ جسم کے مرجانے کے بعد بھی رُوح موجود رہے گی۔

لیکن قیامت جس کا بیان نئے عہدنامے میں ہوا ہے وہ اِن تصورات یا عقیدے سے قطعی مختلف ہے کیونکہ اِنسان کا پورا وجود مع جسم زندہ کیا جائے گا۔ پہلی صدی میں اخیر زمانہ یا آخری دِنوں کے بارے میں دو اہم اعتقاد نمایاں تھے۔ اول یہ کہ نیکی کی قوتوں اور برائی کی قوتوں میں زبردست جنگ ہوگی دوم یہ کہ آخری زمانے کے آنے سے پہلے خُدا کے لوگوں پر بڑی مصیبت

Marfat.com

آئے گی۔(مطالعاتی اشاعت:ص؛۲۱۹۲،۲۰۹۷)

(3)اسلام میں قیامت پر ایمان

(1) بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے۔(سورۃ المومن۴۰:۵۹)

(2) بے شک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے۔(سورۃ طٰہٰ ۲۰:۱۵)

(3) اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دِن جس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔(سورۃ النسآء۴:۸۷)

(4) اور جس دِن اُن سب کو اُٹھائے گا اور فرمائے گا جنوں کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لیے اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اَے ہمارے رَب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خُدا چاہے اَے محبوب بیشک تمہارا رَب حکمت والا علم والا ہے۔(سورۃ الانعام۶:۱۲۸)

نوٹ: قرآن مجید کی ۷۵ سورۃ کا نام القیمۃ ہے مطلب قیامت ہے۔

(4)مسیحیت میں قیامت پر ایمان

(1) پس انہوں نے جمع ہو کر یہ پوچھا کہ اَے خُداوند! کیا تو اِسی وقت اِسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟ اُس نے اُن سے کہا اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی

Marfat.com

اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔(اعمال ۱:۶-۷)

(2)اور میں اُوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون اور آگ اور دُھوئیں کا بادل دکھاؤں گا۔سورج تاریک اور چاند خون ہو جائے گا۔پیشتر اِس سے کہ خُداوند کا عظیم اور جلیل دِن آئے۔اور یوں ہوگا کہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔(اعمال ۲:۱۹-۲۱)

(3)اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔(متی ۲۴:۲۹)

بائبل مقدس کے بہت سے مصنفین اِس بات پر توجہ دیتے اور سوچتے تھے کہ موجودہ دُنیا کا خاتمہ کیسے ہوگا اور خُدا ساری کائنات پر اپنا مکمل تصرف و اختیار کیسے قائم کرے گا۔یسُوع کے زمانے سے پہلے اِن اعتقادات کو یہودی صحائف میں بہت اہمیت حاصل تھی۔دانی ایل نبی کی کتاب کا مصنف کہتا ہے خُدا نے اخیر زمانے کا وقت مقرر کر دیا ہے۔قیامت کے وقت اِنسانی منصوبے اور اسکیمیں ختم ہو جائیں گی اور اُن کی جگہ خُدا کے ارادے اور منصوبے لے لیں گے۔اور مردوں کی عدالت ہوگی۔یہ اعتقادات ابتدائی دور کی مسیحی تحریروں میں بھی اہم رہے ہیں۔مسیحی ایمان عقیدہ کے مطابق یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ ایک وقت آئے گا کہ دُنیا میں ہولناک اور خوفناک واقعات ہوں گے اور کس طرح وہ دوبارہ آئیں گے۔اور ساری دُنیا سے اپنے برگزیدوں کو جمع کریں گے۔

(5)قرآن مجید کے مطابق قیامت کو جھٹلانے والوں کی سزا

(1) بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں،اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اُس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی آگ۔جب وہ انہیں دُور جگہ سے دیکھے گی تو سُنیں گے اِس کا جوش مارنا اور

Marfat.com

چنگھاڑنا۔ اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے۔ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔

(سورۃ الفرقان ۲۵:۱۱-۱۴)

(2) پھر بے شک تم اَے گمراہو! جھٹلانے والو! ضرور تھوہر کے پیڑ میں سے کھاؤ گے۔ پھر اس سے پیٹ بھرو گے۔ پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے۔ پھر ایسا پیو گے جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں۔ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دِن۔ (سورۃ الواقعہ ۵۶:۵۱-۵۶)

(3) قرآن مجید میں جنت اور اس کی نعمتوں کا اور دوزخ اور اس کی تکلیفوں کا ذکر کثرت سے کیا گیا ہے۔ کہ قیامت ضرور آئے گی جو شخص قیامت سے انکار کرے یا شک کرے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

(6) بائبل مقدس میں قیامت کو جھٹلانے والوں کی سزا

(۱) اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو کوئی اِنسان تھا۔ بلکہ زمین سے کُہر اُٹھتی تھی اور تمام رُوی زمین کو سیراب کرتی تھی۔ (پیدائش ۲:۵-۶)

نوٹ: نوح کے ایک سو بیس سال کشتی بنانے کی آگاہی کے باوجود دُنیا بے پرواتھی۔ نوح اُن کو ایک سو بیس سال، جب تک کہ وہ کشتی میں سوار نہیں ہوا تھا، اِس بات کی تبلیغ کرتا رہا۔ کہ توبہ کرلو خُدا اس دُنیا کو بارش کے پانی سے تباہ کردے گا۔ لیکن دُنیا نوح کی باتوں پر کوئی توجہ نہیں دے رہے تھے۔ اُس وقت کے علماء دانشور سکالر اور اجماع اُمت اور مذہبی راہنماوں کا اس بات اتفاق پر تھا۔ کہ خُدا کبھی بھی آسمان سے بارش برسا کر اس دُنیا کو تباہ نہیں کرسکتا یہ ناممکن ہے ایسا ہو نہیں سکتا

Marfat.com

بائبل مقدس کی اس آیت کے مطابق نوح کے زمانے تک خُدا نے زمین پر بارش کے پانی کو نہیں برسایا تھا۔اور اِسی بات سے وہ ثابت کرتے تھے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا؟ اُس کی باتوں کو جھٹلانے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اُس زمانے میں کبھی بھی آسمان سے بارش نہیں برسی تھی اُن لوگوں کو آسمان سے بارش کے پانی کے برسنے کا تجربہ ہی نہیں تھا۔اس وجہ سے وہ نوح کی باتوں کا مزاخ اُڑاتے تھے کہ یہ نہ ممکن ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا یہ جھوٹ بولتا ہے خُدا ایسا نہیں کرے گا۔لیکن ہوا۔انجیل مقدس کے مطابق موجودہ زمانہ میں قیامت کو جھٹلانے والوں کو صرف یہ آگاہی ہے کہ نوح جیسا وقت ہوگا۔لوگ کھاتے پیتے شادی بیاہ کرتے باغ وغیرہ لگاتے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی۔ اُس زمانہ میں لوگ نوح کا مزاخ اُڑاتے تھے کہ خُدا کیسے آسمان سے بارش برسا کر ساری دُنیا کو تباہ کرے گا یہ ناممکن ہے۔لیکن خُدا کے ارادے اٹل ہیں اُن میں کوئی تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ جیسے نوح کے وقت لوگ ہر قسم کی عیش وعشرت میں زندگی گذار رہے تھے اور دُنیاوی لذتوں میں ایسے مگن تھے کہ اُن کو خُدا یاد ہی نہیں تھا،ایسے ہی بظاہر آج کی دُنیا کے حالات ہیں۔

(7) قرآن مجید کے مطابق قیامت کب آئے گی

(1) پوچھتا ہے قیامت کا دِن کب ہوگا؟ پھر جس دِن آنکھ چوندھائے گی۔اور چاند گہے گا۔اور سورج اور چاند ملا دیے جائیں گے۔اس دِن آدمی کہے گا: کدھر بھاگ کر جاؤں؟۔ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں اس دِن تیرے رَب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔اس دِن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے۔(سورۃ القیمۃ ۷۵:۶-۱۴)

(2) قیامت کے سنہ کے سوا قیامت کی تاریخ، قیامت کا مہینہ، قیامت کا دِن، یہ سب کچھ حضورؐ نے اپنی اُمت کو بتا دیا ہے۔چنانچہ قیامت محرم کے مہینہ میں دسویں تاریخ جمعہ کے دِن آئے گی

Marfat.com

قیامت بالکل ہی اچانک آئے گی۔(قیامت کب آئے گی؛ص:۱۶)

(8) بائبل مقدس کے مطابق قیامت کب آئے گی

(1) لیکن اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔ جیسا نوح کے دِنوں میں ہوا ویسا ہی اِبنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دِنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اُس دِن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا۔ اور جب تک طوفان آکر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہوئی اُسی طرح اِبنِ آدم کا آنا ہوگا۔(متی ۲۴:۳۶-۳۹)

(2) جب فریسیوں نے اُس سے پوچھا کہ خُدا کی بادشاہی (قیامت) کب آئے گی؟ تو اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ خُدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی۔ اور لوگ یہ کہیں گے کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں ہے! کیونکہ دیکھو خُدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔ اُس نے شاگردوں سے کہا وہ دِن آئیں گے کہ تم کو اِبنِ آدم کے دِنوں میں سے ایک کو دیکھنے کی آرزو ہو گی اور نہ دیکھو گے۔ اور لوگ تم سے کہیں گے کہ دیکھو وہاں ہے! یا دیکھو یہاں ہے! مگر تم چلے نہ جانا نہ اُن کے پیچھے ہو لینا۔ کیونکہ جیسے بجلی آسمان کی ایک طرف سے کوند کر دوسری طرف چمکتی ہے ویسے ہی اِبنِ آدم اپنے دِن میں ظاہر ہوگا۔ لیکن ضرور ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے اور اِس زمانہ کے لوگ اُسے رد کریں۔ اور جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اُسی طرح اِبنِ آدم کے دِنوں میں بھی ہوگا۔ کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور اُن میں بیاہ شادی ہوتی تھی اُس دِن تک جب نوح کشتی میں داخل ہوا اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا۔ اور جیسا لوط کے دِنوں میں ہوا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرید وفروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے۔ لیکن جس دِن

Marfat.com

لوط سدوم سے نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کیا۔ اِبن آدم کے ظاہر ہونے کے دِن بھی ایسا ہوگا۔(لوقا ۱۷: ۲۰-۳۰)

(3) پس اُنہوں نے جمع ہو کر اُس سے پوچھا کہ اَے خُداوند کیا تو اِسی وقت اِسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟ اُس نے اُن سے کہا اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔(اعمال ۱: ۶-۸)

(4) سورج تاریک اور چاند خون ہو جائے گا۔ پیشتر اس سے کہ خُداوند کا عظیم اور جلیل دِن آئے اور یوں ہوگا کہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔ بائبل مقدس قیامت کے دِن اور سن وغیرہ کے بارے میں خاموش ہے۔

(9) اسلام کے مطابق قیامت سے پہلے دجال کی آمد

(1) دجال: ایک ایسے شخص کا توصفی نام ہے جو ظہور امام مہدی سے پہلے خروج کرے گا دجال خشک سالی اور قحط کے زمانہ میں خروج کرے گا کچھ مستفاد احادیث میں ہے کہ دجال کانا ہوگا۔ جو بات مسلمہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کا انجام فلسطین میں ہوگا اور اس وقت ہوگا جب امام مہدی حضرت عیسیٰ کو قتل دجال کا حکم دیں گے۔(فتنہ دجال؛ ص: ۳۷-۳۸)

(2) حق و باطل کو ملانے والا۔ ہر مذہب میں فتنہ ڈالنے والا۔ اصطلاحاً اس سے مراد وہ مکار و کذاب شخص ہے جو نبوت یا الوہیت کا دعویٰ کرے اور لوگوں کو اپنے پیرو بنا کر گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے پہلے کئی دجال پیدا ہوں گے یعنی وہ لوگ جو نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ایسے کئی دجال وقتاً فوقتاً پیدا ہو چکے ہیں۔ اللہ نے ان کو تباہ کر دیا اور آئندہ بھی جو پیدا ہوں گے ان کو بھی تباہ کرے گا۔ سب سے بڑا دجال جس

Marfat.com

کا نام مسیح الدجال ہے اس زمرے سے خارج ہے۔ وہ نبوت کا نہیں بلکہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اس کا پیدا ہونا قیامت کی آخری اور سب سے بڑی نشانیوں میں سے ہے۔

(دیکھو: مسیح الدجال) (اسلامی انسائیکلو پیڈیا؛ ص: ۳۱۰)

(10) مسیحیت کے مطابق دجال کی آمد

(1) اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ اُس کے دس سینگ اور سات سر تھے اور اُس کے سینگوں پر دس تاج اور اُس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اور جو حیوان میں نے دیکھا اُس کی شکل تندوے کی سی تھی اور پاؤں ریچھ کے سے اور منہ ببر کا سا اور اُس اژدہا نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اُسے دے دیا۔ اور میں نے اُس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا دیکھا مگر اُس کا زخم کاری اچھا ہو گیا اور ساری دُنیا تعجب کرتی ہوئی اُس حیوان کے پیچھے پیچھے ہو لی۔ اور چونکہ اُس اژدہا نے اپنا اختیار اُس حیوان کو دے دیا تھا اس لئے اُنہوں نے اژدہا کی پرستش کی اور اُس حیوان کی بھی یہ کہہ کر پرستش کی کہ حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اُس سے لڑ سکتا ہے؟۔ اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اُسے ایک منہ دیا گیا اور اُسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اور اُس نے خُدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے منہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کفر بکے۔ اور اُسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور اُن پر غالب آئے اور اُسے ہر قبیلہ اور اُمت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا۔ (مکاشفہ ۱۳:۱-۸)

(2) اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اُن قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہوگی یعنی جوج و ماجوج* کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو

Marfat.com

نکلے گا۔ اُن کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو گا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکر گاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اُنہیں کھا جائے گی۔ اور اُن کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اُس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہو گا اور وہ رات دِن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔

(مکاشفہ ۲۰:۷-۱۰)

☆ جوج و ماجوج: میں نبی ماجوج کی سرزمین کے ایک شریر حکمران کا ذکر کرتا ہے جس کا نام ''جوج'' تھا۔ اور نبی کہتا ہے کہ وہ شمال سے آ کر اِسرائیل پر چڑھائی کرے گا۔ مگر اس آیت میں جوج و ماجوج وہ دونوں ملک ہیں جو ساری دُنیاوی قوتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ طاقتیں خُدا اور اُس کے لوگوں کی دشمن ہیں۔ (حزقی ایل ۳۸:۲-۱۶)

(مطالعاتی اشاعت؛ص:۲۳۵۴)

(11) اسلام میں قیامت کی دوسری بڑی نشانیوں میں امام مہدی کا ظہور

امام مہدی: اسلام کے مطابق قیامت کی نشانیوں میں، سب سے پہلی بڑی نشانی امام مہدیؒ کا ظہور ہے۔ امام مہدیؒ کا ظہور زمانہ جدید ہی میں نہیں، زمانہ قدیم ہی سے محل بحث و تمحیص اور موضوع کلام رہا ہے۔ امام مہدیؒ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے، ظہور امام مہدیؒ کو مشرق و مغرب ہر طبقہ کے مسلمان علماء خواص ہر قرن اور ہر عصر نقل کرتے چلے آئے ہیں۔ امام مہدیؒ کا ظہور اہل تشیع اور اہل سُنت والجماعت دونوں کے عقائد میں شامل ہے، اسلام کے مطابق آخری زمانہ میں ظہور امام مہدیؒ کا ظہور برحق اور رصدق ہے۔ اہل تشیع کے مطابق امام مہدیؒ حضرت بی بی فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اس میں اختلاف بھی ہے،

Marfat.com

امام مہدیؑ حسنی ہوں گے یا حسینی۔ اس میں زیادہ ظاہر قول یہ ہے کہ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔ اور اہل سنت کے مطابق وہ اہل قریش سے ہوں گے۔

(موجود صدی اور ظہور مہدی؛ ص؛ ۲۰) (اسلام میں امام مہدی؛ ص؛ ۲۱، ۶۲)

امام مہدی کا نام: اہلسنت والجماعت کے مطابق حضرت امام مہدی کا نام حضورؐ کے نام پر ''محمد'' ہوگا اور ان کے والد کا نام حضورؐ کے والد کے نام کی طرح عبداللہ ہوگا۔ البتہ ان کی والدہ کے نام کے سلسلے میں کوئی روایت نہیں ملی۔ مولانا ادریس کاندھلوی اور مولانا بدر عالم نے بحوالہ شاہ رفیع الدین کے امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ تحریر فرمایا ہے۔

اہل تشیع کے عقائد کے مطابق مظہر غیبت الٰہیہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ کے والد ماجد امام حسن عسکریؑ اور آپ کی والدہ ماجدہ جناب نرجس☆ خاتون ہیں۔ اہل تشیع کے عقائد میں اُن کے امام مہدی ابھی تک زندہ ہیں اور قیامت کے نزدیک ظاہر ہوں گے، اہل تشیع ہر سال ۱۵ شعبان کو ولادت امام مہدی کا جشن مناتے ہیں۔ امام مہدی کے متعدد اسمائے گرامی۔ مہدی، حجت، قائم، منتظر، خلف صالح، صاحب الامر، سید بارھویں امام۔

نوٹ: نرجس ایک ایسے پودے کا نام ہے جس کا پھول کبھی کبھی ہوتا ہے۔

(الامام المہدی ص؛ ۱۲۹) (عقائد الاسلام جلد اول ص؛ ۶۳) (ترجمان السنۃ جلد ۴ ص؛ ۳۷۲)

(موجود صدی اور ظہور مہدی؛ ص؛ ۲۰) (اسلام میں امام مہدی؛ ص؛ ۲۱، ۶۲)

(1) قیامت کے آنے سے پہلے اور بھی بہت سی قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی، جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسُول کو عطا فرما دیا ہے۔ اِن نشانیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اِن کی دو قسمیں ہیں ایک علامات صغریٰ (چھوٹی نشانیاں) یہ وہ نشانیاں ہیں جو قیامت آنے سے بہت پہلے ہی ظاہر ہوں گی۔ دوسری علامات کبریٰ بڑی نشانیاں جن کا ظہور قیامت کے بالکل قریب ہوگا۔

Marfat.com

(قیامت کب آئے گی:ص؛۱۷)

(2) حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے حضرت جبریل نے کہا یا رسول اللہ آپؐ مجھے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں خبر دیجئے تو آپؐ نے فرمایا یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے محتاجوں، بکریوں کے چرواہوں کو تم محلوں میں فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔ (مشکوۃ کتاب الایمان؛ ج:۱؛ص:۱۱) (قیامت کب آئے گی؛ص؛۱۹)

نوٹ: امام مہدی اوران کے ظہور سے متعلق مختلف ممالک اور مختلف طبقات میں مختلف دعوے سنائی دیتے ہیں۔ کچھ ظہور امام مہدی کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں امام مہدی اوران کے ظہور کا کوئی تذکرہ نہیں اور کچھ اس سلسلے کی احادیث کو ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ ظہور امام مہدی کے متعلق احادیث کو عربی تخیلات اور قرآن کی صحیح اسپرٹ سے کوئی سروکار نہیں۔ منکرین امام مہدی بہت سے فرقے احادیث میں وارد شدہ پیشین گوئیوں کے مطابق آنے والے امام مہدی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

(موجود صدی اور ظہور مہدی؛ص؛۲۱۳) (اسلام میں امام مہدی؛ص؛۲۵)

(12) مسیحیت میں امام مہدی کی نفی

انجیل مقدس، مسیحی ایمان عقیدے اور مسیحی روایات کے مطابق قیامت سے پہلے امام مہدی کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا اور نہ ہی کسی اور نبی کے آنے کا ذکر پایا جاتا ہے۔

Marfat.com

(13) اسلام میں قیامت کی دوسری بڑی نشانیوں میں حضرت عیسیٰؑ کا ظہور

(1) اور بے شک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا؛ یہ سیدھی راہ ہے۔ (سورۃ الزخرف ۴۳:۶۱)

(2) امام مہدی کے ظہور کے بعد حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔ مختلف روایات ہیں کہ دمشق کے مشرقی دروازہ پر سفید پُل کے قریب آسمان سے بوقت سحر اُتریں گے۔ امام مہدیؓ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور بعد میں امام مہدیؓ کی بیعت کریں گے۔

(14) انجیل مقدس کے مطابق قیامت کی بڑی نشانی یسُوع مسیح کا ظہور

(1) اور اُس وقت لوگ ابنِ آدم (یسُوع مسیح) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔ اُس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی انتہا سے آسمان کی انتہا تک چاروں طرف سے جمع کرے گا۔ (مرقس ۱۳:۲۶-۲۷)

(2) خُدا فرماتا ہے آخری دِنوں میں ایسا ہوگا کہ مَیں اپنی رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گی اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے۔ اعمال ۲:۱۹-۲۰ اور مَیں اُوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون اور آگ دُھوئیں کا بادل دکھاؤں گا۔ سورج تاریک اور چاند خون ہو جائے گا پیشتر اس سے کہ خُداوند کا عظیم اور جلیل دِن آئے۔ (اعمال ۲:۱۷)

نوٹ: انجیل مقدس کے مطابق یسُوع مسیح کی دوسری آمد کی نشانیاں انجیل مقدس میں موجود ہیں۔

Marfat.com

(15) اسلام کے مطابق قیامت کا منظر

(1) پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعتہً چورا کر دیے جائیں۔ وہ دِن ہے کہ ہو بڑے گی وہ ہونے والی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دِن اس کا پتلا حال ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے؛ اور اس دِن تمہارے رَب کا عرش اپنے اُوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ اس دِن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔ تو وہ جسے اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا: میرے نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔ (سورۃ الحاقہ ۶۹: ۱۳-۲۰)

(16) انجیل مقدس کے مطابق قیامت کا منظر

(1) اور جب پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تو خون ملے ہوئے اولے اور آگ پیدا ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی اور تہائی درخت جل گئے اور تمام ہری گھاس جل گئی۔ اور جب دوسرے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو گویا آگ سے جلتا ہوا ایک بڑا پہاڑ سمندر میں ڈالا گیا اور تہائی سمندر خون ہوگیا۔ اور سمندر کی تہائی جان دار مخلوقات مرگئی اور تہائی جہاز تباہ ہو گئے۔ اور جب تیسرے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو ایک بڑا ستارہ مشعل کی طرح جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور تہائی دریاؤں اور پانی کے چشموں پر آ پڑا۔ اُس ستارے کا نام ناگ دونا کہلاتا ہے اور تہائی پانی ناگ دونے* کی طرح کڑوا ہو گیا اور پانی کے کڑوا ہو جانے سے بہت آدمی مر گئے۔ اور جب چوتھے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو تہائی سُورج اور تہائی چاند اور تہائی ستاروں پر صدمہ پہنچا۔ یہاں تک کہ اُن کا تہائی حصہ تاریک ہو گیا اور تہائی دِن میں روشنی نہ رہی اور اِسی طرح تہائی رات میں

Marfat.com

بھی۔(مکاشفہ ۸: ۷-۱۲)

نوٹ: سورج تاریک ہوگیا اور تہائی دِن میں روشنی نہ رہی: یہ آفت اُسی طرح کی صورت حال ہے جو چاند گہرہن یا سورج گرہن کے وقت ہوتی ہے۔ یہاں مطلب ہے کہ خُدا کی روشنی دُنیا کے بہت سے لوگوں سے ہٹالی گئی ہے۔(مطالعاتی اشاعت؛ص:۲۳۳۶)

(2)اور جب پانچویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو مَیں نے آسمان سے زمین پر ایک ستارہ گرا ہوا دیکھا اور اُسے اتھاہ گڑھے کی کنجی دی گئی۔اور جب اُس نے اتھاہ گڑھے کو کھولا تو گڑھے میں سے ایک بڑی بھٹی کا سا دُھواں اُٹھا اور گڑھے کے دُھوئیں کے باعث سے سورج اور ہوا تاریک ہوگئی۔اور اُس دُھوئیں میں سے زمین پر ٹڈیاں نکل پڑیں اور اُنہیں زمین کے بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی۔اور اُن سے کہا گیا کہ اُن آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے پر خُدا کی مُہر نہیں زمین کی گھاس یا کسی ہریاول یا کسی درخت کو ضرر نہ پہنچانا۔اور اُنہیں جان سے مارنے کا نہیں بلکہ پانچ مہینے تک لوگوں کو اذیت دینے کا اختیار دیا گیا اور اُن کی اذیت ایسی تھی جیسے بچھو کے ڈنگ مارنے سے آدمی کو ہوتی ہے۔اُن دِنوں میں آدمی موت ڈھونڈیں گے مگر ہرگز نہ پائیں گے اور مرنے کی آرزو کریں گے اور موت اُن سے بھاگے گی۔اُن ٹڈیوں کی صُورتیں گھوڑوں کی سی تھیں جو لڑائی کے لئے تیار کئے گئے ہوں اور اُن کے سروں پر گویا سونے کے تاج تھے اور اُن کے چہرے آدمیوں کے سے تھے۔اور بال عورتوں کے سے اور دانت ببر کے سے۔اور اُن کی دُمیں بچھوؤں کی سی تھیں اور اُن میں ڈنگ بھی تھے اور اُن کی دُموں میں پانچ مہینے تک آدمیوں کو ضرر پہنچانے کی طاقت تھی۔(مکاشفہ ۹: ۱-۱۰)

(3)اور جب چھٹے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو مَیں نے اُس سُنہری قربان گاہ کے سینگوں میں سے جو خُدا کے سامنے ہے ایسی آواز سنی۔کہ اُس چھٹے فرشتہ سے جس کے پاس نرسنگا تھا کوئی کہہ رہا

Marfat.com

ہے کہ بڑے دریا یعنی فرات کے پاس جو چار فرشتے بندھے ہوئے ہیں اُنہیں کھول دے۔
(مکاشفہ ۹:۱۳-۱۴) اور مجھے اس رویا میں گھوڑے اور اُن کے ایسے سوار دکھائی دئے جن کے بکتر آگ اور سُنبل اور گندھک کے سے تھے اور اُن گھوڑوں کے سر ببر کے سے تھے اور اُن کے منہ سے آگ اور دُھواں اور گندھگ نکلتی تھی۔ ان تینوں آفتوں یعنی اُس آگ اور دُھوئیں اور گندھک سے جو اُن کے منہ سے نکلتی تھی تہائی آدمی مارے گئے۔ اُن گھوڑوں کی طاقت اُن کے مُنہ اور اُن کی دُموں میں تھی۔ اِس لئے کہ اُن کی دُمیں سانپوں کی مانند تھیں اور دُموں میں سر بھی تھے۔ اُن ہی سے وہ ضرر پہنچاتے تھے۔ اور باقی آدمیوں نے جو اِن آفتوں سے نہ مرے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی کہ شیاطین کی اور سونے اور چاندی اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی پرستش کرنے سے باز آتے جو نہ دیکھ سکتی ہیں نہ سُن سکتی ہیں۔ نہ چل سکتی ہیں۔ اور جو خون اور جادُوگری اور حرام کاری اور چوری انہوں نے کی تھی اُن سے توبہ نہ کی۔

(مکاشفہ ۹:۱۷-۲۱)

☆ ناگ دُونا: ''ناگ دُونا'' فلسطین میں پیدا ہونے والا ایک پودا ہے۔ اِس کے پتوں اور اُوپر کے حصے سے ایک نہایت کڑوا تیل نکالا جاتا ہے۔ اس کی جڑوں میں بھی کڑوا رس ہوتا ہے۔ اِس کا تیل دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مارہ (عبرانی میں مارہ ☆ کا مطلب ہے ''کڑوا'') کے مقام پر موسیٰ نے کڑوے پانی کے چشمہ میں جو لکڑی ڈالی تھی تاکہ وہ میٹھا اور پینے کے لائق ہو جائے غالبًا وہ ناگ دُونا تھی۔ یہاں اس سے اُلٹا عمل ہو رہا ہے۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص: ۲۳۳۶)
نوٹ: مکاشفہ کی انجیل مقدس کے چھ باب سے لے کر باب کے آخر تک قیامت میں جو واقعات پیش آنے ہیں اُن سب کا منظر پیش کیا گیا ہے۔

☆: مارہ کا خروج ۱۵:۲۳ میں ذکر موجود ہے۔

Marfat.com

(17) خلاصہ

(1) قرآن مجید کے مطابق قیامت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اِسلام کے مطابق قیامت کے دِن کے متعلق اسلام کی روایات موجود ہیں کہ قیامت جمہ کی دِن دسویں محرم کو آئے گی لیکن سن کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔

انجیل مقدس اور مسیحی ایمان عقیدے کے مطابق قیامت کے بارے میں نہ آسمان کے فرشتے اور نہ ہی کسی اور کو معلوم ہے۔ لیکن قیامت سے پہلے کی نشانیوں کی تفصیل مکاشفہ کی کتاب میں ضرور موجود ہے۔

(2) اسلام اور احادیث کے مطابق قیامت کی نشانیوں میں سب سے پہلے دجال، امام مہدی اور پھر حضرت عیسیٰؑ کا ظہور ہے۔

انجیل مقدس اور مسیحیت کے مطابق یسُوع مسیح کی ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

Marfat.com

دوسرا باب (537)

قرآن مجید اور بائبل مقدس میں جنت کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) قرآن مجید کے مطابق نیک آدمی کو جنت کا وعدہ 538

(2) انجیل مقدس میں جنتی کیلئے فردوس (جنت) میں پھلوں کا وعدہ 540

(3) قرآن مجید کے مطابق جنتی کے لئے جنت میں بہتی شراب کے جام 541

(4) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں نہریں اور باغ 544

(5) انجیل مقدس میں جنتی کیلئے فردوس (جنت) کے باغوں میں پھل 546

(6) حُور 547

(7) قرآن مجید کے مطابق جنتی حور کی صفات 548

قرآن مجید کے مطابق جنتی کے لئے جنت میں ستھری بیبیاں 549

(8) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں اُونچے اُونچے محل 550

(9) انجیل مقدس میں جنتی کے لئے جنت (فردوس) میں اُونچے اُونچے محل 551

(10) قرآن میں جنتی کیلئے جنت میں سونے کے کنگن اور ریشمی کپڑے 552

(11) انجیل مقدس کے مطابق فردوس (جنت) میں بیاہ شادی کی نفی 553

(12) اسلام میں جنتی مردوں کے لئے جنت میں کثرت ازدواج 553

(13) قرآن مجید کے مطابق جنتی کے لئے جنت میں خدمت گار لڑکے 554

(14) قرآن مجید کے مطابق جنتی کے لئے جنت میں گوشت 556

Marfat.com

(15) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں میووں اور پھلوں کا وعدہ 556

(16) قرآن مجید کے مطابق جنتی کے لئے جنت میں باغ اور چشمے 558

(17) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں نہریں 559

(18) قرآن مجید کے مطابق حوض کوثر 560

(19) جنتوں کی تعداد 561

(20) ہشت بہشت 562

(21) ہفت چشمہ بہشت 562

(22) اسلام کے مطابق جنت میں راحتیں اور نعمتوں کا منظر 562

(23) جنت کہاں ہے؟ 564

(24) خلاصہ 564

(1) قرآن مجید کے مطابق نیک آدمی کو جنت کا وعدہ

☆ جنت کیا ہے؟ قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان کے اچھے اعمالوں کے بدلے انعام دینے کے لیے آخرت میں جو شاندار مقام تیار کر رکھا ہے۔ اُس کا نام جنت ہے اور اُسی کو بہشت بھی کہتے ہیں۔ (بہشت کی کنجیاں؛ص:۱۲)

(1) اور جو بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔ (سورۃ النساء۴:۱۲۴)

(2) کتنے ہی منہ اس دِن چین میں ہیں۔ اپنی کوشش پر راضی۔ بلند باغ میں۔ کہ اس میں کوئی بیہودہ

Marfat.com

بات نہ سنیں گے۔اس میں رواں چشمہ ہے۔اس میں بلند تخت ہیں۔اور چنے ہوئے کوزے۔اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین۔اور پھیلی ہوئی چاندنیاں۔(سورۃ الغاشیۃ ۸۸:۸-۱۶)

(3) اور دوڑو اپنے رَب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔(سورۃ ال عمران ۳:۱۳۳)

(4) بڑھ کر چلو اپنے رَب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے؛ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے؛ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔(سورۃ الحدید ۵۷:۲۱)

(5) بے شک جنت والے آج دِل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں۔وہ اور اُن کی بیبیاں سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے۔ان کے لئے اس میں میوہ ہے اور ان کے لئے ہے اس میں جو مانگیں۔اُن پر سلام ہوگا مہربان رَب کا فرمایا ہوا۔(سورۃ یسٓ ۳۶:۵۵-۶۸)

(6) ہم تمہارے دوست ہیں دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اور تمہارے لیے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے ہے اس میں جو مانگو۔مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے: میں مسلمان ہوں۔(سورۃ المسجد ۴۱:۳۱-۳۲)

(7) اور وہ جو اپنے رَب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی؛ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے: سلام تم پر! تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں، تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام کرنے والوں) کا۔

Marfat.com

(سورۃ الزمر ۳۹:۷۳-۷۴)

(8) اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے، اور اعراف * پر کچھ مرد ہوں گے کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے، اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ سلام تم پر۔ یہ جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں۔ اور جب ان کی آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی کہیں گے: اَے ہمارے رَبّ! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر۔ اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکاریں گے جنہیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں کہیں گے: تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے۔ (سورۃ الاعراف ۷:۴۶-۴۸)

***اعراف**: اسلامی مفسرین کے اقوال کے مطابق یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی وہ اعراف پر ٹھہریں رہیں گے۔ جب اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور وہ دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یا رَب ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ (قرآن کنز الایمان؛ ص:۲۸۱)

(2) انجیل مقدس میں جنتی کیلئے فردوس (جنت) میں پھلوں کا وعدہ

(1) جس کے کان ہوں وہ سنے کہ رُوح کلیساؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے میں اُسے اُس زندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دوں گا (مکاشفہ ۲:۷)

فردوس: مکاشفہ کی کتاب کے مطابق فردوس وہ جگہ ہے جہاں حیات کا درخت ہے۔ اور جہاں خُدا کے لوگوں کو اُس وقت جمع کیا جائے گا جب بدی کرنے والی قوموں کو شکست اور ساری مخلوقات پر خُدا کی حکمرانی قائم ہو جائے گی۔ اس نئے فردوس میں خُدا کے لوگ حیات کے درخت کا پھل کھائیں گے۔ عبرانی زبان میں فردوس کے لئے جو لفظ ہے وہ قدیم فارسی زبان

Marfat.com

سے مستعار لیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے باغ جس کے گرد دیوار ہو یا گھنے درختوں سے بھری ہوئی سیر گاہ جہاں ہر طرف خوبصورتی، دِلکشی اور امن چین ہو۔ اُردو میں اس کا ترجمہ ''شاہی جنگل'' کیا گیا ہے۔ اُردو زبان میں فردوس کے ہم معنی لفظ ''بہشت'' اور ''جنت'' بھی استعمال ہوئے ہیں مراد آسائش اور سکون سے معمور وہ جگہ جہاں راستباز لوگ مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص؛۲۱۳۵؛ ۱۹۱۷)

نوٹ: بائبل مقدس میں لفظ جنت نہیں ہے جو لفظ لکھا ہے وہ فردوس ہے جو صرف تین دفعہ آیا ہے

(3) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں بہتی شراب کے جام

(1) ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے۔ میوے اور اُن کی عزت ہو گی۔ چین کے باغوں میں تختوں پر ہوں گے آمنے سامنے۔ ان پر دورہ ہو گا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا۔ سفید رنگ پینے والوں کے لیے لذت۔ نہ اس میں خمار ہے اور نہ اُس سے ان کا سر پھرے۔ اور ان کے پاس ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھیں گی۔ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے۔ (سورۃ الصفت ۳۷:۴۱-۴۹)

(2) احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیز گاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دُودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جن کے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔ (سورۃ محمد ۴۷:۱۵)

(3) بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں۔ تختوں پر دیکھتے ہیں۔ تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے۔ نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے۔ اس کی مہر مشک پر ہے؛

Marfat.com

اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے۔ اور اس کی ملونی (آمیزش) تسنیم * سے ہے۔ وہ چشمہ جس سے مقربان بارگاہ پیتے ہیں۔ (سورۃ المطففین ۸۳:۲۲-۲۸)

☆ تسنیم: وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرور قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے۔ کہ ابرار ہی اس کی مہر توڑیں گے۔ طاعات کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر۔ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے۔ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے۔ (قرآن کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن؛ ص: ۱۰۶۱)

(4) بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی ملونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے۔ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اُسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔ (سورۃ الدھر ۷۶:۵-۶)

(5) بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے۔ باغ ہیں اور انگور۔ اور اُٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی۔ اور چھلکتا جام۔ جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا۔ صلہ تمہارے رَب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ (سورۃ النبا ۷۸:۳۱-۳۶)

(6) وہی مقرب بارگاہ ہیں۔ چین کے باغوں میں۔ اگلوں میں سے ایک گروہ۔ اور پچھلوں میں سے تھوڑے۔ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے۔ ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے۔ ان کے گرد لیے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے۔ کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب۔ کہ اس سے نہ اُنہیں دردسر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے۔ اور میوے جو پسند کریں۔ اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔ (سورۃ الواقعہ ۵۶:۱۱-۲۱)

(7) یہ نصیحت ہے؛ اور بے شک پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا۔ بسنے کے باغ ان کے لیے سب دروازے کھلے ہوئے۔ اُن میں تکیہ لگائے ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں۔ اور

Marfat.com

ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی۔ یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دِن۔ بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہو گا۔(سورۃ ص ۳۸:۴۹-۵۴)

(8) جب جنتی لوگ مزے اُڑاتے ہوئے بے فکری اور فارغ البالی کے ساتھ جنت کے بلند و بالا خانوں میں عیش و عشرت کے ساتھ آپس میں مل جُل کر پلنگوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، ہزار ہا پری جمال خدام سلیقہ شعاری سے کمر بستہ خدمت پر مامور ہوں گے۔ حکم احکام دے رہے ہوں گے، قسم قسم کے کھانے، پینے، پہننے اور اوڑھنے اور طرح طرح کی لذتوں سے فائدہ مندی حاصل کرنے میں مصروف ہوں گے، دور شراب طہور چل رہا ہوگا۔

(تفسیر اِبنِ کثیر: جلد۴؛ص:۴۱۸)

(9) اہل جنت کی چاروں اطراف سے اِن کے سامنے طرح طرح کے ملذذ مرغن خوش ذائقہ مرغوب کھانوں کی پلیٹیں اور قابیں پیش ہوں گی اور چھلکتے ہوئے جام ہاتھوں میں لئے غلمان اِدھر اُدھر گردش کر رہے ہوں گے۔ اچھی رنگت والے من بھاتے کھانے پینے کو ملیں گے۔ مسند احمد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسُول ﷺ فرماتے ہیں سب سے ادنیٰ مرتبہ کے جنتی کے بالا خانے کی سات منزلیں ہوں گی۔ یہ چھٹی منزل ہیں ہوگا۔ اور اِس کے اُوپر ساتویں ہوگی۔ اِس کے تیس خادم ہوں گے جو صبح و شام تین سو سونے کے برتنوں میں اس کے لیے طعام و شراب پیش کریں گے ہر ایک میں الگ الگ قسم کا عجیب و غریب اور نہایت لذیذ کھانا ہوگا۔ اسی طرح تین سو سونے کے پیالوں اور کٹوروں اور گلاسوں میں اِسے پینے کی چیزیں دی جائیں گی۔ وہ بھی ایک سے ایک بڑھ کر ہوگی۔(تفسیر اِبن کثیر: جلد۵؛ص:۶۱)

(10) جنت میں شیریں پانی ☆ شہد، دُودھ، شراب کی نہریں بہتی ہیں یہ چاروں نہریں ایک

Marfat.com

حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام حوض کوثر ☆ ہے یہی حوض حضورؐ کا وہ حوض کوثر ہے جو جنت کے اندر ہے لیکن قیامت کے دِن میدان محشر میں لایا جائے گا حضورؐ اس حوض سے اپنی اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔ (بہشت کی کنجیاں؛ص:۱۵)

☆ آب شیریں: جنت عدن اور جنت نعیم میں آب شریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر؛ص:۹۵۹)

(4) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں نہریں اور باغ

(1) ان کا صلہ ان کے رَب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے بہیں نہریں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں؛ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی؛ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رَب سے ڈرے۔ (سورۃ الزلزال ۹۹:۸)

(2) بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے۔ بے شک تیرے رَب کی گرفت بہت سخت ہے۔ (سورۃ البراج ۸۵:۱۱-۱۲)

(3) اور خوش خبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور اِن کے لئے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۲۵)

(4) یہ اللہ کی حدیں ہیں؛ اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رُسول کا اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے؛ اور یہی ہے بڑی کامیابی (سورۃ النساء ۴:۱۳)

(5) اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن

Marfat.com

کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لئے وہاں ستھری بیبیاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا۔ (سورۃ النساء ۴:۵۷)

(6) اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں اِن میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں؛ اور اللہ کی رضا سب سے بڑی؛ یہی ہے بڑی مراد پانی۔ (سورۃ التوبہ ۹:۷۲)

(7) تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں اور ان کی بُرائیاں اُن سے اُتار دے؛ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ الفتح ۴۸:۵)

(8) اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے؛ یہی بڑی مراد ملنی ہے۔ (سورۃ التوبہ ۹:۸۹)

(9) اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں؛ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ التوبہ ۹:۱۰۰)

(10) بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رَب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا، ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔ ان کی دُعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ! تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دُعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رَب ہے سارے جہان کا۔ (سورۃ یونس ۱۰:۹-۱۰)

(11) اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رَب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا اکرام سلام

Marfat.com

ہے۔(سورۃ ابراہیم ۱۴:۲۳)

(12) تم فرماؤ کیا یہ بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے؟ وہ ان کا صلہ اور انجام ہے۔ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے؛ تمہارے رَب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ہوا۔(سورۃ الفرقان ۲۵:۱۵)

(13) بسنے کے باغ جن میں جائیں گے اِن کے نیچے نہریں رواں انہیں وہاں ملے گا جو چاہیں؛ اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیز گاروں کو۔ وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا۔(سورۃ النحل ۱۶:۳۱)

(5) انجیل میں جنتی کے لئے فردوس (جنت) کے باغوں میں پھل

(1) پھر اُس نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آبِ حیات کا ایک دریا دکھایا جو خُدا اور برہ کے تخت سے نکل کر اُس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا اُس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور ہر مہینے میں پھلتا تھا اور اُس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی تھی۔ اور پھر لعنت نہ ہوگی اور خُدا اور برہ کا تخت اُس شہر میں ہوگا۔ اور اُس کے بندے اُس کی عبادت کریں گے۔ اور وہ اُس کا مُنہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہوگا۔ اور پھر رات نہ ہوگی اور وہ چراغ اور سُورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خُداوند اُن کو روشن کرے گا اور وہ ابدالآباد بادشاہی کریں گے۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا یہ باتیں سچ اور برحق ہیں چنانچہ خُداوند نے جو نبیوں کی روحوں کا خُدا ہے اپنے فرشتہ کو اس لئے بھیجا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے۔(مکاشفہ ۲۲:۱-۶)

Marfat.com

(6)حُور

حور: اُس عورت کو کہتے ہیں جس کی سفیدی نہایت چمکیلی اور انتہائی گہری سیاہ ہو، بڑی بڑی آنکھوں والی، ان کی پنڈلیوں کے اندر کا گودا، نزاکت اور لطافت کی وجہ سے ہڈی اور گوشت کے باہر نظر آئے۔ جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا، تو جنت میں ایک مجلس ہوگی، جس میں حوریں ایسی خوش آواز سے گائیں گی، کہ اس طرح کی آواز مخلوق نے اس سے پہلے کبھی بھی نہ سُنی ہوگی۔ گیت یہ ہوں گے، ہم ہمیشہ رہیں گی، کبھی ہلاک نہ ہوں گی، ہم آرام اُٹھانے والیاں پس کبھی تنگ نہ کریں گی، ہم ہیں راضی خوشی رہنے والیاں اور کبھی ناخوش نہ ہوں گی۔ جنتی مرد جنت میں ستر تکیوں پر اس طرح آرام کرے گا کہ ایک پہلو سے جب دوسرا پہلو بدلے گا اسی اثنا میں ایک عورت آئے گی اور ناز کرتے ہوئے اس جنتی مرد کے کندھوں پر اچانک ہاتھ مارے گی وہ جنتی مرد منہ موڑ کر جو دیکھے گا تو اس عورت کا رخسار آئینہ سے زیادہ چمکدار اور صاف ہوگا اس عورت کے اُوپر رنگ رنگ کے ستر کپڑے اس طرح کے باریک ہوں گے کہ اس جنتی مرد کی نظر اِن کپڑوں سے گزر کر عورت کے جسم پر اس طرح پڑے گی جیسے کہ ننگے جسم پر نظر پڑتی ہے اور اس عورت کے جسم کی کھال کی نزاکت کا یہ عالم ہوگا کہ اس کی پنڈلی کا گودا اِن کپڑوں کے اندر سے نظر آئے گا اس عورت کے سر پر ایسا بیش قیمت تاج ہوگا جس کا ادنیٰ درجہ کا موتی تمام جہاں کو روشن کردے۔ (موت کا منظر، ص، ۲۵۸۔ بہار شریعت، جلد اول؛ ص؛ ۴۸)

Marfat.com

(7) قرآن مجید کے مطابق جنتی حور کی صفات

(1) اور بڑی آنکھ والیاں حوریں۔ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی۔ صلہ ان کے اعمال کا۔ اس میں نہ سُنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری۔ ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے۔ بے کانٹوں کی بیریوں میں۔ اور کیلے کے گچھوں میں۔ اور ہمیشہ کے سائے میں۔ اور ہمیشہ جاری پانی میں۔ اور بہت سے میووں میں۔ جو نہ ختم ہوں نہ روکے جائیں۔ اور بلند بچھونوں میں۔ بے شک ہم نے اُن عورتوں کو اچھی اٹھان اُٹھایا۔ تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں اُنہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں۔ دہنی طرف والوں کے لئے۔

(سورۃ الواقعہ ۵۶: ۲۲-۳۸)

(2) تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔ تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے۔ تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر۔ تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ بڑی برکت والا ہے تمہارے رَب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا۔

(سورۃ الرحمٰن ۵۵: ۷۱-۷۸)

(3) حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی کی ایک جھلک پڑ جائے تو آسمان وزمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔ (کنز الایمان تفسیر؛ ص: ۹۶۰)

(4) کھاؤ اور پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا۔ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور ہم نے انہیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔ (سورۃ الطّور ۵۲: ۱۹-۲۰)

Marfat.com

(5) پھر اُن کا مزید حُسن بیان ہو رہا ہے کہ اِن کا گورا گورا پنڈا اور بھبُو کا سا رنگ ایسا چمک دار دِل کش اور جاذب نظر ہے کہ گویا محفوظ موتی، جس تک کسی کا ہاتھ نہ پہنچا ہو جو سیپ سے نہ نکلا ہو، جسے زمانے کی ہوا نہ لگی ہو جو اپنی اُبداری میں بے مثل ہو ایسے ہی اُن کے اچھوتے پنڈے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ گویا وہ انڈے کی طرح ہیں، انڈے کے اُوپر کے چھلکے کے نیچے اچھوت چھلکے جیسے اُن کے بدن ہیں۔ ایک حدیث میں حضرت اُم سلمہؓ کے سوال پر حضورؐ نے فرمایا ''حورعین'' سے مراد بہت بڑی آنکھوں والی، سیاہ پلکوں والی حوریں ہیں۔ پھر پوچھا ''بیض کمنوں'' سے کیا مراد ہے! فرمایا انڈے کے اندر کی سفید جھلی۔ (تفسیر ابنِ کثیر: جلد:۴: ص؛۲۱۷)

(6) جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رَب کے عزت وجلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خُدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ حدیث شریف میں ہے کہ صفائی اور خوش رنگی میں جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔ (کنزالایمان تفسیر؛ ص ۹۵۹)

قرآن مجید کے مطابق جنتی کے لئے جنت میں ستھری بیبیاں

(1) تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتادوں پرہیزگاروں کے لیے اُن کے رَب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں اور اللہ کی خوشنودی اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۱۵)

(2) تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے۔ تو اپنے رَب کی کونسی

Marfat.com

نعمت جھٹلاؤ گے۔ گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔(سورۃ الرحمٰن ۵۵:۵۵-۶۱)

(3) ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے۔تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی۔(سورۃ الرحمٰن ۵۵:۶۶-۷۰)

(4) جنتی کی بہتر ۷۲ بیویاں حورعین میں سے ہوں گی۔اور دُنیا کی دیگر بیویاں الگ ہوں گی۔ اِن میں سے ایک ایک میل میل بھر کی جگہ میں بیٹھے گی۔پھر ساتھ ہی اِن سے کہا جائے گا کہ یہ نعمتیں بھی ہیشگی والی ہیں۔اور تم بھی یہاں ہمیشہ ہی رہو گے، نہ موت آئے، نہ گھاٹا آئے، نہ جگہ بدلے نہ تکلیف پہنچے۔غرض بھرپور نعمتوں کے ساتھ رَب تعالیٰ کی رضا مندی کے گھر میں ہمیشہ رہیں گے۔(تفسیر ابن کثیر: جلد:۵؛ص:۶۱)

(8) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں اُونچے اُونچے محل

(1) بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لیے بہت بہتر اس سے کر دے جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور کرے گا تمہارے لیے اُونچے اُونچے محل۔(سورۃ الفرقان ۲۵:۱۰)

(2) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جس کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں؛ یہی بڑی کامیابی ہے۔(سورۃ الصف ۶۱:۱۲)

(3) پھر کہا جائے گا: یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ہاں ہاں بیشک نیکوں کی لکھت سب سے اُونچا محل علیین * میں ہے۔اور تو کیا جانے علیین کیسی ہے۔وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے۔کہ مقرب جس کی زیارت کرتے ہیں۔(سورۃ المطففین ۸۳:۱۷-۲۱)

Marfat.com

(4) جنت میں ہر قسم کی راحت وشادمانی وفرحت کا سامان موجود ہے۔ سونے چاندی اور موتی و جواہرات کے لمبے چوڑے اور اونچے اونچے محل بنے ہیں اور جگہ جگہ ریشمی کپڑوں کے خوبصورت ونفیس خیمے لگے ہوئے ہیں۔

☆علیین: یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے۔ علیین ساتویں آسمان میں زیرِ عرش ہے۔ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے۔ علیین میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔

(کنزالایمان تفسیر؛ص؛۱۰۶۰)

(9) انجیل مقدس میں جنتی کیلئے فردوس (جنت) میں محل

(1) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب "ہمارا خیمہ کا گھر" ☆ جو زمین پر ہے گرایا جائے گا تو ہم کو خُدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے۔ چنانچہ ہم اس میں کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہو جائیں۔ تاکہ ملبس ہونے کے باعث ننگے نہ پائے جائیں۔ (۲- کرنتھوں ۵:۱-۳)

☆ ہمارا خیمہ کا گھر: مقدس پولُس اسی دُنیاوی زندگی کو ایک سفر سے تشبیہ دیتا ہے۔ جسم پہن کر کیا جانے والا اِنسانی زندگی کا یہ سفر دائمی نہیں۔ زمینی موت کے بعد خُدا اِنسان کو نیا اور دائمی رُوحانی جسم عطا کرے گا۔ (مطالعاتی اشاعت :ص؛۲۱۳۵)

Marfat.com

(10) قرآن میں جنتی کیلئے جنت میں سونے کے کنگن اور ریشمی کپڑے

(1) ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب (باریک ریشم) اور قناویز (موٹا ریشم) کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے؛ کیا ہی اچھا ثواب؛ اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔

(سورۃ الکھف ۱۸:۳۱-۳۳)

(2) بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے۔ اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا؛ بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ (سورۃ فاطر ۳۵:۳۳-۳۴)

(3) بے شک اللہ داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور موتی؛ اور وہاں اُن کی پوشاک ریشم ہے۔ (سورۃ الحج ۲۲:۲۳)

(4) وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں اور تمہاری خاطریں ہوتیں۔ ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے اور تم اِس میں ہمیشہ رہو گے۔ اور یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے۔ تمہارے لئے اس میں بہت میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ بے شک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (سورۃ الزخرف ۴۳:۶۹-۷۴)

(5) حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف واسباب سونے کے اور قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے

Marfat.com

اور چاندی کی دوسری یاقوت وزبرجد کی۔ (کنز الایمان تفسیر؛ ص:۹۵۹)

(11) انجیل مقدس کے مطابق جنت میں بیاہ شادی کی نفی

() اُس دِن صدوقی جو کہتے ہیں قیامت نہیں ہوگی اُس کے پاس آئے اور اُس سے یہ سوال کیا کہ۔اَے اُستاد موسیٰ نے کہا تھا کہ اگر کوئی بے اولاد مر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بیوی سے بیاہ کرے اور اپنے بھائی کے لیے نسل پیدا کرے۔اب ہمارے درمیان سات بھائی تھے اور پہلا بیاہ کر کے مر گیا اور اس سبب سے کہ اُس کے اولاد نہ تھی اپنی بیوی اپنے بھائی کے لیے چھوڑ گیا اسی طرح دوسرا اور تیسرا بھی ساتوں تک۔سب کے بعد وہ عورت بھی مر گئی۔پس وہ قیامت میں اُن ساتوں میں سے کس کی بیوی ہوگی؟ کیونکہ سب نے اُس سے بیاہ کیا تھا۔یسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم گمراہ ہو اِس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خُدا کی قدرت کو۔کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔(متی ۲۲:۲۳-۳۰)

(12) اسلام میں جنتی مردوں کے لئے جنت میں کثرت ازدواج

(1) جنت میں جنتی مرد کی دو بیویاں بنی آدم میں سے ہوں گی۔بنی آدم کی بیویوں کے علاوہ ۷۲ بیویاں اور ہوں گی جن کی تخلیق اللہ تعالیٰ اُس عالم میں فرمائیں گے جنتی مرد کو جنت میں اتنی قوت دی جائے گی جو ۷۲ عورتوں کے لئے کافی ہوگی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسُول اللہؐ اتنی عورتوں سے صحبت کرنے کی اس جنتی مرد میں طاقت ہوگی۔آپؐ نے فرمایا کہ جب اُس جنتی مرد کو سو مردوں کی قوت دی جائے گی تو پھر اتنی عورتوں سے صحبت کرنے کی کیوں طاقت نہ ہوگی۔جنتی مردوں کے چہروں پر ڈاڑھی نہ ہوگی جس طرح نئی نئی جوانی میں رخساروں پر بال نہیں نکلتے۔ان

Marfat.com

کے بدن کے اوپر کوئی بال نہ ہوگا بلکہ تمام بدن کی کھال صاف ہوگی۔ بدن کے کسی حصہ پر بال نہ ہوں گے نہ سینہ پر نہ بغلوں میں نہ اور کہیں اور نہ چہروں پر ڈاڑھی آئے گی۔ جنتی کی عمر ۳۰ تا ۳۳ سال کی ہوگی۔ ان کی جوانی کبھی بھی فنا نہ ہوگی۔ (موت کا منظر؛ص:۲۶)

(2) جنتیوں سے پہلے اُن حوروں کو نہ کسی اِنسان نے چھوا ہوگا اور نہ جن نے۔ جنتی لوگ حوروں کے ساتھ تفریح کے لئے تخت اور مسہری پر بیٹھیں گے اور اُن کے سامنے ولیمہ کا کھانا لایا جائے گا جب کھانا کھا چکھیں گے تو اللہ اُن کو پاکیزہ شربت پلائے گا اور جنتی کو تازہ پھل بھی کھلائیں گے زیور اور لباس کے جوڑے بھی اللہ کی طرف سے پہنائے جائیں گے اور خوبصورت بیبیوں سے شغل بھی کریں گے۔ پھر اُن باغوں میں نہروں کے کنارے رنگا رنگ نشت گاہوں کی طرف آئیں گے وہاں آ کر سبز موٹے نرم گدوں پر بیٹھ جائیں گے جب جنتی نرم صوفوں پر بیٹھ جائیں گے تو حضرت اِسرافیل گانا شروع کریں گے۔ (موت کا منظر؛ص:۲۸۹-۲۹۰)

(13) قرآن مجید کے مطابق جنتی کے لئے جنت میں خدمت گار جنتی لڑکے

(1) اور ہم نے انکی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں۔ ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری۔ اور ان کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے۔ اور اُن میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے۔ بولے: بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں لُو (گرم ہوا) کے عذاب سے بچالیا۔ بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں اس کی عبادت کی تھی؛ بے شک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے۔ (سورۃ الطّور ۵۲:۲۲-۲۸)

(2) آداب خدمت کے ساتھ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اہل جنت کی خدمت کے لئے جنت میں پیدا فرمائے۔(کنزالایمان تفسیر؛ص:۹۶۲)

(3)ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب۔(سورۃ الواقعہ۵۶:۱۷)

(4)تو انہیں اللہ نے اس دِن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی۔اوران کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹرا(سخت سردی)۔اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کردیئے گئے ہوں گے۔اوران پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہورہے ہوں گے۔کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا۔اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی وہ ادرک کیا ہے(امیزش) جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں۔اوران کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔ان کے بدن پر ہیں کریب(باریک ریشم) کے سبز کپڑے اور قناویز(موٹا ریشم) کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور انہیں ان کے رَب نے ستھری شراب پلائی۔ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔(سورۃ الدھر۷۶:۱۱-۲۲)

(5)جنت کے پھل باہم مشابہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جُدا جُدا اِس لئے جنتی کہیں گے یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا جنتی بیبیاں خواہ حوریں ہوں یا اور سب زمانے کے عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مبرا ہوں گے اہل جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے(کنزالایمان تفسیر ص:۸)

Marfat.com

(14) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں گوشت

(1) اور ہم نے انکی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں۔ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری۔(سورۃ الطور ۵۲:۲۲-۲۶)

(2) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسب مرضی پرندہ اُڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اُڑ جائے گا (خازن) ان کے لئے ہوں گی یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے۔اسی طرح حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار ان کی گردنوں کی حسن و خوبی سے ہنسیں گے کہ دُنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی۔جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہل جنت کو سلام کریں گے۔جب کوئی پھل توڑا جائے گا اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود ہوں گے۔(کنزالایمان تفسیر؛ص:۹۶۲)

(15) قرآن مجید میں جنتی کیلئے جنت میں میوے اور پھلوں کا وعدہ

(1) احوال اس جنت کا کہ ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے؛ اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں؛ اس کے ''میوے'' ہمیشہ اور اس کا سایہ ڈر والوں کا تو یہ انعام ہے، اور کافروں کا انجام آگ۔

(سورۃ الرعد ۱۳:۳۵)

Marfat.com

(2) اور اُن کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو کہ ان میں ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی۔ (سورۃ الکھف ۱۸:۳۲-۳۳)

(3) بے شک ڈر والے سایوں اور چشموں میں ہیں۔ اور ''میووں'' میں جو ان کا جی چاہے۔ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ۔ بیشک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

(المرسلٰت ۷۷:۴۱-۴۴)

(4) تو اپنے رَب کی کون سے نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا۔ سورۃ الرحمٰن ۵۵:۵۱-۵۲ اور دونوں کے ''میوے'' اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو۔ تو اپنے رَب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ (سورۃ الرحمٰن ۵۵:۵۴-۵۵)

(5) تو اپنے رَب کی کون سے نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں میوے اور کھجوریں اور آنار ہیں۔ تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی۔

(سورۃ الرحمٰن ۵۵:۶۷-۷۰)

(6) بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے۔ بے شک تیرے رَب کی گرفت بہت سخت ہے (سورۃ البروج ۸۵:۱۱-۱۳)

(7) حضرت اِبنِ عباسؓ نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا اللہ تعالیٰ کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رَب کی عزت وجلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خُدا کی حمد جس نے مجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر؛ ص:۹۵۹)

Marfat.com

(16) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں باغ اور چشمے

(1) تم فرماؤ کیا یہ بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے؟ وہ ان کا صلہ اور انجام ہے۔ ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے؛ تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ہوا۔ (سورۃ الفرقان ۲۵: ۱۵-۱۶)

(2) تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے؛ یہ بدلہ ہے نیکوں کا۔ اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے۔ (سورۃ المایدہ ۵: ۸۵-۸۶)

(3) تو وہ من مانتے چین میں ہے۔ بلند باغ میں۔ جس کے خوشے جھکے ہوئے۔ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا (خوشگوار) صلہ اس کا جو تم نے گزرے دِنوں میں آگے بھیجا۔ (الحآقۃ ۶۹: ۲۱-۲۴)

(4) اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا اکرام سلام ہے۔ (سورۃ ابراھیم ۱۴: ۲۳)

(5) بیشک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں۔ باغوں اور چشموں میں پہنیں گے کریب اور قناویز آمنے سامنے۔ یونہی ہے اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن آنکھوں والیوں سے۔ اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے امن وامان سے۔ (سورۃ الدخان ۴۴: ۵۱-۵۵)

Marfat.com

(17) قرآن مجید کے مطابق جنتی کیلئے جنت میں نہریں

(1) ایسوں کو بدلہ اُن کے رَب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اِن میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیک (انعام) ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳:۱۳۶)

(2) وہ جو اپنے رَب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی؛ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا۔

(سورۃ ال عمران ۳:۱۹۸)

(3) اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں؛ اللہ کا سچا وعدہ؛ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ (سورۃ النساء ۴:۱۲۲)

(4) بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رَب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔ (سورۃ یونس ۱۰:۹)

(5) اور بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم انہیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ اُن میں رہیں گے؛ کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا۔ وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رَب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ (سورۃ العنکبوت ۲۹:۵۸)

(6) بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ البروج ۸۵:۱۱)

Marfat.com

جنت میں دو قسم کی نہریں ہیں:

(ا) پہلی نہر میں جنتی نہائے گا اور اُس کا پانی پیئے گا پانی پینے سے جنتی کے دِلوں کی میل دور ہو جائے گی۔

(2) دوسری نہر میں جب جنتی غسل کریں گے جس سے ان کے جسم نورانی ہو جائیں گے، اس کے بعد نہ کبھی ان کے بال الجھیں گے نہ جسم میلے ہوں گے، ان کے چہرے چمک اُٹھیں گے اور جب یہ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے، سُرخ یاقوت کا حلقہ سونے کے دروازے پر ہوگا جسے یہ کھٹکھٹائیں گے اس میں سے نہایت سُریلی آواز نکلے گی اور حوروں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کے خاوند آگئے ہیں خازان جب جنت کا دروازے کھولیں گے، تو جنتی حُوروں کے نورانی جسموں اور شگفتہ چہروں کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑنا چاہیں گے۔ لیکن جنتی حوروں کو دیکھ کر فوراً کہہ اُٹھے گا، کہ میں آپ کا تابع ہوں، آپ کا فرمانبردار ہوں، اب یہ حوریں خیموں سے نکل کر ان سے چمٹ جائیں گی، اور کہیں گی آپ ہمارے سرتاج ہیں ہمارے محبوب ہیں۔

(تفسیر ابنِ کثیر ج۳؛ ص؛۳۶۲)

(18) قرآن مجید کے مطابق حوض کوثر

(1) تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے بہتے ہیں تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ (سورۃ الرحمٰن ۵۵:۴۹-۵۱)

(2) تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے۔ تو اپنے رَب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ (سورۃ الرحمٰن ۵۵:۶۵-۶۷)

(3) بیشک نیک پئیں گے جام میں سے جس کی ملونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا ایک

Marfat.com

چشمہ ہے۔ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اُسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔ (سورۃ الدھر۷۶:۵-۶)

(4) جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رَب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے اور ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔ یعنی سنگین رشیم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سبحان اللہ۔ (قرآن کنزالایمان تفسیر؛ص:۹۵۹)

☆ **حوض کوثر:** یہ اس حوض کا نام جس کا تعلق عالم عقبیٰ سے ہے اور حضور کا حوض کہلاتا ہے قیامت کے روز مومن لوگ جنت میں جانے سے پیشتر اور پل صراط سے گزرنے کے بعد اس حوض سے پانی پئیں گے۔ جو شخص اس کا ایک گھونٹ پیئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی۔ پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کناروں پر بے شمار کوزے پڑے ہیں۔ کوثر کے لغوی معنی بہت زیادہ کے ہیں۔ حوض کوثر سے مراد بعض کہتے ہیں جنت کی نہر کوثر مراد ہے جو آپ کو شب معراج میں دکھائی گئی تھی۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا؛ص:۲۷۸)

(5) حوض کوثر کے علاوہ دوسرے چشمے بھی ہیں جن کے نام۔ کافور زنجبیل، سلسبیل، رحیق، تسنیم

(روح البیان؛ج:۱؛ص:۸۳)

(19) جنتوں کی تعداد

جنتوں کی تعداد آٹھ ہے: (1) دارالجلال (2) دارالقرار (3) دارُالسلام (4) جنۃ عدن (5) جنۃ الماویٰ (6) جنۃ الخلد (7) جنۃ الفردوس (8) جنۃ النعیم۔

(تفسیر رُوح البیان ج:۱:ص:۸۲) (بہشت کی کنجیاں؛ص:۱۳)

Marfat.com

(1) حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ ظروف و اسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت وزبرجد کی۔ (قرآن کنز الایمان تفسیر؛ص:۹۵۹)

(20) ہشت بہشت

(1) اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے؛ یہی بڑی مراد ملنی ہے۔ (سورۃ التوبہ ۹:۸۹)

ہشت بہشت: آٹھ بہشتیں (1) خلد (2) دارالسلام (3) دارالقرار (4) جنت عدن (5) جنت الماویٰ (6) جنت النعیم (7) عیلین (8) فردوس۔ (فیروز اللغات)

(21) ہفت چشمہ بہشت

ہفت چشمہ بہشت: سات چشمے (1) کوثر (2) کافور (3) سلسبیل (4) تسنیم (5) معین (6) زنجیل (7) ہیم۔

☆ہفت: مطلب سات۔ (فیروز اللغات)

(22) اسلام کے مطابق جنت میں راحتیں اور نعمتوں کا منظر

(1) جنت میں ہر طرف طرح طرح کے لذیذ اور دِل پسند میوؤں کے گھنے، شاداب اور سایہ دار درختوں کے باغات ہیں۔ اور ان باغوں میں شیریں پانی، نفیس دودھ، عمدہ شہد اور شراب طہور کی نہریں جاری ہیں۔ قسم قسم کے بہترین کھانے اور طرح طرح کے پھل فروٹ ستھرے اور چمکدار

Marfat.com

برتنوں میں تیار رکھے ہیں۔اعلیٰ درجے کے ریشمی لباس اور ستاروں سے بڑھ کر چمکتے اور جگمگاتے ہوئے سونے چاندی اور موتی و جواہرات کے زیورات اونچے اونچے جڑاؤ تخت اُن پر غالیچے اور چاندیاں بچھی ہوئی اور مسندیں لگی ہوئی ہیں۔عیش ونشاط کے لیے دُنیا کی عورتیں اور جنت کی حوریں ہیں جو بے انتہا حسین وخوبصورت ہیں۔خدمت کے لیے خوبصورت غلمان چاروں طرف دستہ بستہ ہروقت حاضر الغرض جنت میں ہرقسم کی بے شمار راحتیں اور نعمتیں تیار ہیں۔اور جنت کی ہرنعمت اتنی بے نظیر اور اس قدر بے مثال ہے کہ نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی کے دِل میں اس کا خیال گزرا جنتی لوگ بلا روک ان تمام نعمتوں اور لذتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر جنت میں سب سے بڑی یہ نعمت ملے گی کہ جنت میں جنتیوں کو خُداوند قدوس کا دیدار نصیب ہوگا۔جنت میں نہ نیند آئے گی نہ کوئی مرض ہوگا نہ بڑھاپا آئے گا نہ موت ہوگی۔جنتی ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور ہمیشہ تندرست اور جوان رہیں گے۔اہل جنت خوب کھائیں پئیں گے مگر نہ ان کو پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی نہ وہ تھوکیں گے۔نہ ان کی ناک بہے گی بس ایک ڈکار آئے گی اور مشک سے زیادہ خوشبودار پسینہ بہے گا اور کھانا پانی ہضم ہوجائے گا۔جنتی ہرقسم کی فکروں سے آزاد اور رنج وغم کی زحمتوں سے محفوظ رہیں گے۔ہمیشہ ہردم اور ہرقدم پر شادمانی ومسرت کی فضاؤں میں شاد وآباد رہیں گے اور قسم قسم کی نعمتوں اور طرح طرح کی لذتوں سے لطف اندوز ومحظوظ ہوتے رہیں گے۔

(بہشت کی کنجیاں؛ص:۱۲)

Marfat.com

(23) جنت کہاں ہے؟

(1) اورانہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا۔ سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔ اس کے پاس جنۃ الماویٰ ہے جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (سورۃ النجم ۵۳: ۱۳-۱۸)

(2) سدرۃ المنتہٰی ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواح شہداء واتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں یعنی ملائکہ اور انوار (قرآن کنزالایمان: تفسیر ص ۹۴۹)

(3) زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اُوپر ہے۔ (بہشت کی کنجیاں: ص ۱۳)

(24) خلاصہ

(1) اہل اسلام کو قرآن مجید میں جنت کا پورا نقشہ دکھا دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فرض حکموں مثلاً، نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، زکوٰۃ دینے، حج کرنے اور اچھے اعمال کرنے والوں کو قیامت کے بعد ایک ایسی خوبصورت جگہ نصیب ہو گی۔ جہاں ۷۲ بڑی آنکھوں والی حوریں، ستھری کنواریاں بیبیاں، پلنگوں پر تکیے لگائے ہوئے لوگ۔ سونے چاندی ہیرے جواہرات اور موتیوں سے بنے ہوئے لمبے چوڑے اور اُونچے اُونچے محل۔ جگہ جگہ ریشمی کپڑوں کے خوبصورت ونفیس خیمے اور اُن کے خدمت گار ۱۴ یا ۱۵ سال کے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جو ہاتھوں میں شراب طہور کے جام لئے پھریں گے۔ اور غلمان اِدھر اُدھر گردش کر رہے ہوں گے۔ ہر قسم کا رزق، قسم قسم کے پھل مثلاً انگور، کھجوریں، انار، ہر قسم کے لذیذ دِل پسند میووں کے جو بصورت باغ، قسم قسم کے اچھی

Marfat.com

رنگت والے من بھاتے کھانے، پرندوں کا گوشت، بہتی، نفیس دودھ، عمدہ شہد اور شراب طہور، کی نہریں۔ سونا چاندی کے کنگن، کریب (باریک ریشم) قناویز (موتا ریشم) ریشمی پوشاک، غرض بھر پور نعمتوں کے ساتھ رَب تعالیٰ کی رضا مندی کے گھر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسلمان ان میں رہیں گے اور کافر دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

انجیل مقدس میں اسلام کی طرح جنت کی پوری تفصیل درج نہیں ہے۔ انجیل مقدس کے مطابق فردوس میں دُنیاوی چیزیں نہیں ہوں گی؛ اور نہ ہاتھ کے بنائے ہوئے گھر ہوں گے؛ نہ بیاہ شادی نہ ہوگی۔ جب خُدا انہیں زندہ کرے گا تو وہ "روحانی جسم" بن جائیں گے۔ بلکہ اِنسان جان اور جسم دونوں نئے ہو جائیں گے یعنی ابدی زندگی پائیں گے۔ اور وہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ بائبل مقدس کے مطابق نیک اور گنہگار لوگ سب ہی نئی زندگی کے لئے زندہ کئے جائیں گے۔ نیک لوگ ہمیشہ کی زندگی کا لُطف اُٹھائیں گے؛ اور گنہگار لوگ ہمیشہ کی رسوائی اور ذلت میں رہیں گے۔ یسُوع مسیح نے نیک کام کرنے والوں کو فردوس میں جگہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

Marfat.com

تیسرا باب (566)

قرآن مجید اور بائبل مقدس میں جہنم ''دوزخ'' کا موازناتی جائزہ

عنوانات:

(1) جہنم 566

(2) قرآن مجید کے مطابق جہنم (دوزخ) 567

(3) انجیل مقدس کے مطابق جہنم (دوزخ) 572

(4) خلاصہ 572

(1) جہنم

جہنم: عبرانی زبان کے دو لفظوں گیہی نوم (Gehinnom) اور شیول (Sheol) اور یونانی زبان کے لفظ ہیڈیز (Hades) کا اُردو میں ترجمہ جہنم، دوزخ، پاتال، عالم اسفل اور عالم ارواح کیا گیا ہے۔ اور ارامی زبان میں اس کا مطلب ہے'' آگ کی جگہ'' عبرانی کے لفظ ''گیہی نوم'' کا مطلب ہے ''ہنوم کی وادی'' یہ تنگ وادی یروشلیم کے جنوب اور مغرب میں واقع تھی اور قدرُون کی وادی سے جاملتی ہے۔ اِسرائیل کے بادشاہوں کے زمانے میں یہ وادی بت پرستوں کی عبادت کی جگہ بن گئی جسے توفت کہتے تھے۔ ارامی زبان میں اس کا مطلب ہے آگ کی جگہ بعض اِسرائیلیوں اور اُن کے بادشاہوں نے خُدا کی نافرمانی کی اور اس جگہ مولک دیوتا کی پوجا کرنے لگے، اُس کے لیے قربان گاہ بنائی اور اپنے بچے اُس آگ میں جلا کر قربان کیے۔

Marfat.com

بعض یہودی علماء کہتے تھے کہ وہ مقام جہاں شریر اور بدکار لوگ مرنے کے بعد جائیں گے۔ وہ وادی ہنوم کی طرح جلتا اور دہکتا ہے۔ یونانی زبان میں اس جگہ کا نام ''گے ہینا'' (Gehenna) ہے۔ اسی سے عربی زبان کے واسطے سے لفظ ''جہنم'' اُردو میں آیا ہے۔ یعنی یہ آتشی موت اور سزا کی جگہ ہے۔ عبرانی کا لفظ ''شیول'' (Sheol) یونانی کے لفظ ہیڈیز (Hades) سے فرق ہے۔ اِن کا مطلب رُوحوں کا وہ مقام یا حالت ہے جس میں وہ جسم کی موت سے قیامت تک کے درمیانی عرصے میں رہیں گے۔ پرانے عہد نامہ کے تصور کے مطابق یہ کوئی اندھیری اور تاریک جگہ ہے جو زمین کے کہیں اندر ہے۔

آہ! درازی عمر ہمیشہ ہماری زندگی کو بہتر نہیں کرتی پر اکثر ہمارے گناہوں کی تعداد ہی بڑھاتی ہے۔ اگر مرنا خوفناک ہے تو عمر کو طوالت اِس سے بھی زیادہ خوفناک ہوگی۔ دوزخ کی ایک گھڑی کا عذاب یہاں کے سو سال کی جفاکشی سے بڑھکر ہوگا۔ پس اپنے گناہوں سے غمگین اور فکر مند ہوں تا کہ عدالت کے دِن آپ مبارک لوگوں میں شمار کیے جائیں اُس وقت دیندار خوش ہونگے اور بے دِین غمگین۔

نوٹ: نئے عہد نامہ میں جہنم کے لیے جو ٹرم استعمال ہوئی ہے۔ آگ کی بھٹی، آگ کی جھیل۔ ہمیشہ کی آگ، جہنم عدالت اور عذاب کی جگہ جہاں خُدا شریروں اور بدکاروں کو بھیجتا ہے کہ ابدی اذیت کی سزا بھگتیں۔ (مطالعاتی اشاعت، ص ۱۸۲۶)

(2) قرآن مجید کے مطابق جہنم (دوزخ)

(1) بے شک تمہارے پاس اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی؟ کتنے منہ اس دِن ذلیل ہوں گے؟ کام کریں مشقت جھیلیں۔ جائیں بھڑکتی آگ میں۔ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے

Marfat.com

جائیں۔ان کے لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے۔کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔(سورۃ الغاشیۃ ۸۸:۱۰)

(2) اور فرمادو کہ حق تمہارے رَب کی طرف سے ہے۔تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کررکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریادرسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیے (کھولتے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ۔(سورۃ الکہف ۱۸:۲۹)

(3) جب وہ دِن آئے گا کوئی بے حکم خُدا بات نہ کرے گا؛ تو ان میں کوئی بد بخت ہے اور کوئی خوش نصیب۔تو وہ جو بد بخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینگیں گے (آواز نکالیں گے) وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین رہیں مگر جتنا تمہارے رَب نے چاہا؛ بے شک تمہارا رب جب جو چاہے کرے۔(سورۃ ھود ۱۱:۱۰۵-۱۰۷)

(4) اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا ہوگا۔(سورۃ البقرہ ۲:۳۹)

(5) اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے۔

(سورۃ المآئدہ ۵-۸۶)

(6) جہنم اِس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں؛ اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔(سورۃ ابراہیم ۱۴:۱۶-۱۷)

(7) اور بے شک جہنم اِن سب کا وعدہ ہے۔اس کے سات دروازے ہیں؛ ہر دروازے کے

Marfat.com

لیےاُن میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔(سورۃ الحجر۱۵:۴۳-۴۴)

(8) بے شک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ کبھی ان پر ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے۔(سورۃ الزخرف ۴۳:۷۴)

(9) بے شک جنھوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب۔(سورۃ البروج ۸۵-۱۰)

(10) بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔(سورۃ البینۃ ۹۸:۶)

(11) اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانا۔جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی بُرا بچھونا۔اُن کو یہ ہے تو اُسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ۔(سورۃ ص ۳۸، ۵۵-۵۷)

(12) اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ؛ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رَب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دِن کے ملنے سے ڈراتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں! مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک اُترا۔ فرمایا جائے گا: جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے، تو کیا ہی بُرا ٹھکانا متکبروں کا۔

(سورہ الزمر ۳۹:۷۱-۷۲)

(13) یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے تو جو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں؛ اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔جس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھالیں۔اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں۔جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے اور پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو

Marfat.com

آگ کا عذاب۔(سورۃ الحج ۲۲:۱۹-۲۲)

(14)اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے۔جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں۔اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں۔جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی۔

(سورۃ الواقعہ ۵۶:۴۰-۴۴)

(15)پھر بے شک تم اَے گمراہو! جھٹلانے والو! ضرور تھوہر کے پیڑ میں سے کھاؤ گے۔پھر اس سے پیٹ بھرو گے۔پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے۔پھر ایسا پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں۔یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دِن۔(سورۃ الواقعہ ۵۶:۵۱-۵۶)

(16)اسے پکڑو پھر اسے طواق ڈالو۔پھر اُسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ۔پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے۔اسے پرودو۔بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا۔تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ۔اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار۔تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔اور جنہیں تم نہیں دیکھتے۔بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسُول سے باتیں ہیں۔اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں؛ کتنا کم یقین رکھتے ہو۔(سورۃ الحاقہ ۶۹:۳۰-۴۱)

(17)سرکشوں کا ٹھکانا۔اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے۔اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔جیسے کو تیسا بدلہ۔

(سورۃ النزعت ۷۸:۲۲-۲۶)

(18)اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے۔وہ عنقریب موت مانگے گا۔اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔بے شک وہ اپنے گھر میں خوش تھا۔(سورۃ الانشقاق ۸۴:۱۰-۱۳)

(19)بے شک ہم نے اُسے ظالموں کی جانچ کیا ہے۔بے شک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ

Marfat.com

میں نکلتا ہے۔اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر۔ پھر بے شک وہ اس میں سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے۔ پھر بے شک اُن کے لئے اس پر کھولتے پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے۔ پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے۔ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے۔(سورۃ الصفت ۳۷:۶۳-۶۹)

(20) نہایت تلخ انتہا کا بدبودار درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور ان کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔ جہنمی تھوہر سے ان کے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائے گا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہر کی گرمی اور جلن سے مل کر اور تکلیف و بے چینی بڑھائے گی۔(کنزالایمان تفسیر؛ص:۸۰۷)

(21) اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو طبقات زمین کے نیچے پیدا کیا ہے اور اس کے سات دروازے بنائے ہیں۔ اول جہنم جو اس امت مرحومہ کے عذاب وعتاب کا مکان ہے۔ دوم سعیر جو نصاریٰ کا مقام ہے۔ سوم حطمہ جو یہودیوں کا مقام ہے۔ چہارم لظیٰ جو دیووں اور ابلیسوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ ششم جحیم جو مشرکوں اور بت پرستوں کی جگہ ہے۔ ہفتم ہاویہ جو فرعونیوں اور منافقوں کا مرجع ہے۔ یہ ساتوں نام قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ مشکوٰۃ میں حضرت بوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں ہزار برس آگ پھونکی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس زیادہ تیز کی گئی پھر وہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس زیادہ تیز کی گئی حتیٰ کہ سیاہ ہوگئی سو دوزخ کی آگ سیاہ تاریک ہے اس میں روشنی ہرگز نہیں ہے۔(اسلامی انسائیکلوپیڈیا؛ص ۳۱۹)

Marfat.com

(3) انجیل مقدس کے مطابق جہنم (دوزخ)

(1) دُنیا کے آخر میں ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راستبازوں سے جُدا کریں گے اور اُنکو آگ کی بھٹی (جہنم) میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ (متی ۱۳:۴۹)

(2) اور یہ ہمیشہ کے عذاب میں جائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی میں۔ (متی ۲۵:۴۶)

(3) جہنم کی آگ جو کبھی بجھنے کی نہیں جہاں اُن کا کیڑا مرتا نہیں اور آگ نہیں بجھتی (مرقس ۹:۴۳)

(4) اور سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا اور اُن میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اُس کا انصاف کیا گیا۔ پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے یہ آگ کی جھیل دوسری موت ☆ ہے۔ اور جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔ (مکاشفہ ۲۰:۱۳-۱۵)

☆: پہلی موت جسمانی ہے اور ''دوسری موت'' رُوح کی موت ہے یعنی ہمیشہ کی زندگی نہ ملنا یا ہمیشہ کی سزا ملنا۔ (مطالعاتی اشاعت؛ص:۲۳۲۶)

(4) خلاصہ

(1) سورۃ ابراہیم ۱۴:۱۶ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والوں کو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

انجیل کے مطابق یسوع مسیح پر ایمان اور اُس کے حکموں کو نہ ماننے والوں کو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

Marfat.com

کُتب

(1) خطبات حکیم الاسلام جلد ہفتم ،حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی ناشر کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر۔

(2) تفسیر ابن کثیر: جلد اول ، دوم: علامہ سید نا امام ابن کثیر ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت اُردو بازار لاہور۔

(3) معارج النبوت مصنف ملا معین واعظ الہروی ناشر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔

(4) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن مجید خزائن العرفان فی تفسیر القرآن مجید ضیا القرآن شریف پبلیکیشنز لاہور۔

(5) معارف القرآن شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا الحافظ محمد ادریس صاحب۔ کاندھلوی ناشر قرآن مجید محل ۲۳ حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

(6) بیان القرآن مجید، حکیم الامتہ، اشرف علی تھانوی، ناشر سکینۃ الحسن قلعہ گجر سنگھ لاہور۔

(7) تفہیم عہد عتیق از ڈاکٹر اسلم ضیائی، ناشرین مسیحی اشاعت خانہ لاہور۔

(8) تبیان القرآن مجید جلد ہفتم جلد دوازدہم علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی (۳۸) ناشر فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور۔

(9) مُستند قصص الانبیاء تالیف مولانا محمد عبدالرشید قاسمی ناشر کُتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔

(10) قصص الانبیاء امام حافظ عماد الدین ابوالفدا ابن کثیر ترتیب و تدوین قاری نذیر احمد سعیدی ممتاز اکیڈیمی فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔

Marfat.com

(11) قصص الانبیاء تالیف حافظ عماد الدین ابوالفد ا ابنِ کثیر، ترجمہ حافظ محمد عبداللہ رفیق شیخ الحدیث دارالعوم جامعہ محمدیہ لاہور تحقیق وتخریج رحمت اللہ رحیق فاضل مدینہ یونیورسٹی ناشر اسلامی اکادمی اُردو بازار لاہور۔

(12) اولیا کرام اور تصوف ترتیب وتدوین پروفیسر ڈاکٹر محمد ادری خان عوامی پبلشرز پرائیوٹ لمیٹڈ اُردو بازار لاہور۔

(13) کتاب مقدس مُطالعاتی اشاعت پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور۔

(14) خُدا کا بھید مصنف پادری بی ایم اسلم ناشر چرچ ایف سی کالج، مطبع فاطر پرنٹر لاہور۔

(15) قیامت کب آئیگی مرتب حضرت علامہ عبدالمصطفےٰ مجددی ناشر مکتبہ صبح نُور جامعہ ریاض العلوم تبلیغ السلام مسجد خضرا پیپلز کالونی فیصل آباد۔

(16) کلیات خلیل جبران مرتب حفیظ گوہر پبلی کیشنز ۱۰، ۱۹ اسماعیل مارکیٹ کیبر سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

(17) بہشت کی کنجیاں مصنف علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، ضیاء القرآن مجید، شریف پبلی کیشنز ۹، الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔

(18) خوبصورت نام ترتیب وتحقیق عابد احسان کانٹی نینٹل سٹار پبلشرز غزنی سٹریت اُردو بازار لاہور۔

(19) اسلامی اِنسائیکلوپیڈیا مرتبہ مولوی محبوب عالم ترتیب وتدوین سید عاصم محمود الفیصل، ناشر ان وتاجران کُتب اُردو بازار لاہور۔

(20) قصص الانبیاء مولانا عبدالرشید فاضل خیر المدارس ملتان مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

Marfat.com

(21) موجودصدی اورظہورمہدی تالیف حضرت مولانا ڈاکٹر حافظ تنویر احمد خان ناشر کتب خانہ ادارہ غفران راولپنڈی۔

(22) الامام المہدی ولادت سے ظہور تک مولفہ سید محمد کاظم قزوینی، ناشر ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جنگ۔

(23) تاریخ اسلام جلد ۱-۲ شاہ معین الدین احمد ندوی، مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر اُردو بازار لاہور۔

Marfat.com